نوٹ: مندرجہ بالا کتب میں سے چند کتابیں ختم ہو چکی ہیں۔ جن کی اشاعت کی سخت ضرورت ہے جو دانی چہاشہ چھپوانا چاہیں وہ پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔

خوب چند جین بی اے (خلف مصنف کتاب ہٰذا)

۱۰۸ ۔ سوڈل بستی ۔

میونٹی میموریل روڈ ۔ نئی دہلی ۔

مورخہ ۱۷ ر فروری ۳۹ء

ترجمے کرنے میں بہت مددگار ثابت ہوگی۔ یہ کتاب ابھی طبع نہیں ہوئی۔ کاپی رائٹ کے لئے خلف مصنف سے خط وکتابت کریں

۱۳۔ جین مت سار یا ہندو مت اختصار

کتاب مذکور رہبیر ناظرین ہے۔ اس کے حسن و قبح آپ کے پیش نظر ہونے کے باعث اظہر من الشمس ہیں۔ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔ تاہم مشتے از خروارے ایک ریویو مطبوعہ جین گزٹ اگست ۱۹۱۶ء یہاں پر دیا جاتا ہے۔

"Jain Mat Sar" by L. Sumer Chand Jain and published by the author at Batinda, Patiala State. This is a closely printed book of 321 pages in the Urdu Language, dealing with the Metaphysics, ritualism, cosmogany, philosphy and ethics of the Jain religion in a thorough and exhaustive manner. We have very much appreciated the liberal, critical and comperative study of the jain religion along with other systems of belief, and recommend it with pleasure to the earnest study of all students of religion, who cannot avail themselves of the original text books or their authentic translation.

The style and diction of the author is natural and popular and his efforts to explain the subtle philosophy of Jainism in a clear manner is highly commendable.

Sd/- Ajit Pershad M. A; LL. B.
Editor Jain Gazette.

is a picture of the ten stages in the life of a man. The 25 Sanskar are given in detail. How a Brahmchari should lead his life, what books he should read on Dharam, Arth, Kam, the Sharirak Sampatti, Samajik Sampatti and Naitik Sampatti, are described in full. On coming back home the Brahmchari marries & becomes a house holder. In leading the family life he puts to practise what he learnt theoritically before. The 8 kinds of enjoyments that a house holder has, and the eleven stages which he has to pass through the rules of conduct to be observed by him when he becomes a Sanyasi are also described. The book seems to be very useful guide to every person.

۱۱- مہاراجہ چندرگپت موریہ جین تھے

مہاراجہ چندرگپت کو لوگوں نے غلطی یا تعصب سے ویدک دھرمی بتلایا ہے اس کتاب میں انگریزی ہسٹریوں اور جین گرنتھوں سے ثبوت دے کر یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مہاراجہ چندرگپت جینی تھے۔ کتاب مذکور پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

۱۲- سمیر اللغات

اس کتاب میں اردو۔ اُس کی فارسی اور اُس کی انگریزی لکھی گئی ہے۔ آخر میں اردو محاورات اور اُن کا فارسی و انگریزی ترجمہ دیا گیا ہے۔ طلبا کو

the pious became saties. The book is very interesting & should be in every house of Aggarwal jain.

۸- پارس چرتر

ٹریکٹ موسومہ میں جین مت کے تئیسویں ترتھنکر شری پارش ناتھ جی کا جیون چرتر درج ہے۔ اس کو بھی شری آتمانند جینی ٹریکٹ سوسائٹی انبالہ شہر نے چھپوا کر مفت تقسیم کیا ہے۔

۹- سپت وسین یا ہفت عیوب

ہفت عیوب۔(۱) قماربازی۔(۲) مانس خوری۔(۳) شراب نوشی (۴) رنڈی بازی۔(۵) شکار۔(۶) چوری۔(۷) زناکاری۔ ایسے افعال ہیں۔ جن سے انسان دنیا میں خوار اور عاقبت میں گرفتار ہوتا ہے۔ اس مضمون پر یہ ٹریکٹ اردو میں جین مترمنڈل دہلی نے چھپوایا ہے۔

۱۰- فرائض انسانی یا منش کرتویہ

اسمیں بتلایا ہے کہ انسان کو بچپن سے لیکر بڑھاپے تک کیا کیا کام کرنے چاہئیں جین گزٹ ماہ نومبر ۱۹۲۵ء میں اس کے متعلق لکھا تھا۔

Faraiz-e-Insani or Manushya-Kartavya by Mr. Sumer Chand Jain, Accountant General's Office Lahore, price -/8/- only. The author has treated in this nice book about all that a man should do from his child-hood to old age. In the front page

مورخہ ۱۰، ۲۵ اکتوبر ۱۹۲۵ء میں لالہ مائی دیال جین بی اے نے لکھا تھا کہ مصنف کے
الفاظ میں کتاب تو چھوٹی سی ہے مگر ہے بڑے کام کی۔ اسمیں تمام مذاہب کا لب لباب ہے

۷۔ اگروال بنساولی

آجکل بہت سے اگروال اپنی ہسٹری سے بھی ناواقف ہیں۔ انکی آگاہی کے لئے یہ
کتاب جین گرنتھوں سے تحقیقات کر کے لکھی گئی ہے اسمیں لفظ اگروال کے معنی و
مطلب۔ راجہ اگرسین کون تھے۔ انکی اولاد انکا دھرم انکے گوت کس طرح مقرر ہوئے۔
اگروہے کی اُنتّی اور آخرکار تباہی۔ اگروالوں کے جین بننے کے حالات درج ہیں۔
اسکے متعلق جین گزٹ انگریزی بابت ستمبر ۱۹۲۵ء میں حسب ذیل ریویو نکلا تھا۔

The 'Aggarwal Bansawli' by Mr. Sumer Chand Jain accountant Bhatinda, Punjab, Price -/3/- only The correct compilation of a book on the history the Aggarwal sect was much wanted and that want has now been removed by the small book before us. It describes who Maharaja Uggar Sen, was, when he lived, how he populated Agra, how he encounter-ed with the Raja of Egypt and how he fell a victim in the war, his sons, who were divided into 18 gotras then populated Agroha and began to live there as kings. In the times of Lohacharya, a jain Muni, most of the people were converted to Jainism, which religion they are proffessing even now. In the end it is stated, how the colony of Agroha was conquered by Abdul Qasim & how the women of

۴۔ شاہراہ نجات

اس کتاب میں یوگ سانکھیہ وغیرہ کھٹ درشن اور دین اسلام و عیسائی مت کے مطابق مکتی کا بیان ہے اور اسکا مقابلہ جین مت کی مکتی سے دکھلایا گیا ہے۔ کتاب کی عمدگی کے باعث اس کی ایک کاپی ڈپٹی کمشنر نے مصنف سے منگوا کر ولایت بھیجی تھی۔

۵۔ شیل وتی ناول

اس چھوٹی سی پستک کو شری آتمانند جین ٹریکٹ سوسائٹی انبالہ شہر نے چھپوا کر مفت تقسیم کیا تھا۔ استریوں کو ضرور پڑھنا چاہیئے۔ کتاب ہندی میں ہے۔ اسکے متعلق اخبار ودھرم ابھیودے ماہ اکتوبر ۱۹۱۹ء میں مندرجہ ذیل ریویو نکلا تھا۔

यह उपन्यास केवल ३६ पृष्ठों का है परन्तु बड़ा ही उत्तम है। युवा पुरुष और तरुण स्त्रियों को तो इसकी एक २ प्रति अवश्य ही लेनी चाहिये ऐसी शिक्षाप्रद पुस्तकों में यदि एक दो भावपूर्ण मनोरंजक चित्र भी दे दिये जाया करें तो पुस्तक की और भी शोभा बढ़ जावेगी। हम अम्बाले की श्री आत्मानन्द जैन ट्रेक्ट सोसायटी को इसके लिये धन्य-वाद देते हैं हम ने इस सोसायटी की कई पुस्तकें पढ़ी हैं पुस्तकें सभी उत्तम हैं, जैन धर्म और साहित्य के अंग की उसके द्वारा बहुत कुछ पुष्टि हो रही है।

۶۔ خلاصہ مذاہب

یہ ٹریکٹ نہایت ہی اچھا ہے۔ اور ایسا منظور نظر ہوا کہ تین دفعہ چھپوایا گیا۔ ایکدفعہ شری آتمانند جین ٹریکٹ سوسائٹی انبالہ شہر نے۔ پھر جین متر منڈل دہلی نے اور بعد ازاں لالہ شنبا مل جین انبالہ چھاؤنی نے طبع کرایا۔ اسکے متعلق جین پردیپ

مصنفِ کتاب ہٰذا کی مندرجہ ذیل کتب بھی قابلِ دید ہیں :۔

۱۔ جین سنگیت مالا

یہ پستک ہندی میں ہے۔ اس میں مشہور جین کویوں پنڈت دولت رام و دیانت رائے جی کے بنائے ہوئے چیدہ چیدہ ایک سو ایک بھجن ہیں مشکل الفاظ کے معنے حاشیے پر درج ہیں۔ اور ہر ایک بھجن پر راگنی کا نام درج ہے۔ یہ بھجن صبح کے وقت بطور پرارتھنا کے پڑھنے، شاستر اور سبھا کے وقت کہنے اور بھجن منڈلیوں میں گانے کے لئے نہایت عمدہ ہیں۔

۲۔ دھرم کے دس لکشن

اس ٹریکٹ میں جین دھرم کے دس لکشن بمقابلہ ہندو دھرم کے دس انگ و عیسائی مت کے دس احکام شرعی کو بزبان اردو بالتفصیل و بالتوضیح عام فہم طریق پر بیان کیا گیا ہے۔ ٹریکٹ مذکور دوبار چھپ چکا ہے۔

۳۔ جین پرکاش

اس کتاب میں جین مت کی قدامت کا ثبوت، مورتی پوجا، التشور وچار، جین فلسفہ، رتن تریہ، ثبوت تناسخ و اس کے منطق اعتراضات بمع جوابات وغیرہ مضامین پر نہایت ہی عام فہم زبان میں بحث کی گئی ہے۔ کتاب ہٰذا کے بارے میں بہت سے اخباروں میں مثلاً سول ملٹری گزٹ لاہور میں ریویو نکل چکے ہیں۔ کتاب رجسٹری شدہ ہے۔

ریویو جین مت سار

(دوسرا ایڈیشن)

جین مت سار مولفہ بابو سمیر چند جی جین مرحوم (ریٹائرڈ ڈویژنل کاؤنٹینٹ) انبالہ چھاؤنی کا نیا ایڈیشن جین مترمنڈل دہلی کے زیر اہتمام شائع ہوا ہے۔ میں نے نئے ایڈیشن پر ایک نظر ڈالی ہے اور میں کہہ سکتا ہوں کہ نیا ایڈیشن پرانے ایڈیشن سے مقابلتہً بہتر ہے۔ کتابت طباعت دونوں عمدہ ہیں کاغذ بھی اچھا لگایا گیا ہے۔ پرانے ایڈیشن کے مشکل الفاظ کو عام فہم کرنے کی بھی کوشش کی گئی ہے۔ اب یہ کتاب ایک بہترین چیز ہوگئی ہے جین مذہب کا تمام لب لباب اس میں موجود ہے اور اسے بجا طور پر جین دھرم کا نچوڑ کہا جا سکتا ہے۔ جین دھرم کے علاوہ دیگر مذاہب کے متعلق بھی بعض موٹی موٹی باتیں دی گئیں ہیں جس سے کتاب ہر جین و اجین کے لئے یکساں مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ ہر جین اسکول اور لائبریری میں اس پستک کا ہونا ضروری ہے۔ دھارمک امتحانات کے نصاب میں رکھنے کے بھی یوگیہ ہے۔ اردو زبان میں جین دھرم کے متعلق واقفیت اور معلومات بہم پہونچانے والی اپنی قسم کی یہ ایک ہی کتاب ہے اور شائقین کو اس کی قدر کرنی چاہیئے۔

دیپ چند جین۔

ایڈیٹر جین سنسار

۲۱-۱-۳۹

آخری التماس

ناظرین سے میری آخری التماس یہ ہے کہ وہ اس کتاب کو اول سے آخیر تک کم سے کم دو دفعہ ضرور پڑھیں اور پھر جو انکی رائے اس کتاب کی بابت ہو اس سے ہمیں مطلع کریں قومی اور دیگر اخبارات میں ریویو کریں اور اس کتاب کے زیادہ مفید بنانے کی تجاویز بتلادیں تاکہ وہ تجاویز بعد غور و فکر کرکے دوسرے ایڈیشن میں کام میں لائی جاویں اور جو صاحب اس کتاب کو پسند کرکے اور مفید سمجھکے اسکا ناگری بھاشا میں ترجمہ کرنا چاہیں وہ میری اجازت لیکر کرلیویں کیونکہ میں نے یہ کتاب اپنی کسی ذاتی فائدہ کے لئے نہیں لکھی ہے بلکہ میرا مدعا لوگوں کو جین دھرم سے خصوصاً اور ہندو دھرم سے عموماً واقفیت کرانیکا ہے۔ اگر جین بھائی اور دیگر لوگ اس کتاب کو پڑھکر فائدہ اٹھاویں تو میں اپنی محنت کو سپھل سمجھونگا۔

ناظرین کو یہ بھی مناسب ہے کہ وہ اپنے دوستوں اور آشناؤں کو اس کتاب کی خریداری کے لئے سفارش کریں تاکہ میری حوصلہ افزائی ہو۔

آپکا داس شمیر چند جین۔

ملنے کا پتہ

سیکریٹری جین متر منڈل دھرم پورہ

بابو خوب چند جین۔ بی۔ اے۔ (خلف مصنف)
جنرل پوسٹ آفس۔ دھلی۔

باہتمام بابو جیوتی پرساد گپتا مگپتا پرنٹنگ ورکس سڑک پریڈ دہلی میں چھپا اور بابو کشن چند سکریٹری جین متر منڈل دھرم پورہ دہلی سے شائع کیا

پارس داس ۔ گیان سورج آوے ناٹک ۔ سار چتر بستکا ۔ پارس بلاس ۔
فتح لال ۔ لیلاوتی ۔ دشاوتار ناٹک ۔ راج وارتک ۔ رتن کرنڈ شراوکاچار زبانی
دیپکا ۔ تتوارتھ سوتر زبان بچنکا ۔
بختارام ۔ دہرم بدہی کتھیا ۔ حتمیات کھنڈن ناٹک ۔ بدہی بلاس ۔
بلاقی داس پانڈے ۔ پران چھند ۔ پرشنوتر شراوکاچار چھند ۔
بھاگ چند ۔ گیان سورج اُدے ۔ ناٹک ۔ اُپدیش سدہانت ۔ رتن مالا ۔ امت گت
شراوکاچار ۔ پرمان پریکشا ۔ نیمی ناتھ پران ۔ جن تانند و ۔ سکھر پوجا ۔ اور بہت سے پد ۔
کمزا ۔ تتوارتھ سوتر کی ٹیکا ۔
منوہرداس ۔ دہرم پریکشا چھند ۔
سُندرداس ۔ سندرست سی ۔ سندر بلاس ۔
راز د گمبر گرنتھ کرتا اور انکے گرنتھ ۱
یہ فہرست مشہور دگمبر آچاریوں اور مصنفوں کی ہے ان کے علاوہ اور بہت سے مصنف گذرے ہیں جن کے نام ہمنے اس فہرست میں درج نہیں کئے ہیں ۔ سوتمابر آچاریوں نے بھی ہزارہا گرنتھ لکھے ہیں ۔ جن میں سے بہت سوں کے نام مانو دہرم سنگھتا سے معلوم ہو سکتے ہیں اور یہاں بخوف طوالت درج نہیں کئے گئے ہیں ۔ جین مت کے ہر دو فرقوں کے آچاریوں نے ہزارہا گرنتھ تصنیف کرکے دوادشانگ بانی کو عام فہم بنانے کی کوشش کی ہے اور علم ہیئت ۔ علم منطق ۔ علم ریاضی ۔ ویدک ۔ کابیہ کوش ۔ دیاکرن ۔ جوتش ۔ فلسفہ ۔ شلپ ۔ راج نیتی وغیرہ وغیرہ پر طبع آزمائی کی ہے اور ان کی تصانیف برہمن مصنفوں سے بہت بڑھ چڑھ کر ہے اور اس کی تصدیق مقابلہ کرنے سے ہو سکتی ہے ۔

سورج بھان وکیل - پرماتما پرکاشن بھجکا - موجود ہیں -
سیتل پرشاد برہم چاری - موجود ہے، گرہست دہرم - وغیرہ

جن کا وقت معلوم نہیں

کاشی داس - سمیکت کومدی -
کھیت سی - جمبو چارتر - سمیکت کومدی -
گلزاری لال - آتم بلاس -
جے چند - متھیات کھنڈن -
جاہر لال - سدہ چیستر پوجا - سمید سکھر - ترلوک سار پوجا - تین چوبیسی پوجا -
جیو سکھ رائے - گیان سورج ادے ناٹک - ویراگ شتک
دیپ چند - انوبھو پرکاش - انوبھو بلاس - آتماولوکن - پرمانند بلاس - پرماتم پران
سرد یا نند - گیان درپن - گن استھان بھید - اپدیش رتن - ادھیاتم پچیسی -
پنا لال چودہری - بسونندی شراوکاچار - سبھاکہت کرنو - پرشنوتر شراوکاچار -
جن دت چارتر - تتوارتھ سار - سد بھاکھت آدی - بھکتا مرکتھا - آرادھنا سار - دہرم پریکشا
یشودہر چارتر - یوگ سار - پانڈو پران - سمادی شتک - سبھاکھت رتن سندھو
آچار سار - نوتتو - گوتم سوامی چارتر - جمبو سوامی چارتر - جیندہر چارتر - بھوکیرت چارتر
تتوارتھ سار دیپک - شراوک پرتی کرمن - سوادھیائے پاٹھ - سدہ بھگتی - آچاریہ بھگتی
یوگ بھگتی - چارتر بھگتی - بیر بھگتی - نربان بھگتی - نندی سور بھگتی - سکلیان مندر - ایکی بھاؤ
بکھا پہار - بھوپال ستوتر - سدہ پریہ ستوتر -
پریت دہرم تپن - دربیہ سنگرہ - سامایک - سمادہی تنتر - بال بودہ چھند -

دیوی داس ربسوانواس سمت ۱۸۴۳ سدھانت سارسنگرہ - تتوارتھ سوترکی بچنکا

تھان سنگ سمت ۱۸۴۷ سبدہی پرکاش - بیس برہمان پوجا -

جے چند چھاوڑا سمت ۱۸۶۱ سروارتھ سدہی - پرکشا کہ دربیہ سنگرہ - سوامی کا بیہ

انوپریکشا - آتم گیان سمے سار - دیوآگم - اشٹ پاہڑ - گیان آرنو - بھکتامر جاتے

چندر پربھ کا بیہ مت سمجھ - پترپریکشا -

ڈالورام سمت ۱۸۶۷ گرو پدیش شراد کاچار چھند - سمیکت پرکاش - اور بہت سی

بہودر قسر سمت ۱۸۷۱ پرشارتھ سدہوپائے - چرچا سمادہان -

بیسری چند عرف بدھ جن سمت ۱۸۷۹ بدھ جن بلاس - بدھ جن ست سئی یوگ

تتوارتھ بودھ - پنچ استکار - دواد شانوپریکشا -

چھترپتی سمت ۱۹۰۷ مہا دسانوپریکشا - من مودن پنچا سکا - اودم پرکاش سر

چنپارام سمت ۱۹۱۶ گرتم پریکشا - بسونندی شراد کاچار چرچا ساگر - یوگ سار -

جوہری لال سمت ۱۹۱۵ سمید سیکھر پوجا - پدم نندی پنچ بستکا -

شوجی لال سمت ۱۹۲۳ رتن کرنڈ - چرچا سنگرہ سے چکر - پوچیہ الوچیہ نرنے - بودھ سار

تتوگیان - ترنگنی - ادھیاتم ترنگنی - کریاچار - بواہ پدتی - تیرہ پنتھ کھنڈن - درشن سار

سداسکھ سمت ۱۹۰۸ بھگوتی آرادھنا سار - تتوارتھ سوتر کی ٹیکا ارتھ پرکاش - اکلنک

اشٹک - رتن کرنڈ شراد کاچار - بنارسی کرت سمے سار ناٹک کی بچنکا -

نندرام سمت ۱۹۰۴ یوگ سار - تتو یوگ سار پوجا - یشودھر چارتر -

بندرابن سمت ۱۹۰۵ چوبیسی پوجا - بندرابن بلاس -

بختاورمل سمت ۱۹۱۰ نیمی ناتھ پران - تتوارتھ سوتر کی بچنکا وغیرہ -

ناتھو رام سمت ۱۹۱۹ سکمال چارتر - مہاپال چرتر - درشن سار - سمادھی تنتر - پرماتما

پرکاش - سدھ پریہ ستوتر - رتن کرنڈ - شراد کاچار چھند - کھوڑیس کارن جی مال -

خوشحال چند سمت ١٧٧٣ سے بھاکتا ولی۔

ہیمراج سمت ١٧٧١ نے چکر کی پنچکا۔ گومٹ سار کی پنچکا۔ پرچن سار پنچ استی کائے
بھکتا مر ستوتر۔ چوراسی بول۔ چھند رستیا مبر مت کھنڈن؛

دولت رام دبسوانواسی) سمت ١٧٧٧ پن اکشر د۔ کریاکوش۔ ادھیاتم بارہ کھڑی
پدم پران۔ آدپران۔ ہری بنس پران۔ پرماتم پرکاش۔ شری پال چرتر جو مس ذیدگ
پرشار تھ سدھ اپائے کو ختم کیا۔

دولت رام دشانتی نواسی) سمت ١٧٧٠ کے قریب۔ دولت پد سنگرہ چھ ڈھالا۔

خوشحال چند کالا۔ دسانگانیر والے) سمت ١٧٨٠ ہری ونس پران یشودھر چارتر
پدم پران۔ اُتر پران۔ دھن کمار چرتر۔ چوبیس پوجا پاٹھ۔ جمبو چرتر۔ برت کتھا کوش۔

بھودرداس سمت ١٧٨٩ پارس پران۔ جین ستک۔ ایکی بھاو۔ بھوپال
چوبیسی بھودر بلاس۔

دیانت رائے دآگرہ) سمت ١٧٨٨ چرچا شتک۔ دربیہ سنگرہ۔ دیانت بلاس

دیوی داس سمت ١٨١٢ پرمانند بلاس۔ پربچن سار۔ چد بلاس۔ چوبیسی پوجا۔

دیوی سنگھ سمت ١٧٩٣ اپدیش سدھانت رتن مالا چھند۔

بختل سمت ١٨٢٣ دبھرت پور) جن گن بلاس۔ سدھانت سار۔ ناگ کمار چرتر۔
جیوندھر چارتر۔ جمبو سوامی چرتر۔

ٹوڈرمل سمت ١٨١٥ گومٹ سار پنچکا۔ چھپنا سار۔ بعد ہی سار ترلوک سار۔ آتما نو
شاسن۔ پرشارتھ سدھ اپائے۔ موکش مارگ پرکاش۔

ٹیک چند سمت ١٨٣٥ تتوارتھ سوتر کی شرت ساگری ٹیکا کی پنچکا۔ سُود رشٹ ترنگنی۔
کتھا کوش۔ بدھ ہی پرکاش۔ کھٹ پاہڑ۔ ڈھال گن۔ کرم دہن پوجا۔ سولہ کارن۔
دس لکشن۔ رتن تریہ۔ نندی سور۔ تین لوک پنچ پرمیشٹی۔ پنچ کلیانک پوجا۔

بھادسین آچاریہ - نیائے دیپکا -

بکرم کوی - نیم دوت کابیہ -

برکھب منی - پورنی سدھانت ٹیکا - جے دھول چورنی -

دیوسین سوامی - بھاؤ مول سدھانت -

بادیہ سنگھ یا اُدے دیو گدچنتامنی - چھتر چوڑامنی کابیہ -

بھاشا کے پنڈت

دھرم داس سمت ١٥٨٨ - دھرم اُپدیش شرادکاچار چھند -

رجن داس پانڈے سمت ١٦٣٣ جمبو چرتر - گیان سورج اُدے ناٹک - سگرو شتک -

جگت رائے سمت ١٦٢١ آگم بلاس - سمیکت کومدی - پدم نندی پنچ بنسکا چھند -

جن ہرش سمت ١٦٢٢ شرینک چارتر -

جودھ راج رسانگا نیر والے سمت ١٦٢١ پریت انگر چارتر - دھرم سمودر - کتھا کوش - سمیکت کومدی - پرچن سار - بھاو دیپکا - گیان سمندر -

بھگوتی داس سمت ١٦٣٣ پریم بلاس - چیتن چرتر - درب سنگرہ -

کھڑگ سین - نارنول سمت ١٦١٣ اترلوک درپن - گیان درپن چھند -

رام چند دہلی سمت ١٦١٣ چوبیس پوجا - سید سکھر پوجا - ستیا چارتر -

بنارسی داس سمت ١٦٩٣ سمے سار ناٹک - نام مالا ہندی کوش - بنارسی بلاس -

جیوراج دہلی نگر سمت ١٦٧٢ پرماتما پرکاش -

جگ جیون سمت ١٧٠١ آگرہ - بنارسی کرت سمے سار کے ٹیکا - بنارسی بلاس -

سنگھی کشن سنگ سمت ١٧٨٣ - کریا کوش - راتری بھوجن کتھا -

بھدر باہو چرتر چھند بدھ -

بادراج منی رسین سنگھ ۔ ایکی بھاؤ ستوتر۔ باد منجری ۔ دھرم تتاکر۔
باد سنگھ ۔ پران نوکا۔ ترک دیپکا۔ دھرم سنگرہ۔
بجے کار سوامی۔ ارتھانوشاسن ۔ دربیہ سنگرہ۔ بھاؤ سنگرہ ۔ کریا سنگرہ ۔
بل داس ۔ سپت بھنگ ترنگنی۔
پنڈت سشبھ شیل۔ پنچ برگی کوشس۔
شری دھرسین ۔ بشولوچن کوشس عرف کمتاولی ۔
شرت ساگر سوامی۔ بھدر وتنس۔ سمتی ترک۔ گرہنی ستوتر۔ کلپ سوتر۔
ہری چندر مہاکوی کالستھ۔ دھرم شرم ابھیودے مہاکابیہ۔ جیوندھر چمپو۔
پردیو چمپو۔
ہستی مل کوی ۔ سو بھدرا ناٹک ۔ سلوچنا ناٹک ۔ انجنا پون انجنی ناٹک
سیتمل پرنے ملنک ۔
ہیم چندر دیو ۔ رتن مالا کابیہ ۔ یشو پرکاش کوشس۔ ششبد پرکاش کوشس۔
شرت سانذم ۔ ملت پراسچ ۔
ہیم چندر کوی۔ رتن منجوشا چھند شاستر ۔
امر سنگھ ۔ ایک ارتھ دھونی منجری۔
گوتم سوامی کوی۔ اشٹو پدیش۔ ہوداگیان رجولنفی ؟۔
چاند کیسری گو بتر گیت وتیراگ گیت گوبر کے ڈھنگ پر ؟۔
نرچند جوتش سار۔
پدم پربھو سوامی۔ گرہ بھاو پرکاشں۔ ہم کاشتک ۔
بتامہ ۔ سرسوتی ستوتر۔
فتح لال پنڈت ۔ جین براہ پدتی ۔ دھرم وشادتامہ ۔

گنبھیر سوامی۔ جیے دھول سدھانت۔ چورنی سدھانت کی ٹیکا۔

چندر سین اکری۔ کیول گیان ہوڑا دجوتش شاستر)۔

یش کیرتی۔ ہری بنس پران پراکرت۔ پانڈو پران پراکرت۔ گوتم چارتر۔ پر بودھ سار۔ جگت سندری ویدک گرنتھ۔ نسر نگار آر نو چندرکا۔ فسرادکا آچار۔ دھرم شرم ابھید اودے کی ٹیکا۔ پردمن کابیہ کی ٹیکا۔

دھرم بھوشن۔ نیائے دیپکا۔ پرمان بستار۔

دھرم ساگر سوامی (سنگھ سنگھ) جمبو دیپ چارے سپت تربھے چکر۔ نیلرتی۔ دربیہ چکر کال گیان۔

پدم نندی سوامی (نندی سنگھ)۔ پدم نندی پنچ ونشتکا چرن سار پراکرت۔

دھرم رسایان پراکرت۔ جمبو دیپ پرگیاپتی پراکرت۔

پربھا دیو سوامی۔ پرست باد بھکتی باد۔ اپیا پت باد۔ ترک باد۔ نے باد۔

بالک رام کوی۔ وشنو نام دل کوشش۔

برہم سوامی۔ گیھو پدیث بدھان۔ پرتشٹا تلک۔ ترورن سنگرہ شرادکا چار بھاد سین۔ وشو تو پرکاش نیائے گرنتھ۔ سدھانت سار گھنٹے بھاو پرکاش۔ کاتنتر دیاکرن سار۔ سنور بادیاکرن۔ اشیکہ پرم تو چار۔

- مہاویر گنت (اموگھ ورش کے ہمعصر تھے)۔

مہاسین (سین سنگھ) دھرم شرم ابھیہ اودے کابیہ پردمن کابیہ مہاپران۔

پوگنند (پوگنہ سنگھ)، پرماتما پرکاش۔ یوگ سار۔ ادھیا۔ تم۔ سندوہ سو بھا کہت تو نو کا چرکاہ

راج سنگھ۔ دھرم اتنا کر شرادکا چار۔

واگ بھٹ۔ نیمی نربان کابیہ۔ واگ بھٹ النکار۔ کلیانو شاشن۔ پران گھنو ویدک۔ اشانگ ہردے ویدک گرنتھ۔

دخو بھوشن شبھارک سمت ۱۹۱ اند دیوج پوجا ۔ دس لکشن اُدیاپن ۔ بھگتا مرکتھا۔
پدم پران جیستر پال شانتی ۔ نائی ترنگی گرپوجا ۔
سوریندر بھوشن ۔ سمت ۱۸۵۸ بکرم ۔ مُنی سُبرت پران پنجری یا تس ناتھ پان ۔
ساڈھ دو دیپ پوجا ۔ سنگھ ستیی ورت اُدیاپن ۔ چترورش ادیاپن ۔ بھگتا مرادیاپن ۔
کلیان مندر اُدیاپن ۔ مہنی کتھا ۔ سار سنگرہ چرچا شتک ۔ پنچ کلیان پوجا

جن کا زمانہ معلوم نہیں

اجت ساگر سوامی رسینگھ سنگھ ، شبد معانت شروان ۔
اننت ویدیج سوامی رسین سنگھ ، پریکشا مکھ کی ٹیکا پرمے رتن مالا ۔
اندر نندی مُنی نیتی سار ۔ سمے بھوشن ۔
اگر آچاریہ یا اگر ادیتہ ۔ کنک دیپ ویدک گرنتھ ۔ کلیان کارک ویدک ۔ رام نبود
ویدک ۔ جیکیک پرکاش ۔
رشی پنڈت جت شاستر ۔
ایک سنگھی ۔ جن سنگھتا سار ودا ورشلپ شاستر ، ویدی نرنے پرتشٹا کلپ
ستر بستر پوجا کلپ ۔ سنگھتا شراد کاچار ۔
کنک سین کوی ۔ گیان سُورج اُدے ناٹک ۔
کارتکے سوامی رسین سنگھ سوامی کارتکا نپریکشا ۔
کند کند رشندی سنگھ ۔ معروف سدھ سین دواکران کو سونیا براپنا آچاریہ
مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ بکرم کے وقت میں ہوئے ہیں مگر کند کند ناٹک سے معلوم ہوتا ہے
کہ سوتیا بر نہیں تھے کیونکہ اُنکا باد ایک سوتیا برآچاریہ سے ہوا تھا ۔
سمت درشن سنچنہ ۔ کلیان مندر ستوتر اُن کی تصانیف ہیں ۔

چرتر۔ راتری بھوجن کتھا۔ جمبودیپ پوجا۔ اننت برت پوجا۔ سارده نندیپ پوجا
چترنیست ادیاپن۔ سوبال ادیاپن۔ اننت برت ادیاپن۔ سده چکر پوجا۔ دھرم
پنچ استکا۔ ہولی چرتر۔

گیان بھوشن بھٹارک سمت ۱۷۵۵ تتوگیان ترنگنی۔ پنچ استکا ٹیکا۔ نیمی نربان کا بیہ
کی پنچکا۔ دس لکھن ادیاپنا۔ پرماتھ اپدیش۔ آدیشور پھاگ۔ بھگتامر ادھیاپن۔
سرسوتی پوجا۔

نیمی دت برہمچاری سمت ۱۵۷۵ نیمی ناتھ پران۔ بردھمان پران۔ دھرم پوتھن برشن
شراوکاچار۔ اراد ھنا کتھاکوش۔ دھنیکمار چرتر۔ پریتک چرتر۔ سودرشن چرتر۔ سوکوشل
چرتر۔ شری پال چرتر۔ یشودھر چرتر۔ سیتا چرتر۔ راتری بھوجن چرتر۔ سکارتکی کی
کتھا۔ سمنت بھدر کتھا۔ دھرم اپدیشنا۔

شبھ چندر دکھشٹ بھاشا کوی چکرورتی، سمت ۱۶۸۰ بکرم میں۔ سوبھاگیہ ترنالی
جیوندھر چارتر۔ پانڈو پران۔ پردمن چارتر۔ کرکنڈ چرتر۔ جن یگ کلپ۔ شرنیک چرتر
سوبھاگیہ آدلے۔ سمیکت کومدی۔ شری پال چرتر۔ پدم ناب پرانا۔ انگ پرگیاپتی۔ ترلوک
پرگیاپتی۔ چنتامنی گیہ یاکرن۔ اپ شبد کھنڈن۔ ترک شاستر۔ ستوتر پنچک
سہسر نام ستوتر۔ کھٹ پد ستوتر۔ نندیشور کتھا۔ کرم سکارن ادیاپن۔ چترنیت پوجا
سرب تو بھدر پوجا۔ تیرودیپ پوجا۔ پنچ پرمیشٹی پوجا کرم دہن پوجا۔ سدھ چکر پوجا۔
سیم سار پوجا۔ سارده دیپ پوجا۔ گندھر بلے پوجا۔ امکا کلپ۔ سروپ سنبودھن ٹیکا۔
ادھیاتم پد کی ٹیکا۔ سوامی کارتکی انوپریکشا کی ٹیکا۔ اشٹ پاہڑ ٹیکا۔ تتوارتھ ٹیکا۔
پارس ناتھ کا بیہ کی ٹیکا۔ پدم نندی پنچ بنستکا کی ٹیکا اور کئی پوجائیں۔

بادچند سوامی سمت ۱۶۴۳ گیان سورج ادے ناٹک۔ پارس پران۔ پانڈو پران
پون دوت کا بیہ۔ بھوپالکا چرتر۔

کیشو ورنی ثانی سمت ۱۷۱۲ اگو مت سار کی سنسکرت پراکرت ٹیکا۔

پربھا چند سنبھارک سمت ۱۳۱۱ بکرم۔ تتوپکاشکا ٹیکا۔ اشٹ پاہڑ ٹیکا۔ آتمانوشاسن ٹیکا۔ پدم نندی پنچ ونشتکا ٹیکا۔ نیمی نروان کا بیہ ٹیکا۔ رتن کرنڈ شراوکا چار ٹیکا۔ سمادھی تنتر ٹیکا۔ چندر پربھ کا بیہ ٹیکا۔ بھکتی کرم ستوتر ٹیکا۔ آد پران۔ اتر پران۔ ہری بنس پران۔ پدم پران ٹیکا۔ یشودھر چرتر ٹیکا۔ یشستلک کا بیہ ٹیکا۔ دس لکشن جن پوجا۔ دش بھگتی پنچ ستوتر کی ٹیکا۔ کریا سنگرہ۔ کرتا مرت پران۔ متی سار۔ کریا کلاپ چھپن سار کی ٹیکا۔ ادھیاتم ترنگنی ٹیکا۔ موکھ دستی نیاس۔ چنتا منی ویاکرن کی ٹیکا۔ ہری بنس پران کی ٹیکا۔ پدم پران کی ٹیکا۔ بھگوتی ارادھنا سار ٹیکا۔ مولاچار کی ٹیکا۔ سمے سار ٹیکا۔ پرچن سار ٹیکا وغیرہ وغیرہ۔

سکل کیرتی سنبھارک سمت ۱۴۹۰ سدھانت سار۔ تتوارتھ سار دیپک۔ سار چتر ونشتکا۔ دھرم پرشنوتر۔ مولاچار پردیپک۔ پرشنوتر شراوکاچار۔ یتی آچار۔ سدبھاشتا ولی۔ آد پران۔ اتر پران۔ دھرم ناتھ پران۔ شانت ناتھ پران۔ مل ناتھ پران۔ سپارس ناتھ پران۔ بردھ مان پران۔ سدھانت مکتا ولی۔ کرم بپاک۔ تتوارتھ سار کی ٹیکا۔ دھن کمار چرتر۔ جمبو سوامی چرتر۔ شری پال چاتر۔ گج کمار چاتر۔ سوورشن چرتر۔ یشودھر چرتر۔ اپدیش رتن مالا۔ سکمال چرتر۔

رجن چند سمت ۱۵۰۰ سدھانت سار۔

میگھاوی پنڈت جن چند کے شاگرد۔ تتو سار۔ دھرم سنگرہ شراوکاچار۔ تر لوک پرگیپتی وشٹ انگوپا کھیان۔ پنچ استی کائے ٹیکا۔ درویہ سنگرہ ٹیکا۔ جگتا مرکتھا۔ چترپدہ ستوتر۔ ملی بھوشن سنبھارک سمت ۱۵۰۱ بکرم۔ بھیشیودت کلپ۔ ناگ کمار چرتر۔ پاتر کیسری کتھا۔ شری پال چرتر۔ سجن چت بلبھ۔

رجن داس برہمچاری سمت ۱۵۱۱ ہری بنس پران۔ پدم پران۔ جمبو سوامی چرتر۔ ہنومان

جنسا سار - دیبہ سنگرہ چانڈدائے سوت ابہی چند کے شاگرد چلاترسار چانڈدائے پران -
دہنجی سمت ۱۰۰۰ کے قریب راجہ بھوج کے وقت میں وہنجی نام ہا - وہی سندہان کا بیہ -
پشاپہار ستوتر - دیبک نگھنٹو -
نبھ چند آچاریہ دہرتری ہری کے بھائی گیان آرنو - سنسکرت بدن جا سند ستا برت
کھنڈن ، ترک شاستر -
بادراج سوری - " ایکی بھاو ستوتر - بادبجری - دہرم دشتا کر -
واگ بھٹ - " نمی زبان کا بیہ - واگ بھٹ النکار کا بیہ انوشاسن - سوامی
کارتیکے انوپریکشا کے ٹیکا پراکرت پنگل سوترا ٹن - وستی چکتسا - نگھنٹو ویدک - اس کمہرتسید کی گرہ
ان تنگ آچاریہ " بھگتا مرستوتر -
مل کھین کوی جس کا خطاب اُبھے بھاشا کوی چکرورتی تھا سمت ۱۱۰۰ بکرم - وجر پنج ردہی ہان
پدماوتی کلپ برہم ودیا تمام کسارکا بیہ - آویران - ملی کھین پرشستی - پربچن سارٹیکا -
جوالستی کلپ مہاپران - پنج استی کائے ٹیکا -
سوم دیو سوری سمت ۱۱۲۶ سالباہن یا سمت ۱۲۶۱ بکرم - شبدا رنو چندرکا رجیند سو یاکرن کی ٹیکا ،
پنڈت آشادہر سمت ۱۲۳۰ سے سمت ۱۳۰۰ بکرم تک - ساگار دہرم امرت - انگار دہرم امرت -
دہرم امرت کی بھب کمد چندر کا ٹیکا پیچکا ٹیکا - نشٹو پدیش کے ٹیکا - بھارت ، بھیہ اودے چھپو کا بیہ
جن یگیہ کلپ - پرتشٹا کلپ اشٹانگ سروے ٹیکا - بھوپال ستوتر ٹیکا - ردوت کے کا بیہ
النکار کی ٹیکا - جن سہسر نام ستوتر - ترشنت سمرتی شاستر مع ٹیکا - ادھیاتم رہس - امرکوش
کی کرپا کلاپ ٹیکا - پدماوتی سہسر نام - نوگرہ شانتک برت پرکاش - پنج نسکار دیپک - گیان بکا
نسرت سکندہ بدھان - پرمیہ رتناکر - اداہناٹیکا - رتن ترے بدھان - راجمتی بپر کا بیہ وغیرہ
کیشو ورنی سمت ۱۳۲۶ - گومٹ سار کی سنسکرت ٹیکا -
اکلنک دیو شبطارک سمت ۱۳۲۶ اکلنک سنگرتا - شرلوک پراتیت -

پوجا کلپ - ترو زنا چار - بدی پرکاش -

اموگھ ورش مہاراجہ ۸۷۱ سے ۹۳۴ بکرم تک - پرشنوتر رتن مالا سنسکرت - کوی راج مارگ کانڑی -

مہاویرآچاریہ ہمعصر مہاراجہ اموگھ ورش) گنت سار سنگرہ (یعنی کتاب علم حساب) سار سنگرہ جوتش گرنتھ - جوتش پٹلم -

سوم دیو سوری سمت ۸۸۱ بکرم تک چھپو - نیتی واکیامرت - ادھیاتم ترنگنی - کلپ ونئی برکرن - یکتی چنتامنی ترورگ مہندر تال منجلپ - یوگ مارگ نیتی سار پنچ سنگرہ - راج نیتی بدتی - پنچ ادھیائی - بھاؤ سنگرہ -

اکلنک دیو سوامی ربھت سمت ۹۰۰ بکرم - چوری - مہاچوری - چونکا - راج وار تک اشٹ ستی - نیائے نشچے النکار - اکلنک اشٹک -

گن بھدر سوامی سمت ۹۱۵ بکرم - آدپران اتر بھاگ - اترپران - آتمانوشاسن - بھاؤ سنگرہ جن دت کابیہ - ٹپن گرنتھ -

امرت چندر سوامی سمت ۹۶۲ سے سار ٹیکا - سمے سار کلشا - پرچن سار ٹیکا - پنچ استی کائے ٹیکا - پرشارتھ سدہ ہو پائے - تتوارتھ سار -

اندر نندی سمت ۹۹۶ انکرار دچن بدھان - سانڑی کا نیتر پوجا - اوشی ہی کلپ پر شٹھا پاٹ - اندر نندی سنگتا - شانتی چکر پوجا - پرتما سنگار دچن پوجا - منی پراشچت - سمے بھوشن - پوجا کلپ -

دیوسین سمت ۹۹۵ نے چکر - آلاپ پدتی - گیان سار - بھاؤ سنگرہ - درشن سار پراکرت -

امت گتی سمت ۱۰۲۵ سے سمت ۱۰۷۰ بکرم تک راجہ منج کے زمانہ میں - سبھاکھت رتن سندوہ دھرم پریکشا - امت گتی شراوکاچار - پنچ سنگرہ بھاونا دواترن ستی

نیمی چندر سدھانت چکرورتی سمت ۱۰۷۰ بکرم کے قریب گومٹ سار - ترلوک سار - لبدھی سار -

مگھ نندی دارہرلی کے شاگرد، سمت ۲۷۱ بکرم سنگھتا۔ بندے تان مریدنکا

یشونندی سمت ۲۶۲ بکرم ودت کتھاکوش۔ پنچ پرمیشٹی پوجا۔ دھرم چکر پوجا۔

پربھاچندر سوامی سمت ۴۵۳ بکرم۔ نیائے کمد چندر ودے پرمے کمل مارتنڈ۔ راج مارتنڈ۔
پرمان دیپک۔ بادکو تنک مارتنڈ۔ ارتھ پرکاش۔

وسونندی سوامی سمت ۵۲۵ بکرم پتیاچار۔ آچار ساچرتر شدھا سار۔ شراوکا چار۔ ادھیست
نشتی سنگھتا۔ مولاچار کے ٹیکا۔ جن ست النکار کا ٹیکا۔ پل ستی سار۔ بھاوسنگرہ۔

دیونندی مہاکوی سمت ۵۵۶ بکرم آچار سار۔ چندر پربھ چارتر۔ شلپ سنگھتا۔

ملک نندی سمت ۵۶۹ بکرم پریکشا مکھ۔

جتسپ ونت گرنی سمت ۶۰۲ آدپران۔ پراکرت ساتر پران۔ پدم پران۔ ہری بنس پران۔
یشودھر چارتر۔ آدیشور پھاگ۔ سنکمال چارتر۔

سکل بھوشن۔ سمت ۶۳۷ بکرم کھٹ کرم اپدیش رتن مالا۔

ودیانندی سوامی سمت ۶۸۱ بکرم۔ ودیانندی مہودے۔ پرمان پریکشا۔ پرمان ترنے
ترک پریکشا۔ پتر پریکشا۔ پرمان میمانسا۔ دیوآگم النکرت۔ آپت سہسری۔ آتم پریکشا۔
شلوک وارتک النکار۔

ودی سین آچاریہ کاشٹا سنگھ سمت ۷۹۷ بکرم پدم پران۔

ویرسین آچاریہ سمت ۸۰۰ سے سمت ۸۷۵ بکرم تک سدھ بھوپ پدتی۔ پران ٹیکا۔ دھنپ دیو
گرو کرت ویاکھیا پرتینی کی دھول جے دھول ٹیکا ناتمام۔ پوجا کلپ۔

جن سین سمت ۸۱۰ سے سمت ۹۰۵ بکرم تک آدپران ناتمام۔ ہری بنس پران۔ پارس
ابھیدے کاویہ۔ جے دھول ٹیکا پوری کی۔

جن سین ثانی ۸۳۵ میں او پاسکا دھین سار ودوار۔ پارس ابھیدے کاویہ کی ٹیکا
وردھی پربندھ۔ جن نسہ سرنام کی ٹیکا جن سین سنگھتا نت دیپک۔ پجا سار۔ سار سنگرہ سین کا

جس کا مطلب یہ ہے کہ تمام پرانیوں سے میتر نا رکھو - جو گنوان ہوں ان کو دیکھکر خوش ہو - جو دکھیا ہوں آن پر دیا کرو - جو مخالف ہوں اونکو اگر دوست نہ سمجھتے ہو تو دشمن بھی خیال نہ کرو - اگر آپ میری اس عرضداشت پر عمل کروگے تو آپ کی زندگی پوتر ہو جاویگی اور یہی دھرم کا بیں ہے آگے آپ کو اختیار ہے - اگر میں نے اپنی اس کتاب میں کوئی بات آپ کی ناگوار طبع لکھدی ہو تو اسکے لئے معافی کا خواستگار ہوں -

آپکا داس
شمیر چند جین اکاؤنٹنٹ محکمہ پبلک ورکس پنجاب -
مورخہ ۲۵ ر اگست ۱۹۱۵ء

فہرست دگمبر جین گرنتھ کرتا اور انکی تصانیف

سنسکرت و پراکرت گرنتھ

نندی منی - نندی بینی بکرم سمت [illegible] بنتی سار -

دہرمسین آچاریہ سمت [illegible] لبدی پر کرتی -

ونا چاریہ ثانی سمت [illegible] بکرم سمیہ سکہہ جاتم پراکرت -

شو این سوامی عرف انت [illegible]

سوامی انت [illegible] قریب آرو دھا سار - درشن سار -

بسر کرو کنول کی پھول کی طرح پانی میں رہتے ہوئے پانی سے علیحدہ رہو۔ بھرت چکرورتی کی طرح (دیکھو صفحہ ۴۹) بھوگ بھوگتے ہوئے دھرم کی طرف دھیان رکھو۔
شاستر کاروں نے کہا ہے کہ۔

द्वौ हि धर्मौ गृहस्थानां लौकिकः पारलौकिकः।
लोकाश्रयो भवेदाद्यः परः स्यादागमाश्रयः॥
सर्व एव हि जैनानां प्रमाणं लौकिको विधिः।
यत्र सम्यत्क हानिर्न यत्र न व्रत दूषणम्॥

सोमदेव सूरि -

ترجمہ :۔ گرہستی کے واسطے دو دھرم ہیں ایک دنیوی دوسرا دینی۔ دنیوی کا دارو مدار دنیا داری پر ہے اور دین کا شاستروں پر۔ جو دنیاوی دھرم یعنی رسم ورواج ہیں وہ سب جینیوں کو قابل تسلیم ہیں بشرطیکہ ان میں سمکیت (اعتقاد) کی ہانی نہ ہو اور درت کو دوش نہ لگے

اسلئے آپ کی برادری میں اگر کوئی پرانا رواج زمانہ حال کے موافق نہیں ہے تو اس کے توڑنے میں کچھ ہرج نہ سمجھو۔ ریفارمر بن کر رسم ورواج میں تبدیلی کرو۔ مثلاً بچپن کی شادی بند کرو۔ بیاہ شادی کے موقعہ پر مستورات کا بیہودہ اور فحش گیت گاتے ہوئے گلی کوچوں میں پھرنا منع کرو۔ بارات میں سینکڑوں آدمیوں کو لے جاکر اور کپڑوں کے بہت سے تبل جو کہ یونہیں صندوقچوں میں پڑے خراب ہو جاتے ہیں اور کر اپنا دیوالہ نہ نکالو۔ بڈھے کے مرنے پر برادری کا جمانا اور برادری میں گندوڑا وغیرہ تقسیم کرنا بند کرو۔ افراط تفریط کو چھوڑ کر میانہ روی اختیار کرو شری امت گتی آچاریہ کے مندرجہ ذیل شلوک کو اپنی زندگی کا موٹو بنالو

सत्त्वेषु मैत्री गुणिषु प्रमोदं।
क्लिष्टेषु जीवेषु कृपा परत्वं॥
माध्यस्थ भावं विपरीतवृत्तौ।
सदा ममात्मा विदधातु देव॥ [illegible]

غرضیکہ اپنی زندگی کو اسی طرح دھرم کے ارپن کریں پر اُپکار تا میں لگادیں۔ میرے دل
کی خواہش ہے کہ جین لوگ میری ان تجاویز پر سچے دل سے غور کریں اور اگر ان کو مفید سمجھیں
تو عمل کریں۔ جین شاستروں میں جابجا یہ لکھا ہوا ہے کہ منش جنم ملنا بڑا کٹھن ہے۔ دیوتا
بھی منش ہونے کی آرزو رکھتے ہیں۔

منش جنم مکتی کا دروازہ ہے جیو کی مکتی اس ہی جنم سے ہو سکتی ہے لیکن جو لوگ
اس منش جنم کو یوں ہی کھودیتے ہیں۔ ان کی غفلت کا کیا ٹھکانا ہے۔ تمثیل ہے کہ ایک
اندھا ایک بڑے احاطے میں گھس گیا تھا وہ اس میں سے نکلنے کی بہت سی تجویزیں سوچتا تھا
مگر بوجہ اندھا ہونے کے اُس کو اُس احاطہ کا دروازہ نہ ملتا تھا ایک بینا آدمی نے اس کی یہ حالت
دیکھ کر اس پر رحم کیا اور اس کا ایک ہاتھ پکڑ کر دیوار پر لگادیا اور کہا کہ اس کو پکڑے ہوئے
چکر لگاؤ جب دروازہ آوے فوراً نکل جانا۔ اندھے نے دیوار پر ہاتھ رکھکر چاروں طرف
پھرنا شروع کیا مگر جس وقت دروازہ آیا دیوار سے ہاتھ اٹھا سر کھجلانے لگا۔ پھر جو ہاتھ دیوار پر
رکھا تو وہ دروازے کے دوسری طرف رکھ لیا اور پھر چکر شروع ہوگیا۔ اس طرح اُس بیچارے
نے سینکڑوں چکر لگائے مگر سورداس جی احاطہ سے باہر نہ نکلے یہی حالت اس آتما کی ہے
جو سنسار روپی احاطہ میں بند ہے۔ اور آواگون کے چکر لگارہا ہے۔ جین مت اُپدیش دیتا
ہے کہ اِس سنسار سے نکلنے کا دروازہ منش جنم ہے مگر جیو آتما سچا گیان نہ ہونے سے بمنزلہ
اندھے کے ہے جس وقت منش جنم پاتا ہے سنساری سکھوں میں جو مثل کھاج کھجانے
کے ہیں لگ جاتا ہے اور پھر چوراسی لاکھ جونی میں چکر لگاتا ہے۔ اس لئے اس تمثیل کو ہمیشہ
مدنظر رکھو یہ ضرور نہیں ہے۔ کہ آپ گھر بار کو چھوڑ کر سادھو ہوجاؤ یا اپنی عورت کو چھوڑ کر
برہمچاری بن جاؤ حلوا پوری چھوڑ کر نان خشک چباؤ بلکہ گھر میں رہتے ہوئے اور سب کام
دھرم انوسار کرتے ہوئے۔ دھرم سے دھن کماتے ہوئے۔ اپنی دھرم پتنی کے ساتھ بھوگ
بھوگتے ہوئے ابھیکش کے علاوہ جو کچھ تم کو میسر آوے اُس کو کھاتے ہوئے پر اُپکار تا کی زندگی

(ناخوردنی)

اُن کی طرح جینوں پیچھے نہ رہتے رہو - فہرست چندہ لکھ کر کالم سیاہ کئے ہوئے ہوں۔
ان کے اڈیٹر ایسے لوگ ہوں جو کوئی اور پیشہ نہ کرتے ہوں صرف اس ہی کام پر اپنا تمام
وقت صرف کرتے ہوں۔ جبتک کوئی آدمی کسی کام پر یکسو ہو کر دل نہ لگاوے اس کا وہ کام
ٹھیک ہونا مشکل ہے - اور جب کام ٹھیک نہ ہوا تو لوگوں کا اشتیاق دل میں کیسے ہو سکتا
ہے یہی وجہ ہے کہ لوگ جین اخباروں کی خریداری کم منظور کرتے ہیں - اس میں لوگوں کا
قصور کم ہے۔ اور اڈیٹروں کا زیادہ کیونکہ وہ خود تو اپنا تمام وقت اس کام پر نہیں لگاتے معمولی
آدمیوں کے ہاتھ میں دیدیتے ہیں اور وہ لوگ اپنے اخباروں کو دلچسپ نہیں بناتے ان اخباروں
میں جین شاستروں اور جین کتابوں کی ریویو کر دا شتہار نکالو - میری تو یہ رائے ہے کہ
یہ کام بھی جین مندر کے ہی متعلق ہو - میں تو یہ چاہتا ہوں کہ جین مندر کو صرف مندر ہی نہ
رہنے دو بلکہ بودھ لوگوں کے بہار کی طرح ان کے مختلف کمروں میں کسی میں اوشدھالہ کسی
میں پاٹ شالہ کسی میں لائبریری کسی میں سدابرت لگادو اگر ایسا کروگے تو وہ آجکل کی طرح
خالی نہیں پڑے رہیں گے بلکہ سینکڑوں آدمی اُن سے فائدہ اٹھاویں گے - وہ نمونہ مندر کی
بجائے سرچشمۂ فیض بن جاوینگے - ہر ایک جینی کو ان میں جانیکا شوق ہوگا - کوئی وہاں پڑھنے
کی غرض سے جاویگا کوئی درشن کرنے کی خاطر کوئی بیماروں کی خدمت کریگا کوئی جاکر بھوکوں
کو بھوجن دیگا - غرضیکہ اس طرح ہر ایک جینی کو اپنے سدھار اور پراُپکار کا موقعہ ملے گا -
ایک دوسرے سے محبت بڑھیگی - ایسا کرنے سے جین دھرم کا پربھاؤ دوسروں پر پڑیگا
جین تتو لوگوں پر ظاہر ہوں گے - غلط فہمیاں دور ہوں گی - جو مطلب ہزارہا روپیہ خرچ
کرکے پوجا کرانے سے حاصل نہیں ہوتا وہ ان سے سہل ہی میں حاصل ہوگا - میری یہ بھی رائے
ہے کہ جین سادھو جن میں سے آجکل بہت سے احدیوں کی طرح پڑے رہتے ہیں وہ ان
انسٹیٹیوشنوں میں کام کریں - جو پڑھانے کے قابل ہوں وہ پڑھاویں جو اپدیش دینے کی
قابلیت رکھتے ہوں وہ اپدیش کریں کچھ بیماروں کی تیمارداری کریں اُن کی مرہم پٹی کریں

تو یہی کوشش کی جاتی ہے کہ کسی طرح یہ نہ ہو کیونکہ اگر ایسا ہوا تو اس شخص کا نام ہو جائیگا
اور یہ ہم کو منظور نہیں ہے۔ کیا جینیوں کا یہی شیوہ ہونا چاہئے۔ یہ تو ہے جینیوں کے ایک
فرقہ کے ممبروں کا حال پھر یہ کب اُمید ہو سکتی ہے کہ مختلف فرقہ آپس میں ایک دوسرے
کی سہایتا کریں دگمبری سوتیامبری کی نِندا کرتا ہے۔ سوتیامبری دگمبری کو بُرا سمجھتا ہے۔
ستھانک باسی کے نزدیک دونوں ہی متھیائی ہیں پھر ان میں جو مختلف سمپرائے
والے ہیں وہ بھی آپس میں ایک دوسرے سے نہیں ملتے۔ ذرا ذرا سی اختلاف رائے کی
وجہ سے پہلے مختلف سنگھ پھر اُن کی مختلف گچھ پھر ان کے مختلف ٹولے غرضیکہ کہاں تک
کہوں سینکڑوں ہی فرقہ بن گئے ہیں۔ جین مذہب کے زوال کا یہ بھی ایک باعث ہے۔
اس لئے آپ سے میری یہ درخواست ہے کہ ذرا ذرا سے اختلاف رائے کو جھگڑے کی بنیاد
بنا کر فرقہ در فرقہ نہ بنائے چلے جاؤ تمہارا مت تو انیکانت مت ہے اگر ایک آچاریہ ایک سو
اِندر مانتا ہے اور دوسرا ۶۴ اِندر بتلاتا ہے تو کیا تمہارا انیکانت باد اسکو حل نہیں کر سکتا؟
اگر کر سکتا ہے تو پھر جھگڑا کیسا؟ اسلئے ان جھوٹے جھگڑوں کو ترک کرو۔ مہابیر سوامی کی
جو سب سمپردایوں کے اپ اجد ہیں۔ سب کے سچے گرو (مرشد) ہیں شرن لو ایک
دوسرے کے مختلف طریقہ پرستش پر کچھ دھیان نہ دیتے ہوئے ایک دوسرے سے محبت
اور پریم کرنا سیکھو ایک دوسرے کے جلسوں اور کانفرنسوں میں شامل ہو ہر ایک
جین مندر اور ستھانک کے متعلق ایک ایک دھرم شالہ ایک ایک فری جین سکول۔ فری جین
اوشدھالہ۔ اناتھ آلہ۔ لائبریری وغیرہ بناؤ ان استھانوں کو سچے دھرم استھان
بناؤ۔ جین مندروں میں جو ہزار ہا روپیہ جمع ہے اس کو ان پراوپکار تاکے کاموں میں لگاؤ
بیاہ شادیوں کے وقت مرنے جینے کے سمے ان انسٹیٹیوشنوں کی مدد کرو۔ جین پریس کھولو
ان میں جین مت کے شاستروں کو طبع کرو۔ اگر ممکن ہو سکے اُن کو نئی طرز میں لکھو۔ اخبار
جو جاری کرو کم سے کم ہفتہ وار ہوں۔ تاریخ مقررہ پر نکلتے ہوں آجکل جو اخبار نکلتے ہیں

ہوسکے تن من دھن سے پرانی ماتر کی سیوا کرو۔ جو بھوکا آپ کے پاس آوے اس کو روٹی دو جو
پیاسا ہے اس کی پیاس بجھاؤ جو دکھی بیمار نظر آوے اس کی تیمارداری مرہم پٹی کرو۔ دوا
دارو دو زخمی یا بیمار سمجھکر اس سے نفرت نہ کرو۔ کیونکہ سمیکت کا انگ نرو چکتسا اس ہی کا نام
ہے۔ غرضیکہ اپنی زندگی کو پر اُپکار کی زندگی بناؤ اگر انسان میں پر اُپکار نہیں ہے تو وہ انسان
نہیں بلکہ حیوان ہے۔ جیودیا اور پر اُپکار کے ایک ہی معنی ہیں یہ الفاظ ایک دوسرے کے
مترادف ہیں۔ جو جینی اپنے آپ کو جیودیا کا حامی بتلاتا ہو اور اس میں پر اُپکار نہ پایا جاوے تو
دراصل وہ جیودیا کا مطلب ہی نہیں سمجھا ہے۔ بودھ دھرم والوں نے پر اُپکارتا کو عملی زندگی
بنایا تھا جس کا اثر یہ ہوا تھا کہ وہ ہندوستان تو درکنار چین جاپان لنکا و افغانستان تک
میں پھیل گیا تھا اور اگرچہ وہ برہمنوں کی زیادتی کی وجہ سے اب ہندوستان میں نہیں رہا
تاہم یہ معلوم دنیا کی ایک تہائی آبادی میں پایا جاتا ہے۔ عیسائیوں میں پر اُپکارتا ہے انہوں
نے ہزارہا سکول و ہسپتال وغیرہ کھول رکھے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ یہ مذہب دم بدم پھیلتا
جاتا ہے۔ ان کے مقابلہ میں جین مذہب کا حال دیکھئے کہ اس میں دم بدم کمی ہوتی جاتی ہے
اس کی وجہ یہی ہے کہ آجکل اس مذہب کے پیروؤں میں ہمدردی اور پر اُپکارتا نہیں
رہی ہے۔ زبانی جمع خرچ زیادہ ہے اس کی تعلیم گاہوں میں صرف خشک فیلوسفی کا اُپدیش
دیا جاتا ہے۔ جس سے ایک شخص پنڈت تو بن جاتا ہے مگر دھارمک زندگی کا پہلو اس میں
نہیں ہوتا جینیوں کی ایکتا عام لوگوں میں ابتک بھی تھوڑی بہت مشہور ہے مگر دراصل
اس کا ایک کرشمہ بھی ان میں نہیں پایا جاتا پہلے جب کوئی جینی کسی جینی سے ملتا تھا۔ تب
وہ فری میسنوں کی طرح اس کی ہر ایک طرح سے سہایتا کرنے پر تیار ہو جاتا تھا ایک دوسرے
جینی میں واتسلیا انگ یعنی گائے بچھڑے جیسی محبت پائی جاتی تھی اب وہ بات نہیں
رہی ہے ہر شخص خود غرضی کو لئے ہوئے ہے۔ اپنے خیال میں مست ہے ایک دوسرے کی
سہایتا کا مادہ نہیں رہا ہے۔ سہایتا تو رہی درکنار اگر کوئی شخص کوئی دھرم کا کام بھی کرنا چاہتا ہے

چمکتے ہوئے زیور کو اپنے گلے کا ہار بنالیا تو پھر اس نادانی سے "پرتنتر" ہو جاؤگے۔ شیطان اپنا افسوں چلا دے گا اور آپ کی وہ سنہری مالا زہری کالا ہو جاویگی۔ سورگ اور نرک آپ کے ہی ہاتھ میں ہے۔ آپ کو سُرگ یا نرک دینے والا دوسرا کوئی نہیں ہے۔ اگر آپ اس رمز کو اچھی طرح سمجھیں گے یا یوں کہو کہ گیان حاصل کریں گے تو پھر اس گیان سے آپ کی مکتی میں کچھ کلام نہیں ہے۔ آخر میں میرا یہی کہنا ہے کہ اگر کوئی مت یونیورسل مذہب ہو سکتا ہے تو وہ جین مت ہے۔ میں نے ایسا کہنے میں تعصب سے کام نہیں لیا ہے۔ کیونکہ۔

पक्षपातो न मे वीरे न द्वेषः कपिलादिषु।
युक्तिमद्वचनं यस्य तस्य कार्यः परिग्रहः॥

ترجمہ ۱۱۔ نہ مجھے مہابیر سوامی سے کچھ پچھ پات ہے اور نہ کپل وغیرہ رشیوں سے میرا (طرفداری) کچھ دویش ہے۔ جس کے بچن معقول ہوں۔ وہی ماننے کے لائق ہیں۔

(رنجش) اس کتاب میں اس باب کے لکھنے سے میرا مدعا یہی ہے کہ کسی طرح تمام ہندوؤں میں اتفاق ہو جاوے اور نا اتفاقی جاتی رہے نا اتفاقی کا باعث میری رائے میں فرقہ بندی ہے لہذا ہمیں ایک دوسرے مذہب کی ہجو کرکے۔ دوسرے لوگوں کی طرح نا اتفاقی کو بڑھانا نہیں چاہیئے۔

من برائے وصل کردن آمدم ⁂ نے برائے فصل کردن آمدم

جو اتفاق کی تجاویز میں نے بتلائی ہیں اگر ان کا عملی طور پر ہونا مشکل ہے تو ہر قوم میں اتفاق کا ہونا بھی مشکل ہے۔

خاتمہ اور جین قوم سے عرضداشت

اے جینی بھائیو۔ دیا دھرم کے ماننے والو میں نے جین مذہب کا خلاصہ آپ کی پیش نظر کر دیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ دیگر مذاہب کی رائے کا بھی مقابلہ دکھلا دیا ہے۔ اب آپ سے صرف اتنا اور کہنا ہے کہ سچے جینی کی زندگی کا مول پکار رہا ہے۔ اس لئے آپ کو چاہئے کہ جہاں تک

فقیر ہوا ہوا کئی دن تک بھوکا مرتا ہے تو وہ غلطی پر ہے جین مت کا یہ اپدیش نہیں ہے کہ
آجکل کی کمزور نسل سے کند مول و سبزی کا تیاگ کرا کر اور کئی کئی روز تک فاقہ رکھوا کر رہی سہی
طاقت کو زائل کرا کر اُن کو بے اولاد کرا دے "تاکہ دن بدن ان کی مردم شماری کم ہوتی جاوے
جین مت تو قدم قدم پر کہتا ہے کہ ہر ایک بات کو ہر ایک پہلو سے دیکھو اور پھر جیسا مناسب
معلوم ہو ویسا عمل کرو دیا کے مسئلہ کو چھوڑ کر زور آور بننے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ دوسرے
جانداروں کو ایذا پہنچائی جاوے یا ان کو مار کر لقمہ بنایا جاوے دوسرے انسانوں کا مال و
زر زن و فرزند اپنی طمع نفسانی کو پورا کرنے کے لئے چھین لیا جاوے۔ اگر زور آور سے ایسا ظالم و
جابر شخص مراد ہے تو جین مذہب ایسا بننے کی بیشک اجازت نہیں دیتا بلکہ جین مذہب اپنی
اہنسا کے اُپدیش سے ہر جیو کے ساتھ برادرانہ سلوک تیاگ کے اُپدیش سے خود غرضی کا تیاگ
دوسروں کے مال و زر کی طمع سے باز رہ کر جنگ و جدل سے پرہیز اور تپ کے اُپدیش سے
دوسروں کی خدمت کرنا ان کے دکھ میں شامل ہونا سکھلاتا ہے۔ اگر تمام انسان ان سنہری
اصولوں پر عمل کرنے لگ جاویں تو دنیا سے دنگہ و فساد جنگ و جدل کشت و خون بند ہو کر
دھرم کا راج ہو جاوے۔ انسان آتمیک بل جو سچا بل ہے حاصل کریں۔ سکھ و شانتی مادی
ترقی میں نہیں ہے بلکہ روحانی ترقی میں ہے۔ جرمن وغیرہ سلطنتوں نے جو مادی ترقی کر کے
دنیا کی آنکھوں میں چکا چوند پھیلائی ہے اور اپنے سحر سامری سے لوگوں کی نظر بندی کی ہے
آجکل کا یورپی جنگ مہابھارت اس ہی کا نتیجہ ہے کیا آپ اس مہابھارت سے بھی یہ
سبق حاصل نہیں کریں گے کہ دراصل مادی ترقی سکھدائی نہیں ہے۔ اس کا آخیر دکھدائی
ہے۔ اصلی ترقی روحانی ترقی ہے جس پر جین مذہب زور دیتا ہے اور جس سے سکھ شانتی
پیدا ہوتی ہے۔ مادی ترقی دوزخ کا نعرہ "ہل من مزید" ہے اور روحانی ترقی بہشتی و
سورگی سکھ۔ اب آپ کو اختیار ہے جس کو چاہیں پسند کریں آپ کی آتما اس انتخاب کے
لئے سوتنتر ہے لیکن اگر آپ نے ۲۵ پہلوؤں والی کسوٹی پر نہ گھس کر ملمع کی چمک سے

جین مذہب میں اب بھی ہر ورن برہمن چھتری۔ ویش اور شودر کی ۸۴ ذاتیں شامل ہیں
یہ دھرم مرد عورت گرہستی اور سنیاسی درجہ بدرجہ سب کے لئے ہے جین سنگھ میں شراوک
شراوکا۔ منی اور ارجکا چاروں شامل ہیں اس مذہب پر چلنے کے لئے گرہستی کے گیارہ درجے سکول
کی جماعتوں کی طرح مقرر ہیں اور سادھو سنیاسیوں کے واسطے علیحدہ قواعد بتلائے ہیں
جین دھرم ہر دینی و دنیوی کام میں دربیہ چھیتر۔ کال۔ بھاؤ کا خیال رکھنے کی ہدایت کرتا
ہے یہ نہیں کہتا کہ ہر ملک و ہر زمانہ کے لئے ایک ہی بات ہونی چاہئے۔ جین مت کا اپدیش ہے
کہ دھرم وہی ہے جس میں "اہنسا" یعنی دیا و پریم اور ہر انسان و حیوان کے ساتھ برادرانہ سلوک
ہو سنجم یعنی اپنے من اور اندریوں کو حتی المقدور قابو میں رکھا جاوے۔ جس سے دنیا میں جھگڑے
فساد سے بچکر آرام کی زندگی بسر ہو اور تب خود غرضی کا تیاگ کر کے دوسروں کی خدمت وایکار
ہو۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جین دھرم نے دیا کے مسئلہ کو حد درجہ پر پہنچا کر سبزی و آلو تک کا تیاگ
گرہستیوں سے کرا کر اور اپباس رکھوا کر ہندو قوم کو کمزور بنا دیا ہے۔ یہ بے سمجھی کا اعتراض ہے۔
جین دھرم گرہستی سے اہنسا کا کلی تیاگ نہیں کراتا۔ کلی تیاگ تو سادھو سنیاسیوں اور بن
باسیوں کے لئے ہے۔ گرہستی کے لئے نباتات وغیرہ ایک اندری جیو کی ہنسا کا تیاگ نہیں بتلایا اور
اور باقی جیوں کے ساتھ بھی صرف اودمی اور سنکلپی ہنسا کا تیاگ ہے دیکھو صفحہ ۲۱۲-۲۱۳
کتاب ہذا جین مذہب عام گرہستی کے لئے سبزی و آلو کا ترک لازمی نہیں بتلاتا گرہستی کی چھٹی
جماعت میں بھی سبزی کا کلی تیاگ نہیں ہے دیکھو صفحہ ۲۷۵ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ جہانتک
ہو سکے ہنسا سے بچے اور جو شخص خواہشات کو کم کرنا چاہے اور سادہ زندگی بسر کرنا چاہے۔ یا نورتی
مارگ کی مشق کرنا چاہے تو وہ اُن سبزیوں کا جن میں ہنسا زیادہ ہوتی ہے یا ان کندمول کا جو
بوجہ زود ہضم نہ ہونے کے قوت حافظہ و ذہن وغیرہ دماغی قوٰی کو نقصان پہنچاتے ہیں ترک کرے
یہی بات اپباس کے لئے ہے۔ اپباس کا اصلی منشا بعض وغیرہ بیماریوں کو دور کر کے اور تندرست
رہکر سنجم پالنے کا ہے نہ کہ بھوکا مرنے کا۔ اگر کوئی شخص اصل مطلب کو سمجھے بدون لکیر کا

چھند کابیہ۔ ناٹک۔ کوش وغیرہ پر لکھے جن میں سے بہت سے زمانہ کے ہاتھوں سے
تلف ہوگئے ہزارہا پونا۔ جے پور جیسلمیر وغیرہ کے کتب خانوں میں اب موجود ہیں
اور ہزارہا لندن و جرمنی کے کتب خانوں میں چلے گئے ہیں۔

جین مذہب مثل آریہ سماج توہمات سے بچنے کی ہدایت کرتا ہے۔ ماتا۔ سیتلا۔
بھوت پریت۔ چنڈی۔ بھوانی وغیرہ دیوتاؤں کی پرستش سے ہٹاتا ہے۔ شرادھ
وغیرہ کی رسم کو خود غرضوں کی چلائی ہوئی کہتا ہے اس ہی لئے خود غرض اس کو بُرا کہتے ہیں۔
جین مذہب ہنسا پاپ اور بیماریوں سے بچانے کے لئے پانی چھان کر پینے کی اناج صاف کرکے
پسوانے کی۔ رات کو کھانا نہ کھانے کی۔ مانس و شراب سے بچنے کی زود ہضم اور سادہ کھانا
کھانے کی ہدایت کرتا ہے۔ ست بیوپار کرنے کی دغا فریب سے بچنے کی فہمائش کرتا ہے اس کا
سب سے بڑا اصول یہ ہے کہ دوسرے کی آتما کو اپنی آتما جیسی جانو۔ دوسرے کے ساتھ
ویسا سلوک کرو۔ جیسا کہ تم چاہتے ہیں کہ دوسرے تمہارے ساتھ کریں جینی سب سے
پہلا لفظ جو دوسرے شخص سے ملکر کہتا ہے وہ "جے جنیندر" ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ تو کسی
کی گاڑھی محبت میں پڑ کر دین و دنیا کو بھولو اور نہ کسی سے دشمنی پیدا کرکے سنسار
سمندر میں ڈوبو بلکہ راگ و دویش دونوں کا ترک کرکے میانہ روی اختیار کرو۔

جین مذہب کے آخری تلا سفر مہابیر سوامی نے اردھ ماگدی بھاشا میں (جو اس زمانہ
کی مروجہ زبان تھی) دھرم اپدیش دیکر اپنے پیرووں کے لئے عام فہم زبان میں دھرم اپدیش
دینے کی اور کتب لکھنے کی مثال قائم کی اور فرمایا کہ کسی بات کو صرف ایک پہلو سے نہ دیکھو
بلکہ اسکی جانچ ۲ ۵ پہلوؤں سے کرو جین منطق ان ہی ۲ ۵ پہلوؤں کا بیان کرتی ہے وہ
۲ ۵ پہلو سات بھنگ سات نے چار نکھیپ ایک پرتیکش پرمان اور پروکش پرمان ہیں
جن کا ذکر اس کتاب میں بھی بیان کیا گیا ہے۔ جو بات اس کسوٹی پر پوری نہ اترے اس
کو درست نہ سمجھو۔ جین دھرم سب جیووں کے لئے ہے نہ کہ کسی خاص ورن کے لئے۔

نہیں آتا ہوتا۔ باقی سب مذاہب کا یہی عقیدہ ہے۔

بودھ دھرم ایشور کے بارے میں خاموش ہے۔ اور اگر اس کا کچھ خیال نرگن برہم کی طرف ہے تو بھی جین مت سے ملتا جلتا ہے۔ دونوں میں ایشور جگت کرتا اور کرم پھل داتا نہیں مانا ہے۔

جین مذہب میں سب مذاہب شامل ہیں۔

غرضیکہ جین مت ایک ایسا مذہب ہے جس میں ہر دیگر مذاہب کے خیالات ملتے ہیں۔ باقی مذاہب جب شے کے ایک پہلو پر نظر ڈالتے ہیں تو جین مذہب ہر پہلو پر نگاہ رکھتا ہے۔ ہاتھی اور پانچ اندھوں کی کہانی سے جو مراد ہے وہ یہی ہے کہ جین درشن کے علاوہ باقی پانچ درشن مثل اندھوں کے ایشور وغیرہ کے سروپ کو صرف ایک پہلو سے بیان کرتے ہیں جین مت ان سب کو سچا مانتا ہوا اپنے انیکانت واد سے سب کا اتفاق کرا دیتا ہے۔

سائنس کے تو یہ مذہب بالکل موافق ہے۔ ڈاکٹر بوس نے جو اپنی نئی سائنٹیفک تحقیقات کر کے یہ بتلایا ہے۔ کہ پودوں اور دھات میں بھی جان ہے۔ دنیا کو حیران کیا ہے وہ بات جین مت میں پہلے سے مانی جاتی ہے۔ پانی کے قطرہ میں جو جین فلاسفر بہت سے جیو بتلاتے ہیں وہ اب خوردبین سے دیکھے جا سکتے ہیں۔ ڈاکٹروں نے اس بات کو تسلیم کر لیا ہے۔ جینیوں کا جمبودیپ کو بہت بڑا بتلانا بھی نئی نئی دریافت سے صحیح ہوتا چلا جاتا ہے۔ ستاروں میں انسانوں کا ہونا بھی اب لوگ ماننے لگ گئے ہیں۔ جیو اور مادہ کی شکتیوں سے دنیا کے کام چلنے کی صداقت ریل، تار، فوٹوگراف وغیرہ علوم جتلاتے ہیں۔ جیوں جیوں علمی تحقیقات زیادہ ہوتی جاویں گی تیوں تیوں جین مذہب کی صداقت زیادہ زیادہ لوگوں پر ظاہر ہوتی چلی جاوے گی۔ جین تیرتھنکروں اور فلاسفروں نے یہ سب باتیں یوگ ابھیاس، آتمیک بل اور گیان شکتی سے جانی تھیں۔ ان سے سن سنا کر آچاریوں نے ہزار ہا گرنتھ علم ریاضی۔ ہندسہ، ہیئت، جوتش، طب، ویاکرن

لیکن آپ کہیں گے کہ اس طرح تو بے انتہا ایشور ہو جاتے ہیں۔ بھائی صاحب اس کثرت میں
سے ہی تو وحدت کا راز سمجھو۔ علم معرفت اس ہی کا تو نام ہے۔ لفظ ایشور جیووں کا ہی مجموعی
Collective
نام ہے۔ جیسے فوج سے مراد اس کے تمام سپاہی
پیادے۔ افسر وغیرہ ہوتے ہیں۔ فوج سپاہیوں۔ پیادوں اور افسروں سے علٰحدہ کوئی
شے نہیں ہوتی۔ اسی طرح ایشور تمام جیووں کے مجموعہ کو کہتے ہیں ان سے علٰحدہ کوئی اور شے
نہیں ہے۔ ایشور کو اس کے سوائے کسی اور طرح پر ماننے میں بے شمار اعتراضات کی بوچھاڑ
پڑتی ہے نمونہ کے طور پر دیکھو صفحات ۱۰۲ لغایت ۱۱۲ کتاب ہذا ایشور کو جگت کرتا اور کرم
پھل داتا بتلانے کا مسئلہ بچوں اور کم فہم آدمیوں کے سمجھانے کے لئے ہے۔ سائنسدان ایشور
سے مراد جیو۔ مادہ اور ان کی شکتیوں سے لیتے ہیں۔ جین مت کا ہی سدھانت ہے۔

اہل اسلام و عیسائی جو خدا کو ساتویں آسمان یا عرش معلی پر بتلاتے ہیں وہ بات بھی
جین مذہب میں ملتی ہے کیونکہ اس کے نزدیک جیو آتما جب شدھ ہو جاتا ہے۔ تب وہ
سب سے اوپر کے طبقے یعنی موکش استھان میں رہتا ہے اور پرماتما کہلاتا ہے۔

پرانک جو ایشور کا نام برہما وشنو اور مہیش رکھتے ہیں اگر ان سے مراد رشبھ دیو ہیں
جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے تو بھی یہ جین مت کے مطابق ہے اور اگر ان سے مراد دربیہ کی خاصیت
جو اُتپاد۔ دھرو۔ اور ویے ہے (دیکھو صفحہ ۹۸-۹۹) لیں تو بھی جین مت کے خیال سے ملتی ہے۔
اور اگر جیو آتما کو جو بالقوی اور دربیہ تحیثیت سے پرماتما ہے اپنی چتر گت بھرمن سنسار کا کرتا
برہما اور اس کا پالن پوشن کرنے والا وشنو اور مکتی حاصل کر کے اس کا ناش کرنے والا مہیش کہیں
تو بھی جین مت کے مطابق ہے۔

آریہ سماج کا اعتقاد ایشور کے متعلق ایسا ہی ہے جیسا کہ نیائے اور ویشیشک کا اور اس کی
عارضی مکتی کا عقیدہ پورب میمانسا کا عقیدہ ہے۔ اور یہ وہی ہے جس کو جین مت میں سورگ
کہتے ہیں جہاں سے جیو عرصہ دراز کے بعد پھر واپس آتا ہے اصلی مکتی وہی ہے۔ جہاں سے پھر واپس

پوروب میمانسا میں بھی جیمنی رشی ایشور کو جگت کرتا نہیں مانتا اس کی بابت شنکر دگ وجے کے ساتویں سرگ میں لکھا ہے کہ کمارل بھٹ نے جیمنی رشی کے اعتقاد کے مطابق ایشور کو جگت کرتا نہ ماننے کی وجہ سے تُس اگنی میں جلنے کا پرانسچت کیا تھا۔

اُتر میمانسا یا ویدانت جیو اور برہم میں صرف اگیان یا مایا کی وجہ سے فرق بتلاتا ہے۔ اُس کے نزدیک ہر ایک جیوا ایشور ہے "برہم سمی" یا میں ہی برہم ہوں" اُس کا مقولہ ہے یہی بات جین دھرم میں ہے۔ اتنا فرق ضرور ہے کہ جین مذہب جڑ پدارتھوں کو برہم نہیں مانتا ورنہ وہ گیان دان برہم ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ گیان سے شونیہ (خالی) ہیں۔ ویدانت جڑ پدارتھوں کو بھی برہم سروپ بیان کرتا ہے۔

ویدانت درشن جیو کا گیان ہونے کے بعد برہم میں مل جانا بتلاتا ہے جین مت اس کا سِدّھ تول یعنی God hood میں جس کا ترجمہ برہم ہو سکتا ہے شامل ہو جانا بیان کرتا ہے۔ لیکن ویدانت جیو کی اپنی ہستی قائم نہیں رکھتا۔ جین مت قائم رکھتا ہے وجہ یہ ہے کہ جین مت میں جیو علیحدہ علیحدہ بے شمار تعداد میں مانے ہیں ویدانت ان کی کوئی علیحدہ ہستی تسلیم ہی نہیں کرتا۔ سانکھ۔ یوگ۔ نیائے اور ویشیشک بھی مثل جین مت جیووں کو بے انتہا اور علیحدہ علیحدہ مانتے ہیں۔ نیائے اور ویشیشک میں ایشور کی علیحدہ ہستی اور اُس کو جگت کرتا مانا ہے۔ لیکن جب سانکھ درشن کے مطابق پہلے اس کی ہستی ہی ثابت نہیں ہوتی تو اس کا جگت کرتا ہونا کیسے مانا جا سکتا ہے۔ نیائے میں ایشور کے جگت کرتا ثابت کرنے کی جو دلائل دی ہیں اُن کا غلط ہونا صفحہ ۳۰۱ پر بیان کر دیا گیا ہے۔ لیکن اگر ایشور کی کوئی علیحدہ ہستی نہ مانیں اور جیو کو ہی ایشور قرار دیں تو ایک لحاظ سے یہ جگت کرتا مانا جا سکتا ہے جگت کے تھیئٹر کا یہی "ہیرو" ہے۔ پرکرتی روپ ہیروئن" اس کے لئے ہی تمام تماشہ کرتی ہے۔ دنیا میں جو کچھ کرشمے ہیں اس ہی کی بدولت ہیں یہ ہی گھٹ گھٹ میں براجمان ہے۔ اس ہی کا سب جہان میں ظہور ہے۔ اس ہی پرم شکتی کا مقناطیسی رو سب کے اندر چل رہا ہے

شولنگ کی مورتی غیر مہذب ہونے کی وجہ سے قابل ترک ہے وغیرہ وغیرہ۔

ایشور

ایشور نے پرانوں اور مورتی پوجن سے کیسں ٹیڑھا ہے۔ لیکن جین کا اینکانت باد دیگر سب مذاہب کے حقائق کو کسی نہ کسی پہلو سے اپنے میں شامل کرتا ہے دیگر مذاہب اور جین مذہب میں صرف اتنا ہی فرق ہے کہ جین مذہب ہر شے کے ہر ایک پہلو پر نظر رکھتا ہے اور دیگر مذاہب اسکے صرف ایک ایک پہلو پر۔ اب آپ اسکی تشریح سنئے۔

سانکھ درشن صرف پرش و پرکرتی دو ہستیوں کو انادی مانتا ہے ایشور کے بارے میں اس کا بیان ہے کہ ایشور کی علیحدہ ہستی اور اس کا جگت کرتا ہونا۔ کسی پرمان سے ثابت نہیں ہوتا دیکھو سانکھ درشن کا ادھیائے اسوتر ۹۲ و ۱ ادھیائے ۵ سوتر ۱۰-۱۲-

اس کا یہ بھی بیان ہے کہ ویدوں میں جہاں ایشور کا ذکر آتا ہے وہاں مکت یافتہ جیووں سے مراد ہے دیکھو ادھیائے اول سوتر ۹۲ تا ۹۵ چنانچہ ایسا ہی جین مذہب مانتا ہے۔

یوگ درشن بھی جیسے علیحدہ ایشور کو نہیں مانتا لیکن دھیان کرنے کے واسطے ایک سروگیہ ایشور کی کلپنا کرتا ہے۔ چنانچہ جین مذہب بھی مکت یافتہ جیووں کو پرماتما کہہ کر ان کا دھیان کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ ایسے جیو اپنے آخری جنم انسانی میں سروگیہ ہوتے ہیں اور دھرم اپدیش کرتے ہیں۔ بعد میں وہ دھرم اپدیش وید وغیرہ ناموں سے پکارے جاتے ہیں اور ایشور واکیہ کہلاتے ہیں۔ ایسے ایشور کے سوائے کوئی اور بدون جسم والا ایشور ویدوں کا اپدیش نہیں دے سکتا۔ سروگیہ کے ہونے میں انومان پرمان ہے۔ دیکھو صفحہ ۸۴ کتاب ہذا یوگ درشن کے بھبوتی پاد میں لکھا ہے کہ مراقبہ و ریاضت سے انسان جانوروں کی بولی سمجھنے لگ جاتا ہے۔ زمین آسمان کا حال۔ ستاروں کی گردش کا حال دوسرے کے من کی بات جاننے لگ جاتا ہے۔

جب تپشیا میں ایسی طاقت ہے تو تمام کرموں کے ناش ہونے پر جو جیو کی ہمہ دانی ہمہ بینی کی طاقت کو روکے ہوئے ہوتے ہیں، سروگیہ ہو جانا کوئی امر محال نہیں ہے۔

رچپہ چھند ا آودا کی جگ یا ہیں ایک شنکر سر سانے ۔ پاربتی اردہ انگ رہت نیں دن لپٹانے بیت راگ نہوں ایک شری جت رشبھ دیوار۔ تجو تین کو ہتگ سداتپ ہی میں نت ہر۔ جر جیو لوبا جگت کے من مہا ٹھگ کے ٹھگے ۔ نہیں وشے بھوگ نہیں یوگ ہو یونہی دولت ڈگ لگے ۔

بھوگوں سے کسی کی ترپتی نہیں ہوئی ان سے دل لگانا اپنے آپ کو آفت میں پھنسانا ہے اس لئے ایسے رشبھ دیو مہاتماؤں کی مورتیاں دیکھ کر ہمارے دلوں کو شانتی پیدا ہوتی ہے۔ سچے دھرم کا اُپدیش دینے والے اور ہنسا کے ہٹانے والے ہی مہا پرش ہوئے ہیں۔ ان کی مورتیوں کے درشن سے ہنسا سے نفرت اور دھرم سے محبت بڑھتی ہے جو ہمارے کلیان کا باعث ہوتی ہے سوتیا پرماتما کی مورتی جو مورکٹ والی ہوتی ہے ویراگ میں راگ کو مخلوط کرتی ہے۔ اسلئے لوگ مورتی ہی ٹھیک ہے لیکن وہ پدم آسن والی ہونی چاہئیں کیونکہ آسن والی نہیں جیسے شری جی کی کھڑی دیتا ہے ایسی مورتیاں آجکل کی ہند بیجا خلاف ہیں اس قسم کی مورتیاں اب بھی مندروں میں تھوڑی بہت ہیں زیادہ تر پدم آسن مورتیاں ہیں ان مندروں کی مورتیوں کے سامنے جس کی ہے نہ دیکھ کر کیا اور کسی شخص کی اصلی چال اور شکل معلوم نہیں ہو سکتی مگر کرشن جی کی تصویر اور رادھکا جی کی مورتی دیکھ کر ہم کو ان کی لیلائیں یاد آتی ہیں اور وہ لیلائیں ہمارے چال چلن پر برا اثر ڈالتی ہیں۔ سری کرشن جی کے گوپیوں کے ساتھ جو لیلائیں پرانوں میں بیان کی ہے وہ جین شاستروں میں نہیں لکھی۔ جینی کرشن جی کو ایک پرم پرش مانتے ہیں اگرچہ وہ ان کی مورتی اپنے مندروں میں نہیں رکھتے لیکن ان کے نام پر ہم روز دیپ دھوپ وغیرہ چڑھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگلی چوبیسی میں وہ تیرتھنکر ہونگے۔

ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ بھگوت گیتا کے جاننے والے سری کرشن گوپیوں کیساتھ ایسی لیلائیں کیسے کر سکتے ہیں لیکن بھگوت گیتا جیسی مشہور کتاب کے مصنف ہونے کے سوائے اُن کی لائف سے کوئی اچھا سبق بھی ہم کو نہیں ملتا۔ بلکہ بعض اشخاص کا تو خیال ہے کہ اگر شری کرشن جی ارجن کو مہابھارت پر آمادہ نہ کرتے تو آج یہ بھارت غارت نہ ہوتا۔ خیر کچھ ہی ہو موجودہ صورت میں ہم ان کی مورتی سے کچھ دھارمک سبق نہیں سیکھ سکتے۔

جیسا رام چندر جی نے سیتا جی کے بارے میں اپنی پرجا کا رکھا تھا یہ سیتا جی کی تعریف اور اس کی مورتی ہم کو ہماری ماتاؤں بہنوں اور استریوں کو پتی ورت دھرم کا سبق سکھلاتی ہے۔ لچھمن جی کی مورتی دیکھ کر فوراً یہ بھاؤ پیدا ہو سکتا ہے کہ ایک بھائی کو دوسرے کے ساتھ کس طرح برتنا چاہئے ایک کی مصیبت میں دوسرے کو کس طرح کام آنا چاہئے۔ اگر لوگ لچھمن جی کی مورتی کا غور کے ساتھ درشن کرتے اور درشن کے اصل مطلب کو گھنٹوں گھڑیاں کے شور میں نہ کھو دیتے تو آج ایک بھائی دوسرے بھائی کے خون کا پیاسا نہ ہوتا اور مقدمہ بازی کر کے اپنی تمام جائداد کو نہ کھو بیٹھتا۔

تیسری رشبھ دیو جی۔ نیم ناتھ جی۔ مہابیر جی و بدھ دیو جی کی مورتیوں سے ویراگ کا جیسا سبق ملتا ہے اس کی تعریف خود رام چندر جی یوگ بسشٹ میں اس طرح کرتے ہیں

नाहं रामो न मे वाञ्छा भावेषु न च मे मनः
शान्तिमास्थातु मिच्छामि स्वात्मन्येव जिनो यथा

سرگ ۱۰ شلوک ۸ — ترجمہ صفحہ ۱۰ پر دیکھو۔

ایسا ہی بھرتری ہری جی نے اپنی شرنگار پتک میں لکھا ہے۔

एको रागिषु राजते प्रियतमा देहार्धधारी हरो
नीरागेषु जनो विमुक्तललनासङ्गो न यस्मात्परः
दुर्वारस्मरबाणपन्नगविषव्याविद्धमुग्धो जनः
शेषः कामविडम्बितान्न विषयान्भोक्तुं न मोक्तुं क्षमः
भर्तृहरि शतक ... श्लोक ॥

اس کا ترجمہ تیسری مہاراج سوائے پرتاب سنگھ جی نے اپنے شرنگار منجری میں اس طرح کیا ہے

حاشیہ نمبر ۱۔ بھرتری ہری کو بعض آدمی راجہ بکرماجیت جس کا سمت عیسوی سن سے ۵۷ سال پیشتر جاری ہے بھائی سمجھتے ہیں یہ غلط ہے دراصل وہ راجہ منج کے بھائی سندھل کا بیٹا اور مشہور جین آچاریہ شبھ چندر کا بھائی ہے۔ بھرتری ہری جینی نہیں تھا۔

بنوائی جاتی ہیں سنہ ۱۱۹۹ء سمت ۱۲۵۶ میں یعنی مادھواچاریہ وغیرہ کے زمانہ میں ان مورتیوں
کی پوجا دیپ دھوپ نیویدیہ وغیرہ سے ہونے لگ پڑی - اسی ہی لئے جینیوں میں سے تارن پنتھ
اور ستھانک باسی سمپردائے اور ہندؤوں میں سے بابا نانک و کبیر صاحب سولہویں صدی
میں اور ۱۸۶۵ء میں آریہ سماج نکلی جس نے مورتی پوجن کا کھنڈن کیا - یہ سب کھنڈن دربیہ پوجا
کا ہے - بھاؤ پوجا (دل سے بزرگوں کی استتی کرنا انکو یاد کرنا) کی نہیں ہے -

آجکل دربیہ پوجا کا بھاؤ قدم بدم روز بہ تنزل ہے اور کم ہوتا چلا جا رہا ہے - اس لئے اسکو
اگر اب ترک کر دیا جاوے تو کچھ ہرج نہیں ہے (یہ میری اپنی رائے ہے معاف کرنا) -
کیونکہ اس کے ترک کر دینے سے برادری کے بہت سے جھگڑے رفع ہو جاویں گے - مثلاً دسوں
بیسوں کا جھگڑا - بیس پنتھیوں تیرہ پنتھیوں کا جھگڑا - سوتیامبر دگمبر کا جھگڑا کیونکہ اکثر اعتراض
یہی ہوا کرتے ہیں کہ فلاں شخص بھگوان کی پوجا نہیں کر سکتا - فلاں سمپردائے کا مورتی پوجن کا طریقہ
درست نہیں ہے - وہ فلاں نے مورتی پر چڑھاتا ہے وہ اس طرح پوجا کرتا ہے بھاؤ پوجا
یعنی مورتی کے سامنے کھڑا ہو کر استتی ہر ایک ہی پڑھ سکتا ہے بلکہ بھاؤ پوجا کی ممانعت
تو سوتک و پاتک کے موقعہ پر بھی نہیں ہے - اس لئے بھاؤ پوجا ہی کافی ہے درحقیقت لفظ
پوجا کے معنی ہی کسی بزرگ کی استتی یا تعریف کرنے کے ہیں - اب سوال یہ ہے کہ مندروں
میں مورتی کس کی ہونی چاہئے اس کی بابت میں یہ کہتا ہوں کہ اس کی جس کو ہم اپنا آدرش یا
نمونہ بنانا چاہیں اس کی جس جیسے گن ہم اپنے میں پیدا کرنا چاہیں - وہ کون ہو سکتا ہے میری رائے
میں گرہستیوں میں رام چندر جی سیتا جی لچھمن جی اور تارک الدنیاؤں میں رشبھ دیو جی نیم ناتھ
جی - مہاویر جی و بدھ دیو جی + رامچندر جی کی لائف پڑھنے سے ان کی مورتی کے درشن کرنے سے
ہم کو فوراً خیال آ سکتا ہے کہ اگر ہم کو اپنے پتا کا ایک سچا پتر بننا ہے یا اپنی پرجا (رعیت) کا
سچا راجا یا لیڈر بننا ہے تو رام چندر جی جیسا بننا چاہئے - ہندو قوم کے لیڈر شکایت کرتے
ہیں کہ لوگ ہماری پیروی نہیں کرتے لیکن کیا وہ اپنے پیروؤں کی رائے کا ایسا لحاظ رکھتے ہیں

ہزار چھیانوے ہو۔

کیونکہ ہندی کے پہاڑوں میں سولہ اٹھے ٹھائی سو، سولہ نم چوال سو کہنے کا رواج ہے اور ٹھائی سو اور چوال سو سے مطلب ۱۲۸ اور ۱۴۴ ہوتا ہے نہ کہ اٹھائیس اور چوالیس سو۔ اعداد و شمار میں اس قسم کی غلطیاں پرانوں میں بہت جگہ معلوم پڑتی ہیں۔ جن کی تصحیح پراکرت اور سنسکرت گرنتھوں کو غور کے ساتھ پڑھنے سے ہو سکتی ہے۔

پرانوں میں ان کی تصنیف کے بعد ہی لوگوں نے سب کچھ تغیر و تبدل کر دیا ہے ان ہی میں نہیں بلکہ بڑی بڑی دھرم پستکوں میں تغیر و تبدل ہوا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ یہ تمام کتابیں پہلے سینہ بسینہ زبانی یاد کیجاتی تھیں۔ کتابی شکل میں یہ سب بہت عرصہ بعد لکھی گئی ہیں۔ وید جو بہت عرصہ پہلے کے تصنیف شدہ ہیں۔ مہابھارت کے بعد ویاس نے مرتب کئے۔ جینیوں کے شاستر چندر گپت کے بعد لکھے گئے۔ بودھ مذہب کی کتابیں اشوک کے زمانے میں تحریر ہوئیں۔ قرآن شریف ابو بکرؓ کے زمانہ میں تحریر ہوا۔ بائبل بہت سی زبانوں سے ترجمہ ہوتے ہوئے موجودہ شکل میں ہم تک پہنچی۔ یہی وجہ ہے کہ ان کتابوں میں بہت سی باتیں مشتبہ ہیں مثلاً ویدوں اور منوسمرتی میں کہیں اہنسا کو دھرم بتلاتا ہے کہیں یگ میں پشو ڈالنے کا اُپدیش دیا ہے۔ سانکھ درشن کے پہلے ادھیائے کے ۲۵ ویں سوتر میں ویشیشک درشن کا حوالہ ہے حالانکہ ویشیشک درشن ہزار ہا سال بعد کا تصنیف شدہ ہے بائبل میں ساتویں حکم شرعی میں لکھا ہے کہ اپنے پڑوسی کی عورت کو بُری نگاہ سے نہ دیکھو یہ ظاہر ا ترجمہ کی غلطی ہے کیونکہ مصنف نے زنا سے پرہیز بتلایا ہوگا نہ کہ اس حکم کو صرف پڑوسی کی عورت تک ہی محدود رکھا ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ۔

مورتی پوجن } مورتی پوجا کی کتاب میں علیحدہ بحث کی گئی ہے پرانے زمانے میں بزرگوں کی یہ مورتیں صرف ان کی یادگیری کے لئے اسی طرح بنائی گئی ہیں جس طرح آجکل بھی ملکہ معظمہ وغیرہ کی بسٹ Bust

معلوم ہوتا ہے۔ شارحین و مترجمین نے غلطی کھائی معلوم ہوتی ہے۔ خیر کچھ ہی ہو ہم کو ان داستانوں سے اخلاقی سبق سیکھنے چاہئیں اور ان کے امر واقعہ ہونے یا نہ ہونے پر کچھ دھیان نہ دینا چاہیئے۔ ہم کو ان پرانوں کے مصنفوں کا ایکار ماننا چاہئے جنہوں نے اس زمانہ میں جس وقت کہ کاغذ تک نہ تھا۔ بزرگوں کی جن کو ہم دیوتاؤں اور پرمیشر کے اوتاروں تک کا رتبہ دیتے ہیں سوانح عمریاں اور نصیحت آموز داستانیں تاڑ پتروں پر لکھ کر ہمارے تک پہنچائے ہیں۔ ان کے لکھنے والے کوئی سرد گیہ تو تھے ہی نہیں پھر اگر انہوں نے کچھ سنی سنائی روایتوں کو بھی درج کتاب کر دیا ہو تو کیا تعجب ہے۔ اگر ان کتابوں کو ہم صرف دھرماتما پرشوں کی بنائی ہوئی کتابیں مان لیں اور ان کو دھرم پستکیں ہونے کا درجہ نہ دیں تو پھر کسی کو اعتراض کی گنجائش نہ رہے کیونکہ شاہ نامے میں جب ہم یہ لکھا ہوا پڑھتے ہیں ؎

زسم ستوراں دراں پہن دشت ؛ زمیں شش شد و آسماں گشت ہشت۔

تو ہم اس پر کبھی اعتراض نہیں کرتے۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ یہ صرف استعارہ یا مبالغہ ہے لیکن اگر کوئی ایسی بات اپنے پرانوں میں دیکھ لیتے ہیں تو اعتراض کرنے لگ جاتے ہیں مثلاً جب ہری بنس پران میں لکھا ملتا ہے کہ چھپن کروڑ جادو بنسی دوارکا میں بستے تھے یا جب ہم ان میں پڑھتے ہیں کہ بھرت راجہ کے ۹۶ ہزار رانیاں تھیں۔ تو حجت کرنے بیٹھ جاتے ہیں ۹۶ کروڑ تو آبادی ہندوستان کی بھی نہیں ہے۔ پھر ایک دوارکا شہر میں اتنی آبادی کہاں سے آ گئی۔ ۹۶ ہزار رانیاں ایک راجہ کی کیسے ہو سکتی ہیں۔ اس میں سمجھ کا ہی قصور ہے وجہ یہ کہ ہم ان کو دھرم پستکیں مان کر ان کو لفظ بہ لفظ درست سمجھتے ہیں اگر لفظوں کو چھوڑ کر ۵۶ کروڑ اور ۹۶ ہزار سے مراد صرف تعداد کثیر سے لیویں تو پھر کچھ اعتراض نہیں رہتا۔ دیگر یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ شاید ہم ان تحریروں کے ترجمہ کرنے میں غلطی کرتے ہیں ممکن ہے کہ ۵۶ کروڑ اور ۹۶ ہزار کے بجائے شاید اصلی تعداد ایک کروڑ چھپن اور ایک

بھاؤ سے اختلافات پر غور کرے اور اس کے سب پہلوؤں کو وچارے۔ مختلف مذاہب میں اختلاف کا باعث تین باتیں ہیں ایک پران دوسرے سمرتی پوجن تیسرے ایشور وشے لہذا اس جگہ انکی بابت اپنی ناقص رائے ظاہر کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔

پران — جن پستکوں میں بزرگانِ دین کی سوانح عمریاں اپنے ملک کی تواریخیں یا عام لوگوں کو سمجھانے کے واسطے داستانیں وقصے کہانیاں لکھی ہوئی ہیں ان کو دیگر جین پرتما تو یوگ کے شاستر سوتیا سبز جینی دھرم کتھا انو یوگ بودھ جاتک گرنتھ اور عام ہندو پران کہتے ہیں۔ دراصل یہ پستکیں دھرم پستکیں نہیں ہیں بلکہ دھرماتما پرکھوں کی بنائی ہوئی مفید کتابیں ہیں ان میں سوانح عمریوں قصوں وکہانیوں کے ذریعہ دھرم اُپدیش دیا گیا ہے اس ہی لئے عام آدمی انکو دھرم پستکیں سمجھتے ہیں۔ عام طور پر ایک دوسرے مذہب والے ان ہی کتابوں کی تحریروں پر اعتراض کرتے ہیں۔ سدھانت کی جو پستکیں ہیں اور جو دراصل دھارمک پستکیں ہیں ان پر بہت تھوڑے اعتراضات ہوتے ہیں۔ ان پر زیادہ اعتراض ہو دیں بھی کیونکر۔ ان پر اعتراض کرنا کسی ایسے ویسے آدمی کا تو کام ہی نہیں ہے ان پر تو وِدوان ہی وچار کر سکتے ہیں۔ پرانوں میں بعض باتیں تو کسی بزرگ کی بڑائی جتلانے کے واسطے اور بعض النکار روپ سے (استعارات) لکھی ہوئی معلوم پڑتی ہیں مثلاً مہابیر سوامی بدھ دیو وغیرہ کی پیدائش وغیرہ کے وقت اندر اور دیوتاؤں کا آنا۔ دیو انگناؤں کا ناٹک کرنا اور بہت سے عجیب وغریب بعید از عقل تماشے دکھلانا۔ آجکل کوئی دیوتا سورگ سے زمین پر آکر کچھ تماشہ نہیں دکھلاتا لہذا ایسی ایسی باتوں پر یقین نہیں آتا لیکن ایسی ایسی باتیں کیا ہندو کیا مسلمان کیا عیسائی کیا پارسی وغیرہ وغیرہ سب کی کتابوں میں لکھی ہیں نہ معلوم کیا بھید ہے؟ پرانوں میں اندر کا سورگ سے آکر گوتم رشی کی بیوی پر عاشق ہونا اور گوتم رشی کے شراپ سے اندر کے ایکہزار بھگ کا ہوجانا لکھا ہے۔ یہ کچھ النکار

رناظرین معاف کرنا اور میرے صاف کہنے پر مجھے بُرا بھلا نہ کہنا)۔ جمع ہو کر ایک بات کو طے
کر لیتے ہیں وہاں ہی یہ قرار پاتا ہے کہ کل عام جلسے میں فلاں شخص فلاں بات کو
پیش کرے گا فلاں اس کو سیکنڈ کریگا اور بس۔ کیا آپ اسی "ملی بھگت" کی کارروائی
کو لوگوں پر فورس کرنا چاہتے ہو؟ زیادہ کہنا فضول ہے۔ اس کی تشریح لاحاصل ہے۔
اس لئے مناسب ہے کہ ایک جلسہ میں صرف ایک ہی ریزولیوشن پر غور کیا جاوے۔ مضمون
کو پہلے سے اخبارات کے ذریعہ مشتہر کیا جاوے۔ تب ریزولیوشن پیش ہونا چاہئے جو چاہے
اس کو سیکنڈ کرے جو چاہے اسکی تردید کرے۔ ہر ایک شخص کی رائے کو وقعت دی جائے
مخالفت والے کو فول بنا کر بٹھلا دیا نہ جاوے۔ بلکہ اس کے دلائل پر غور کیا جاوے۔ اگر
ایک بات ایک دن میں (احمق) طے نہ ہو دوسرے روز پھر اس ہی پر بحث کیجاوے۔ آخیر میں نتیجہ
نکالا جاوے جو نتیجہ ہو اس پر عمل کرنیکا انتظام کیا جاوے اور جب پہلا موقعہ اس پر عمل کرنے
کا آوے تو کمزوری نہ دکھلائی جاوے۔ بُری رسومات کی ترمیم یا تنسیخ اس ہی طرح
ہو سکتی ہے اور طرح نہیں سبھا و سوسائٹیوں کے پریسیڈنٹ ایسے اشخاص نہ بنائے
جاویں جن کو ان معاملات میں مس ہی نہو۔ لکھے پڑھے نہ ہوں صرف نمائشی ہوں اور
اُن سے کچھ روپیہ وصول کرنے کی غرض سے پریسیڈنٹ بنایا گیا ہو جس کام میں ادنیٰ
Honesty کو نہیں برتا جاتا وہ سپھل نہیں ہوتا۔ اس لئے پریسیڈنٹ
ایسے چنے جاویں جو قابل شخص ہوں تن من دھن سے اُس کام کو چاہتے ہوں جس کے
واسطے وہ منتخب کئے گئے ہوں۔ سالانہ جلسوں کے علاوہ سال کے اندر بھی جہاں کہیں کسی
موقعہ پر بہت سے لوگوں کے اکٹھا ہونے کا موقعہ ہو وہاں بھی اس بات پر وچار کیا جائے
(۷) ایسی کوشش کیجاوے کہ کسی طرح مذہب ایک ہو جاوے۔ اس بات
کی خواہش ہندو دھرم کی ہر ایک شاخ رکھتی ہے۔ لیکن ایسا جب ہی ہو سکتا ہے۔
جب ہر ایک اپنی تھوڑی تھوڑی بات کو چھوڑے اور تعصب کو ایک طرف رکھکر دھرم

(۵) جو قومی سکول کھولے جاویں ان میں دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی دی جاوے سکولوں میں کیا کیا مضامین پڑھانے چاہئیں اس کے لئے دیکھو صفحات ۲۵۲ لغایت ۲۵۴ کتاب ہذا -

(۶) سالانہ جلسوں میں صرف کاغذ سیاہ کرنے کے لئے ریزولیوشن پاس نہ کئے جاویں بلکہ ایک سال کے جلسہ میں صرف ایک بات پر بحث کیجاوے اور جب تک وہ بات قوم میں رواج نہ پاجاوے آیندہ سالوں میں بھی اس پر ہی غور کیا جاوے۔ کسی دوسرے مضمون کو اس وقت تک نہ چھیڑا جاوے جب تک کہ پہلا قصہ طے نہ ہوچکے - لوگ کہتے ہیں کہ قوم ریزولیوشنوں پر عمل نہیں کرتی لیکن وہ یہ نہیں سوچتی کہ وہ ریزولیوشن قوم کے پاس کئے ہوئے نہیں ہوتے وہ تو صرف دو چار آدمیوں کی زبانی جمع وخرچ ہوتے ہیں جن پر خود ان کا بھی عمل نہیں ہوتا - ہر قوم میں دو طرح کے آدمی ہوتے ہیں - ایک تعلیم یافتہ دوسرے غیر تعلیم یافتہ ایک پُرانی رسومات ورواجات کے دلدادہ جن کو انگریزی میں کنسرویٹیو کہتے ہیں اور دوسرے اڈوانسڈ Advanced خیالات کے آدمی جو پروٹسٹنٹ Protestants کہلاتے ہیں ایک کو اولڈ فیشنڈ دوسرے کو نئی روشنی والے New Light بھی کہتے ہیں ان دونوں کا تعلق ایسا ہوتا ہے جیسے سانکھ درشن میں پرش اور پرکرتی کا بتلایا ہے - ایک اندھا اور دوسرا لنگڑا - پُرانے خیالات کے آدمی لنگڑے ہیں اور نئے خیالات کے اندھے اندھا اور لنگڑا دونوں علیحدہ علیحدہ اپنے کاروبار نہیں کرسکتے - لیکن جب لنگڑے کے گردن پر اندھا سوار ہوجاوے تو دونوں ملکر اچھی طرح چل پھر سکتے ہیں اور اپنا کاروبار کرسکتے ہیں لہذا جب تک قوم کے تمام آدمی پُرانے فیشن والے بھی اور نئی روشنی کے بھی شامل نہوں تب تک قومی رسم ورواج کی درستی نہیں ہوسکتی - آجکل سبھا سوسائٹیوں کی سبجکٹ کمیٹیوں میں صرف تھوڑے سے آدمی فری میسنوں کی طرح

گوڑ برہمن سبھا کتری سبھا وغیرہ وغیرہ میں در پیش ہے۔ اس پر عمل درآمد کرنا شروع کیا جاوے۔ ریزولیوشنوں کے پاس کرنے سے اب کام نہیں چلتا جس وقت کسی سبھا میں کوئی ریزولیوشن پاس ہو اُس کے ممبر اُس ریزولیوشن پر عمل کرنے کا پرن کریں۔ ہندو سبھا کے پلیٹ فارم پر اس مضمون پر زیادہ زور سے ویاکھیان ہوں۔ دھرم شاستر ایسی شادیوں کے برخلاف نہیں ہیں۔ دیکھو صفحہ ۲۲ کتاب ہذا بلکہ پہلے زمانہ میں تو ملیکشوں تک کی لڑکیوں سے بیاہ کرتے تھے دیکھو صفحہ ۲۰ استری پرش کے مذہب کی بھی ہوتی تھی دیکھو صفحہ ۲۲۔

(۲) کچی پکی رسوئی کی تمیز اٹھا کر کسی بھی ویجیٹیرین ہندو کے ہاتھ کی رسوئی کھانے میں کچھ ہرج نہ سمجھا جاوے۔ مگر اتنا خیال ضرور رکھنا چاہئے کہ رسوئی شدھی کے ساتھ پکائی جاوے میلے کچیلے آدمی سے نہ پکوائی جاوے۔ کیونکہ تندرستی کا دار و مدار شدھ بھوجن پر مبنی ہے۔

(۳) خواہ کسی بھی مذہب کا جلسہ ہو اس میں دوسرے مذہب والوں کو خاص طور پر بلایا جاوے اور اس میں ان کو اپنے مذہب کے لکچر دینے کی اجازت دی جاوے تاکہ لوگوں کو ایک دوسرے کے مذہب کے خیالات میں مشابہت و غیر مشابہت معلوم کرنے کا موقعہ ملے۔ جو لکچر ہوں نازیبا الفاظ میں نہ ہوں جس سے ایک دوسرے کی دل شکنی ہو۔

(۴) گورنمنٹ سے استدعا کر کے فقیروں کے لئے ایک قانون پاس کرایا جاوے کہ جو فقیر بھنگ چرس یا شراب پیتا ہو۔ مذہبی لکچر نہ دے سکتا ہو۔ پڑھنے پڑھانے میں اپنا وقت نہ گذارتا ہو وہ بازاروں گلیوں میں بھیک نہ مانگ سکے۔ جب فقیروں میں سے حرام خوروں اور ناکاروں کی تعداد نکل جاویگی تو باقی فقیر ہندو مت کے اُپدیشکوں کا کام دے سکیں گے اور تنخواہ پر اُپدیشک نہ رکھنے پڑیں گے۔

قائل ہونے ایشور۔ جیو اور پرکرتی تین کو نہ مانتے سانکھ و پورب میمانسا ہیں کرتا ہے صاف طور پر انکار ہی ہے۔ ایشور کو جگت کرتا مانتے ہوئے ان درشنوں کو اپنی مذہبی کتاب بتلانا کیسے ہو سکتا ہے۔ سب درشنوں کے مت کو گڈ مڈ کر دینا اور سب کو ایک بتلانا کون وِدوان تسلیم کر سکتا ہے۔ جن بزرگوں کی بہت سے آدمی عزت کرتے ہوں ان کو بُرا کہنا لوگوں کو کیسے پسند آ سکتا ہے آریہ سماج کے بعض جوشیلے اُپدیشکوں نے ہندو مسلمان سب کے بزرگوں کی نسبت نازیبا الفاظ استعمال کئے۔ اپنی کتابوں میں دوسرے مذاہب کی بابت غلط سلط حوالے دئے جینیوں کی نسبت ستیارتھ پرکاش کے گیارہویں سملاس میں لکھا کہ جینی ۸۴ کوس کی جون مانتے ہیں جو بالکل غلط ہے۔ جین مت سمیکشا کتاب میں لکھا ہے کہ جینیوں کے ماں مانس کھانا جائز ہے جو بالکل تریکش کے خلاف ہے کیا ایسے غلط واقعات لکھ کر دوسرے مذاہب کا کھنڈن ہو سکتا ہے۔ یہ تو ہے آریہ سماج کا تاریک پہلو لیکن اگر اُس کے روشن پہلو پر غور کیا جاوے تو سوامی جی اور آریہ سماج نے ہندو جاتی کا جو اُپکار کیا اسکو وہ کبھی نہ بھولے گی۔ ہندوؤں میں ایکتا کا خیال پیدا کرنا۔ سب کا اپنے اپنے مذہب کے بھولے بسرے پستکوں کو از سر نو پڑھنا ہر قوم میں سکول و کالج و یتیم خانوں کا کھلنا۔ ایک ورن کی مختلف جاتیوں کا آپس میں میل ملاپ بڑھانے کا خیال پیدا کرنا آریہ سماج ہی کا کام ہے۔

ہندو جاتی کیسے ایک ہو سکتی ہے۔ اچھا تو اب ہندو جاتی ایک کس طرح ہو سکتی ہے یہ ایک بڑا اہم سوال ہے مگر آج کل اس بات کی فکر ہر ایک غور کرنیوالے ہندو کو لگی ہوئی ہے۔ چنانچہ جو کچھ میری عقلِ ناقص میں آتا ہے میں بھی عرض کر دیتا ہوں۔ ہندو جاتی مندرجہ باتوں پر عمل کرنے سے ایک ہو سکتی ہے۔

(۱) بالفعل کم سے کم ایک ورن کی چھوٹی چھوٹی جاتیوں میں خواہ انکا مذہب علیحدہ علیحدہ ہو آپس میں شادی کرنے کا رواج جاری کیا جاوے۔ آجکل یہ سوال جین سماج

آریہ سماجی ہندو جاتی میں ایکتا کیوں نہ کر سکی

اس پر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسا کس طرح کیا جاوے حال ہی میں سوامی دیانند سرسوتی جی نے تمام ہندو جاتی کو ایک کرنا چاہا تھا مگر ناکامیابی ہوئی۔ ناکامیابی کیوں ہوئی۔ مصنف کی رائے میں اس کے دو باعث ہیں۔ اوّل ویدوں اور چھ درشنوں کا من مانا ترجمہ کرکے اس پر سماج کی بنیاد قائم کرنا۔

دویم:۔ دیگر مذاہب کا نازیبا الفاظ میں کھنڈن کرنا اور بعض جگہ غلط حوالے دینا۔

اب انکی وجوہات سنئے ویدوں اور چھ درشنوں کو ماننے میں سوامی جی نے شاید یہ سوچا ہوگا کہ تمام ہندو خواہ وہ کسی خیالات کے ہوں ویدوں اور درشنوں کی تعلیم سے باہر نہیں جا سکتے اس لئے اُن کو تسلیم کرنا مناسب ہے لیکن انہوں نے یہ خیال نہ کیا کہ ان میں ایک دوسرے کی تعلیم میں کس قدر فرق ہے۔ انہوں نے اپنی من مانی تاویلات کرکے یہ ظاہر کرنا چاہا کہ ان شاستروں میں ایک دوسرے میں اختلاف نہیں ہے مگر یہ کیسے ہو سکتا تھا۔ ویدوں کے منتر بھاگ میں تو کوئی فلسفہ ہی نہیں ہے وہ تو اندر اگنی۔ وایو وغیرہ نیچرل طاقتوں کی تعریف کے بھجنوں کا مجموعہ ہے۔ سوامی جی نے اندر اگنی۔ وایو سب کا ترجمہ ایشور کر ڈالا۔ ودوان اس کو کیسے منظور کر سکتے تھے۔ دوسرے برہمن بھاگ میں اور پورب میمانسا میں جو ہنسا میٔ یگیوں کا ذکر ہے اس کی بابت آپ نے فرمایا کہ اس میں جیو ہنسا ہی نہیں ہے اگر ویدک یگیوں میں ہنسا نہوتی تو سانکھ درشن کے پہلے ادھیائے کے ۴۲ و ۴۲۰ شلوک میں ان سے مکتی حاصل نہونا نہ کہا جاتا۔ میکس مولر جیسے ودوان اُس کا ترجمہ ایسا نہ کرتے جس سے ویدوں میں صاف طور پر ہنسا کا اُپدیش ملتا ہے اور مسٹر تلک جیسے ویدوں کے ماننے والے پنڈت یہ نہ کہتے کہ جینیوں نے ہنسا والے یگ ہٹائے ہیں۔ اور ہندو دھرم پر دیا کی چھاپ ماری ہے (دیکھو صفحہ ۵۲) ویدوں کے تیسرے بھاگ اُپنشدوں میں اور ویدانت درشن میں جو ادویت باد ہے اگر سوامی جی اس کو مانتے تو ایک برہم دویتیہ ناستی کے

۳ سوتر ۵ ۲ پران کا بھاشیہ) مگر جین مذہب کی چھاپ ویدک دھرم پر پورے طور پڑ چکی تھی۔ اس لئے ہنسا مئی یگ کا راج اس دیس سے اٹھ گیا۔

شنکر سوامی کے بعد ان کی چار پھیروائے گری۔ پری۔ بھارتی اور سنیاسی ہو گئی۔ بعد ازاں سمت ۱۰۱۰ بکرم میں رامانج ہوئے۔ انہوں نے رام چندر و سیتا جی کی پرستش کا رواج دیا۔ رام چندر جی کو وشنو کا اوتار بتلایا۔ اور وشنو مت چلایا پھر سمت ۱۲۵۲ میں مادھو آچاریہ ہوئے انہوں نے سری کرشن جی و رادھکا جی کی مورتی مندروں میں ستھاپن کی اور کرشن لیلا چلائی۔ بنگال میں سمت ۱۲۰۸ میں چیتنیہ پربھو ہوئے سمت ۱۵۴۰ میں کبیر جی بلبھ سوامی۔ بابا نانک۔ گورکھ ناتھ ہوئے جنہوں نے اپنے اپنے پنتھ چلائے سمت ۱۶۵۵ میں دادو جی نے دادو پنتھ نکالا۔ سمت ۱۸۸۵ بکرم یا سنہ ۱۸۳۳ء میں راجہ رام موہن رائے نے برہمو سماج کی بنیاد ڈالی پھر دیو سماج ہوئے۔

سمت ۱۸۸۵ میں رادھا سوامی مت نکلا۔ پھر سمت ۱۹۳۲ بکرم مطابق سنہ ۱۸۷۵ء میں سوامی دیانند سرسوتی نے آریہ سماج قایم کی۔ غرضیکہ ہندوستان میں جس کی دفری اس ہی کا راگ والا معاملہ ہو گیا جس نے چاہا ذرا ذرا سا تفاوت طریقہ پرستش میں کر کے کسی نے سیدھا کسی نے ٹیڑھا کسی نے ترچھا ٹیکا لگا کے اور اپنا نیا طریقہ سلام نمونا راین شو آئے نمہ۔ جے رام جی کی۔ جے کرشن بلدیو کی۔ جے رادھا سوامی کی۔ نمستے مہاراج وغیرہ ایجاد کر کے بھائی سے بھائی باپ سے بیٹا علیحدہ کر دیا۔ قدیمی آرش دھرم کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا ہندوؤں میں نا اتفاقی کا باعث یہی فرقہ مذاہب ہیں۔ ہر ایک آدمی اپنے چھوٹے سے دائرے میں تیلی کے بیل کی طرح گھوم رہا ہے۔ آجکل ہندو جاتی اس نا اتفاقی پر وچار کر رہی ہے اور سب کو ایک کرنا چاہتی ہے لیکن یہ جب ہی ہو سکتا ہے جب سب کا ایک دھرم ہو سب کا ایک معبود ہو۔ اپنے اپنے دھرم اور طریقے خیالات علیحدہ رکھتے ہوئے ایک ہونا مشکل بلکہ ناممکن ہے۔

بخود ہوا کرتا ہے - پرمیشور کسی کا پن و پاپ نہیں کیا بلکہ اگیان کے سبب گیان پر پردہ پڑ جانے سے جیو موہ کے بس میں ہیں اور کرم کرتے ہیں اور پھل بھوگتے ہیں"

ایشور کو کرتا کپل و پاتنجلی و جیمنی نے بھی نہیں مانا ہے کیونکہ یہ سب "پرنیام وادی" ہیں آرنبھ یا د صرف نیائے اور ویشیشک کا مت ہے یہی آرنبھ باد کا مسئلہ عیسائی اور مسلمان مذہب کی بنیاد ہے جنہوں نے اس کو اور بھی بہت کچھ ترقی دی ہے یعنی سرب و یاپک ایشور سے یہ کام ہوتا ہوا نہ دیکھ کر انہوں نے اس کو عرش معلے پر بٹھلایا ہے اور بہت سے ملائک کو اس کا کارندہ ٹھہرایا ہے - انہوں نے ایمان و دین کو مکتی کا مارگ تبلایا ہے اور گیان کو ہیچ ٹھہرایا ہے - کیونکہ اگر گیان کو اس میں لڑایا جاوے تو پھر یہ مسئلہ قائم نہیں رہتا - شیطان کا قصہ اس کی تصدیق کرتا ہے - انہوں نے جو بابا آدم کو سب سے پہلا انسان ٹھہرایا ہے مصنف کی رائے میں یہ رشبھ دیو جی ہیں زیادہ بحث کے لئے دیکھو صفحہ ۲۱

جین مذہب کی سخت ریاضت اور گاڑھے ویراگ نے اس کو ہمیشہ نقصان پہنچایا ہے چنانچہ جس طرح مارتج اور بودھ اس سے پہلے علیحدہ ہوئے تھے اسی طرح راجہ چندر گپت کے وقت میں سوتیامبر فرقہ علیحدہ ہوا - اس کے بعد بکرم کی پہلی صدی میں کنادرشی نے اپنا ویشیشک درشن لکھا - جس کا مت وہی ہے جو نیائے کا ہے - اس نے بھی ایشور کو جگت کرتا مانا ہے اور ایشور پرکرتی اور جیو تینوں ہستیاں قائم بالذات قرار دی ہیں - ویشیشک جیو میں گیان گن نہیں مانتا وہ کہتا ہے گیان ایشور کا گن ہے -

کنادرشی کے بعد سمت ۳۱۰۲ یودھشٹری یا سمت ۱۱۳۲ بکرم میں شنکر سوامی پیدا ہوئے انہوں نے ویاس کے ویدانت درشن پر بھاشیہ لکھا اور ادویت مت کا اپدیش دیا - شیو مت چلایا - بودھوں کو ہرایا اور بہت نقصان پہنچایا اُن کے بہت سے مندر تڑوا کر اپنے شوالے بنائے جینیوں کا سپت بھنگی نیائے (دیکھو صفحہ ۱۹۲) اس کے سمجھ میں نہیں آیا - اس نے ویدک ہنسا کو جائز ٹھہرایا (دیکھو ویاس کے شاریرک سوتر ادھیائے

कार्यत्व सावयवत्व کے ثبوت میں کارینو اور ساونوتو
بتلایا جس کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک مرکب شے کا کرتا ہوتا ہے جیسے کہ کپڑے کا جولاہا
چونکہ جگت پرمانوؤں کے سکندھ سے بنا ہوا مرکب شے ہے - اس لئے اس کا کرتا ایشور
ضرور ہے - جو لوگ منطق کو اچھی طرح نہیں سمجھتے اور مغالطوں سے واقفیت نہیں رکھتے
ان کو تو یہ دلیل بڑی مضبوط معلوم دیتی ہے - دوسرے انکی موٹی سمجھ میں دنیا کا خود بخود بنا
بھی نہیں سماتا کیونکہ یہ تو خاص خاص سائنس دان ہی سمجھ سکتے ہیں لہذا بہت سے آدمی
کرتا کے مسئلہ کے قائل ہیں - اس دلیل میں جو مغالطہ ہے وہ ہم آپ کو بتلاتے ہیں - دنیا کے
مرکب ہونے سے کرتا ثابت کرنے کی دلیل خود محتاج ثبوت ہے یعنی جب تک یہ ثابت نہ کیا
جاوے کہ دنیا کبھی غیر مرکب یا پرمانو روپ بھی تھی تب تک یہ دلیل ٹھیک نہیں ہو سکتی یہ ہیتو
پرسدھ ہیتو ابھاس ہے کاریتو ہیتو میں اکرت کر ہیتو ابھاس ہے یعنی ایشور روپ کرتا اور
جگت روپ کاریہ میں کوئی ویاپتی رتعلق لازمی) نہیں ہے - انومان جب ہی ٹھیک ہو سکتا
ہے جب ہیتو اور سادھیہ میں ویاپتی ہو جیسے آگ کو ثابت کرنے کے لئے دھوئیں کی دلیل ہے
کیونکہ دھواں آگ میں سے نکلتا ہے اس قسم کی ویاپتی اُپادان کارن اور کاریہ میں ہوا کرتی
ہے - نمت کارن اور کاریہ میں نہیں ہوتی - ایشور جگت کا اُپادان کارن نہیں ہے اُپادان
کارن پرکرتی ہے اس لئے پرکرتی اور جگت میں تو ویاپتی ہو سکتی ہے کرتا اور جگت میں نہیں -
جگت کرتا کے مسئلہ کو سری کرشن جی بھی اپنی بھگوت گیتا میں نہیں مانتے وہ فرماتے ہیں

न कर्तृत्वं न कर्माणि लोकस्य सृजति प्रभुः।
न कर्मफलसंयोगं स्वभावस्तु प्रवर्तते॥१४॥
नादत्ते कस्यचित्पापं न चैव सुकृतं विभुः।
अज्ञानेनावृतं ज्ञानं तेन मुह्यन्ति जन्तवः॥१५॥

یہ گیتا کے پانچویں ادھیائے کے ۱۴ و ۱۵ اشلوک ہیں جن کا ترجمہ ہے کہ پرمیشور نہ کرم
کو پیدا کرتا ہے اور نہ کرم کرنے کی خواہش کو اور نہ کرم پھل کے یوگ کو بلکہ یہ سب کچھ خود

پشوؤں کا ایک احاطہ میں بند کرنا بھی اس ہی بات کو ثابت کرتا ہے کہ اس وقت
بہت سے آدمی مانس کھاتے تھے اور بہت نہیں بھی کھاتے تھے۔ نیم ناتھ جی کو ان بند
شدہ پشوؤں کے بلبلانے کی آواز پر دیا آئی انہوں نے فوراً اپنی شادی بند کر دی۔ اور
دیائی دھرم کا اُپدیش دینا شروع کیا۔ ویشم پاین ویاس نے اس وقت ویدوں
کے بھجنوں کو ترتیب دی اور موجودہ شکل میں رکھا اپنا ویدانت درشن تصنیف کر کے
اپنشدوں کے مت کی تشریح کی جس میں بتلایا کہ دنیا میں جو کچھ ہے سب برہم ہی برہم
ہے۔ جیو جو علیحدہ علیحدہ معلوم پڑتے ہیں یہ بھرم ہے یہ ایسے ہیں جیسے بہت سے گھڑوں
میں سورج کا عکس۔ لیکن یہ غلط ہے وجہ یہ ہے کہ سورج کا عکس تمام گھڑوں میں یکساں
ہوتا ہے مگر جیو کوئی سکھی ہے کوئی دکھی کوئی روگی اور کوئی تندرست ہے۔
ویدانتیوں کے نزدیک مکتی گیان سے ملتی ہے۔ ہندو کہتے ہیں کہ اٹھارہ پران
بھی ان ہی ویاس جی نے بنائے۔ بعض کہتے ہیں کہ ان کے بعد اور لوگوں نے بنائے۔ نیم
ناتھ جی کے بعد پارس ناتھ جی بنارس میں ہوئے۔ انہوں نے بھی دیا دھرم کا پرچار کیا ان کے
ساتھ جو ایک تپسوی کا جھگڑا ہوا (دیکھو صفحہ ۴۶) وہ بھی اس ہی بات کو ثابت کرتا ہے
بکرم سمت سے ۵۰۰ برس پیشتر مگدھ دیش میں مہاویر سوامی ہوئے ان کے زمانہ میں بدھ
دیو ہوئے جنہوں نے پہلے جین دکشا لی اور پھر اسکو سخت سمجھ کر چھوڑ دی اپنا نیا بودھ
مذہب جاری کیا۔ مہاویر سوامی اور بدھ دیو دونوں نے یگیوں کے برخلاف اُپدیش دیا
جن کا یہ اثر ہوا کہ ہنسامئی یگ ہندوستان سے اٹھ کھڑے ہوئے اور برہمن دھرم پر
جین دھرم کی چھاپ لگی۔ (دیکھو صفحہ ۵۲) اس ہی زمانہ میں اکش پاد گوتم نام برہمن
نے جین اور بودھوں کے حملوں سے بچنے کے لئے اپنا نیائے درشن رچا۔ ایشور جو اب تک
صرف ایک آورش مانا جاتا تھا ایک علیحدہ قائم بالذات ہستی قرار دی اور اسکو جگت کرتا
بتلایا۔ گوتم نے اس کو بہت سی من گھڑت دلیلوں سے ثابت کیا۔ جگت کرتا ایشور کی ہستی

مت کا شر دھانی ہوا۔ کوئی کوئی سادھو اپنے من کو مارتا رہا۔ کوئی جنگل میں جا کر بھی عورت کو ساتھ رکھ کر دل کھا دشیوں کے پھندے میں پھنسا رہا۔ کوئی رشبھ دیو جی کو اپنا آدرش مان اُس کے ہی تعریف کے بھجن گاتا رہا۔ کوئی نیچرل طاقتوں۔ سورج۔ سوایو۔ اگنی اندر وغیرہ کی استتی کرنے لگ پڑا۔ (ایسے بھجن بعد میں ویدوں کا منتر بھاگ کہلائے) کوئی پاپوں سے ڈرتا رہا کوئی کہتا رہا کہ پاپ کوئی شے نہیں سورگ نرک کسی نے دیکھا نہیں کھانا پینا موج اڑانا ہی انسان کا دھرم ہے۔ جیو کوئی چیز نہیں۔ خاک۔ باد۔ آب۔ آتش سے ہی بنا ہوا یہ جسم ہے۔ اس میں جیو ایسا ہے جیسے شراب میں نشہ۔ گھڑی میں کٹ کٹ اس خیال کے لوگ جو چار چیزوں خاک باد۔ آب۔ آتش کو ماننے لگے چارواک ناستک کہلائے رفتہ رفتہ جین مت جو ان پاپوں سے روکتا تھا تاریکی میں آگیا عیاشی کا بازار گرم ہوا عیاشی کے واسطے راجاؤں نے ماس و شراب کا رواج ڈالا۔ یہاں تک کہ راجہ رام چندر جی وراون کے زمانہ میں بڑے بڑے یگ ہونے لگے ان میں گائے۔ بکری وغیرہ پشو ڈالے جانے لگے۔ بعض بعض برہمنوں نے ایسے یگیوں کو جائز بتلایا۔ ویدوں کا دوسرا حصہ جو برہمن بھاگ کہلاتا ہے اس زمانہ میں تصنیف ہوا جس میں ایسے ہی یگیوں کا بدھان ہے۔ اور جیمنی رشی نے اس ہی زمانہ میں پورب میمانسہ رچا۔ اس میں بھی یگیوں ہی کے مضمون کی تشریح کی۔ یگیوں سے سورگ کا ملنا بتلایا۔ اور مدامی مکتی کے خیال کو دھکا لگایا۔ ویدوں کا تیسرا بھاگ جو اپنشد میں وہ بھی اس ہی زمانہ میں تصنیف ہوئے۔ ان میں بتلایا گیا کہ کیا پشو کیا پکشی کیا زمین کیا آسمان کیا انسان کیا حیوان۔ کیا اینٹ کیا پتھر جو کچھ ہے سب برہم ہی برہم روپ ہے وام مارگ بھی اس ہی وقت یا اس سے ذرا پیچھے چلا۔ کرشن جی کے زمانے تک یہی حال رہا بہت سے لوگ ماس کھاتے رہے بہت سے پرہیز کرتے رہے۔ چنانچہ شری کرشن جی کے تایازاد بھائی نیم ناتھ جی کی شادی کے موقعہ پر کھلانے کے لئے

اب باقی درشنوں کا حال سنئے۔ ہم نے پہلے بیان کیا ہے کہ رشبھ دیوجی کے وقت
میں شہروں کے بسنے اور لوگوں کے اکٹھا رہنے سے زر۔ زمین۔ زن کے جھگڑے پیدا ہو گئے
لوگ ایک دوسرے کے زر۔ زمین اور زن کو چھیننے لگے Might is right
کا رواج ہوا۔ رشبھ دیوجی کے بیٹے بھرت نے تمام ایشیا فتح کیا۔ جہاں گیا لوگوں نے
اپنی زر۔ زمین اور لڑکیاں اسکی نذر کیں۔ یہ بھرت چکروتی راجہ کہلایا بہت سے راجہ اس کے
ماتحت ہوئے۔ ایشیا کا پرانا نام بھرت کھنڈ اس ہی کے نام پر پڑا۔ اس بھرت نے دان
دینے کے لئے دھرماتما پرشوں کو چھانٹ کر ان کا نام برہمن رکھا جن میں سے بہت سے بعد
میں جین مت سے علٰحدہ ہو گئے۔ اس کے زمانے میں زبردست لوگ جن کی لڑکی خوبصورت سی
دیکھتے تھے چھین لیا کرتے تھے اس کے گاؤں پر اور مکان پر بہت سے آدمیوں کو لیکر چڑھ جایا
کرتے تھے آجکل بیاہ میں بارات لیجانے کا جو رواج ہے اس ہی کی نقل ہے۔ نوشہ کے معنی ہی
نئے بادشاہ کے ہیں جس کے سر پر موڑ بجائے خود کے ہے اور بدن میں جامہ بجائے زرہ بکتر کے
ہے منہ پر روئی سے جو لکیریں سی بنائی جاتی ہیں وہ اس کے منہ پر تیروں کے لگنے سے
خون بہنے کے نشان ہیں عصا علم شاہی نشان اسکے ساتھ ہوتے ہی ہیں۔ باراتی لوگ گویا
اُس کی فوج ہے۔ جب زبردست آدمی لوگوں کی لڑکیوں کو اس طرح چھیننے لگے تو سوئمبر کی رسم
قائم کی جس سے مطلب یہ تھا کہ کسی کے ساتھ زبردستی نہ کی جاوے بلکہ لڑکی خود جس کو پسند
کرلے اس کے ساتھ شادی کرے یہ رسم جاری تو ضرور کی لیکن زبردست لوگ کب مانتے تھے
چنانچہ ہر ایک سوئمبر میں جھگڑا ہی ہوتا تھا بھرت کے زمانہ میں کانشی کے راجہ اکنپ نے
اپنی لڑکی سلوچنا کا سوئمبر کیا۔ سلوچنا نے جے کنوار والئے ہستناپور کو پسند کیا خاص بھرت
کے بیٹے ارک کیرتی یا سورج یش نے (جو سورج بنس کا بانی ہے) جھگڑا کیا غرضیکہ یہی قصہ
چلتا رہا۔ کوئی کوئی ایک ایک شادی پر قناعت کرتا رہا کسی کسی نے بہت سی عورتیں اپنے
محل میں داخل کیں۔ کوئی رشبھ دیوجی کے چلائے ہوئے جین دھرم پر قائم رہا کوئی سانکھ

روپ بھوگوں سے ہٹایا جاوے اور پہلی کدورت کو بذریعہ تپسیا کے دُور کیا جاوے۔
ایسا کرنے سے کدورت [illegible] ہو جائیگی یہی کدورت سے چھٹکارا مکتی ہے - اور وہ ویراگ اور
تپسیا سے ہوتا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ویراگ کس طرح کیا جاوے انسان
چاروں طرف بھوگ وستوؤں سے گھرا ہوا ہے وہ ہر وقت ان کو دیکھتا اور بھوگتا رہتا
ہے جن میں ہر وقت ان ہی کا سنکلپ بکلپ رہتا ہے اُس کو کیسے روکا جاوے۔ اُس
کو روکنے کے لیئے اس کی تحریک کو ایک خاص طرف لگا دینے کی ضرورت ہے اُس کے
لیئے اِس کا ایک آدرش بنانا مناسب ہے۔ وہ آدرش کیسا ہونا چاہیئے جو بھوگوں سے
ورکت ہو پاک ہو۔ اُس زمانہ کے لیئے جس کا ہم ذکر کر رہے ہیں سوائے رشبھ دیو کے
اور کون آدرش ہو سکتا تھا چنانچہ لوگوں نے اس کو ہی اپنا آدرش بنایا اور ایشور
اُس کا نام رکھا۔ اس طرح ایشور کا مسئلہ نکلا۔ رشبھ دیو کے مکت ہونے کے بعد
لوگوں نے اُس کی مورتی بنا کر اُس کو اپنا آدرش بتلایا اور اس طرح مورتی پوجا کی بنیاد
پڑی۔ سانکھ مت میں بھی ویراگ ریاضت اور آدرش کی ضرورت پڑی چنانچہ ان تینوں
کو مان کر یوگ درشن اس کا نام ہوا۔ جین مت کا یوگ اور پاتنجلی کا یوگ قریب قریب
ایک ہی ہے یہانتک کہ اس کی آٹھ انگوں کے بھی دونوں میں ایک ہی نام ہیں علاج یوگ
وہی ہے بعد میں دھوتی نیتی سے حلق وغیرہ صاف کرنے کا جو رواج چلا وہ ہٹ یوگ
کہلایا وہ جین مت میں نہیں ہے۔ جین مت میں آتما کی شدھی ویراگ سنتوش وغیرہ سے
ہی ہو سکتی ہے دھوتی نیتی سے نہیں۔ پاتنجلی یوگ درشن میں ایشور کو علحدہ ہستی تسلیم نہیں کرتا
ہے بلکہ وہ صرف دھیان کرنے کے لیئے ایک خیالی آدرش یا Ideal ہے۔
چونکہ سانکھ اور یوگ دونوں درشن اس ہی وقت کے ہیں جبکہ کہ جین مت ہے اس لیئے
ان میں بہت کچھ مشابہت ہے اور تینوں میں دو اشیاء ہی انادی مانی ہیں ایک جیو یا
یا پُرش دوسرا اجیو یا پرکرتی۔

حاصل ہو اور وہ گیان سیکھے جب وہ گیان کے ذریعہ اپنے آپ کو پرکرتی سے علیٰحدہ سمجھ جاتا ہے
تب اُس کی مُکتی ہو جاتی ہے یعنی پرکرتی کا اور اس کا ساتھ چھوٹ جاتا ہے مطلب یہ کہ
مُکتی صرف گیان سے ہے۔ جیو کو جو بندھ ہے وہ صرف اگیان سے ہے یا یوں کہو کہ اگیان
ہی کا نام بندھ ہے۔ جین مت بھی جیو اور پدگل کا سمبندھ انادی مانتا ہے۔ مگر جیو کو کرتا
اور بھوگتا دونوں کہتا ہے چونکہ جو کرتا نہیں ہوتا وہ بھوگتا بھی نہیں ہو سکتا جو ہوتا نہیں وہ
کاٹتا نہیں جیو کو لطیف و شفاف اور پدگل کو کثیف و مکدر بتلاتا ہے۔ جیو کی جو لطافت ہے
وہ ہی گیان ہے۔ اور پدگل کی جو کثافت ہے وہی کدورت ہے جیسے صاف پانی میں مٹی ملنے سے
اُس میں کدورت آجاتی ہے۔ اسی طرح جیو کے گیان میں بوجہ پدگل کے سمبندھ کے
کدورت ہے جس کی وجہ سے جیو اشیاء کو کچھ کا کچھ سمجھ رہا ہے۔ جیسے ایک آدمی رنگدار
عینک لگانے سے ہر ایک چیز کو رنگدار دیکھتا ہے اگرچہ وہ اصل میں رنگدار نہیں ہوتی بھوگ
پدگل رُوپ ہیں کیونکہ وہ پدگل سے بنی ہوئی اشیاء ہیں بھوگے جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ
بھوگوں سے جیو کے گیان میں کدورت زیادہ ہوتی جاتی ہے اور بھوگوں سے ہٹنے سے کدورت
زیادہ نہیں ہوتی۔ جین مذہب میں ویراگ کا اُپدیش اس ہی لئے ہے پانی کی طرح پہلی کدورت
جو اس میں ہے وہ یا تو عرصہ پاکر نیچے بیٹھ جاتی ہے یا بذریعہ فلٹر کے صاف کیا جا سکتی ہے چنانچہ
خود بخود کدورت دُور ہونے کو جین فلاسفی میں کرم کا خود بخود رس دیکر جانا بتلایا ہے اور بذریعہ
فلٹر کے صاف کرنے کا نام تپ یا ریاضت کہا ہے مکدر پانی میں اگر کسی ڈھیلے وغیرہ کے ذریعہ
حرکت بھی پیدا کی جاوے۔ تو اس میں دو طرح کی ترکیب ہوتی رہیگی یعنی کچھ کدورت بیٹھتی
رہیگی اور کچھ زیادہ ہوتی جائیگی جس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ پانی ہمیشہ گدلا ہی رہیگا۔ حرکت کو جین
فلاسفی میں کریا کہتے ہیں اور اس کے اثر کو کرم۔ کرم چونکہ پدگلیک وستو میں پیدا ہوتا ہے اسلئے
وہ بھی پدگل ہی ہوتا ہے جیسے پانی کی لہر پانی ہی ہوتی ہے۔
چنانچہ جین مذہب کا یہ اُپدیش ہے کہ اپنی آتما کو کدورت دُور کرنے کے واسطے پدگل

اور درشنوں کا جین درشن سے مقابلہ

میں نے بیان کیا تھا کہ سانکھ مت میں پرکرتی یا اجیو کی ۲۴ اقسام مقرر ہیں وہ یہ ہیں پردھان۔ بدہی۔ اہنکار۔ من (آخری تینوں کو انتہ کرن کہتے ہیں) آنکھ۔ ناک۔ کان۔ زبان۔ جسم۔ (ان کو پانچ گیان اندریاں کہتے ہیں)۔ دراصل گیان اندریوں سے مراد دیکھنے کی طاقت۔ چکھنے کی طاقت وغیرہ سے ہے۔ آنکھ زبان وغیرہ دیکھنے کے اوزار ہیں۔ زبان۔ ہاتھ۔ لنگ۔ گدا۔ پاؤں۔ ان کو پانچ کرم اندریاں کہتے ہیں دراصل قوتِ گویائی وقوتِ گرفت وغیرہ کو کرم اندریاں کہتے ہیں۔ زبان ہاتھ وغیرہ اوزار ہیں۔

شبد۔ سپرش۔ روپ۔ رس۔ گندھ۔ ان کو پانچ تن ماترا کہتے ہیں۔

اکاش۔ ہوا۔ آگ۔ پانی۔ مٹی ان کو پانچ مہا بھوت بولتے ہیں۔

جین مت ان چوبیس میں سے آکاش کو علحدہ رکھ کر باقی سب کا نام پدگل رکھتا ہے اور ان کے علاوہ آکاش کال۔ دھرم۔ ادھرم کو بھی قائم بالذات ہستیاں مانتا ہے یعنی سانکھ درشن میں دو ہستیاں۔ پرش اور پرکرتی قایم بالذات مانی ہیں اور جین مت میں چھ ہستیاں یعنی جیو۔ پدگل۔ دھرم۔ ادھرم۔ کال اور آکاش اس کی وجہ یہ ہے کہ جب جیو اور پدگل دو چیزیں انادی مان لیں تو اُن کے ساتھ وہ جگہ کی قدیم ماننی پڑیگی جہاں وہ ہمیشہ سے ہیں چنانچہ اس ہی کا نام آکاش ہے۔ چونکہ ہر ایک چیز تبدیلی حالت تبدیلی جگہ کرتی رہتی ہے اسلئے اُس کی تبدیلی حالت کے واسطے کال یا وقت کی ضرورت ہے اور تبدیلی جگہ کے واسطے کسی دو اور ایسی اشیاء کی جو اُن کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاوے یا ایک جگہ ٹھہرا رہنے دے چنانچہ ان کا نام دھرم و ادھرم ہے۔ دھرم و ادھرم کو کسی اور فلسفے میں آجتک علحدہ ہستیاں نہیں مانا ہے مگر سائنس داں آجکل ایسی ہستیوں کی تلاش میں ہیں اور وہی دھرم ادھرم ہیں۔ سانکھ مت کہتا ہے کہ جیو کرتا نہیں ہے بلکہ صرف بھوگتا ہے۔ پرکرتی اُس کے واسطے طرح طرح کے بھوگ سیتی ہے تاکہ اس کو تجربہ

بدھ دھرم کے مطابق یہ تمام کائنات ایک غیر متبدل قانون کے تابع ہے لیکن اس قانون کے پیچھے کوئی مقنن نہیں ہیں۔ اس دھرم راج کا کوئی راجہ نہیں۔ گناہ کی سزا اور ثواب کی جزا تو ضرور ملتی ہے لیکن سزا جزا دینے والا کوئی نہیں۔ برہم نرگن اور اُداسین ہے وہ کسی کے دکھ دور نہیں کرتا اور نہ کسی کی مکتی میں مددگار ہے۔ دنیا میں دکھ اگیانتا کی وجہ سے ہے انسان اگیانتا اور موہ میں پھنسا ہوا۔ پھیرا پھیرا کرتا ہے۔ یہ اگیانتا اپنی ہی طاقت سے دور ہو سکتی ہے اور اس کے دور ہونے کا مدار چار اعلیٰ صداقتوں پر ہے۔ اوّل دنیا دکھ کی جگہ ہے۔ استری پتر سب مایا کا کھیل ہے دوم ترشنا ہی سب دکھوں کا کارن ہے۔ سوم۔ ترشنا کے دور کرنے سے دکھ کا ناش ہوتا ہے چہارم دکھ دور ہونے کا ذریعہ اشٹانگ مارگ ہے جو اس طرح پر ہے۔

(۱) شدھ درشٹی یعنی اشیاء کی حقیقت کا صحیح علم ہونا (۲) ست سنکلپ یعنی پریم دیا اور آتم تیاگ کے خیالات رکھنا (۳) سدواکیہ یعنی نندا۔ فضول گوئی۔ جھوٹ اور سخت کلامی سے پرہیز کرنا (۴) سدبیوہار یعنی نیک چلنی سے رہنا۔ جیو ہنسا بے ایمانی اور خواہشات کی غلامی سے پرہیز کرنا (۵) سراجیوکا یعنی جائز طریقوں سے روزی کمانا (۶) سدبیایام یعنی من بچن کائے سے برائی کو چھوڑانا اور بھلائی میں لگنا (۷) ست سمرتی یعنی جسم۔ جودی۔ دنیاوی اشیاء کی ناپائیداری کا خیال رکھنا (۸) سمیک سمادھی یعنی چت کی سچی شانتی جو جیون کے پوتر کرنے سے حاصل ہوتی ہے حاصل کرنا۔

بودھ دھرم کے درشن بیل نوٹ صفحہ ۳۱۸ پر بیان کئے گئے ہیں۔ بودھ دیو کہانیوں کے ذریعہ اُپدیش دیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ لوگ بچوں کی طرح کہانیاں سننے کے شایق ہیں اس لئے میں اُن کو کہانیوں میں ہی اُپدیش دوں گا یہ دُنیا کیونکر پیدا ہوئی اس کا جواب بدھ نے نہیں دیا (از سوانحمری بُدھ دیو مصنفہ پرکاش دیو) ملوک پتر نے جب بدھ سے پوچھا کہ موت کے بعد بُدھ قائم رہتا ہے یا نہیں تو اُس کا جواب بدھ نے صاف نہیں دیا۔ (از چول ملوک وواد فہم نکائے)

درشنوں کا مختصر بیان کر کے اب میں اپنے سلسلہ مضمون کو پھر شروع کرتا ہوں۔

اگر است یا نیست ہوتا تو گدھے کے سینگ کی طرح معلوم ہی نہ ہوتا۔ پس مایا نہ تو ست ہے اور نہ است بلکہ افرو چینہ یا ناقابل بیان ہے۔ مایا انادی ہے کیونکہ برہم شدہ گیان ہونے کی وجہ سے اس کا کرتا نہیں ہو سکتا۔ باقی جو کچھ ہے وہ سب مایا سے پیدا ہوا ہے مثلاً شدہ ایشور جیو جگت وغیرہ مایا اگرچہ انادی ہے مگر چونکہ اس کا کوئی سچا وجود نہیں ہے اس لئے یہ صرف نام ماتر ہے دراصل ایک ہی وجود یعنی برہم سچا وجود ہے۔ مایا میں تین گن ست۔ رج اور تم ہیں۔ برہم سچدانند ہے جب برہم اپنے آپ کو شرو شکتیمان سمجھے تو اس کا نام ایشور ہے اور جب تھوڑی شکتی والا سمجھے تو جیو ہے۔ برہم ہی جگت کا اپادان کارن ہے اور یہی نمت کارن جب اصل گیان حاصل ہو جاتا ہے اس کو موکش کہتے ہیں گیانی اپنی ذات کے سرور میں مست رہتا ہے دنیا اس کو تکلیف دہ نہیں رہتی ایسی حالت کو جیون مکت کہتے ہیں۔ جب جسم بھی باقی نہیں رہتا تب بدیہہ مکت ہوتی ہے۔ جیون مکت کی حالت میں اودیا کا کچھ اثر باقی رہ جاتا ہے وہ بدیہہ مکت ہونے پر چھوٹ جاتا ہے جیو جو اپنے آپ کو علیحدہ سمجھ رہا تھا وہ اگیان جاتا رہتا ہے (مستخرجہ رسالہ سادھو بابت ماہ ستمبر ۱۹۱۲ء)

بودھ دھرم بدھ دیو نے نفسانی اور جسمانی خواہشوں کو ایک طرف اور پرم ویراگ اور سخت تپسیا کو دوسری طرف چھوڑ کر میانہ روی کی تعلیم دی ہے جس پر عمل کرنے سے انسان کی اندرونی آنکھیں کھل جاتی ہیں اور سچی شانتی جس کو نروان کہتے ہیں اس ہی جنم میں حاصل ہو جاتی ہے۔ بدھ روح کی شخصیت کو نہیں مانتے تھے وہ کہتے تھے کہ شخصیت یا اہنکار یا خودی یا "میں کا خیال" اودیا کی وجہ سے ہے اودیا دور ہونے سے "میں" کا خیال برہم کی ہستی کے سمندر میں فنا ہو جاتا ہے اگرچہ وہ روح کی شخصیت کو نہیں مانتے تھے مگر تناسخ اور کرموں کے پھل کو تسلیم کرتے تھے۔ اُن کا خیال تھا کہ کرم قایم رہتا ہے اور جب جیو مر جاتا ہے تو اس کے کرم کے موافق دوسرا جیو پیدا ہو جاتا ہے۔ جیسے ایک چراغ کے شعلے سے دوسرے چراغ کا شعلہ پیدا ہو جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ایک نسل کی سزا جزا دوسری نسل کو ملتی ہے۔

سوتر۔ اندھترا مر۔ سات پاتال جہاتل۔ رساتل۔ اتل۔ ستل۔ تبل۔ تلاتل اور پاتال ہیں۔ دیو لوک کے چھ لوک یہ ہیں۔ بھوُر۔ سوُر۔ مہر۔ جن۔ تپ۔ ستیہ۔ زمین سے نیچے کے لوکوں میں نارکی رہتے ہیں اور اونچے کے لوکوں میں دیوتا۔ اس دنیا میں آدمی کے ساتھ خواہشیں لگی ہوئی ہیں ان کے پورا کرنے کی تگ و دو میں وہ دکھی رہتا ہے یہی بندھ ہے یہ دکھ ویدک کرم یا یگیہ کرنے سے دور ہوتے ہیں اور اونچے لوک نصیب ہوتے ہیں جہاں ہزاروں برس بھوگ بھوگ کر پھر اسی دنیا میں آنا پڑتا ہے پھر یگیہ کرنے سے پھر اونچے لوک یا سورگ ملتے ہیں سورگوں کے بھوگ کا ہی نام موکش ہے۔ دوامی موکش کسی کو نہیں مل سکتی کیونکہ کرم کا پھل ایک میعاد مقررہ تک ہی ہو سکتا ہے اگر جیووں کو دوامی موکش ہو جاوے تو پھر کوئی جیو کرم آنے والا نہ رہیگا اور اس کا انتظام عالم نہ چلے گا۔ سروگیہ کوئی نہیں ہے۔ وید کسی پرش کے بنائے ہوئے نہیں ہیں پرمان چھ ہیں۔ پرتکش۔ انومان۔ شبد۔ اپمان۔ ارتھاپتی۔ ابھاو۔

اُترمیمانسا یا ویدانت

اُترمیمانسا یا ویدانت میں ویدوں کے تیسرے حصے یا گیان کا وچار ہے یہ اپنشدوں کا سار ہے۔ ویدانت میں صرف ایک ہی ہستی جس کو برہم کہتے ہیں قائم بالذات مانی ہے۔ برہم سرب ویاپی ہے اور وہی شدھ گیان ہے۔ گیان میں دو طرح کا ان بھو ہوتا ہے ایک اصلی جیسے آدمی کو عالم بیداری میں معلوم ہوتا ہے کہ میں آدمی ہوں دوسرا فرضی جیسے خواب میں اپنے آپ کو بادشاہ یا کنگال دیکھنا ہو سا نکھ درشن میں جو پرکرتی کو ایک علیحدہ قائم بالذات شے مانا ہے وہ غلط ہے یہ اصل بات کا فرضی ان بھو ہے۔ اس لئے اس کا نام مایا ہے اگیان ہے۔ اگیان کے معنے گیان کا ابھاؤ نہیں ہے بلکہ گیان میں جو چیزیں نمودار ہوتی ہیں جیسے رسی کا سانپ۔ مایا اور مایا کے کاریوں کو نہ ست کہہ سکتے ہیں نہ است کیونکہ ست وہ ہوتا ہے جو تینوں زمانوں یعنی ماضی حال اور مستقبل میں قائم رہے جیسے گیان لیکن رسی میں جو سانپ نظر آتا ہے۔ اس کے گیان سے اس کا ناش ہو جاتا ہے اس واسطے اُس کو ست نہیں کہہ سکتے۔ اور نہ ہی وہ است ہے کیونکہ

بھوگتا ہے۔ دکھ ناموافق احساس کو کہتے ہیں۔ موکش وہ حالت ہے جس میں دکھ نہیں ہے۔
آتما کی دو قسمیں جیو آتما اور پرماتما ہیں۔ آتما جسم نہیں ہے کیونکہ جسم بدلنے والی شے ہے بچپن میں
جو جسم تھا وہ جوانی میں نہیں رہتا۔ لیکن "میں" کا اطلاق برابر رہتا ہے اس واسطے جیو آتما
جسم سے علیحدہ ہے۔ پرماتما جیو آتما سے علیحدہ ہستی ہے اس کا ثبوت یہ ہے کہ کاریہ سے کارج کے
بنانے والے کا انومان ہوتا ہے جیسے کپڑے سے جولاہے کا مکان سے معمار کا اسی طرح کائنات
کا بھی ایک بنانے والا ہے جس کو پرماتما یا ایشور کہتے ہیں۔ جو چیز پرتیکش سے نہ جانی جاوے
اس کو انومان سے جانتے ہیں۔ انومان کے پانچ اجزا ہوتے ہیں (۱) پرتگیا (۲) ہیتو (۳)
درشٹانت (۴) اُپ نے (۵) نگمن ان کا مفصل حال منطق کے ذیل میں آگے چلکر کیا جاویگا
نیائے اور ویشیشک درشن انومان کے ان پانچوں اجزا کو مانتے ہیں لیکن ویدانت میں پچھلے
دو کو چھوڑ کر پہلے تین استعمال کئے جاتے ہیں۔

پورب میمانسا

میمانسا کے معنے وچار کے ہیں۔ وچار سے مراد وید کا وچار ہے۔ وید کے تین حصے ہیں اول منتر بھاگ جس میں دیوتاؤں کی حمد و ثنا کے بھجن ہیں دوسرا برہمن بھاگ جس میں یہ بتلایا ہے کہ ویدک کرم یعنے یگیہ وغیرہ کیونکر کئے
جاتے ہیں اور کس کس موقع پر کون کون سا منتر کس طرح اور کس شخص کو پڑھنا چاہئے ان یگیوں کا
پھیلاؤ بہت ہے تیسرے اپنشد بھاگ ہے جو گیان کے متعلق ہے اور جس میں آتما کا سروپ
بیان کیا گیا ہے۔ ویدوں میں کرم۔ اُپاسنا اور گیان کا ذکر ہے ان کو تری ودیا تین ودیائیں
ہیں۔ میمانسا میں جیمنی رشی نے ویدوں کے دوسرے بھاگ کی تشریح کی ہے اس میں کرم اور
یگیہ کا بدھان ہے۔ کرم کرنے سے دھرم ہوتا ہے دھرم سے اونچے لوک ملتے ہیں اونچے لوکوں میں
دیوتا رہتے ہیں لہذا وید۔ کرم لوک۔ اور دیوتا یہی ویدک کرم کانڈ کے بڑے اجزا ہیں۔ لوک
دو ہیں ایک دیو لوک دوسرے بھولوک جسکو دھرتی کہتے ہیں اس میں چودہ لوک ہیں ایک
زمین چھ مہا نرک اور سات پاتال چھ مہا نرک یہ ہیں۔ مہا کال امرکش۔ رورو رچھیدڈ کال

ہونے سے جنم مرن نہیں ہوتا اور جنم مرن کے نہ ہونے سے موکش ہوئی ہے۔

شے کی موجودگی کو اس کی ستّا اور غیر موجودگی کو ابھاؤ کہتے ہیں ابھاؤ دو طرح کا ہوتا ہے ایک اتینت ابھاؤ یا نیستی محض جیسے اس جگہ گھڑا نہیں ہے دوسرے سنسرگ بھاؤ یعنی تعلق سے غیر موجودگی اس کی تین قسم ہیں ایک پراگ ابھاؤ یعنی چیز کے وجود میں آنے سے پیشتر کی حالت دوسرے پرادھونس ابھاؤ یعنی چیز کے ٹوٹنے کے بعد کی حالت تیسرے انیونیہ ابھاؤ یعنی ایک چیز میں دوسری کا نہ ہونا۔ جیسے گھڑا کپڑا نہیں ہے ہر ایک کاریہ یا معلول اپنی کارن یا علت سے بنتا ہے یا یوں کہو کہ کاریہ اپنے پراگ بھاؤ کی ضد ہے۔ مثلاً ایک ٹھٹھیرے نے کلسے کے اوپر نیچے کے دو حصے بنائے اور ابھی جڑے نہیں تو کلسے کا پراگ بھاؤ ہے جڑ جانے پر وہ کلسہ کاریہ روپ موجود ہو جاتا ہے۔ کلسے کے دو ٹکڑے کرنے سے اس کا پرادھونس ابھاؤ ہو جاتا ہے۔ کارن چار طرح کے ہوتے ہیں ایک اُپادان کارن یا علت مادی جیسے کپڑے کے لئے سوت۔ دوسرے نمت کارن یا علت فاعلی جیسے کپڑے کے لئے جولاہا تیسرے اسادھارن کارن یا علت آلی جیسے جولاہے کے اوزار چوتھے سادھارن کارن یا علت عامہ جیسے دیش کال وغیرہ۔ دنیا میں اشیاء کا علم پرمان کے ذریعہ ہوتا ہے پرمان چار ہیں پرتیکش انومان اُپمان اور شبد جو چیز پرمان سے جانی جاوے اُسے پرمیہ کہتے ہیں ایسی اشیا بارہ قسموں میں منقسم ہیں آتما شریر۔ اندریہ۔ ارتھ۔ بدھی۔ من۔ کرم۔ دوش۔ جنم۔ پھل۔ دکھ اور موکش۔ آتما جسم انسان میں بھوگنے والا ہے اُس کے آٹھ گن ویشیشک درشن کے ذکر میں بیان کئے گئے ہیں۔ شریر آتما کے رہنے کا گھر ہے جس میں بھوگ بھوگے جاتے ہیں۔ اندریہ بھوگ کے سادھن یا اوزار ہیں ارتھ وشے بھوگ ہیں اور یہ شبد۔ سپرش روپ رس اور گندھ ہیں۔ بدھی یا گیان ان کے بھوگنے کا نام ہے۔ من بھوگ یا اُپبھوگ کرانے والا ہے کرم من بچن شریر کی تحریک کو کہتے ہیں جو بھوگ کے واسطے کیجاتی ہے دوش کرم کرانے والی چیزیں ہیں اور راگ دویش وغیرہ کی صورتوں میں نمودار ہوتی ہیں۔ جنم کرموں کا نتیجہ ہے۔ پھل سکھ دکھ کا

ادھرم سنسکار۔ جن میں سے پہلے پانچ گن پرتھوی۔ جل۔ اگنی۔ وایو اور اکاش کے ہیں پچھلے آٹھ جیو آتما کے ہیں اور باقی بیچ کے گیارہ گن ایسے ہیں جو کئی کئی دربیوں میں عام ہیں۔ بدھی گیان کو کہتے ہیں یہ آتما کا گن ہے۔ اور وہ دو طرح کی ہوتی ہے ایک انبھو یا احساس دوسرے سمرتی یا حافظہ۔ سمرتی سنسکاروں سے پیدا ہوتی ہے انبھو سنسکاروں سے پیدا نہیں ہوتا انبھو و سمرتی دو طرح کا ہوتا ہے ایک پرما یا تحقیق دوسرے اپرما یا غیر تحقیق۔ پھر اپرما کی بھی دو قسمیں ہیں ایک سنشے یعنی تشکیہ دوسرے وپریہ یعنی مخالف پرماں کی تین قسم میں پرتیکش۔ انومان اور شبد اور ان کے کرن یا ذرائع بھی تین ہیں جن کو پرمان کہتے ہیں یعنی پرتیکش پرمان۔ انومان پرمان اور شبد پرمان پرمانوں کے وشے چھ پدارتھ ہیں۔ دربیہ۔ گن (وصف)۔ کرم (حرکت)۔ سامانیہ (عام)۔ وشیش (خاص) اور سماوائے (تعلق دائمی)۔ لیکن کناد رشی کے مقلد تین پدارتھ شکتی سادرسیہ (مشابہت)۔ اور ابھاؤ اور شامل کرتے ہیں اس طرح نو پدارتھ ہو جاتے ہیں لیکن زیادہ تر منطقی سات پدارتھ مانتے ہیں۔ شکتی اور سادرسیہ کو نہیں مانتے۔ ان پدارتھوں کے سادھرم (موافق) اور ویدھرم (ناموافق) کے گیان سے جو تتو گیان ہوتا ہے اسی ہی سے مکتی حاصل ہوتی ہے۔ ویشیشک مت کا دوسرا نام پشوپت اور اولوگ بھی ہے۔

نیائے درشن

نیائے کا مت ویشیشک جیسا ہے وہ بھی آرنبھ۔ باد اور تین وجود قایم بالذات مانتا ہے نیائے میں سولہ پدارتھ مانے ہیں (۱) پرمان (۲) پرمیہ (۳) سنشے (۴) پریوجن (۵) درشٹانت (۶) سدھانت (۷) اوایو (۸) ترک (۹) نرنے (۱۰) باد (۱۱) جلپ (۱۲) ونتڈا (۱۳) ہیتوابھاس (۱۴) چھل (۱۵) جاتی (۱۶) نگرہ استھان۔ ان پدارتھوں کے گیان سے موکش ملتی ہے وہ اس طرح کہ جیو کو بندھ اگیان سے ہے۔ تتو گیان سے اگیان کا ناش ہوتا ہے۔ اگیان کے ناش سے راگ دویش وغیرہ دوشوں کا ناش ہوتا ہے۔ دوشوں کے ناش سے پرورتی کا ناش ہوتا ہے۔ پرورتی کے ناش سے کرم بند ہو جاتے ہیں کرموں کے بند ہونے سے پراربدھ کا بننا بند ہوتا ہے۔ پراربدھ کے بند

ہے اس کی دو قسمیں ہیں ایک سمپرگیات یا باعلم سمادہی جس میں دھیان کی ہوئی چیز کا علم رہتا ہے دوسرے اسمپرگیات سمادہی جس میں یہ علم بھی نہیں رہتا عالم و معلوم کا فرق اٹھ جاتا ہے۔ اور فقط یکتائی رہجاتی ہے۔ اسمپرگیات والے یوگیوں کو موکش ہوتی ہے اور وہ پھر سنسار میں نہیں آتے۔ دھارنا۔ دھیان۔ سمادہی تینوں کو ملاکر "سنیم" یا "سنجم" کہتے ہیں۔ انشٹانگ یوگ سے بڑی بڑی سدھیاں یا کراماتیں حاصل ہوجاتی ہیں مگر موکش کا متلاشی ان سے دل نہیں لگاتا۔ سنجم سے جب پرش و پرکرتی میں تمیز ہوجاتی ہے تو اس کو ہی کیولیہ کہتے ہیں۔ سمادہی میں رکاوٹیں وکشیپ اور کلیش سے ہوتی ہیں۔ بیماری۔ شک و شبہ کم چوری وغیرہ وکشیپ یا خلل ہیں۔ اگیان۔ اسمتا۔ راگ۔ دویش۔ ابھینویش پانچ کلیش کہلاتے ہیں۔ جن کو دور کرنے کی کوشش درکار ہے۔

ویشیشک درشن

ویشیشک درشن میں آرمبھ باد اور تین وجود یعنی ایشور۔ جیو اور پرکرتی قائم بالذات مانے ہیں۔ ایشور سرب شکتیمان اور سروگیہ ہے جیو الپ شکتی مان و الپگیہ ہے۔ جیو گیان سروپ نہیں ہے بلکہ وشے کے سنجوگ سے اندریاں میں اور اندری کے سنجوگ سے من میں اور من کے سنجوگ سے آتما میں گیان پیدا ہوتا ہے۔ ایشور میں گیان گن ہمیشہ سے ہے اس واسطے وہ سروگیہ ہے وہ مثل کمہار کے دنیا کو رچتا ہے۔ دنیا میں نو دربیہ ہیں پرتھوی۔ جل۔ تیج۔ وایو۔ آکاش۔ کال۔ دشا۔ آتما اور من۔ سانکھ کی طرح ویشیشک میں آکاش کو تنہا نہیں مانا ہے بلکہ اس کے نزدیک خلا کو آکاش کہتے ہیں۔ آتما دو طرح کا ہے ایک غیر دوامی گیان والا جیو آتما دوسرا دوامی گیان والا پرماتما۔ آتما کی دونوں قسمیں سرب ویاپی ہیں چونکہ ہر ایک جیو آتما کے سکھ و دکھ کے گیان میں اختلاف ہے اس لئے ہر ایک جسم میں علیحدہ علیحدہ جیو ہے۔ نو پدارتھوں میں ۲۴ گن ہیں گندھ رس۔ روپ۔ سپرش۔ شبد۔ تعداد۔ مقدار۔ علیحدگی۔ میل۔ جدائی۔ تقدیم۔ تاخیر۔ بھاری پن۔ مائع پن۔ چکنا پن۔ بدھی۔ سکھ۔ دکھ۔ اچھا۔ دویش۔ پریتن۔ دھرم

یوگ درشن

یوگ درشن کا مت سانکھیہ درشن کے مطابق ہے۔ یہ بھی پرنیام واد کو مانتا ہے فرق صرف اتنا ہے کہ یوگ میں "پرش" و "پرکرتی" کے علاوہ ایک تیسرے وجود یعنی ایشور کو مانا ہے جو سوگیہ ہے اور صرف دھیان کے واسطے ہے۔ سانکھ صرف گیان پر زور دیتا ہے مگر یوگ عملی طریقہ بتلاتا ہے جس پر عمل کرنے سے سمادھی کی حالت بہم پہنچتی ہے اور پرش کی پرکرتی سے تمیز ہو جاتی ہے اور موکش ملتی ہے۔ یوگ سے چت کی برتیاں رکتی ہیں۔ ان کے رُکنے سے درشٹا اپنے سروپ میں قایم ہو جاتا ہے۔ "چت" وہی ہے جس کو سانکھیہ میں "انتہ کرن" کہا ہے اور یہ بدھی۔ اہنکار اور من تینوں کا مجموعہ ہے۔ تمام لطیف و کثیف چیزوں کے گیان کا باعث یہی ہے۔ یہ ایک جھیل کی طرح ہے۔ باہر کے وشئے (Sense organs) اندریوں پر اپنا اثر ڈالتے ہیں اس اثر کی تحریک چت میں اس طرح پہنچتی ہے جس طرح جھیل میں کنکر پھینکنے سے لہریں اٹھتی ہیں۔ ان لہروں ہی کا نام برتی (حالتِ نفس) ہے۔ چت کی یہ برتیاں ہی دنیا کے جھگڑوں میں پھنساتی ہیں اور ناکردنی کام کراتی ہیں ان برتیوں کا نرادھ ابھیاس اور ویراگ سے ہوتا ہے۔ ابھیاس سے مراد تپسیا یا ریاضت اور ویراگ سے مراد وشیوں سے من کو روکنا ہے۔ یوگ کے آٹھ انگ یم نیم۔ آسن۔ پرانایام۔ پرتیاہار۔ دھارنا۔ دھیان اور سمادھی ہیں۔ یم پانچ ہیں آہنسا۔ ست۔ استے۔ برہمچریہ اپرگرہ۔ نیم بھی پانچ ہی ہیں شوچ۔ سنتوش۔ تپ۔ سوادھیائے ایشور۔ پرندھان ؛ آسن طرزِ نشست کو کہتے ہیں اس کے بھی کئی اقسام ہیں جیسے پدم آسن کھڑک آسن وغیرہ پرانایام سانس کی رکاوٹ کو بولتے ہیں پرتیاہار اندریوں کے رخ کو باہر کی طرف سے ہٹا کر اندر کی طرف کرنا جس سے آنکھوں کے سامنے کی گذرتی ہوئی چیز دکھائی نہ پڑے۔ کان میں آواز سنائی نہ دے۔ دھارنا چت کو ایک خاص مقام پر مثلاً ناک کے سرے پر لگانا دھیان دھارنا کو متواتر جاری رکھنا۔ سمادھی ایک قسم کی بھاونا ہے جس میں دونوں برتیاں فنا ہو جاتی ہیں سمادھی گہری نیند کی طرح عالمِ بیہوشی کا نام نہیں ہے۔ بلکہ وہ جاگرت کی اوستھا

ہے۔ اس میں ست۔ رج۔ تم تین گن ہیں۔ پرکرتی سے ۲۳ تتو یعنی بدھان۔ بدھی۔
اہنکار۔ من۔ پانچ گیان اندری پانچ کرم اندری پانچ تن ماترا پانچ مہا بھوت پیدا
ہوتے ہیں ان میں پرش تتو ملا کر سانکھ کے ۲۵ تتو ہوتے ہیں۔ ۲۴ تتو بھوگ روپ ہیں۔
پرش ان کا بھوگنے والا ہے جو گیان سروپ ہے۔ گیان میں کریا نہیں ہے۔ اسواسطے
پرش اکرتا ہے مگر بھوگتا ضرور ہے پرش کی تعداد لا انتہا ہے کیونکہ ایک کے ان ہود علم
میں جو چیز ہے وہ دوسرے کے ان ہو میں نہیں ہے۔ بدھی میں چیتن کا عکس پڑتا ہے اس لئے
وہ کام کرتی ہے جس طرح لوہا آگ میں پڑکر آگ کا کام دینے لگتا ہے یا جس طرح کچا لوہا
برقی رو کے قربت سے مقناطیس کا عمل کرنے لگ جاتا ہے اسی طرح جڑ بدھی چیتن کی قربت
سے نظام عالم رچتی ہے۔ پرکرتی اور پرش کا حال مثل اندھے اور لنگڑے کے ہے اندھا
دیکھ نہیں سکتا مگر چل سکتا ہے لنگڑا چل نہیں سکتا مگر دیکھ سکتا ہے دونوں ملکر جو کام چاہیں
کر سکتے ہیں۔ پرش نور بصارت پہنچاتا ہے۔ اور پرکرتی اس کی روشنی میں تمام کام کرتی ہے
مگر پرش اگیان سے سمجھ رہا ہے کہ میں کرتا ہوں۔ یہ اگیان انادی ہے۔ پرکرتی صرف اس واسطے
کام کرتی ہے کہ پرش بھوگ بھوگے اور تجربہ حاصل کرکے جانے کہ میں ان تماشوں سے علیحدہ
صرف گیاتا اور درشٹ ہوں۔ اگیان کا نام بندھ اور گیان کا نام موکش ہے اور اس ہی کو
کیولیہ کہتے ہیں۔ یہ گیان ۲۵ تتوؤں کے وچار سے حاصل ہوتا ہے۔ سانکھ میں ریاضت
یا تپسیا کی تعلیم نہیں ہے صرف گیان سے مکتی ہوتی ہے۔ پرکرتی چونکہ جڑ ہے اس کی اپنی کوئی
غرض اس تماشہ کرنے سے نہیں ہے۔ اس کا عمل صرف ایسا ہے جیسا کہ گائے کے اچیتن
تھنوں میں سے بچھڑے کو دیکھ کر خود بخود دودھ کا نکل آتا۔ سانکھ میں آرمبھ واد یعنی یہ بات
کہ دنیا کسی خاص وقت میں بنتی ہے ، نہیں مانا گیا ہے اس لئے وہ خالق یا کرتا کے مسئلہ کو نہیں
مانتا بلکہ پرنیام واد مانتا ہے یعنی پرکرتی کو ہی دریا یک وجود تسلیم کرتا ہے جو بدھی اہنکار وغیرہ
مختلف قسم کی صورتیں اختیار کرتی ہے اور جگت رچتی ہے۔ سانکھ متی یا نی جہان کر بیٹے ہیں۔

شردہان اور Conduct کہتے ہیں اور دین کو دھرم یا Faith

ایمان سے مراد ہے پاپ پن سورگ - نرک - بندھ - موکش - آواگون یا ایشور پاپ کی سزا اور پن کی جزا وغیرہ وغیرہ میں اعتقاد رکھنا اور دین سے مطلب ہے۔ ہنسا جھوٹ چوری - زنا وغیرہ پاپوں سے بچنا اور پرا پکار - خیرات - ایشور بھگتی وغیرہ نیک کام کرنا جو لوگ دھرم و ایمان دونوں کے پابند ہیں ان کو آستک کہتے ہیں - اور جن کے نزدیک نہ کچھ پاپ ہے نہ پن نہ کسی بد فعل کی سزا اور نہ نیک کی جزا ہے - نہ کوئی جیو ہے نہ ایشور ہے وغیرہ وغیرہ ان کو ناستک کہتے ہیں - چنانچہ پہلے پانچ درشن والے آستک اور چھٹا چارواک ناستک کہلاتا ہے - دین و ایمان کو درست طور پر جاننے کے لئے گیان کی بھی ضرورت ہے - اس لئے مذہب کے یہی تین پہلو ہیں یعنی ایمان - دین - اور گیان -

جین مذہب ان تینوں کو مانتا ہے اور ان کا نام تین رتن رکھتا ہے - جین مت کی رو سے جب تک یہ تینوں نہ ہوں مکتی حاصل نہیں ہو سکتی - باقی مذاہب میں سے کوئی صرف گیان کو جانتا ہے کوئی صرف دین کو کوئی صرف ایمان کو کوئی دین و ایمان دونوں کو - تینوں کو اور کوئی مذہب نہیں مانتا اس لئے اگر سچ پوچھو تو سچا آستک مت یہی ہے باقی ادھورے ہیں جیسا آگے چلکر مقابلہ سے معلوم ہوگا - یہاں پہلے درشنوں کا خلاصہ ملاحظہ کیجئے -

سانکھ درشن } سانکھ درشن کے مطابق دنیا میں تین قسم کے دکھ ہیں (۱) ادھیاتمک یعنی اپنی آتما سے تعلق رکھنے والے جیسے بخار فکر وغیرہ (۲) ادھی بھوتک جو دوسرے جانداروں یا مادی اشیا سے پہنچتے ہیں جیسے غیر کے کاٹنے اور مکان کے گرنے سے (۳) ادھی دیوک یعنی آفات ارضی و سماوی جیسے زلزلہ و وبا وغیرہ - یہ دکھ ویدک طریقہ یعنی یگ وغیرہ سے دور نہیں ہوتے ان کے دور کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ پہلے انسان دکھ کی ماہیت جانے - اپنا سروپ جانے اور یہ جانے کہ دکھ سے اس کا کیا تعلق ہے ایسا کرنے سے دکھ دور ہو سکتا ہے - اشیاء دنیا کی علت اولی پرکرتی ہے جو تبدیلی اشکال کرتی رہتی

جن کو جیو اور اجیو کہتے ہیں۔ دوسری پارٹی نے جس کا ہیڈ خود رشبھ دیو جی کا پوتا مریچ تھا جیو اور اجیو کا نام پرش اور پرکرتی رکھا۔ دونوں نے جیوؤں کی تعداد بے شمار بتلائی۔ رشبھ دیوجی نے اجیو کو پانچ اقسام میں تقسیم کرکے ان کا نام پدگل۔ دھرم۔ ادھرم۔ کال۔ آکاش رکھا۔ مریچ نے پرکرتی کی سنکھیا د شمار ۲۴ اقسام میں منقسم کی۔

اس طرح ایک مت سے دو مت بن گئے۔ ایک رشبھ جی والا ابتدائی مذہب جو جین مت کہلایا اور دوسرا مریچ والا جو بعد میں سانکھ مت کہلایا۔ اب قبل اس کے کہ میں دوسرے مذاہب کے آغاز کا سبب بتلاؤں یہ مناسب ہوگا کہ پہلے میں انکی فلاسفی کو مختصراً بیان کردوں ایسا کرنے سے ایک تو ناظرین کو ان کا علم ہو جاوے گا دوسرے آئندہ بیان آسانی سے سمجھ میں آسکے گا۔

ہندوستان میں ۹ قسم کے فلسفیانہ خیالات مانے جاتے ہیں۔ ایک جین دوسرے سانکھ تیسرے یوگ چوتھے میمانسا۔ پانچویں ویدانت چھٹے بودھ۔ ساتویں نیائے آٹھویں ویشیشک۔ نویں چارواک ناستک۔ جین فلسفہ تو اس کتاب میں بالتفصیل بیان کردیا گیا ہے۔ چارواک کا اگر سچ پوچھئے تو کوئی فلسفہ ہی نہیں ہے کیونکہ اس کے نزدیک پن دپاپ الگ دوسرا جنم سورگ موکش کچھ ہے ہی نہیں۔ مگر تاہم اس کا تھوڑا سا ذکر بھی صفحہ ۱۳ پر ہوچکا ہے باقی کا بیان اب کیا جاوے گا۔ میں یہاں یہ بھی شک رفع کرنا چاہتا ہوں کہ عام طور پر چھ درشن بتلائے جاتے ہیں اور میں نے یہاں نو بتلائے ہیں اس کا سبب کیا ہے۔ بات یہ ہے کہ دراصل درشن یا فلسفے چھ ہی ہیں۔ ایک جین دوسرے بودھ تیسرے سانکھ یوگ چوتھے ویدانت۔ پانچویں نیائے ویشیشک چھٹے چارواک ناستک۔ سانکھ اور یوگ کا ایک مت ہے اور نیائے ویشیشک کا ایک سدھانت ہے۔ اس لئے ان کو ایک ایک ہی شمار کیا گیا ہے۔ ہندوستان سے باہر جو مذاہب ہیں وہ انہی خیالات میں سے کسی نہ کسی کو لئے ہوئے ہیں۔

ہر ایک مذہب کے دو پہلو ہوا کرتے ہیں۔ ایک ایمان دوسرے دین۔ ایمان کو ہی

جنگلی لائف کی سختی برداشت نہ ہوئی۔ کیونکہ وہاں ننگا رہنا ہوتا تھا اور جاڑے گرمی برسات
کی موسمی تکالیف برداشت کرنی پڑتی تھی اسلئے انہوں نے ان کا ساتھ چھوڑ دیا مگر وہ رشبھ دیو
جی کے بیٹے بھرت کے خوف کے مارے شہر میں واپس نہ آئے جنگل میں ہی رہتے رہے۔ اور
وہاں ہی اپنے رہنے کے لئے کسی نے کٹیا بنائی کسی نے چھتری رکھنی شروع کی کسی نے بھگویں کپڑے
پہننے اختیار کئے وہاں ہی جنگل کے کند مول کھانے شروع کئے۔ کند مول وغیرہ مقوی اشیا
کھانے سے جب کام دیوستانے لگا تو اپنے ساتھ عورتوں کو بھی رکھنا شروع کر دیا۔ اس
طرح دو پارٹیاں ہو گئیں۔ ایک رشبھ دیو والی دوسرے دوسرے سادھوؤں والی چونکہ
دوسرے سادھوؤں نے جنگل میں رہتے ہوئے بھی ایک طرح کی تمدنی حالت اختیار کر لی۔
اور بجائے سادھو کے گرہستی بن بیٹھے اور اس جھگڑے کا باعث ان کا کند مول کھانا ہوا
اس لئے رشبھ دیو جی کی پارٹی نے سادھو کے لئے بھکشا بھوجن جائز بتلایا اور کند مول کھانا
منع کیا مگر دوسروں نے کند مول کو جائز رکھا اس زمانہ میں رشبھ دیو جی کو اپنا اوتار
مانا جاتا تھا اگر کوئی لاحل مسئلہ ہوتا تھا تب ان سے ہی رائے لی جاتی تھی جب
لوگوں نے ان سے دنیا کی بابت سوال کیا کہ یہ کیسے بنی ہے تو انہوں نے بھی فرمایا کہ یہ ہمیشہ
سے ایسی ہی چلی آ رہی ہے اس میں جزوی تغیرات تو ہوتے ہیں مگر اس کا ناش نہیں ہوتا
پدارتھ کا یہی سوبھاؤ ہے اس میں تبدیلی حالت چاہے ہوتی رہی۔ مگر وہ ہمیشہ قائم رہتا
ہے۔ قائمی کے لحاظ سے دنیا میں ایک ہی شے ہے جو ہمیشہ قائم رہتی ہے۔ یہ کبھی پیدا نہیں
ہوتی بلکہ خود آ زخود ہے خود بخود ہونے والی ہے وہ انت اور تصوف کا مسئلہ کہ دنیا
میں ایک برہم ہی برہم یا خدا ہی خدا یا ہمہ اوست ہے اس ہی پہلو کو لئے ہوئے ہے۔ اگرچہ
دنیا میں بلحاظ قائمی ایک درجہ ہے مگر یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ اس میں کہیں گیان پایا جاتا
ہے۔ اور کہیں نہیں پایا جاتا۔ گیان والے حصہ کا نام جیو اور گیان نہ رکھنے والے حصے کا نام
اجیو ہے۔ اس طرح گیان کے ہونے یا نہ ہونے کے پہلو سے دنیا میں دو قسم کی اشیا ہیں

شہر بسایا۔ خانہ بدوشی ترک کر کے شہر وقصبے آباد کئے۔ کھیتی باڑی۔ لکھنا پڑھنا کھانا پکانا
جو کچھ بھی کام تمدنی حالت کے لئے درکار ہیں سکھلائے اور اسی واسطے رشبھ دیوجی دنیا
کے رچنے والے برہما کہلاتے۔ چونکہ رشبھ دیوجی نے پالن وپوشن کے طریقے بھی لوگوں کو سکھلائے
اسی واسطے ان ہی کا نام وشنو یا پرورش کرنیوالا بھی پڑا۔ انہوں نے ہی دنیا کے کاروبار
باقاعدہ چلانے کے واسطے چھتری اور دیش وشودر تین ورن مقرر کئے۔ جب تک لوگ
خانہ بدوشی کی حالت میں تھے اور اپنی تمام کارروائی درختوں سے کرتے تھے۔ تب تک ان کو
کسی دوسرے کو تکلیف دینے جھوٹ بولنے چوری کرنے۔ زنا کرنے۔ اسباب دنیا اکھٹا
کرنیکی کچھ ضرورت نہ تھی۔ لیکن جب لوگ تمدنی حالت میں باہم ایک جگہ ملکر رہنے لگے۔ تب
لوگوں کو اسباب دنیا کے اکٹھا کرنیکا شوق ہوا اور ایک دوسرے کا سامان دیکھ کر رشک و
حسد کرنے کا موقعہ ملا۔ ایک دوسرے کی چیز چرانے لگے۔ جھوٹ بولنے لگے ایک دوسرے
کی عورت کو تکنے لگے آپس میں دنگا فساد کرنے لگے۔ کرودھ۔ مان۔ مایا۔ لوبھ کا راج ہوگیا۔
اس لئے رشبھ دیوجی نے ہنسا۔ جھوٹ۔ چوری۔ زنا۔ پرگرہ کو پاپ بتلایا اور ان سے بچنے
کو دھرم کہا۔ کرودھ۔ مان۔ مایا۔ لوبھ کو پاپ کرنیکا ذریعہ بتلا کر اس کے جہاں تک ہوسکے
کم کرنیکی ہدایت کی۔ جب بہت عرصہ راج کرتے کرتے گذر گیا۔ لوگوں میں دنیاوی جھگڑے
بڑھنے لگے اور بیٹے پوتے پیدا ہوگئے تو دنیا ایک دوکھ کا گھر نظر آیا۔ پرانی جنگل کی زندگی کو
جس میں نہ جھگڑا تھا نہ رگڑا۔ یاد کیا۔ آخر اپنے بیٹے بھرت کو راج سپرد کر آپ کیلاش پہاڑ
پر چلے گئے بہت سے اور لوگ بھی جو شہری لائف سے تنگ آگئے تھے انکے ہمراہ ہو لئے۔
…س طرح ان کا نام انہوں نے کلیان کرنے والا یا شیو رکھا جس کا باس کیلاش پربت میں
بتلایا جاتا ہے پھر جو لوگ کیلاش پر رشبھ دیوجی کے درشنوں کو گئے انہوں نے ان کو بھی
ہنسا جھوٹ وغیرہ کے ترک کا اپدیش دیکر مذہب کی بنیاد ڈالی۔ بہت سے لوگ رشبھ دیو
جی کے ساتھ ہو تو ضرور لئے تھے مگر بہت عرصہ شہری لائف کے عادی ہونے کے بعد ان سے

پالنا ہے مثلاً اگر کسی بات پر ایمان لانا ہے وشواش کرنا ہے تو یہ ہے کہ اپنے ہی آتما پر بھروسہ
رکھو اپنے ہی اعمال کو کرتا ہرتا جانو اور اگر دین ودھرم ہے تو یہی ہے کہ کسی پرانی کی ہنسا
مت کرو جہاں ہنسا ہے وہاں ہی گناہ ہے جس کام میں ہنسا ہوتی ہے کسی پرانی کی جان جاتی
ہے یا کسی کو تکلیف پہنچتی ہے خوف وفکر پیدا ہوتا ہے وہی پاپ ہے جھوٹ چوری قتل وزنا
وغیرہ جس کو پاپ کہا جاتا ہے وہ پاپ اس ہی لئے ہیں کہ ان میں اپنی آتما یا پران کو دکھ
پہنچتا ہے اس لئے ان دونوں اصولوں کو ہر وقت مد نظر رکھو ان پر عمل کرو اگر ایسا کروگے
تو تمہارا کلیان اور تمہاری مکتی میں کچھ شبہ نہیں ہے ۔

جین مذہب ہی سچا آدرش دھرم ہے اور یہی ایک یونیورسل مذہب ہوسکتا ہے

جین مذہب کی ہسٹری۔ اس کے فرقوں کا حال۔ اسکی فلاسفی۔ اسکا اُپدیش۔ اسکی
منطق وغیرہ کا بیان ختم ہوچکا۔ اب میں آپ کو یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ باقی سب مذاہب کے
خیالات جین مت میں شامل ہیں اور یہی یونیورسل مذہب ہوسکتا ہے۔

یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ تمام مذاہب ایشیا میں پیدا ہوئے ہیں اور یہاں سے ہی دیگر
ممالک میں گئے ہیں۔ اب یہ دیکھنا ہے کہ یہ مذاہب کس طرح پیدا ہوئے۔ تیسرے کال کے
(دیکھو صفحہ ۱۷) ختم ہونے کے قریب تک تمام انسان خانہ بدوشی کی حالت میں رہتے تھے نہ
کوئی گاؤں و شہر آباد تھا نہ کھیتی باڑی ہوتی تھی انسان اپنی سب گذرانی درختوں سے کرتے
تھے۔ اس زمانہ کو جین مذہب میں بھوگ بھومی کی حالت اور ویدک مت میں برہم راتری کہا
ہے۔ ویدک مت کا بیان ہے کہ برہم راتری کے بعد وشنو بھگوان کی "نابھی" سے کنول کا
پھول نکلا اور اس سے برہما جی پیدا ہوئے۔ برہما جی نے اس سرشٹی کو رچا جین مذہب
کہتا ہے کہ " نابھ راجہ کے ہاں رشبھ دیو جی پیدا ہوئے انہوں نے پہلے پہل اجودھیا

میں بتی کے نیچے بچھائی گئی - لالہ جی چارپائی پر لیٹ گئے - اور اُن کی گھروالی اُن کے پاس بیٹھ گئی تھوڑی سی دیر کے بعد اِدھر اُدھر کی باتیں ہونے لگیں لالانی بولی لالہ جی آپ کے باپ کی جتر برسی کا میں تھوڑے ہی دن باقی رہ گئے ہیں آپ نے اس کے واسطے گھی کا بھی کچھ فکر کیا ہے یا نہیں؟ لالہ جی بولے باؤلی کیا فکر ہے گھی کا انتظام سب اوپر والا کر دے گا لالہ جی کی مراد تو یہ تھی کہ اوپر والے بھگوان کی کرپا سے سب کچھ ہو جاوے گا - مگر چور نے جو بتی کے اوپر لیٹ رہا تھا سمجھا کہ لالہ جی نے مجھے دیکھ لیا ہے اسلئے اپنے پتا کے جتر برسی کے واسطے جو گھی درکار ہے وہ لالہ جی میرے سے لیں گے۔ اچھی کمبختی آئی۔ آئے تھے نماز کو روزے گلے پڑے لالانی نے پھر کہا کہ اچھا گھی کا بندوبست تو ہو جاویگا۔ مگر کھانڈ وغیرہ جو لڈوؤں کے لئے درکار ہوگی اُس کے واسطے بھی آپ نے کچھ فکر کیا ہے یا نہیں لالہ جی بولے تو بڑی نادان ہے اوپر والے کو سب فکر ہے کھانڈ وغیرہ کا بندوبست بھی وہی کر دے گا۔ چور نے کہا یار دیکھو اچھا جھگڑا ہوا اِن چیزوں کا بندوبست کہاں سے کروں گا۔ نہ معلوم لالہ جی میرے ذمہ اور کیا کیا کام کر دیں گے۔ یہ سوچ کر جھٹ نیچے کود پڑا۔ اور چار چور جو کونوں میں چھپے ہوئے تھے انکی طرف اشارہ کرکے کہنے لگا کہ سارا انتظام اوپر والا ہی کرے گا اور یہ نیچے والے کیا کریں گے۔ یہ بھی کچھ کریں گے یا نہیں بس یہی حال ان لوگوں کا ہے جو سب کام پرمیشر کے ذمہ لگاتے ہیں اور آپ کچھ کرنا کرانا نہیں چاہتے جین مذہب اُپدیش دیتا ہے کہ تم کسی دوسرے پر بھروسہ نہ رکھو اپنے ہی آتما کو کرتا بھوگتا سمجھو۔ تمہارے فعل ہی تمہاری قسمت کے بنانے والے ہیں۔ جیسا بوؤ گے ویسا کاٹو گے گیہوں کاشت کرو گے گیہوں حاصل کرو گے۔ جو بوؤ گے۔ جو کاٹو گے۔ کیکر کا درخت لگا کر یہ امید مت رکھو کہ پرمیشور تمکو آم کا پھل دے دیگا ؎

گندم از گندم بروید جو ز جو   از مکافات عمل غافل مشو

جب یہ حالت ہے تو پھر پرمیشور خواہ کوئی ہے یا نہیں ہے تمہاری قسمت کا فیصلہ تمہارے اعمال پر منحصر ہے۔ لہذا جینی مت میں ایمان ودیا "اپنے اوپر بھروسہ کرنا" اپنا منسا ورت

وہ اصول اہنسا پرمو دھرمہ یا پرما پناتن ہیں۔ دھن نثار کر دو اور اگر مکتی حاصل کرنا چاہتے ہو تو اپنے آتما پر بھروسہ رکھو۔ اپنے آتما سے پرے پرماتما کو تلاش نہ کرو۔ ڈھنڈورا شہر میں لڑکا بغل میں کے مصداق نہ بنو جو لوگ صرف ایشور کی دیالتا پر بھروسہ رکھکر خود اپنی سدھار کی کوشش نہیں کرتے اور سمجھتے ہیں کہ ایشور منت سماجت سے ہمارے گناہ معاف کر دیں گے یا کسی دوسرے کی شفاعت و سفارش سے ہم کو بخشدیں گے اور سورگ یا مکت میں بھیجدیں گے وہ بڑی غلطی پر ہیں ان کو یہ معلوم نہیں ہے کہ ہمتِ مرداں ہی مددِ خدا ہے۔ پرشارتھ ہی کامیابی کی کنجی ہے۔ دنیاوی نمایش گاہ میں انعام ان ہی شخصوں کو ملتا ہے جو اچھے اچھے کام بنا کر لیجاتے ہیں اس لئے وہ شخص بڑے ہی دھوکے میں پھنسے ہوئے ہیں جو صرف چاپلوسی اور سفارش کے بھروسہ انعام کی امید رکھتے ہیں۔ اور خود ہاتھ پاؤں نہ ہلاتے ہوئے امید رکھتے ہیں کہ پرماتما ہی اپنی کرپا سے ہم کو نجات بخشدیں گے۔

کہتے ہیں کہ ایک گاؤں میں ایک لالہ جی رہا کرتے تھے جو دس بجے صبح کے وقت روٹی کھا اپنا سوداگری کا مال ایک گھوڑے پر لاد قرب و جوار کے شہروں میں جاکر فروخت کیا کرتے تھے اور رات کے وقت اپنے گھر واپس آیا کرتے تھے ایک روز پانچ چوروں نے ان کے ہاں چوری کرنے کا ارادہ کیا وہ سیرِ شام ہی سے آہستہ آہستہ لالہ جی کے گھر میں گھس گئے ایسا اتفاق ہوا کہ جب چور گھر کے اندر داخل ہوئے۔ اس ہی وقت لالہ جی بھی اپنا مال فروخت کرکے واپس آئے گھر والی کو آواز دی چور لالہ جی کا آنا معلوم کرکے گھبرائے۔ جلدی میں چار چور تو دالان کے چاروں کونوں میں چھپ کر بیٹھ گئے۔ پانچواں چور سوچنے لگا کہ کہاں چھپوں۔ لالہ جی نے گھر میں گھستے ہی گھر والی سے کہا۔ آج میری طبیعت خراب ہے میرے واسطے دالان میں چارپائی ڈال دے دالان کا نام سنتے ہی جو چور دالان کے بیچ کھڑا چھپنے کی جگہ ڈھونڈ رہا تھا گھبرایا۔ اتفاق سے اسکی نظر جو دالان کی چھت کی طرف پڑی تو دالان میں ایک موٹی بلی بطور الگن کے لگی ہوئی دیکھی جس کے اوپر کچھ کپڑے پڑے ہوئے تھے چور جھٹ سے کود کر اس بلی پر لپٹ گیا اور کپڑے اپنے اوپر ڈال لئے۔ لالہ جی کی چارپائی

آجتک جتنے بڑے بڑے فلاسفر سائنیس داں پیدا ہوئے ہیں۔اُن میں کوئی بھی مانس خور نہیں
تھا۔سقراط۔بقراط۔ارسطو۔افلاطون۔نیوٹن۔ڈاروِن۔کپل۔گوتم۔ویاس رِکھب دیو
سے لیکر مہابیر تک۔کبیر۔نانک۔دیانند وغیرہ سب ہی ویجیٹیرین تھے اہنسا مانس خوری کو
بُرا اور پاپ کا کام سمجھ کر اسکا تیاگ مناسب ہے۔ہنسا سے انسان کا دل سخت ہو جاتا ہے۔
دیا در حم جو انسانی بلکہ رحانی صفت ہے دور ہو جاتی ہے۔انسان اشرف المخلوقات کے درجہ سے
گر جاتا ہے۔ہنسا انسان کی روحانی ترقی میں بڑی سخت بارج ہوتی ہے سنسار چکر کو بڑھاتی ہے
راہ نجات میں کانٹے بوتی ہے۔اس لئے مناسب ہے کہ حتی المقدور کسی بھی جاندار کو خواہ وہ انسان
ہو خواہ حیوان بلکہ ایک اندری جیو تک کو کیونکہ ان میں بھی چار پران ہوتے ہیں (دیکھو صفحہ ۱۱ کتاب
ہذا) کسی طرح تکلیف نہ دو۔گرہستی سے ہنسا کا کُلی تیاگ ہونا مشکل ہے۔اسلئے جین شاستر
میں اُس کے لئے ترس جیون یا جاندار ان متحرک کے ہنسا کی تیاگ کا حکم ہے (دیکھو صفحہ ۱۴۱ کتاب ہذا)
لیکن دنیادار کو لازم ہے کہ ایک اندری جیو کو بھی ضرورت سے زیادہ تکلیف نہ دے مثلاً خواہ مخواہ
سبز درخت نہ کٹوا وے ایک داتن کے واسطے ساری شاخ کو نہ توڑے گھر میں اگر آدھ سیر سبزی کی ضرورت
ہو تو خواہ مخواہ ایک سیر نہ خریدکرے۔گھر کے کاروبار میں اگر پانچ گھڑے پانی کی ضرورت ہو تو
دس گھڑے نہ منگا وے۔چلتا ہوا دیکھ بھال کر چلے۔اودھر ادھر لاٹھی مارتا ہوا نہ چلے۔ضرورت سے
زیادہ اسباب دنیا فراہم نہ کرے۔دل میں یہی خیال رکھے کہ جہانتک ہوسکے کسی جاندار کو میرے
قول و فعل سے نقصان نہ پہونچے۔بلکہ جہانتک ہوسکے دوسرے کا درد شریک ہو اسکا دکھ دور
کرے۔بھوکے کو بھوجن پیاسے کو پانی۔مفلس کو کپڑا۔بیمار کو دوا۔متفکر کو تسکین عطا کرے۔
تمام جانداروں میں اپنی ہی جیسی جان سمجھے۔جو بات اپنے لئے پسند نہ کرے۔دوسروں کے لئے
روا نہ رکھے۔

مترو! اگر یونیورسل برادر ہڈ قائم کرنا چاہتے ہو تو ہنسا دھرم کے پورے عامل ہو۔کالے
گورے۔ہندو مسلمان۔انسان و حیوان کی تمیز اُٹھا دو۔اور جین دھرم کے سنہرے اصول

کہ خدا کا منشا یہی تھا۔ کہ وہ نباتات خور ہو۔ اس لئے اس کی خلقت کو مار کر کھانا اس کی حکم عدولی ہے انگلستان و امریکہ میں بہت سے تجربے ہوئے ہیں جن سے ثابت کیا گیا ہے کہ نباتات خور انسان سختی کو زیادہ برداشت کر سکتے ہیں۔ بعض شخص یہ کہا کرتے ہیں۔ کہ ماس کھانے سے آدمی بہادر ہوتا ہے یہ غلط ہے ماس میں نائٹروجن اور سٹارچ یا سوجی بمقابلہ نباتات کے کم ہے اس کا مقابلہ اس طرح ہے ۔

نام جنس	نائٹروجن	سٹارچ	نام جنس	نائٹروجن	سٹارچ
ماس	۱۴	۲۳	نخود	۱۹	۶۲
چانول	۷	۷۸	ارہر	۲۰	۶۱
ساگودانہ	۴	۸۴	مٹر	۲۵	۵۴
آلو	۲	۲۳	مسور	۲۴	۵۹
مکھن	۰	۱۰۰	باجرہ	۱۰	۷۳
گندم	۱۳	۷۲	جوار	۹	۷۴

نائٹروجن سے ماس اور سٹارچ سے حرارت اور نشوونما ہوتی ہے اسکی زیادہ تشریح کے لئے دیکھو تکذیب براہین احمدیہ جلد دوم مصنفہ لیکھرام آریہ مسافر

طاقت انشراح کرم کے چھتے اپشم سے پیدا ہوتی ہے اگر طاقت کا دارومدار گوشت خوری پر ہوتا تو رام مورتی جیسے ویجیٹیرین، اپنی چھاتی پر ہاتھی کو کھڑا کر کے اور ہاتھوں سے آہنی زنجیروں کو توڑ کر اپنی بہادری کا اظہار کیسے کرتے ؟

ماس کے کھانے سے عقل پر تیرگی آجاتی ہے کاہلی بڑھتی ہے یہی وجہ ہے کہ مسلمان بمقابلہ ہندوؤں کے دماغی کاموں علم ریاضی وغیرہ میں کمزور ہوتے ہیں۔ ماس خور آدمی دل یکسو نہیں کر سکتا اور دل کو یکسو نہ کرنے کی وجہ سے نہ پرماتما کا دھیان لگا سکتا ہے نہ کوئی ایجاد و اختراع کر سکتا ہے۔

نظر آتا ہے وہ سب جین دھرم کی بدولت ہے ورنہ آج تمام ہندوستان مثل دوسرے ملکوں کے ماس آہاری ہوتا۔ لفظ ہندو کے معنے ہی ہنسا سے دور رہنے والے کے ہیں۔ جب دیگر ملکوں کے آدمیوں نے اس دیش میں جو آریہ ورت کہلاتا ہے اپنے دیش کے باشندوں سے اس بات میں مخلف پایا تو اس کا نام ہندوستان یا ہندو وانوں کا دیش رکھا۔ اہنسا کے گولڈن رول پر اب مغربی ممالک میں بھی عمل شروع ہوا ہے وہاں بھی بہت سی ویجیٹیرین سوسائٹیاں قائم ہوئی ہیں۔ جو ماس خوری کی مخالفت کرتی ہیں دراصل ماس انسان کی غذا نہیں ہے دنیا کے تمام جاندار بلحاظ اپنی قدرتی خوراک کے تین گروہوں میں منقسم ہیں (۱) ایک صرف ماس کھانے والے جیسے شیر (۲) دوسرے نباتات کھانے والے جیسے بندر (۳) تیسرے دونوں کھانے والے جیسے بلی کتا۔

جو ماس خور جانور ہیں وہ زبان سے لپ لپ کر کے پانی پیتے ہیں ان کو پسینہ نہیں آتا ہے۔ ان کے دانت تیز اور نوکدار ہوتے ہیں اندھیرے کو بہ نسبت روشنی کے زیادہ پسند کرتے ہیں۔

نباتات خور جانور وہ ہیں جن میں یہ چاروں باتیں نہیں پائی جاتیں۔ انسان کی عادات و خصلات ماس خور جانوروں سے نہیں ملتی اس لئے ماس اس کی قدرتی خوراک نہیں ہے۔ ملی جلی خوراک کھانیوالے جو تھوڑے سے جانور بلی کتے وغیرہ ہیں ان کی قدرتی خوراک ماس ہے وہ ماس کو زیادہ رغبت سے کھاتے ہیں۔ لیکن عرصہ دراز سے انسان کے ساتھ رہنے کی وجہ سے وہ انسانی خوراک نباتات سبزی پھل اناج بھی کھانے لگ گئے ہیں۔ قدرتی خوراک کسی جاندار کی وہی ہو سکتی ہے جس کو کھا کر وہ زندہ اور تندرست رہ سکے۔ چنانچہ ماس خور جانور نباتات کھا کر تندرست نہیں رہ سکتے۔ انسان رہ سکتا ہے۔ یہی اس کی نباتات خور ہونے کی دلیل ہے۔ انجیل مقدس میں لکھا ہے کہ خدا نے بابا آدم کو بنا کر پہلے پھل باغ عدن میں رکھا تھا۔ اور فرمایا تھا۔ کہ دیکھو ہم نے تم کو تمام روئے زمین کے درختان و نباتات عنایت کئے ہیں۔ جن سے بیج اور بیج سے درخت پیدا ہوں گے یہ سب تمہاری خوراک ہوں گے۔ اس سے صاف ظاہر ہے

Thou shalt not Kill بائبل مقدس میں بھی آتا ہے اور
کسی کو قتل نہ کرو عیسائی دہرم کا بھی چھٹا حکم ہے۔ بودھ دھرم کا پہلا شیل بھی اہنسا ہے
مسلمانوں کے احادیث میں بھی ایسا ہی ہے۔ چنانچہ ملفوظات حضرت عثمان ہارونی صفحہ
۷۵، ۷۶ میں لکھا ہے " رسول فرمودہ است کہ شاید جانورے را کسے در آتش افگند
یا بہ بیرحمی بکشد کفاوت او آن است کہ بردہ آزاد کند یا شصت مسکین را طعام دہد
یا دو ماہ روزہ دارد و پیوستہ رسول گفتے مپاشید کہ ہیچ جانورے را آتش نہ رسد
مگر خدائے تعالیٰ شمار العقوبت در دنیا و آخرت عذاب خواہد کرد و ہر کہ جانوران را در
آتش افگند چنان است کہ مادر خود را زنا کردہ باشد۔ وکلیات آریہ مسافر صفحہ ۲۴۰)
مولانا نظامی بھی فرماتے ہیں میازار مورے کہ دانہ کش است۔ کہ جان دارد و جان شیرین
خوش است۔ تلسی داس جی بھی کہتے ہیں۔ کہ دیا دھرم کا مول ہے نرک مول ابھیمان
تلسی دیا نہ چھوڑیئے۔ جب لگ گھٹ میں پران وغیرہ وغیرہ مگر آپ خود دیکھ سکتے ہیں
کہ یہ لوگ اپنے سنہری اصول کے کہاں تک پابند ہیں۔ اگر دنیا کا کوئی مذہب اہنسا کا
سچا اپدیش دینے والا ہے تو وہ جین دھرم ہے۔ اگر کوئی شخص اہنسا پر پورا
کاربند ہے تو وہ جینی ہے۔ جینی کا یہی چن (نشان) ہے۔ جیو رکھشا ہی
اس کا موٹو ہے۔ یہی اس کا قول متبرک ہے یونیورسل برادرہڈ کی پکار
ہر شخص کرتا ہے مگر دراصل اس کا کاربند وہی ہو سکتا ہے جو کسی بھی جاندار
کو تکلیف دینا پسند نہ کرے دنیا میں سکھ شانتی پھیلانے والا۔ دنیا
کے دکھ دور کرنے والا تمام جانداروں کو اپنی مانند جتلانے والا۔
Live & let live: Do as you would be done by ہر چہ بر خود پسندی
بدیگراں بپسند مرنج و مرنجان " پر عمل کرانے والا اگر کوئی مذہب ہے تو جین ہے
یہی ایک ایسا دہرم ہے جس میں تمام انسان بلکہ چرند پرند وغیرہ جملہ جاندار شامل
ہو کر سکھ شانتی کی زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ ہندو لوگ جو ست دھرم سے علیحدہ
ہو کر اور دہرم کا نام لیکر ہزارہا پشوؤں کو یگ دہوم میں ڈالنے لگ گئے
تھے اور مہا گھور پاپ کے بھاگی ہوتے تھے۔ ان کا اس پاپ سے بچانیوالا دیوی دیوتاؤں پر
بھینٹ کے مرغے اور ملوا چڑھوانے والا جین دہرم ہی ہے ہندوؤں میں جو ماس خوری کا ترک

کیونکہ جو شخص ہنسا کا تیاگی ہے اور کسی دوسرے کو اپنے قول و فعل سے تکلیف دینا پسند نہیں کرتا وہ جھوٹ نہیں بولے گا. کیونکہ جھوٹ بولنے سے دوسرے کو نقصان پہونچتا ہے وہ چوری نہیں کرے گا۔ کیونکہ چوری سے دوسرے کو تکلیف ہوتی ہے وہ زنا کا مرتکب نہیں ہوگا کیونکہ اس سے اشانتی ہو کر خود اپنی آتما تک کا گھات ہوتا ہے وہ فراہمی اسباب دنیا کا دلدادہ نہ ہوگا کیونکہ اس میں ہنسا ہے۔ وہ کرودھ نہیں کرے گا۔ کیونکہ کرودھ کے بس ہی میں بھی انسان ہنسا کرتا ہے وہ مایا یا مکر و فریب کا جال بچھاوے گا اس سے بھی دوسرے کو تکلیف دینا مقصود ہوتا ہے وہ لوبھ نہیں کرے گا۔ کیونکہ لوبھ سے ہی چوری زنا۔ فریب۔ قتل وغیرہ ہوتے ہیں۔ لہذا دھرم کے دس انگوں میں سے جو شخص صرف ایک انگ "اہنسا" پر کاربند ہوگا۔ تو دوسرے نو انگ اُس میں خود بخود پیدا ہو جاوینگے یہی وجہ ہے کہ جین مت میں اہنسا ہی کو پرم دھرم کہا ہے اور یہی جین دھرم کا بنیادی پتھر ہے ہنسا کچھ انسان ہی کو مارنے یا تکلیف دینے کا نام نہیں ہے بلکہ کسی بھی پران دھاری کے پران کو تکلیف پہونچانا ہنسا ہے۔ بعض مذاہب والوں نے ہنسا کا اطلاق انسان تک محدود رکھا ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ حیوانات میں روح نہیں ہے۔

ہم کو ایسا ماننے والوں کی عقل پر بڑا افسوس آتا ہے۔ کیا حیوانات سُکھ دُکھ معلوم کرتے ہوتے مارنے پیٹنے ذبح کرنے سے ڈر کر بھاگتے ہوئے چلاتے ہوئے تڑپتے ہوئے نظر نہیں آتے؟ پھر اس ثبوت بدیہی سے انکار کرنا اور ان میں روح کا نہ بتلانا سراسر جہالت نہیں تو اور کیا ہے۔ ویسے تو دیگر مذاہب والے بھی ہنسا کو بُرا کہتے ہیں ہنسا پرمودھرم

منو سمرتی میں دھرم کے دس انگ اسطرح لکھے ہیں (۱) دھرتی۔ استقلال (۲) کشما (۳) دم۔ دل کو قابو میں رکھنا (۴) استے (۵) شوچ (۶) اندری نگرہ (۷) بدھی کو بڑھانا (۸) ودیا عقل علم (۹) ست (۱۰) کرودھ عیسائیوں کے دس احکام شرعی یہ ہیں (۱) خدا کے سوا کسی کے آگے سر نہ جھکانا (۲) بت پرستی نہ کرنا (۳) خدا کا نام بیفائدہ نہ لینا (۴) اتوار کے دن کو مبارک سمجھکر اس روز کوئی دنیاوی کام نہ کرنا (۵) والدین کی تعظیم کرنا (۶) کسی جاندار کو قتل نہ کرنا (۷) زنا سے پرہیز کرنا (۸) چوری نہ کرنا - (۹) جھوٹ نہ بولنا (۱۰) کسی شخص کے مال و متاع کی حرص نہ کرنا۔ بودھ مت کے دس شیل یہ ہیں (۱) کسی جاندار کو نہ مارنا (۲) چوری نہ کرنا (۳) زنا نہ کرنا (۴) جھوٹ نہ بولنا (۵) نشہ دار اشیا نہ کھانا (۶) شام کے بعد کھانا نہ کھانا (۷) پھولوں کی مالا نہ پہننا (۸) اونچے آسن پر یا نرم بستر پر نہ سونا (۹) ناچ مجرا و ناٹک نہ دیکھنا (۱۰) سونا چاندی نہ لینا۔ اس میں سے پہلے پانچ گرہستی کے واسطے ہیں اور تمام پر عمل کرنا

کھال - تن بچن - جسم - عمر - اور سانس کو جو دس پران کہلاتے ہیں نقصان پہنچانا درحقیقت دنیا میں تمام جھگڑوں کی جڑ اور تمام خونریزی کے باعث دوسرے کو تکلیف دینے کے یہی پندرہ کارن ہیں کیونکہ جب ایک شخص دوسرے انسان یا حیوان کو کسی طرح کی تکلیف دیتا ہے تو اس کی تہ میں یا تو لذات محسوسات ہوتے ہیں یا کرودھ مان - مایا - لوبھ ہوتے ہیں - یا رنگ دویش یعنی دوستی دشمنی کا خیال ہوتا ہے - چار کتھا سننے یا کہنے سے بدعادات کا تخم بویا جاتا ہے عشقیہ قصہ کہانی پڑھنے سننے سے انسان رنڈی باز و زنا کار ہوجاتا ہے اور پھر تمام قسم کی ناجائز کارروائیاں کرتا ہے - چوروں کے تذکرات لوٹ مار کی داستانیں پڑھ سنکر چوری و ڈاکہ زنی کی عادت ہوجاتی ہے رات دن کھانے پینے کے ذکر اذکار سے آدمی چٹورا ہوجاتا ہے - ماس کھانے لگ جاتا ہے - راجاؤں کے حالات پڑھ کر انسان پولٹیکس Politics میں پڑ جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ جین شاستروں میں استری کتھا - چور کتھا - بھوجن کتھا - اور راج کتھا کو قابل ترک اذکار کہا ہے - بہت سونے سے بھی انسان کاہل الوجود ہوجاتا ہے - سوچ بچار کی طاقت کم ہوجاتی ہے - ساودھانی گھٹ جاتی ہے - ان پندرہ پرمادوں کی وجہ سے انسان کی عقل بھرشٹ ہوجاتی ہے - اس لئے وہ دوسروں کو تکلیف پہنچا کر اپنی خواہشات کو پورا کرنا چاہتا ہے - دھرم سے گر جاتا ہے - لوگوں نے دھرم کے سمجھنے میں بڑی غلطی کھائی ہے - کوئی تیک دہول کو دھرم مانتا ہے - کوئی دان دین کرنے میں دھرم جانتا ہے کسی کے نزدیک تیرتھ جاترا دھرم ہے - کسی کے خیال میں بے زبان جانوروں کو قربانی میں دینا دھرم ہے - دراصل دھرم کے معنی صفات جبلی کے ہیں - جیسے آگ کا دھرم جلانا - پانی کا پیاس بجھانا - سورج کا گرمی پہنچانا - وغیرہ اسی ہی طرح آتما کا دھرم شانت چت رہنا ہے - چنانچہ کاسچ کارن کے لحاظ سے جن باتوں سے آتما کا شانت سبھاؤ قائم ہے وہ دھرم کہلاتے ہیں - ایسے کام آہنسا ست استیے - برہم چریہ - اپگرہ - کشما - ماردو - ارجو - شوچ - تپ ہیں - ان کو جین شاستروں میں دھرم کے دس لکشن کہتے ہیں - آہنسا ان سب میں مقدم ہے -

* نوٹ : مزید وضاحت کے لئے ہمارا ٹریکٹ دھرم کے دس لکشن پڑھیں -

اہنسا

اہنسا یا یونیورسل برادرہڈ سب سے بڑا دین ہی۔ اور سیلف ریلائنس یا اپنے اوپر بھروسہ رکھنا سب سے بڑا دھرم ہے۔

جب آپکو یہ معلوم ہوگیا کہ کیا انسان کیا حیوان۔ کیا نباتات۔ کیا جمادات سب میں یکساں جان ہے۔ اور وہی جان جو ایک دفعہ کسی حیوان میں تھی انسان میں آسکتی ہے۔ اور انسان کی جان حیوان میں جاسکتی ہے تو پھر قتل انسان اور قتل حیوان میں کچھ فرق نہیں رہتا۔ جین شاستروں میں ہنسا کی تعریف اس طرح لکھی ہے۔

प्रमत्त योगात् प्राण व्यपरोपणं हिंसा

جس کا مطلب یہ ہے کہ پرماد کے بس کسی جیو کے پران علیحدہ کرنا ہنسا ہے ایسی صورت میں پرماد کے معنی لاپرواہی میں پڑنے اور عقل کو بالائے طاق رکھنے کے ہیں جبکہ انسان جہالت میں پڑکر ضمیر کی آواز کی پرواہ نہیں کرتا۔ جین شاستروں میں وہ کام جن میں لگ کر انسان نیکی بدی کی تمیز چھوڑ دیتا ہے اور ضمیر کی آواز پر دھیان نہیں دیتا۔ پندرہ بتلائے ہیں پانچ اندری وشے یا لذات محسوسات چار کشائے یا جذبات (کرودھ۔ مان۔ مایا۔ لوبھ) چار وکتھا (استری کتھا۔ چور کتھا۔ بھوجن کتھا۔ راج کتھا) نیند یا سستی۔ راگ اسنیہ یا محبت (سوتیامبر شاستروں جین تتو آدرش کے مطابق تشنہ) چنانچہ یہ پندرہ کام پرماد کہلاتے ہیں۔ لہذا ہنسا کے معنی ہیں مندرجہ بالا پندرہ باتوں میں لگ کر اور عقل کو جواب دیکر کسی جانور کی آنکھ۔ کان۔ ناک۔ زبان

اس طرح دو اندری۔ تین اندری۔ چار اندری کے دو دو لاکھ جونیاں ہیں۔ پانچ اندری
حیوانات مطلق کی سنگی اور اسنگی دو قسم ہونے سے ان کی ۲۶ لاکھ اجسام ہیں۔
اس سے زیادہ تفصیل جین شاستروں سے معلوم کر لیا جیو۔ ان چوراسی لاکھ قالبوں
میں اپنے کرم کے مطابق جاتا ہے۔ جب کرم کا بالکل ناش ہو جاتا ہے تب مکتی
حاصل ہو جاتی ہے۔ وہاں کرم روپ بیج نہ رہنے سے جنم روپ درخت نہیں لگتا۔
جیسے چانولوں پر سے تُش اتر کر پھر بویا نہیں جا سکتا۔ اسی طرح جیو کرم سے علیحدہ ہو کر
اور مکتی حاصل کر کے پھر جنم مرن میں نہیں پھنستا۔ اور سنسار میں واپس نہیں آتا۔
جین شاستروں میں لکھا ہے کہ چھ مہینے اور آٹھ سمے میں ۶۰۸ جیو ابیوہار راشی سے
بیوہار راشی میں آتے ہیں۔ اور اتنے ہی اس عرصہ میں مکت میں چلے جاتے ہیں۔
مگر سنسار کبھی جیوؤں سے خالی نہیں ہوتا۔ وجہ یہ ہے کہ سنسار میں جیو اننت
ہیں۔ اننت میں سے اگر کچھ نکال لیا جاوے تو پھر بھی اننت ہی باقی رہتا ہے۔
جیسا کہ الجبرے میں لکھا ہے کہ اگر Infinity (لاتعداد) میں سے Infinity
(لاتعداد) بھی نکال لیا جاوے تو پھر بھی Infinity (لاتعداد) ہی باقی رہتا ہے
قدرتی اور اننت چیزوں کے ختم ہونے کا خیال نادانی ہے۔ کیا کال جس میں سے
ہر وقت گھنٹہ۔ دن۔ مہینے۔ سال نکلتے رہتے ہیں کبھی ختم ہو جاوے گا۔؟ اگر کال
ختم نہیں ہوگا تو جیو کیسے ختم ہو جاوینگے۔ اس لئے جیوؤں کے ختم ہونے کے خیال کو
لے کر مکتی سے واپس آنے کا مسئلہ ایجاد کرنا جو مکتی کی حیثیت کو خاک میں ملا دیتا ہے
نادانی ہے۔ اس لئے کہ دنیا میں جیو اننت ہیں۔ سب ہی وقتاً فوقتاً مکت حاصل کرتے
رہتے ہیں اور مکت حاصل کرنے پر دنیا میں نہیں آتے۔ دنیا جیوؤں سے کبھی خالی نہیں
ہوتی۔

بلکہ کرم کے مطابق دو اندری سے چار میں اور چار سے ایک میں چلا جا سکتا ہے۔ ایک
اندری سے لیکر پانچ اندری والے جیو بیوہار راشی کہلاتے ہیں۔ بیوہار راشی سے
State of Manifestation مراد ہے۔ گویا جیووں کی راشیاں یا Groups
گروہ ہیں۔ ایک وہ جو ابھی تک نگود میں ہیں اور جن کی ایک بھی اندری نہیں ہے۔
اور ابیوہار راشی کہلاتے ہیں۔ دوسرے وہ جو نگود سے نکل کر ایک اندری وغیرہ
قالبوں میں ہیں جو ہم تم سب کو معمولی طور پر نظر آتے ہیں۔ وہ بیوہار راشی ہیں۔ جب
جیو ابیوہار راشی سے بیوہار راشی میں آتا ہے تو اس کو اہل اسلام نے عدم سے وجود
میں آنا کہا ہے۔ لیکن درحقیقت عدم سے کوئی شے وجود میں نہیں آتی۔ کیونکہ صفر سے
عدد صحیح کبھی نہیں نکل سکتا۔ عدم سے وجود میں آنے سے اصلی مراد ابیوہار راشی سے
بیوہار راشی میں آنے سے ہے۔ اس طرح جین مذہب عدم سے وجود میں آنے یا لانے
کے مسئلہ کو حل کرتا ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ عدم سے وجود میں کون لاتا ہے تو جین
مذہب کے اعتقاد کے مطابق وہ کرم ہے اور کرم ہی کا دوسرا نام ایشور ہے جیسا کہ ہم نے
صفحہ ۱۱۲ پر بیان کیا ہے جیووں کی جو بیوہار راشی ہے اس میں ۸۴ لاکھ جونی ہیں۔
جن کی تفصیل اس طرح پر ہے:-

(صفحہ آئندہ ۳۱۲ پر دیکھو)

(بقیہ صفحہ گذشتہ) معلوم ہوتا ہے دھات میں جیو کا ہونا ڈاکٹر بوس نے ثابت کر ہی دکھایا ہے۔ بنسپتی میں جان ہونا اسکے
بڑھنے سے تیزاب وغیرہ کو چھونے سے اس کے مرجھا جانے سے معلوم ہوتا ہے +

تو بھی جیو میں اپنے ذاتی گُن - درشن - گیان - سکھ اور ویرج قائم رہتے ہیں کیونکہ کسی دربیہ سے اُس کے گُن کبھی بھی علیحدہ نہیں ہو سکتے - اگر دربیہ سے گُن علیحدہ ہو جاویں تو وہ دربیہ ہی نہیں رہتا - دراصل دربیہ گُنوں ہی کے مجموعہ کو کہتے ہیں - گُنوں سے علیحدہ دربیہ کوئی چیز نہیں ہے - نگود کی حالت میں جیو ایک سانس میں اٹھارہ دفعہ جنم مرن کرتا ہے - جس کا مطلب یہ ہے کہ

وہ اپنے جسم کو ایسا جلدی جلدی بدلتا ہے کہ ایک سانس میں اٹھارہ دفعہ جنم مرن ہو جاتا ہے - کیونکہ جنم مرن سے مراد تبدیلی حالت سے ہی ہے - جیو جب کوئی موقعہ پا کر اس نگود کی حالت سے نکلتا ہے تو وہ ایک اندری جیو بنتا ہے -

ایک اندری جیو وہ ہیں جن کے صرف ایک جسم ہی اندری ہے اور صرف لمس ہی کی طاقت ہے - ایک اندری جیو کی پانچ قسم ہیں - جو بائیو کائے - تیج کائے - اپ کائے پرتھوی کائے - بنسپتی کائے کہلاتے ہیں - دھات - پتھر - موتی - مونگا - درخت گھاس وغیرہ سب ایک اندری جیو ہیں - حتیٰ کہ آگ - پانی - ہوا - خاک میں بھی جیو ہیں جنکی صرف ایک حس لامسہ ہے - ڈاکٹر بوس نے اپنی تحقیقات علمی سے ہندو مذہب کے اس مسئلہ کو سائنس سے تحقیق کر کے دکھلایا ہے کہ دھات میں بھی جان ہے - ایک اندری سے گذر کر جیو دو تین چار یا پانچ اندری قالب اختیار کرتا ہے جین مذہب کے اعتقاد کے مطابق یہ قاعدہ نہیں ہے کہ جیو یکے بعد دیگرے یہ مدارج حاصل کرتا ہے

لہ وایو کائے کے وہ جیو ہیں جن کا جسم ہوا ہی ہے - مطلب یہ ہر کہ ہوا میں بھی جیو ہیں - جو بہت لطیف ہونے کی وجہ سے نظر نہیں آتے - ہوا میں جو تیز چلنے کی شکتی ہے یہ جیو ہونے کی وجہ سے ہے - تیج کائے کے وہ جیو ہیں جن کا جسم آگ ہی ہے - آگ میں جیو ہو جانے کی دلیل اس میں گرمی اور چمک کا ہونا ہے - کیونکہ اُس میں کرم اشٹ تاب کی طرح جگنو اور بخار کے مریض کی طرح گرمی ہوتی ہے آپ کائے کے جیو پانی کے جسم والے ہیں - انڈے میں جیو ہونا اسکی دلیل ہے - پرتھوی کائے - پتھروں میں بڑھنے کی طاقت ہونے سے جیو معلوم (بقیہ آئندہ)

دنیا میں جیو اننت ہیں۔ جن میں سے بہت سے وقتاً فوقتاً مُکتی حاصل کرتے رہتے ہیں۔ اور مُکتی حاصل کر کے پھر دنیا میں نہیں آتے۔ دنیا جیووں سے کبھی خالی نہیں ہوتی۔

جین مذہب کی تعلیم کے مطابق یہ دنیا جیووں سے ایسی بھری پڑی ہے جیسے کہ گُمر اُکھی۔ سے بھرا ہوتا ہے۔ بس اس میں ذرا سی جگہ بھی جیووں سے خالی نہیں ہوتی۔ خلا جو ہمارے چاروں طرف اوپر نیچے خالی جگہہ معلوم ہوتی ہے۔ وہ خالی نہیں ہے۔ اس میں لاتعداد جیو بھرے پڑے ہیں۔ یہ سب جیو اناد سے ہیں۔ انکو کبھی کسی نے نہیں بنایا۔ چونکہ پُدگل (مادہ) بھی اناد سے ہے۔ اور وہ بھی دنیا میں ایسا ہی بھرا پڑا ہے جیسے جیو۔ اس لئے جیو اور پُدگل کا انادی سمبندھ ہے۔ گویا ایسا سمجھیے جیسا کہ سونا اور مَیل کان میں اناد سے اکٹھے ہوتے ہیں۔ جیووں کی ایسی حالت کا نام جین فلاسفی میں نگود ہے یا ابیوہار راشی ہے۔ ابیوہار راشی کے معنے Indeterminate group یا گروہِ ناتحقیق کے ہیں۔ نگود کی حالت میں جیو اور پُدگل کا تعلق کیسے ہوا اس کا جواب یہی ہے جیسے کان میں سونے اور مَیل کا جیسے سونے کے لئے کان کی حالت سے پیشتر کوئی حالت نہیں ہے۔ ایسے ہی جیو کے لئے نگود کی حالت سے پہلے کوئی حالت نہیں ہے۔ جیسے سونے اور مَیل کا ملاپ اناد سے ہے اور اس ملاپ کا کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ ایسے ہی جیو اور پُدگل کا تعلق انادی ہے اور اس کا کوئی کرنے والا نہیں ہے سروگیہ دیو نے فرمایا ہے کہ نگود کی حالت میں جیو کے پردیس پُدگل سے خالی رہتے ہیں اور اگرچہ اس کا پُدگل سے گاڑھا سمبندھ ہے

ویتے وقت کی ہے جس میں وہ ایک انگلی سے لوگوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دکھلائے جاتے ہیں جینیوں کے مورتی درمیان کے وقت کی ہیں۔ ان میں زیادہ تر پدم آسن ہیں۔ اور تھوڑی سی کھڑگ آسن۔ علاوہ ازیں جینیوں کی مورتیوں پر مندرجہ ذیل نشانوں میں سے کوئی ایک نشان ضرور ہوتا ہے:-

(۱) بیل (۲) ہاتھی (۳) گھوڑا (۴) بندر (۵) چکوا چکوی (۶) پدم (۷) ستھیا (۸) چاند (۹) مگرمچھ (۱۰) بچھو (۱۱) گینڈا (۱۲) بھینسا (۱۳) سؤر (۱۴) سیہ (۱۵) بجر (۱۶) ہرن (۱۷) بکرا (۱۸) مچھلی (۱۹) کلس (۲۰) کچھوا (۲۱) کنول (۲۲) سنکھ (۲۳) سانپ (۲۴) شیر۔ یہ نشان چوبیس تیرتھنکروں کی مورتیوں کے بالترتیب ہیں

جین مورتیاں

براہ میر نے جو بھدر باہو سوامی کے بھائی تھے اور چندر گپت کے وقت میں ہوئے ہیں اپنی برہت سنگھتا ادھیائے ۵۸ شلوک ۴۵ میں لکھا ہے کہ گھٹنوں تک لمبا پہنچا اور چھاتی میں سری وتس نشان۔ شانت مورتی۔ ننگن۔ ترن (جوانی) اوستھا اور روپ وان ایسی مورتی جینیوں کے دیوکی بنانی چاہئیں؛

اور شلوک ۴۴ میں درج ہے کہ "جس کے چرنوں میں کمل کا نشان ہے پرسن جس کی مورتی ہے کیش شندر اور نیچے لٹکے ہوئے ہیں۔ اور جو پدم آسن لگے ہوئے ہیں۔ ایسے جگت کے پتا کے سمان بدھ کی مورتی ہوتی ہے"

اگر کسی مورتی کا کوئی انگ ٹوٹ جاوے مگر وہ بہت پرانی ہو یا اس میں کسی قسم کے اتشے (کرامات) ہوں تو وہ بھی پوجنے کے لائق ہے لیکن اگر ایسی مورتی کا مستک ٹوٹ جاوے تو وہ پوجنے کے لائق نہیں ہے۔ ایسی پرتما کو ندی یا سمندر میں جہاں بہت گہرا پانی ہو چھوڑ دینی چاہیئے۔ دیکھو دھرم سنگرہ شراوکا چار ادھیائے ۹۔ شلوک ۲۷؛

اُس کا نقشہ کھینچکر بتا دیا جا دے تو وہ بات بہت جلد سمجھ میں آ سکتی ہے۔ اس لئے
شاستر اور مورتی میں جغرافیہ اور نقشہ جیسا تعلق ہے۔ اگر شاستر پرمیشر کے گُن بیان
کرتا ہے تو مورتی اُن گنوں کو Personify مجسّم کر کے دکھاتی ہے۔

ناظرین! اب آپ سمجھ گئے ہونگے۔ کہ جین لوگ کس طرح کے بت پرست ہیں
وہ Idol worship نہیں کرتے بلکہ Ideal worship کرتے
ہیں۔ اور ان ہی کا طریقہ مورتی پوجن درست ہے اور راہِ نجات میں ایک کارن ہے۔
دیگر اہلِ ہنود کی مورتیاں سنساری حالتوں کی تصویریں ہیں۔ اُن کے درشن سے
سنساری ترقی تو ہو سکتی ہے مگر وہ روحانی ترقی میں کچھ مدد نہیں دے سکتے
اس لئے پرستش گاہوں میں جینیوں جیسی مورتیوں کا ہونا ضروری ہے۔ ان مورتیوں
نے بھارت ورش کی پرانے زمانے کی ترقی ثابت کرنے میں بھی بڑا کام دیا ہے۔
جیسے جزائر جاوا سماترا۔ امریکہ وغیرہ میں جو مورتیاں ملی ہیں اور بودھ کی نکلی ہیں ان سے
ثابت ہوتا ہے کہ اس ملک کے باشندوں نے کہاں کہاں تک پہنچکر اور دھرم اپدیش
دیکر لوگوں کو دنیاوی دکھوں سے چھڑا دیا ہے اگر یہ مورتیں نہ ہوتیں تو دوسرے ممالک
کے لوگوں کو قائل کرنے کے لئے ہمارے پاس کوئی کافی ثبوت اس امر کا نہیں تھا کہ یہ
ملک بھی کبھی ترقی پر تھا۔ مورتی پوجن مرد اور عورت دونوں کر سکتے ہیں۔ لیکن عورت
حیض کے موقعہ پر پوجا نہیں کر سکتی۔ پوجا کرنے وقت کپڑے پاک ہونے چاہئیں جن
کپڑوں کو پہنے پیشاب یا پاخانہ کیا ہو یا ہم بستری کی ہو۔ اُن کو پہنے پوجا کرنا مناسب
نہیں ہے۔

بہت سی جگہوں سے جو پرانی مورتیں نکلتی ہیں۔ انکو عام طور پر بودھ کی
مورتیں خیال کیا جاتا ہے لیکن اُن میں سے بہت سی مورتیں جینیوں کی ہوتی ہیں۔
اس لئے ہم ان کی شناخت کی واسطے آگاہ کرتے ہیں کہ بودھ دیو کی تصویر اُپدیش

تصویر یقینگل سین حاصل کرنے کے اصلی دودھ نکالنا چاہئیے۔ تو وہ پاگل کے سوائے اور کیا خطاب پا سکتا ہے۔ اس بنا طرح وہ لوگ ہیں جو مورتی پوجا سے اصلی دھاکو نہیں سمجھتے
مورتی دو قسم کی ہوتی ہے ایک تداکار (مشابہ شکل مورتی) دوسرے اتداکار (غیر مشابہ شکل والی) تداکار مورتی میں شے کے تمام اکار (نشان) بنائے جاتے ہیں۔ جیسے آپنے امرتسر میں ملکہ کی اور لاہور میں لارڈ لارنس کی مورتی دیکھی ہوگی۔ تداکار میں مشابہ اکار نہیں بنائے جاتے بلکہ صرف ایک نشان سا بنا دیا جاتا ہے۔ جیسے کہ نقشوں میں شہروں کے لئے بنایا جاتا ہے۔ پرماتما کی تداکار و اتداکار دونوں طرح کی مورتی بنائی جاتی ہے۔ اتداکار تو نقطہ [illegible] سے یا [illegible] سوستکا یا سنیا سے تعبیر ہوتی ہے۔ جو ہر ایک شبہ کام کے شروع میں یا شادی کے موقعہ پر ہر ہندو کے ہاں تھالیوں پر یا زمین پر بنائی جاتی ہے۔ اور جل۔ چندن وغیرہ سے پوجا جاتی ہے دوسرے تداکار جو انسان کی شکل میں بنائی جاتی ہے۔ ان کا مثالی نمونہ دگمبر جین مورتی ہے۔ جو سروگتا۔ نروکارتا۔ موہتا اور سنتیا وغیرہ صفات کو مورتی کی شکل میں ظاہر کرتی ہے۔

اگر بموجب ویدانت مت پرمیسور تمام دنیا میں ویاپک ہے تو جگت کا نقشہ بموجب جین شاستروں کے پرتما کار ہے۔ اس لئے پرمیشور کی مورتی انسان کی شکل کی بنائی جاتی ہے۔ اور عیسائیوں کی انجیل کتاب پیدائش باب اول آیت ۲۶ و ۲۷ میں تو صاف لکھا ہے کہ خدا نے انسان کو اپنے نمونہ پر بنایا ہے۔ اس طرح انسان کی مورتی خدا کی مورتی ہے۔ اور جب پرمیشور دنیا کی ہر چیز میں موجود ہے تو کیا وہ مورتی میں نہیں ہے کیونکہ جو چیز کل میں ہوتی ہے وہ جزو میں بھی ہوتی ہے
بعض شخص یہ کہتے ہیں کہ ہم پرمیشور کا گن شاستروں سے جان سکتے ہیں مورتی کے بنانے کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔ لیکن بات یہ ہے کہ اگر کسی شے کا بیان کرنے وقت

سمجھنے کے لئے عقل رسا و فہم ذکا کی ضرورت ہو۔ بعض شخص مورتی پوجا کی تردید کرتے
ہوئے ایک کہانی بیان کیا کرتے ہیں کہ ایک ساس اپنی بہو کو ایک شوالہ میں مورتی
پوجن کے لئے لے گئی بہو ہوشیار تھی۔ اس نے جب مندر کے قریب ایک گائے
کی مورتی دیکھی تو دوڑ کے جھٹ برتن ہاتھ سے دوہنے لگی۔ ساس نے کہا بہو یہ کیا کرتی
ہے۔ بہو نے جواب دیا کہ دودھ دوہتی ہوں۔ ساس نے کہا کہ یہ پتھر کی گائے دودھ
نہیں دیا کرتی اس لئے آگے چل۔ آگے چل کر پتھر کی ایک شیر کی مورتی تھی۔ بہو
اس کو دیکھ کر چیخنے اور بھاگنے لگی۔ ساس نے کہا کہ بہو پتھر کا شیر تیرا کچھ نہیں کرے گا
آگے چل کر جب وہ دونوں مندر میں پہونچیں تو ساس نے کہا کہ شیوجی مہاراج کے
آگے ہاتھ جوڑ اور پوجا کر۔ یہ سب کچھ دیں گے۔ اور تیری مکتی کرینگے بہو نے جواب دیا
کہ اگر پتھر کی گائے دودھ نہیں دے سکتی۔ اور پتھر کا شیر نہیں مار سکتا۔ تو پتھر کے
شیوجی مکتی کیسے دے سکتے ہیں۔ لوگ یہ تمثیل دیتے ہیں مگر اس پر غور نہیں کرتے
مورتی پوجک اپنے دیوتا کی مورتی کو مکتی داتا اس طرح نہیں مانتے جس طرح ایک
گائے کو دودھ دینے والی ہے بلکہ وہ دیو مورتی کو ایک خیالات کے پیدا ہونے کا
ایک کارن مانتے ہیں جس سے مکتی حاصل ہو سکتی ہے جیسے پتھر کی گائے دودھ تو
نہیں دے سکتی مگر زبان حال سے بتلاتی ہے کہ میری ہی اصلی گائے دودھ دیتی ہو۔
پتھر کا شیر یہ سبق دیتا ہے کہ میرے جیسا اصلی شیر مار ڈالتا ہے۔ اسی طرح شیو پرتما یہ
شکشا دیتی ہے کہ میری طرح شانت اور ستھا کو پراپت ہو کر ہی مکتی حاصل ہو سکتی ہے
کسی اور طرح نہیں۔ جو اگیانی پتھر کی گائے سے دودھ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور
اس سے ہوشیار کا سبق نہیں سیکھتے وہی مورتی سے دھن دولت اور مکتی کی خواہش
کرتے ہیں۔ مگر گیانی لوگ اس سے ویراگ کا سبق حاصل کرتے ہیں اگر مدرسہ میں ویراگ
کا سبق سیکھتے وقت ایک لڑکا مٹی کی گائے کے نیچے لوٹا لے کر بیٹھ جاوے اور بجائے

وغیرہ سکل پرماتما - اور رامچندر جی - و کرشن جی وغیرہ مہاتماؤں کی ہیں - جو مورتیک
تھے - اور جن کے نقشِ قدم پر ہم چلنا چاہتے ہیں - اور جن کو ہم اپنا آدرش بناتے
ہیں - دوسرے ذرا زیادہ غور کرنے سے یہ بھی معلوم ہوگا - کہ اگر پرماتما امورتیک ہے
تو امورتیک شے کو سمجھانے کے لئے بھی مورتی ہی بنانی پڑتی ہے - جیسے علم ہندسہ
میں نقطہ کی تعریف کی ہے کہ نقطہ وہ ہے جس کی لمبائی - چوڑائی - اور گہرائی نہیں ہوتی
لکیر وہ ہے جسکی لمبائی ہوتی ہے - مگر چوڑائی اور گہرائی نہیں ہوتی - لیکن جب ان کے
سمجھانے کے واسطے بورڈ پر نقطہ اور لکیر کھینچے جاتے ہیں تو وہ خواہ کیسے ہی باریک
بنائے جائیں تاہم نقطے میں لمبائی - چوڑائی - گہرائی ضرور ہوتی ہے - اِس لئے مُبتدیوں
کے سمجھانے کے واسطے مورتی کا بنانا ضروری ہے - اگر ہم الفاظ کی جو منہ سے بولتے
ہیں اور امورتیک ہیں کاغذ پر مورتی (حروف) نہ بناتے تو دنیا کے لوگ کس طرح لکھے
پڑھے اور عقلمند بنتے - اگر ہم تیر اندازی سیکھنے کے واسطے نشانہ نہ بناتے تو
تیر انداز کیسے بنتے ◆

تیسرے امورتیک پرماتما کا دھیان ہونا ہی ناممکن ہے - اسکو ذرا غور سے سوچو
کیا آپ کسی ایسی شے کا خیال کر سکتے ہیں جس کا کالا پیلا سرخ وغیرہ کوئی رنگ نہ ہو
کیا آپ کسی ایسے ذائقہ کو سوچ سکتے ہیں - جو کھٹا - میٹھا - چرچرا وغیرہ نہ ہو - ہرگز نہیں
آپکے دماغ میں رنگ اور ذائقہ دار شے کے سوائے کسی اور شے کا خیال ہی نہیں سما
سکتا - اور جس کا رنگ اور ذائقہ نہ ہوگا وہ مورتیک شے ہوگی - کیونکہ رنگ اور ذائقہ مادہ
کے گُن ہیں - روح کے نہیں ◆

اور یہی تو وجہ ہے کہ دنیا کے مذاہب آج تک یہ فیصلہ نہیں کر سکے کہ آیا ایشور
مورتیک ہے یا امورتیک - اور یہی زیادہ تر مذاہب کے اختلاف کی وجہ ہے - اگر لوگ
جین مذہب کو اچھی طرح سمجھیں تو یہی ان اختلافات کو مٹا سکتا ہے - لیکن اس کے

پوشانید لباس ہر کہ عیبے دید　　بے عیباں را لباس عریانی داد

برہنہ مورتی پر بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ جیسا اُسکے دیکھنے سے شانتی حاصل ہوتی ہے۔ ویسے ہی اس کو دیکھ کر فاسد خیالات پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ لیکن اگر اس پر بخوبی غور کیا جاوے تو معلوم ہوگا کہ چونکہ وہ مورتی ایک مرد کی ہے۔ اِس لئے مردوں کو تو اُسکے دیکھنے سے خیالات فاسد کا پیدا ہونا محال ہے۔ کیونکہ ایسے خیالات اپنے وسائل کے جنس کو دیکھ کر ہوا کرتے ہیں۔ باقی رہیں عورتیں۔ اِن کو اس لئے نہیں ہوتے کہ وہ ایسے مہاتماؤں کی مورتیں ہیں۔ جنھوں نے صحبت زنان کو بالکل ترک کر دیا تھا۔ مجھے اِس موقعہ پر ہند و مت کی ایک تمثیل یاد آئی ہے جو آپ کو سناتا ہوں۔ ایک دفعہ بہت سی عورتیں ایک دریا میں ننگی اشنان کر رہی تھیں کہ اُنکے سامنے کو شک دیو جی جو ننگے رہا کرتے تھے چلے گئے اور اُن عورتوں نے کچھ خیال نہ کیا۔ پھر جب ویاس جو کوشک دیو جی کے پتا تھے آ گئے تب اُنہوں نے پردہ کیا۔ اِس پر ویاس جی نے اُنسے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے؟ تب عورتوں نے جواب دیا۔ کوشک دیو جی تو ننگ رہتے تھے اِس لئے اُن سے پردہ کرنے کی کچھ ضرورت نہیں تھی۔ مگر چونکہ آپ کپڑے پہنے رہتے ہیں اِس لئے آپ سے پردہ ضروری ہو گیا۔ آپ کا چت ویسا نہیں ہے۔ کسی کی تصویر کو دیکھ کر اس شخص کی عادات و خصلات کا خیال پیدا ہوا کرتا ہے۔ ان ہی عادات و خصلات کا دل پر اثر ہوتا ہے۔ مثلاً رنڈی کی تصویر کو دیکھ کر بدفعلی کے خیالات اِس لئے پیدا ہوتے ہیں کہ وہ رنڈی خود بدفعل ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو عورت کو اپنے ننگے بچے کو دیکھ کر بھی بدخیالات پیدا ہو جایا کرتے۔ جو بالکل واہیات ہے۔

مورتی پر بعض اشخاص یہ اعتراض کرتے ہیں کہ امورتیک پرمیشر کی مورتی نہیں بن سکتی۔ مگر اُنہوں نے اعتراض کرنے سے پہلے یہ خیال نہیں کیا کہ مورتیں جو ہیں وہ کسی امورتیک یا نکل پرماتما کی نہیں ہیں۔ وہ تو رشب دیو جی کی۔ پارس ناتھ جی کی۔ مہابیر جی

جسم تک سے ساتھ محبت نہیں رکھی تھی۔ عریانی اور غیر عریانی۔ نیکی و بدی کے خیال تک کو دل میں جگہ نہ دیکر اور آتما کو شاریرک بندھن اور تعلقاتِ پوشش سے آزاد کر کے صرف خود شناسی ہی میں مصروف رہ کر نجات حاصل کی تھی۔ دگمبر یعنے سمت ہی کو اپنا لباس رکھنے والے تب ہی تو اُن کا لقب تھا۔ سوتیامبر فرقہ جو اپنی مورتیوں کو مکٹ پہناتا ہے اُس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اُسکے خیال کے مطابق وہ رشی کپڑے پہنتے تھے۔ کیونکہ دونوں فرقوں میں مورتیاں ایک ہی مہاتماؤں کی ہیں جو دونوں فرقوں کے خیال کے مطابق برہنہ ہی رہتے تھے۔ بلکہ ان کا خیال ہے کہ اُن کی مورتیں سموسرن کے وقت کے فوٹو ہیں۔ جن میں اندر کے لگائے ہوئے چھتر وغیرہ کی وجہ سے ان کے سر پر مکٹ معلوم ہوتا تھا۔ مگر دراصل یہ رواج سوتیامبر فرقہ میں اُس وقت سے چلا ہے جس وقت مادہوآچاریہ نے شری کرشن جی کی مورتی ستھاپن کر کے اُس کے سر پر مکٹ رکھا تھا۔ اور مندروں میں بہت سا آرایش کا سامان لگانا شروع کیا تھا۔ برہنہ رہنا زمانہ قدیم میں معیوب نہیں سمجھا جاتا تھا۔ اسلیئے صرف جین رشی ہی برہنہ نہیں رہتے تھے۔ بلکہ ہندو مت کے مہاتما شوجی و شنکھا چاریہ وغیرہ بھی عریاں رہتے تھے۔ عیسائیوں کے حضرت آدم و حوا بھی بہشت میں عریاں ہی تھے۔ اور عریانی یا غیر عریانی اور نیکی و بدی (ثواب و گناہ) میں تمیز نہ کرتے تھے۔ جب انہوں نے نیکی اور بدی کے درخت کا پھل کھایا۔ اور اپنی عریانی کو جانا تب ہی بہشت سے نکالے گئے۔ مسلمانوں کے ولی اللہ بھی بہت سے برہنہ رہتے تھے۔ چنانچہ اورنگزیب کے وقت میں سرمد نام فقیر برہنہ رہتا تھا۔ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ اورنگزیب نے سرمد کے پاس ایک خلعت بھیجا۔ اور اُس کے پہننے کے لئے کہا۔ مگر اُس نے اُس کا جواب مندرجہ ذیل رباعی میں دیا۔

آنکس کہ ترا کلاہِ سلطانی داد   مارا ہمہ اسباب پریشانی داد

پھر صفحہ ۵۹ پر لکھا ہے کہ جس طرح لڑکا اپنی لاٹھی کو گھوڑا کہہ دیتا ہے۔ اسی طرح ہم
پتھر کی مورتی کو بھگوان کا آکار کہدیں گے۔ مگر اُسے نمسکار نہیں کرینگے۔ اور اسکے
آگے لڈو پیڑا نہیں رکھیں گے۔ صفحہ ۴۴ پر لکھا ہے کہ ہم مورتی کو مورتی ضرور مانتے
ہیں مگر مورتی کا پوجن کرنا تسلیم نہیں کرتے۔ جہاں کہیں اور سوتروں میں ایسا آتا ہے
کہ فلاں شخص نے بھگوان کی پوجا کی وہ کہتے ہیں کہ پوجا کا ارتھ استتی ہے۔ درشن
سے پوجا کرنا نہیں ہے۔ اِس پستک کو پڑھ کر جس نتیجہ پر ہم پہنچتے ہیں وہ یہ ہے کہ جین
سوتروں سے جینیوں میں مورتی پوجا کا رواج ضرور پایا جاتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا
ہے کہ پندرہویں صدی بکرمی میں جب بھٹارکوں کی بہت سی گدیاں قائم ہوئیں۔
تب مورتی پوجن کی شکل کچھ سے کچھ ہو گئی۔ بھٹارکوں نے آدیاپن کرانا۔ اُس میں چاندی
کے برتن وغیرہ قیمتی چیزیں چڑھانا شروع کیا۔ تو سولہویں صدی میں اِس رواج کو بُرا
سمجھ کر کچھ لوگوں نے اِس کا کھنڈن کیا۔ اور یہاں تک کھینچا کہ مورتی تک کے رکھنے کو
جو اس تمام جھگڑے کا باعث تھا بُرا بتلایا۔ یہ فرقہ ستھانک باسی اور ڈھونڈیا کہلایا
جن کا موٹو ہے کہ (دوہرا) ڈھونڈن نکلا برہم کو ڈھونڈ پھرا سب ڈھونڈ۔ جو تو چاہے
ڈھونڈنا تو اسی ڈھونڈ میں ڈھونڈ ٭ یعنے اے نادان اگر تو پرمیشر کو ڈھونڈنا چاہتا
ہے تو مندروں وغیرہ میں مت تلاش کرو۔ اُسکو تو اپنے ہی جسم میں جان۔ اور آتما
کو ہی پرماتما سمجھ ٭

جینیوں کی مورتیں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ دگمبر فرقہ کی بالکل برہنہ اور سویتامبر
فرقے کی مورتیوں پر مکٹ ہوتا ہے۔ دگمبر فرقہ کی مورتیں اِس لئے برہنہ ہوتی ہیں کہ وہ اُن
مہاتماؤں کی مورتیں ہیں جو بالکل برہنہ رہتے تھے۔ اور جنہوں نے ۔
تن عریانی سے بہتر نہیں دنیا میں لباس - یہ وہ جامہ ہے کہ جس کا نہیں اُلٹا سیدھا
پر عمل کرکے اور دنیاوی جاہ و حشمت کو۔ اور دنیاوی ٹیپ ٹاپ کو ترک کرکے اپنے

متھیات ترنا شک نام پستک مطبوعہ سمت ۱۹۶۱ کو اول سے آخر تک پڑھا جس میں
مورتی پوجا کرنے یا نہ کرنے پر بحوالہ جین سوتروں کے بحث کی ہے۔ اس کتاب کے
دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جین سوتروں راے پسنی، اپاشک وسانگ، اُپابائی
گیاتا دھرم کتھا۔ بھگوتی جی وغیرہ میں चइय ! चइयाणि
پراکرت الفاظ آتے ہیں۔ جن کی سنسکرت चैत्यालय चैत्य
ہے مورتی پوجک جینی ان کا ارتھ مورتی اور مندر کرتے ہیں۔ اور ستھانک باسی۔
ارہنت دیو کی آگیا انکول سنجم پالنے والے گیانی یعنے آچاریہ۔ اُپادھیائے
اور سادھو اور اُنکے رہنے کی جگہ کرتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ سوتروں میں جہاں
مورتی کا ذکر آتا ہے۔ وہاں "جن پڑما" الفاظ آتے ہیں۔ گیاتا دھرم کتھا میں لکھا ہے
کہ دروپدی نے "جن پرتما" پوجی۔ اس کے متعلق سُتی جی کہتے ہیں کہ یا تو دروپدی
نے جن پرتما سنسار کھاتے میں بطور رسم ورواج پوجی ہے۔ یا یہاں "جن" کا ارتھ
کام دیو یا مہا دیو کا ہے جس کی اُس نے پوجا کی ہوگی۔ جیسا کہ ہیم چندر آچاریہ کرت
نام مالا میں لکھا ہے۔

विमगगे जिनः स्यात जिनः सामान्य केवली।
कंदर्पो जिनसन्यात जिनो नारायरग स्तथा ॥

اُپابائی سوتر میں جہاں چنپا پوری کے ذکر میں لکھا ہے کہ وہاں बहवे
अरिहन्त चेइम بہت سے جن مندر تھے۔ اس کی بابت سُتی جی صفحہ
پر لکھتے ہیں کہ یہ پاٹھ پیچھے کا ملایا ہوا ہے۔ صفحہ ۹۹ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس
بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ دیو لوکوں میں पापपृती یعنی قدیمی مورتیں ہوتی
ہیں۔ مگر وہ کہتی ہیں کہ دیوتاؤں کا مورتی پوجن جیت بیوہار یعنے ایک رسم ورواج
ہے۔ خاندانی رواج سمجھ کر سمیک درشٹی بھی پوجتے ہیں۔ اور متھیا درشٹی بھی۔

کو مورتی پوجن کا اُپدیش ایسا ہے جیسا کہ چتر وید کا اپنے بخار میں مبتلا ہوئے ہوئے مریض بچے کو جو مٹھائی کھانے کا شوقین ہے۔ شوگر کوٹڈ کونین پل دکونین کی بنی چینی سے پکی ہوئی) دینا۔ لیکن جیسے شوگر کوٹڈ پل ایک داتا مریض کو نہیں دیتے اسی طرح یہ مورتی پوجن تارک الدنیا کے واسطے ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ کہاوت ہے کہ پرماتما جی کا پوجا جوں گڑیا کا کھیل۔ جب من لاگا پیو سے دھری ٹپارے میل۔ سوتیا مبر امنائے کے لت بستار نیچا کے بموجب چندن پُشپ وغیرہ سے پرتما پوجن کرنا شرادک کی ساتویں پرتما تک کہا ہے۔

اور رتھ جاترا وغیرہ جو جین کرتے ہیں وہ سمیکت (صادق الاعتقادی جسکے آٹھ انگ ہیں) کا پربھاؤنا انگ ہے۔ پربھاؤنا کے معنے بڑائی ظاہر کرنے کے ہیں۔ رتھ جاترا وغیرہ سے جین مت کی بڑائی دیگر اقوام پر ظاہر ہوتی ہے۔ اور اس موقع پر پوجا وغیرہ پبلک میں کرنے سے تمام لوگوں کو سچا طریقہ پرستش معلوم ہو جاتا ہے۔ اور بیسیوں قسم کی غلط فہمیاں جو پوجنا واقفیت جین مذہب کی نسبت قائم ہیں دور ہو جاتی ہیں۔ اِس موقعہ پر دُور دُور سے بڑے بڑے پنڈت ودوان دعالم آکر دھرم کا اُپدیش دیتے ہیں۔ ناواقف لوگ اپنے طرح طرح کے شکوک رفع کرتے ہیں۔ ایسے میلوں سے وِدیا کی اونتی۔ تجارت کی ترقی۔ ایک دوسرے سے محبت اور میل جول پیدا ہوتا ہے۔ اور دیگر اقوام کے لوگوں کو اِس سچے دھرم میں داخل ہونے کا ایک اچھا موقعہ ملتا ہے۔

مورتی پوجن پر اعتراض

مورتی اور مورتی پوجن پر بہت سے اعتراض ہوتے ہیں۔ سب سے پہلے ہمارے ستھانک باسی (ڈھونڈیئے) جینی بھائی۔ مورتی پوجن سے انکاری ہیں۔ اسکے متعلق ہم نے ستی" پاربتی جی کی تصنیف کردہ ستیارتھ چندرادوے ہے۔ معروف

ان اشیاء ہشتگانہ نے دکھہ دے رکھا ہے۔ اور دنیا میں پھنسا رکھا ہے۔ آپ نے
ان سب کا تیاگ کیا ہے۔ اِس لئے آپ میرے دل سے انکو ہٹا دیں۔ شانتی۔ اور
ویراگ بھاؤ کو پیدا کریں۔ جیسا کہ دیانت سُوجی نے اٹھائی پوجا میں کہا ہے۔ (اڑل)

(۱) تم کام بناشک دیو دھیاؤں پھولن سوں
لہوں شیل لکشمی ایو چھوٹوں سولن سوں

(۲) یہ آرگھ کیو رنج ہیت تم کو ارپت ہوں
دیانت دیجو شیو کھیت بھوپ سمرپت ہوں

مطلب

(۱) اے پرماتما! تم شہوت پرستی کے دور کرنے والے ہو۔ اس لئے میں۔
پھولوں کو جو شہوت پرستی اور سامان عیش و طرب کے جزوِ اعظم ہیں۔ آپ کے
سامنے پیش کرتا ہوں۔ آپ مجھے زہد و تقوی عنایت کریں۔ تاکہ میں دکھوں
سے رہائی پاؤں۔

(۲) میں نے یہ اشیاء ہشتگانہ اپنے بھلا ہونے کے لئے تیار کی ہیں۔ آپ کے
کھلانے کے واسطے نہیں لایا ہوں۔ آپ تو بھوک پیاس وغیرہ وغیرہ جھگڑوں
سے مبرا ہو۔ میں انکو صرف آپکے سامنے پیش کرکے ملتمس ہوں کہ آپ مجھے
اِن سے چھڑا کر نجاتِ ابدی کا دان دیں۔

دنیادار لوگ دنیاوی عیش و عشرت کے سامان سے چاروں طرف سے گھرے
ہوئے ہیں۔ ان کا دل بہ نسبت خشک دھیان کے راگ رنگ میں زیادہ لگتا ہے۔
بزرگوں نے اِس بات کا خیال کرکے راگ میں تیاگ کا اُپدیش دیا ہے۔ یہ ایسی تجویز
ہے کہ جب انسان حسبِ منشا ملہار و بھیروں گاتا ہوا پرمیشر کی استوتی کرتا ہے۔ اور
اس طرح ایک گیانی پرش سے بھی زیادہ عرصہ ایشور کے دھیان میں لگاتا ہے۔ دنیادار

اس ذریعہ سے پشت ہا پشت تک چلتا ہے۔ دوسرے لوگوں کو اُنکے نقش قدم پر
چلنے کی ہدایت ملتی ہے۔ ملکہ وغیرہ کی مورتی کے سامنے ہم نے بعض انگریزوں کو
ٹوپی اُتارتے دیکھا ہے جس طرح انگریز لوگ ٹوپی اُتار کر ان بزرگوں کی تعظیم کرتے ہیں
اِس ہی طرح ہندو اپنے بزرگوں کے آگے ہاتھ جوڑ کر اُن کے آگے پھول وغیرہ چڑھا کر
اُنکی تعظیم کرتے ہیں۔ یہ اُن کا پُرانا دیسی طریقہ ہے۔ جینی رشب دیوجی۔ پارس ناتھ
جی۔ مہابیر جی وغیرہ کو جن کی وہ مورتیاں بناتے ہیں۔ سکل پرماتما کہتے ہیں۔ شیو
برشو جی۔ کو۔ وشنو رام چندر جی اور کرشن جی کو پرمیشر جی کا اوتار بتلاتے ہیں۔ جیسا
کسی بزرگ کے فوٹو اور مورتی بنوانا۔ اور اُس کے آگے ہاتھ جوڑنا اُسکی عزت ہے
ایسی ہی۔ دیپ۔ دھوپ وغیرہ سے اُس کی پوجا کرنا۔ اُس کی گاڑھی بھگتی ہے۔
جس سے پوجا کرنے والے کا پریم اس بزرگ میں جس کی وہ مورتی ہے بڑھتا ہے۔
عاشق اپنے معشوق کی تصویر کو سینہ سے لگاتا ہے۔ اُسکی انگوٹھی کو چومتا ہے۔
عام لوگ خواہ اُس کو پاگل سمجھیں۔ لیکن یہاں تو دیوانہ بکارِ خود ہوشیار والا معاملہ ہے
اُسکے پریم کو وہی جانتا ہے۔ یہی حال مورتی پوجکوں کا ہے۔ جینیوں کا مورتی پوجن
عام ہندوؤں جیسا نہیں ہے۔ جین لوگ جو اشیا مورتی کے آگے چڑھاتے ہیں۔ اُسکا
مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہ مثل اپنے دیگر اہلِ ہنود بھائیوں کے مورتی کو بھوگ لگاتے
ہیں۔ بلکہ آٹھ قسم کی اشیاء جن کو اشٹ دربیہ کہتے ہیں۔ جو جل۔ چندن۔ اکشت
پشپ۔ نئی وید۔ دیپ۔ دھوپ۔ پھل ہیں۔ جن میں سے جل میں تمام اقسام کے مائعات
چندن میں۔ بدن پر لگانے کی خوشبودار چیزیں۔ اکشت میں تمام اقسام کی اجناس
پشپ میں ہر قسم کے پھول۔ نئی وید میں ہر قسم کی شیرینی۔ دیپ میں ہر قسم کی روشنی
دھوپ میں بخورات۔ اور پھل میں میوہ جات۔ غرضیکہ سب قسم کے سامان پیش آجاتے
ہیں۔ بھگوان کی مورتی کے آگے پیش کر کے یہ کہتے ہیں کہ اے پرماتما مجھ کو سنسار کی

تب سولہویں صدی بکرمی میں سوتیامبر فرقے میں سے لوکا یا ڈھونڈیامت اور دگمبر فرقے سے تارن پنتھ۔ اور ویدک ہندوؤں میں سے کبیر پنتھ۔ نانک پنتھ نکلا۔ جنہوں نے مورتی پوجن کا نشیدھ کیا۔ مورتی پوجن کے نشیدہ کے کئی باعث معلوم ہوتے ہیں۔ اول تو مسلمانوں کا اُس وقت زور ہو گیا تھا جو ہندوؤں کے مندروں کو توڑ ڈالتے تھے۔ اور مورتی کے برخلاف تھے۔ دوسرے مورتی پوجا کا اسقدر زور ہو گیا تھا کہ لوگ مورتیوں کو مہاتماپرشوں کی صرف مورتی ہی نہیں بلکہ ساکشات پرمیشر سمجھنے لگ گئے تھے۔ سترہویں صدی میں دگمبر جین فرقہ میں سے ایک فرقہ تیرہ پنتھ نکلا جس نے بجائے اصلی پھول و مٹھائی وغیرہ کے چاولوں کو کیسر میں رنگ کر کے اُس کو پھول۔ اور دھوپ کوئی و دیکھیرؤں رنگے ہوئے کو دیپ قرار دیا۔ اور تازہ پھلوں کی بجائے خشک پھل بادام وغیرہ مورتی کے آگے چڑھانے شروع کئے۔ جو لوگ مثل رسم سابقہ اصلی پھول و مٹھائی اور تازہ پھل مورتی کے آگے چڑھاتے رہے وہ بیس پنتھی کہلائے۔ انکا مفصل ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔

اب اگر کوئی شخص یہ سوال کرے کہ مورتی پوجن سے کیا فائدہ ہے تو پہلے ہم اُس سے یہ پوچھتے ہیں کہ کسی شخص کے فوٹو اُترواتے سے کیا فائدہ ہے۔ آریہ سماجی جو مورتی پوجن نہیں کرتے۔ سوامی دیانند کے فوٹو اپنے آریہ سماج مندر میں۔ سکھ جو مورتی پوجا نہیں کرتے بابا نانک کی تصویر گوردوارے میں کیوں رکھتے ہیں انگریزوں نے جو مورتی پوجا نہیں کرتے لارڈ لارنس کی تصویر لاہور میں۔ ملکہ وکٹوریہ کی تصویر امرتسر میں۔ جارج پنجم کی تصویر دہلی میں کیوں بنوائی ہے۔ رڑکی کالج میں بڑے بڑے پرنسپلوں کی اور بہت جگہ میں بڑے بڑے آدمیوں کی تصویریں۔ کیوں رکھ چھوڑی ہیں۔ اِس کا جواب یہی ہو سکتا ہے کہ جن لوگوں نے اپنے ملک و قوم کی خدمت کی ہے ان کی مورتی بنا کر ان کی عزت کی جاتی ہے۔ ان کا نام

اُس وقت سے جینیوں میں گربھادان وغیرہ سنسکار کرنے کا رواج بند ہوا۔ اور وہ بھی اپنی مورتی کی اشٹ دربیہ پوجا کرنے لگے۔ اب اگنی کنڈ کے بجائے صرف ایک دھوپ دانی رہ گئی۔ جس میں اب تک دھوپ ڈالی جاتی ہے۔ اشٹ دربیہ جو مورتی کے آگے چڑھنے لگے بعض لوگ اُن کو متروک سمجھ کر مثل وشنوؤں کے گھر لا کر اور پرشاد سمجھ کر کھانے لگے اور بعض لوگ اسکو نرمالیہ سمجھ کر پوجاری۔ مالی وغیرہ مندروں کے نوکروں کو دینے لگے۔ بعض اگنی میں جلانے لگے۔ بعد ازاں ۱۱۹۹ء یا سمت ۱۲۵۶ بکرم میں مادھواچاریہ ہوئے۔ جنہوں نے شری کرشن جی کی پرستش کا رواج دیا۔ اور وشنو مندر بنوا کر شری کرشن جی اور رادھکا جی کی مورتیاں ان میں ستھاپن کرائیں۔ اور مندروں میں نرت یا ناچ کرنے کا رواج چلایا۔ جب وشنو لوگوں نے اس طرح اپنے مندروں کو سجانا شروع کیا۔ اور مورتیوں کے بڑے بڑے سنگار ہونے لگے۔ تب اُنکی دیکھا دیکھی جینیوں کے سوتیامبر فرقے نے بھی اپنے مندر شہروں میں بنالئے۔ اور بڑی بڑی لاگت کے مُکٹ بھگوان کی مورتی پر چڑھانے شروع کئے۔ اور مورتی پوجن بڑی دھوم دھام سے اشٹ دربیہ کے ساتھ ہونے لگا۔ یہاں تک یہ اشٹ دربیہ کی پوجا صرف ارہنتوں تک ہی محدود نہیں رہی۔ بلکہ دھرم کے دس انگوں۔ آرجو۔ ماردو۔ ست شوچ وغیرہ کے بھی جو صرف گن ہیں پوجا ہونے لگی۔ جو اب تک جین مندروں میں ہوتی ہے۔ اس طرح جب پوجا سے مراد صرف تعظیم نہیں رہی۔ بلکہ وہ اشٹ دربیہ کے ساتھ ہونے لگی۔ اور مندروں میں ناچ رنگ نرت۔ وغیرہ ہونے لگے۔

لہ سوتیامبر آچاریہ شانتی بیجے جی اپنی پستک مانو دھرم سنگتہا کے صفحہ ۷۴ پر لکھتے ہیں کہ سمت بکرم سے پہلے کی تیار کی ہوئی دگمبر سوتیامبر دونوں کی پرتماؤں میں کچھ زیادہ فرق نہیں تھا۔ اب جو زیادہ فرق ہو گیا ہے وہ اور ہر میں سے ڈالا ہے ؞

कियमा णाप बाह्येपा द्रव्य पूजा विधानत ॥८३॥

جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اپنے بچن اور جسم کو سمیٹ کر بھگوان کی طرف لگانے کو
دربیہ پوجا۔ اور دل کو یکسو کر کے بھگوان کی طرف لگانے کو بھاؤ پوجا کہتے ہیں۔ یا گندھ
پھول۔ نیج وید۔ دیپ۔ دھوپ۔ اکشت۔ وغیرہ سے پوجا کرنے کو دربیہ پوجا
کہتے ہیں۔ اِس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نویں صدی سے پہلے مورتی پوجن
اشٹ دربیہ کے ساتھ نہیں کیا جاتا تھا جس طرح اب ہوتا ہے۔ بلکہ اشٹ دربیہ
کو اگنی کُنڈ میں ڈال کر ہوم کیا جاتا تھا۔ اِسی طرح کا ہوم کیا جینی اور کیا ویدک
دھرمی سب کرتے تھے۔ اور سب آریہ کہلاتے تھے۔ جینیوں اور ویدک دھرمیوں
کے رواج ایک ہی تھے۔ سب گربھادان جنو وغیرہ سنسکار کرتے تھے۔ جو تین
وقت صبح۔ دوپہر۔ شام۔ اگنی کُنڈ میں ہوم کرتے تھے۔ اگنی ہوتری کہلاتے تھے
اس کا مفصل حال جن سین آچاریہ کے بنائے ہوئے آدپران سے معلوم ہو سکتا
ہے۔ دسویں صدی تک مندر زیادہ تر باغیچوں میں بنائے جاتے تھے۔ جیسا کہ
سوپتا سبر تحریروں سے معلوم پڑتا ہے۔ جین مندروں میں جو مالی رہتے ہیں۔ وہ
اس بات کو صاف طور پر ثابت کر رہے ہیں۔ اور ساگار دھرم امرت سے ایسا ہی
معلوم ہوتا ہے کہ سمت ۱۰۱ بکرمی میں رامانج ہوئے ہیں۔ جو سری رامچندر جی کے
بڑے بھگت تھے۔ اُنہوں نے جینیوں کے سات سو مندر تڑوائے۔ میسور کے
راجہ ہوبیسال کو جینی سے وشنوی بنایا۔ جینیوں کو بڑی تکلیف دی۔ اور شہر میں
وشنو مندر بنوا کر رام چندر جی۔ اور لکشمن جی اور سیتا جی کی مورتی اِن میں
اِستھاپن کرائی۔ دیپ۔ دھوپ۔ نیج وید سے انکی پوجا شروع کی۔ اور لوگوں
کو رغبت دلانے کے واسطے۔ لڈو۔ پیڑے بطور پرشاد کے تقسیم کرنے شروع
کئے۔ غالباً اِنکی دیکھا دیکھی جینیوں نے بھی بہت سے مندر شہر میں بنوائے۔ اور

گئے ہیں اچھا جانتا ہے۔ سوامی دیانند سرسوتی بانی آریہ سماج اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش کے گیارہویں سملاس کے بیسویں پیرے میں لکھتے ہیں کہ مورتی پوجن پہلے جینیوں نے چلایا۔ یہ درست ہے۔ کیونکہ جین شاستروں میں لکھا ہے۔ کہ بھرت چکرورتی نے کیلاش پر ۷۲؁ مندر بنوائے۔ بھرت کا زمانہ تہذیب کا ابتدائی زمانہ ہے۔ بھرت کے بعد اور جینیوں نے مہاپرشوں کی مورتیاں بنوائیں۔ اور اس طرح انکی تعظیم کرکے دنیا کو گُن کی قدر کرنا سکھلایا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ پہلے پہل ان مورتیوں کے آگے صرف ہاتھ جوڑ کر یا اُنکو اشٹ انگ نمشکار کرکے اُنکی پوجا یعنی تعظیم کیجاتی تھی۔ بعد ازاں پھل پھول وغیرہ اشٹ دربیہ سے انکی پوجا کرنے کا رواج پڑا۔ پُرانے جین رشیوں شری کند کند آچاریہ۔ شری سمنت بھدر سوامی۔ شری پوجیہ پاد سوامی۔ شری امرت چندر سوامی کے کلام میں اشٹ دربیہ سے پوجا کرنے کا صاف طور پر ذکر نہیں ملتا ہے۔ جن سین آچاریہ (جو نویں صدی بکرمی میں ہوئے ہیں) کے بنائے ہوئے آدپران میں گربھادان وغیرہ سنسکاروں کے موقعہ پر اشٹ دربیہ اگنی کنڈ میں ڈال کر ہوم ویگ (پوجا) کرنے کا ذکر آتا ہے۔ بعد ازاں سری امرت گت اچاریہ کے (جو گیارہویں صدی بکرمی کے شروع میں ہوئے ہیں) بنائے ہوئے شراوکاچار میں۔ شلوک نمبر ۱۲ و ۱۳۔ اس طرح آتے ہیں۔

वचो विग्राह संकोचो द्रव्य पूजा निगद्यते
तत्र मानस संकोचो भाव पूजापरातनै ॥१२॥
गंध प्रसून सान्नाय दीप धूपा क्षताधिभिः

بھرت نے یہ مندر رشبھ دیو جی کے موکش جانے کے بعد بنوائے تھے۔ اور ان میں رشبھ دیو کی مورتی انکی یادگار قائم رکھنے کے واسطے استھاپن کی تھی۔

اور ناشکر گذار ہو جاتا ہے۔ اور قابل تعظیم بزرگوں کی تعظیم اور عزت نہیں کرتا وہ
ہمیشہ آفات سے گھرا رہتا ہے۔ اس میں سُکھ اور شانتی کبھی پیدا نہیں ہوتی۔ گن وان
پرُش دوسروں کے لئے تمثیل ہوتے ہیں۔ جب تک وہ زندہ رہتے ہیں۔ لوگ
اُنکی جیسا کہ اوپر بیان ہوا پوجا کرتے رہتے ہیں۔ فوٹو اتروا تے ہیں۔ اور اپنے
گھروں میں رکھتے ہیں۔ مرنے کے بعد ان کی مورتی یا بسٹ بنواتے ہیں۔ ایسے
بزرگوں کی مورتی بنانے کا رواج ہر ایک تہذیب یافتہ ملک اور قوم میں ہے۔
اور یہ بہت پُرانا رواج ہے۔ پہلے پہل جینیوں نے اپنے تیرتھنکروں۔ رشب دیو
جی۔ پارس ناتھ جی۔ مہابیر جی۔ وغیرہ کی مورتیاں بنائیں۔ اور ایسی جگہ بنائیں۔
جہاں ان بزرگوں نے لاکھوں انسانوں کو دھرم اُپدیش دیا۔ اُنکو اُن کے فرائض
ادا کرنے کی ہدایت کی۔ جیو ہنسا کو بند کرایا ہے۔ نشہ۔ چوری۔ جھوٹ۔ زنا۔ وغیرہ
پاپوں سے متنفر کیا۔ ایسی جگہ۔ اس دیس میں شری شیکھر جی۔ گرنار جی۔ کوہ آبو۔
شترنجے جی۔ وغیرہ وغیرہ ہیں۔ اور تیرتھ چھیتر کہلاتے ہیں۔ تیرتھ چھیتر کے معنے
گھاٹ کے ہیں۔ گویا یہ جگہ ایسی ہیں جہاں دھرم روپی کشتی میں بیٹھ کر جیو سنسار
سمندر سے پار ہوتے تھے۔ اور سنسار کے دکھوں سے رہائی پا۔ نجات ابدی یا سُرگ
حاصل کرتے تھے۔ یا جہاں دنیا دار منی۔ ارجکا (ساد ہوئی) شراوک و شراوکا (جو چار
تیرتھ کہلاتے ہیں) کے ورت لیکر اپنا کلیان کرتے تھے۔ ان تیرتھ چھیتروں میں
بڑی اچھی اچھی مورتیاں بنی ہوئی ہیں۔ جن کو دیکھ کر انسان کے دل میں ان مہاتماؤں
کی جن کی وہ مورتیاں ہیں اُنکے کئے ہوئے اُپکاروں کی یاد آتی ہے۔ اُسکے منہ سے
خواہ مخواہ اُن کی استتی (تعریف) نکلتی ہے۔ استتی کرتے کرتے اُس کا اثر ایسا
ہوتا ہے کہ انسان مورتی کے آگے ہاتھ جوڑنے لگ جاتا ہے یا پاؤں پڑ جاتا ہے۔ اس
بھگتی بھاؤ کو وہی شخص محسوس کرتا ہے جو اُن کاموں کی جو اُن بزرگوں سے

سیکھنا چاہتا ہے تو وہ پہلے دیوار پر ایک سیاہ نشان بنا کر اس پر تیر مارتا ہے
اور جس وقت مشق ہو جاتی ہے۔ پھر وہ اُس نشان کو استعمال نہیں کرتا۔
اسی طرح جو شخص دھیان لگانے کی مشق کرنا چاہتا ہے۔ وہ بھگوان کی مورتی
کے سامنے بیٹھ کر اسکو اپنے دھیان کا ذریعہ بناتا ہے۔ اور پھر جب مشق ہو جاتی
ہے۔ تب اُس کو مورتی کے درشن کرنے کی کچھ ضرورت نہیں رہتی۔ چنانچہ سانویں
گن استھان میں چڑھتے ہوئے مُنی کے واسطے مورتی پوجن کی کوئی ضرورت
نہیں ہے۔ کیونکہ اُس وقت وہ خود ویسا ہی جن ہو جاتا ہے۔ لیکن جو شخص ابتدائی
حالت تک مورتی بدون دھیان کا لگانا۔ اور چت کا ایکسو کرنا چاہتا ہے وہ گویا خلا
میں تیر پھینک کر تیر اندازی سیکھنا چاہتا ہے۔ جو نا ممکن ہے۔ اب یہ تو ثابت
ہو گیا کہ جن پرتما نیک خیالات کے پیدا کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ مگر پھر یہ سوال
پیدا ہوتا ہے کہ اسکی پوجا کرنے سے کیا فائدہ ہے؟

لفظ پُوجا کے اصلی معنے کسی گن وان کی عزت و تعظیم کرنے کے ہیں۔ جو
لوگ اپنی قوم کا۔ اپنے ملک کا۔ یا تمام انسانوں کا اپکار کرتے ہیں۔ اُنکو کسی طرح کا
فائدہ پہنچاتے ہیں۔ اُنکے دکھ دور کرتے ہیں۔ وہ ہمیشہ اور ہر ملک میں قابل تعظیم
سمجھے جاتے ہیں۔ وہ اپنی صفات حسنہ کی وجہ سے ہر ایک کا دل اپنی طرف کھینچ لیتے
ہیں۔ اور اُن میں خود بخود کچھ ایسی کشش سی پیدا ہو جاتی ہے کہ دوسرے انسان
خواہ مخواہ اُن کی طرف رجوع ہو جاتے ہیں۔ اور جس طرح بھی بن سکے اُنکی تعظیم کرتے
ہیں۔ اُن کے آگے ہاتھ جوڑتے ہیں۔ اُن کے پاؤں میں پڑتے ہیں۔ دیکھ کر کھڑے
ہو جاتے ہیں۔ اُنکی خدمت کرتے ہیں۔ پھل پھول اُنکے سامنے پیش کرتے ہیں۔
وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب کچھ پُوجا کہلاتی ہے۔ جس قوم میں گنوان کا ادب و تعظیم کیا جاتا
ہے۔ وہ قوم و ملک ہمیشہ خوش حال رہتا ہے۔ اور جو قوم و ملک احسان فراموش۔

پیدا کرنے کے لئے نیک اور عمدہ کارن کی تلاش درکار ہے۔ چنانچہ ارہنت دیو کی پرتما دیکھ کر دل میں ویراگ ہوتا ہے۔ اور وہ مورتی اس ویراگ بھاؤ اور نیک خیال کا کارن بنتی ہے۔ جیسا کہ پنڈت بھودرداس جی نے شری پارشس پران میں کہا ہے۔ دوہا۔

جن پرنامن پن بہو بندھے انتقاناہ ۔ رتن بھاون کو منت ہے جن پرتما جگ ماہ
ویتراگ مندر ترکہہ شدھ آوے بھگوان ۔ وہی بھاؤ کارن مہاپن بندھ کو جان
راگ دویش برجت ال سکھ دکھ داتا ناہ ۔ درپن دت بھگوان ہیں یہ آتو اُرماہ
بدپی شلپی کرت کرتم جنور جبب اچیت ۔ تدپی سہی انتر بگھے شبھ بھاون کو ہیت

ترجمہ۔ جن نیک خیالات سے پن کا بندھ ہوتا ہے۔ اُن کے پیدا کرنے والا بھگوان کی مورتی ہے۔ تارک الدنیا کی تصویر کو دیکھ کر پرماتما کا خیال آتا ہے اور یہی خیال پھر مہاپن بندھ کا باعث ہوتا ہے۔ یاد رکھو کہ بھگوان کی مورتی الفت اور نفرت سے مبرا ہے۔ نہ کسی کو دکھ دیتی ہے۔ اور نہ سکھ دہ تو مثل آئینہ کے ہے۔ یعنے جیسا سیدھا یا ٹیڑھا منہ آئینہ کے سامنے کیا جاتا ہے ویسا ہی اس میں نظر آتا ہے۔ اِسی طرح بھگوان کی مورتی بھی پوجنے والے کو اُس کے خیالات کے اجر ملنے میں مدد ہوتی ہے۔ اگرچہ بھگوان کی مورتی سنگ تراش کی بنائی ہوئی مصنوعی شے اور جڑ وستو ہے۔ تاہم دل کے اندر نیک خیالات پیدا کرنے کا سبب ہے ٭

جس طرح ایک رنڈی کی تصویر دیکھ کر فاسد خیال پیدا ہوتا ہے۔ ایک بہادر شخص کی مورتی دیکھ کر دلیری آتی ہے۔ اُسی طرح ارہنت دیو کی پرتما دیکھ کر نیک خیال اور ویراگ بھاو پیدا ہوتا ہے۔ نیک خیال کو پیدا کرنے کے علاوہ پرتما دھیان کو سدھارنے کا بھی کام دیتی ہے۔ جیسے جب کوئی شخص تیر اندازی

اِس کے اُسنے گدسے پن کا کام کیا۔ اور رامچندر جی کی استری سیتا جی کو چُرا کر لیگیا
جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اُس کا اور اُس کے خاندان کا ستیاناس ہوگیا۔

غرضیکہ جب بزرگانِ سلف نے عام لوگوں کے سمجھانے کے واسطے مختلف
بھاؤں کی تصویریں بنائیں۔ تو اُنہوں نے میشور کا بھی چتر بنایا جس کا سب سے
اعلیٰ نمونہ جین دگمبر مورتی ہے۔ جس سے وِتیراگتا۔ نِرموہتا۔ آتم اسپنتا۔ پرم شانتا
اور پرم آنند تا ٹپکتی ہے۔ اور دیکھنے والوں پر اپنی اِن صفات کا اثر ڈالتی ہے
جینیوں کی یہ مورتی سکل پرماتما کی تصویر ہے۔ اور مانند دیگر اہلِ ہنود کی مورتیوں کے
سنساری جیون کیسی اور گرہستیوں جیسی نہیں ہے۔ یعنی نہ اِس کے پاس استری
ہے۔ نہ کوئی ہتھیار ہے۔ اور نہ کوئی پوشاک وغیرہ سامان عیش ہے۔ دنیادار کو دنیادار
کی تصویر دیکھنے سے کچھ روحانی فائدہ حاصل نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ ایسا تو وہ خود
بھی ہے۔ بلکہ اُسکو شانتی حاصل کرنے کے واسطے ویراگ مئی مورتی کے درشنوں
کی ضرورت ہے۔ انسان کے نیک و بد ہونے کا دارومدار اُس کے خیالات پر ہے
کیونکہ خیال ہر نیک و بد کام کی سب سے پہلی منزل ہے۔ ہر ایک کام کا سب سے
پہلے خیال ہی پیدا ہوتا ہے۔ خیال کے بعد خیال کردہ بات۔ ارادہ اور زبان پر آتی
ہے۔ اور پھر اُس پر عمل کیا جاتا ہے۔ اور یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ کوئی کارج اپنے
کارن بدون نہیں ہوتا۔ چنانچہ خیال بھی بغیر کسی کارن کے پیدا نہیں ہوتا۔ جیسے
ایک معشوق کی یادآوری کے کارن اُسکی صفات کا سُننا۔ اُسکی انگوٹھی کا دیکھنا
اُسکی چھٹی کا پڑھنا۔ اُسکی تصویر کا دیکھنا ہوسکتے ہیں۔ اِسی طرح نیک خیال کا
کارن۔ نیک آدمیوں کی داستانیں سُننا۔ اور اُنکی تصویریں اور فوٹو دیکھنا ہیں۔
ایسے کارن بہرنگ (بیرونی) کارن کہلاتے ہیں۔ اور ان کا ہونا ایسا ہی ضروری ہے
جیسا کہ ایک گھڑے کے بنانے کے واسطے چاک کا۔ انسانوں کو نیک خیالات پیدا

ہیں۔ اِس خواص صفت کو بہ نظر رکھتے ہوئے ہم ویسا ہی عمل کرتے ہیں۔ اِس طرح
کی مشق سے وہ صفت ہمارے اندر پیدا ہو جاتی ہے۔ پس ایشور بھگتی سے یہی
مطلب ہے۔ اُس کے نام لینے سے یہی غرض ہے۔ اُس کی مالا جپنے سے یہی مدعا
ہے۔ پرمیشور ہماری زندگی کا آدرش ہے۔ اور ہماری سنسار روپی سمندر میں بہتی
ہوئی کشتی کے لئے لائٹ ہاؤس ہے۔

مورتی پوجن

جو نجات کے متلاشی ابھی مبتدی ہیں اور پرمیشور کی صفات کو اپنے چنچل دل میں جگہ
نہیں دے سکتے۔ اُن کے واسطے بزرگانِ قدیم نے اُسکی صفات پرم ویراگتا۔ پرم
آنندتا۔ پرم شانتی وغیرہ کو : Personify مجسم کر کے اُسکی مورتی بنائی ہے
جس کو سامنے رکھ کر مبتدی لوگ اُسکی صفات کا دھیان اپنے دل میں کر سکتے ہیں
بزرگانِ سلف نے عام لوگوں کو سمجھانے کے واسطے بہت سی مورتیاں بنائی ہیں۔
مثلاً کام دیو کی مورتی۔ بڑی خوبصورت مگر آنکھوں سے اندھی بنائی ہے۔ اُس کے
ہاتھ میں پھولوں کی کمان دی ہے جسکو وہ چھوڑتی ہے۔ ایسی مورتی بنا کر لوگوں کو
سمجھایا ہے کہ کام (شہوت) کے بس میں ہوا ہوا آدمی اندھا ہو جاتا ہے۔ نیک و بد
میں تمیز نہیں کر سکتا۔ اُس کا دل استری کی میٹھی میٹھی اداؤں سے جو ہر کا کام دیتی
ہیں گھائل ہو جاتا ہے۔ راون کی مورتی بنا کر اُس کے دس سر اور بیس ہاتھ لگائے
ہیں۔ اور دس سروں کے اوپر ایک گدھے کا سر بھی لگایا ہے۔ سر عقلمندی کا۔ ہاتھ طاقت
کا اور گدھا بیوقوفی کا نشان ہے جس سے یہ مطلب ہے کہ راون ایک دانا تھا کہ اُس میں
دس سروں کی عقل تھی اور وہ ایسا زور آور تھا کہ بیس ہاتھوں کی طاقت تھی مگر باوجود

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد — کسے را با کسے کارے نباشد

مگر اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسا جیو جو مکت کو چلا گیا ہے۔ ہمارا کیا بھلا کر سکتا ہے
اور جب اِس کا انتظام دنیا میں نیکی اور بدی کے پھل دینے میں کوئی تعلق نہیں ہے
تو اسکی پرستش کرنے سے اور اس کا نام لینے سے کیا فائدہ ہے؟ درحقیقت پرماتما
ہماری آتما کے لئے موڈل ہے۔ وہ ہمارا آدرش ہے۔ جیسے طفلِ مکتب کو اپنا خط
درست کرنے کے واسطے کاپی سلپ کی ضرورت ہے۔ کاپی سلپ ہمارا ہاتھ پکڑ کر ہمسے
نہیں لکھواتا۔ نہ ہم کو لکھنے کی نے کہتا ہے۔ لیکن ہم اُس کو اپنا آدرش بنا کر اس کی نقل
کرتے ہیں۔ اِسی طرح پرماتما اُداسین اور ویتراگ ہوتے ہوئے اور ہمارے کسی کام
میں دخل نہ دیتے ہوئے ہمارے لئے ہمارے کلیان کا کارن بنتا ہے۔ جو مذہب
آستک کہلاتے ہیں وہ سب ایشور کے وجود سے تو اقرار ہی کرتے ہیں۔ اگر ان میں
نااتفاقی ہے تو اُسکی صفات کے بابت ہے۔ ور ایشور کے جتنے نام ہیں وہ سب
صفتی نام ہیں۔ اور یہ صفتی نام اُپاسنا کرنے والوں نے اپنے مطلب کے موافق
جو وہ اُس سے نکالنا چاہتے ہیں رکھے ہوئے ہیں۔ مثلاً روزی کا طالب اسکو سرب
شکتیمان۔ قادرِ مطلق وغیرہ ناموں سے پکارتا ہے۔ سکھ کا خواہشمند اُس کو اننت سکھ
کا بھنڈار و منبعِ سرور بتلاتا ہے۔ گیان کا طالب سروگیہ و عالمِ کل نام دھرتا ہے۔ ویراگ
پسند ویتراگ۔ نیائے کا چاہنے والا نیائے کاری۔ گناہ کی معافی مانگنے والا۔ رحیم و
کریم۔ دیالو۔ اور نجات کا متلاشی پرم ہت۔ اُپدیشک۔ سروگیہ۔ اور نردوش کہکر
اُس سے مدد مانگتا ہے حتٰی کہ دشمنوں پر فتح چاہنے والوں نے اِس جنم و مرن سے رہت
وراگ دویش سے مبرا پرماتما کو اسر سنگھار کرنے کے لئے اوتار لینے والا تک بتلایا ہے
اِن سب سے یہی ظاہر ہے کہ وہ دراصل ہمارا آئیڈیل (آدرش) ہے اور جیسا ہم بننا
چاہتے ہیں۔ ہم اس کو اُس ہی روپ میں دیکھتے ہیں۔ اور اُس کا ویسا ہی نام پکارتے

اور پھر وہ پاک روح دنیا میں نہیں آتی۔ کیونکہ پھر کرم روپ بیج نہ رہنے سے جگت روپ
درخت نہیں اُگ سکتا۔ اِس دلیل سے آریہ سماج کے مکتی سے واپس آنے کے مسئلہ
کی تردید ہوتی ہے۔ اور پورانک مت کے اوتار وہارن کے مسئلہ کی اور ایشور کا متونیک
اور اموزتیک دونوں ہونا ثابت ہوتا ہے۔ جیو جو مکتی میں جاتے ہیں اُن کا گیان وگن
یکساں ہوتا ہے۔ اِس لئے وہ تمام مل کر ایک روپ برہم ہوتے ہیں۔ مگر اپنی ہستی علیحدہ
علیحدہ قائم رکھتے ہیں۔ ویدانت مت میں جو جیو کا برہم میں ملجانا اور اُس میں لَے ہو
جانا لکھا ہے وہ دُرست نہیں ہے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ جیو کرموں کا ناش کر کے گوڈہڈ
God head جس کا دوسرا نام "برہم" ہے میں مل جاتا ہے۔ اور ایک رُوپ
ہوجاتا ہے۔ جیو کا مقصد اعلیٰ یہی ہوسکتا ہے۔ نہ یہ کہ وہ اپنی ہستی ہی کو کھو بیٹھے جیسا
کہ ویدانت مت کا خیال ہے۔ اِس طرح پرمیشور کے ایک اور انیک ہونے کا مسئلہ
حل ہوتا ہے۔ لوگ ایشور کو سرب ویاپک کہتے ہیں۔ لیکن سرب ویاپک کا اصلی مطلب
نہیں سمجھتے۔ جب ایشو جیو ہی کی ایک حالت کا نام ہے۔ اور جیو گھٹ گھٹ میں براجمان
ہے۔ تو اِس طرح ایشور سرب ویاپک ہے۔ اس ہی راز کو سمجھ کر منصور جیسے جیوں نے
"انا الحق" کا نعرہ بلند کیا ہے۔ اور ویدانت کے رموز دانوں نے "تت تو امسی" کہا ہے
دوسرے ایشور بذریعہ اپنے گیان کے سرب ویاپک ہے۔ کیونکہ وہ اپنے گیان سے دنیا
کے ہر جیو اور ہر شے کی ہر حالت کو یک دم جانتا ہے۔ مگر ایک ایشور کا سب میں کسی اور
طرح ہونا ممکن نہیں ہے ؞

شدھ مکت یافتہ جیو یا پرماتما اننت درشن۔ اننت گیان۔ اننت سکھ۔ اننت ویرج
والا اجر۔ امر۔ پوتر۔ اموزتیک۔ اور ویتراگ ہوتا ہے۔ وہ اپنے سرور روحانی میں مست
رہتا ہے۔ وہاں اِسکو کسی قسم کی خواہش کسی قسم کا دُکھ نہیں ہوتا۔ اِس کو کسی سے کچھ
مطلب نہیں ہوتا کسی نے کیا اچھا کہا ہے ؎

میلمہ کی ہوگئی تو چوراسی لاکھ جونیوں سے رہائی بھی ہوگئی۔ جنم مرن کے جھگڑے سے
بری ہوگیا۔ بری ہونے کا ہی نام نجات یا مکتی ہے۔ ایسی حالت میں جیو کا نام پرماتما
یا مالم کل ہوجاتا ہے۔ جیسے بتی چراغ سے ملکر خود چراغ ہوجاتی ہے۔ اور درخت اپنے
ہی سے گھس کر آگ ہوجاتا ہے۔ ایسے ہی انتر آتما اپنے اصلی سبھاؤ میں لگ کر شدھ
ہوجاتا ہے اور پرماتما کہلاتا ہے۔ پرماتما کی دو قسمیں ہیں ایک سکل پرماتما۔ یا جیون مکت
دوسرا نکل پرماتما یا بدیہہ مکت۔ جیون مکت کی حالت جیو کی اُس وقت ہوتی ہے۔
جب اُسکو کیول گیان ہوتا ہے۔ یعنی جب وہ سب اشیاء کی ہر حالت کو جاننے لگتا
ہے اور اٹھارہ دوشوں سے بری ہوجاتا ہے (دیکھو صفحہ ١٦٥) اُس وقت جیو کے
آٹھ کرموں میں سے چار گھاتیا کرم تو بالکل دور ہوجاتے ہیں۔ اور باقی چار اگھاتیا کرموں
کی خاص خاص پرکرتیاں باقی رہ جاتی ہیں۔ اس وقت وہ اپنے آخری جسم میں ہوتا ہے
اور سنساری جیووں کو دھرم اُپدیش دیتا ہے۔ اور جس رستہ پر چلکر اُس کو یہ درجہ
حاصل ہوا ہے اُسکی تعلیم و تلقین دوسروں کو کرتا ہے۔ وید و شاستر اُس ہی وقت بنتے
ہیں۔ بعض مذہب والے جو پرماتما کو صرف امورتیک مانتے ہیں۔ اور پھر کہتے ہیں۔ کہ
اُس نے وید اور شاستروں کا اُپدیش لوگوں کو دیا غلطی کرتے ہیں۔ کیونکہ وید وغیرہ شاستر
الفاظ کا مجموعہ ہیں۔ اور الفاظ کا ادا کرنا زبان اور حلق کے بدون نہیں ہوسکتا۔ اس لئے
بدون جسم والے پرماتما کے۔ یا یوں کہیں کہ جیون مکت کی حالت ماننے بدون ایشور کا
اُپدیش دینا تسلیم کرنا بالکل خلاف عقل ہے۔ جب وہ سکل پرماتما اگھاتیا کرموں کا
بھی ناش کردیتا ہے اور آیو کرم کو ختم کرکے آخیری جسم کا تیاگ کردیتا ہے تو پھر نکل پرماتما
یا بدیہہ مکت کہلاتا ہے۔ اُس وقت جیو کا تعلق جسم اور کرم سب سے چھوٹ جاتا ہے
پاک جیو رہ جاتا ہے۔ اس کا اکار اپنے آخری جسم کے ساتھ صرف ایک عکس کی مانند رہتا ہے

جب جیو کرموں سے رہائی پاکر اور پُدگل سے علیحدہ ہوکر نجات حاصل کر لیتا ہے تو
اِس ہی کا نام جیو آتما سے پرماتما ہو جاتا ہے۔ جیو کے بلحاظ گیان کے تین حالتیں ہیں
جب اُس کا گیان تحوّن پر گیانا ورن کرم کا گاڑھا پردہ پڑا ہوا ہوتا ہے اور وہ اپنے اور
پرائے میں یعنے جیو۔ آتما۔ اور پدگل میں تمیز نہیں کرتا۔ پدگل کو ہی آپا جانتا ہے۔
جسم کے ساتھ تعلق رکھنے والے زن و فرزند کو اپنا سمجھتا ہے۔ کسی کو دوست سمجھکر
اُس سے محبت۔ کسی کو دشمن مانکر اُس سے دشمنی کرتا ہے۔ اشیاء دُنیا اور لذات
محسوسات کا دلدادہ ہوتا ہے۔ اصلیت کو نہیں سمجھتا۔ رسّی کو بھرم سے سانپ سمجھتا ہے
ایسی حالتِ بے تمیزی میں جیو کو بہر آتما یا جاہل کہتے ہیں۔ اور جب وہ بھید گیان
سے جیو اور پدگل میں۔ نیک و بد میں فرق معلوم کر لیتا ہے۔ اشیاء کی حقیقت سمجھ
لیتا ہے۔ اور جانتا ہے۔ کہ میرا نہ کوئی دوست ہے نہ دشمن ہے۔ نہ عورت ہے۔
نہ مرد ہے۔ نہ باپ ہے نہ بیٹا ہے۔ بلکہ یہ صرف ایک دُنیاوی رشتہ مثل سرائے
کے مسافروں کے ہے۔ اور وہ دُنیا میں رہتا ہوا۔ دُنیا کی اشیا میں محو نہیں ہوتا۔ کنول
کے پھول کی طرح جس طرح وہ پانی میں رہتا ہوا بھی پانی سے اُوپر ہمیشہ علیٰحدہ رہتا ہے
زندگی بسر کرتا ہے۔ اور بھرم کو دُور کر کے رسّی کو رسّی سمجھنے لگتا ہے۔ اور اس میں سانپ
کا بھرم چھوڑ دیتا ہے۔ تو ایسی حالت والے جیو کو انتر آتما یا عارف بولتے ہیں۔ اِس انتر
آتما کی حالت میں جیو پہلے اکٹھے کئے ہوئے کرموں کی نرجرا کرتا ہے۔ اور آیندہ کرم
باندھنے سے رُکتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پہلے اکٹھے کئے ہوئے کرم آہستہ
آہستہ دُور ہو جاتے ہیں۔ جب پہلے کرم دور ہو گئے اور آیندہ باندھے نہ گئے تو جیو اکیلا
رہ جاتا ہے۔ اُس کا ساتھ پدگل سے ہٹ جاتا ہے۔ جب پدگل سے اور پدگل روپ

اوچھٹے پرتماوا سے کا کام ہے۔ اُن لوگوں سے کرایا جاتا ہے جو پاتشک بھی کہلانے
کے لائق نہیں ہیں۔ اِس گڑبڑ کا نتیجہ یہ ہے کہ آجکل صرف پہلی پرتما والا بھی کوئی
ہی نظر آتا ہے۔ ایسا کہنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کوئی شخص سبزی کھانا اور رات کا
بھوجن ترک نہ کرے۔ بلکہ مدعا یہ ہے کہ باقاعدہ دھرم کو پالن کرے۔ جو شخص باقاعدہ
جماعت وار تعلیم پاکر سند حاصل کرتا ہے وہی تعلیم یافتہ سمجھا جاتا ہے۔ مکتبی تعلیم
جہاں نہ کوئی سلسلہ ہے اور نہ قاعدہ تعلیم نہیں سمجھی جاتی۔ جین مذہب پر چلنا۔ اِس
بے قاعدگی ہی کی وجہ سے مشکل ہو رہا ہے۔ اِس لئے مناسب ہے کہ پہلے آٹھ مول گن
دھارن کئے جاویں اور پھر آہستہ آہستہ اپنی طاقت کے مطابق آگے چلا جاوے۔
اور گرہست آشرم کو چھوڑ تارک الدنیا کا سلسلہ شروع کرے اِس طرح میں نے آپ کو ان
ٹوٹے پھوٹے مختصر لفظوں میں بتا دیا ہے کہ سمیک درشن گیان اور چارتر کے اکٹھا کرنے سے
مکتی ملتی ہے۔ اسکو حاصل کیا جاوے۔

نجات یا مکتی

شُدھ مکت یافتہ	جیو ہی کا نام پرماتما ہے جو اننت درشن

اننت گیان۔ اننت سکھ۔ اننت ویرج والا اجر۔ اور پوتر۔ امورتیک۔ اور
ویتراگ ہے۔ وہ سنساری جیو کے لئے موڈل (نمونہ) بنکر اُسکی راہِ
نجات میں رہبر کا کام دیتا ہے۔ اِس لئے ہر انسان کو اپنی بہبودی اور مکتی
حاصل کرنے کے لئے اُسکی پرستش واجب ہے ؏

میں رہتا ہے اِس لئے یہ بان پرست آشرم کہلاتا ہے۔اور اس ہی کا نام اپاد لنگ بھی ہے۔اِس کے بعد سنیست آشرم ہے۔جس میں منی یا سادھو ہوتے ہیں۔ جن کو جن کلپی۔چترینگی۔مت سرگ لنگی بھی کہتے ہیں۔اور جو بالکل برہنہ اور جنگل میں رہتے ہیں۔ان کے اقسام رشی منی۔سادھو۔اوریتی۔اور پھران کے بھی کتنے ہی بھید ہیں۔جن کو شاستروں میں دیکھنا چاہیئے۔اِن کے لئے چوتھا اور آخیری پرشارتھ موکش پرشارتھ حاصل کرنا ہے۔

دگمبر فرقہ کے شاستروں سے مطابق شودر چھولک تک ہوسکتا ہے۔ایلک اور منی نہیں ہوسکتا۔ایلک اور منی۔برہمن۔اور چھتری۔اور ویش۔تین بڑے کُل والے انسان ہی ہوتے ہیں۔سوتیامبر فرقہ کے خیال میں ہر انسان خواہ وہ کسی ورن کا ہو منی تک ہوسکتا ہے۔لیکن ان کے موجودہ منی جن کو وہ ستھاور کلپی منی کہتے ہیں پرگرہ کے پورے تیاگی نہیں ہوتے۔لہٰذا دگمبر فرقہ کے خیال کے مطابق انکو چھولک کے درجہ تک سمجھنا چاہیے۔دگمبر فرقہ میں جن کو منی کہا ہے وہ سوتیامبر فرقہ کی اصطلاح میں "جن کلپی منی" کہلاتے ہیں۔جو بالکل برہنہ اور جنگل میں رہتے ہیں۔ایسا ہی حال ارجکا کا ہے +

دھرم پر چلنے کا راج مارگ (شاہراہ اور پختہ سڑک) تو یہی ہے کہ پہلے برہمچاری رہ کر دینی و دنیوی علوم سیکھے۔پھر گرہست آشرم میں داخل ہو کر پہلے پاکشک شراوک بنے اور پھر شراوک کی پہلی پرتما میں داخل ہو۔پھر دوسری میں۔پھر تیسری میں۔اور اس طرح درجہ بدرجہ دھرم میں ترقی کرے۔لیکن آجکل یہ سلسلہ بالکل ٹوٹ گیا ہے۔اور دگمبر فرقہ میں تو کوئی گرو بھی نہیں رہا ہے جو شراوکوں کو سلسلہ وار دھرم پر لگاوے۔اِس لئے لوگ اپنے من مانا دھرم کرنے لگ گئے ہیں۔سبزی کا تیاگ جو پانچویں پرتما میں بھی نہیں ہے۔چاروں قسم کے بھوجن کو رات میں کھانا جو چھٹی پرتما میں ہے۔ورت رکھنا جو دوسری

سوتک سوتک یا بچہ کے جنم لینے کی وجہ سے جو اشدھی مانی جاتی ہے وہ تین طرح کی ہے ایک سراو (स्राव) دوسرے پات۔ تیسرے پرسوت۔ جو گربھ تیسرے یا چوتھے مہینے گر جاوے اُس کو سراو جو پانچویں یا چھٹے مہینے اسقاط ہووے اسے پات بعد ازاں بچہ پیدا ہونے کو پرسوت کہتے ہیں۔ گربھ سراو و گربھ پات میں ماتا کو صرف اتنے دن تک اشدھ سمجھنا چاہئے جتنے مہینے کا گربھ تھا۔ پتا وغیرہ صرف اشنان کرنے سے شدھ ہو جاتے ہیں۔ گربھ پات کے موقعہ پر ایک روز کا اشوچ (ناپاکی) ماننا چاہیئے

عام طور پر سوتک دس دن تک مان کر گیارہویں روز گھر۔ کپڑا وغیرہ شدھ کر کے مٹی کے پرانے برتنوں کو تبدیل کر کے بھگوان کے درشن کرنے چاہئیں۔ گوت کے لوگوں کو سوتک پانچ روز ماننا چاہیئے (دیکھو دھرم سنگرہ شراد کا چار شلوک ۲۵۸ تا نہایت ۲۶۱۔ ہندو مت کی رو سے چھتری کو پانچ دن۔ برہمن کو دس دن۔ ویش کو بارہ دن۔ اور شودر کو پندرہ دن تک سوتک ماننا چاہیئے۔ دیکھو شلوک ۲۶۲۔

پاتک کسی کے مرنے کی وجہ سے جو اشدھی مانی جاتی ہے وہ بھی دس دن تک منا کر گیارہویں دن مکان وغیرہ صاف کرنا چاہیئے۔ بارہویں روز بھگوان کی پوجا کر کے پاتر یا شراوکوں کو بھوجن کرانا چاہیے۔ اگر اپنے گھر میں نوکر مر جائے تو تین دن کا پاتک مانے۔ بچہ اگر پیدا ہونے کے دن مر جاوے تو صرف ایک دن کا۔ آٹھ سال تک کی عمر کے بالک کا پاتک آٹھ روز کا۔ سادھو کے مرنے کا ایک دن کا۔ اور گھوڑے کتے وغیرہ جانوروں کا جب تک اُن کو اُٹھا کر باہر نہ پھینکا جاوے پاتک ماننا چاہیئے۔ دیکھو دھرم سنگرہ شراد کا چار۔ زیادہ حال جین گرنتھوں میں دیکھو۔ یا جو کچھ جہاں رواج ہو ویسا کرو۔ سوتک پاتک میں بھگوان کی پوجا کرنی منع ہے۔ مگر درشن کرنا منع نہیں ہے۔

دسویں پرتما تک گرہست آشرم ہے۔ گیارہویں پرتما والا ایلک جو نکہ جنگل

والی عورت کے چھونے سے آنکھوں کا مریض اندھا ہو جاتا ہے۔ پکوان وغیرہ چیزیں خراب ہو جاتی ہیں۔ اور مجیٹھ وغیرہ کا رنگ بے رنگ ہو جاتا ہے۔

لہذا حیض والی استری کو مناسب ہے کہ وہ ایام حیض میں کُشا کے آسن پر سووے۔ صاف من کر کے یکسو بیٹھی رہے۔ کسی سے نہ بولے اور نہ کسی کو چھوئے نمو کار منتر جپتی رہے۔ دن میں نہ سووے۔ مالتی موگری یا کنہیل کی بیل ہاتھ میں رکھے دہی دودھ کا استعمال نہ کرے۔ سرمہ و تیل کا استعمال نہ کرے۔ زیور نہ پہنے۔ آئینہ میں اپنا منہ بھی نہ دیکھے۔ دن میں ایک دفعہ اپنے ہاتھ پر یا پتے پر لیکر بھوجن کرے۔ اگر دھات کے برتن میں بھوجن کرے تو اسکو آگ سے شُدھ کیا جاوے۔ اگر اس کا کوئی دودھ پیتا بچہ ہو اور وہ اُسکو چھوئے تو صرف پانی چھڑکنے سے اور اُس سے بڑا اشنان کرنے سے شُدھ ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص حیض والی عورت کے ہاتھ کا بھوجن کر لیوے تو اُس کو ایک دو دن کا اُپواس کرنا مناسب ہے تا کہ کوئی بیماری نہ ہو۔

حیض کے دن تین گنے جاتے ہیں۔ اگر سورج غروب ہونے سے پہلے حیض آجاوے تو اُسی روز سے تین دن شمار ہونگے ورنہ اگلے روز سے۔ تین دن تک اشنان کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ چوتھے دن چھ گھڑی دن چڑھے اشنان کر کے کپڑوں اور سوکھی چیزوں کو چھونا چاہیئے۔ (دھرم سنگرہ شراوکا چار ادھیہ ۹ شلوک ۱۷۰) میں لکھا ہے کہ چوتھی رات استری کے ساتھ بھوگ کیا جاوے۔ ورنہ اُس کے بدکار ہونے کا اندیشہ ہے۔ پانچویں دن اشنان کر کے کپڑے تبدیل کر کے مندر میں پوجا کرنا اور کھانا بنانا چاہیئے

اگر کسی عورت کو حیض ہونے سے اٹھارہ دن کے اندر پھر حیض آجاوے تو وہ صرف اشنان کر کے شُدھ ہو جاتی ہے۔ اور اٹھارہویں دن سے اکیسویں دن تک حیض ہونے سے دو دن اور اکیس دن کے بعد ہونے سے تین دن ناپاک رہتی ہے۔ (دیکھو تروِرناچار سوم سین سوری کرت)

سامایک وغیرہ دھرم دھیان میں اپنا وقت گذارے۔ دسویں اور گیارھویں پرتما شراوک کی انٹرنس کلاس ہے۔

استری دھرم شراوک کے جو گیارہ پرتما اوپر بیان کئے گئے ہیں یہ صرف مرد کے ہی واسطے نہیں ہیں۔ بلکہ ان پر عمل کرنے کی عورت کے لئے بھی ہدایت ہے۔ عورت جب دسویں پرتما تک کے ورت پالتی ہے شراوکا کہلاتی ہے۔ اور جب گیارھویں پرتما میں داخل ہوتی ہے تب اسکو ارجکا اور جسکا دوسرا نام آریہ پکا کہتے ہیں۔ ارجکا اپنے پاس صرف ایک سفید ساڑھی اور پچھی اور کمنڈل رکھتی ہے اور سر کے بال نوچ ڈالتی ہے۔ اور چھولک کی طرح بھکشا سے بھوجن کرتی ہے۔

بدھوا کے فرائض اگر کوئی استری اپنے پہلے کرموں کی وجہ سے بدھوا ہو جائے تو اسکو مناسب ہے کہ شراد کا ورت دھارن کرے۔ تمام زیورات کو اتار دیوے۔ دھوتی پہنا کرے۔ اوپر کے کپڑے سے پیشانی کو ڈھانپے رکھے۔ چارپائی پر نہ سویا کرے۔ سرمہ نہ لگایا کرے۔ ابٹنا یا تیل لگا کر اشنان نہ کیا کرے۔ اپنے پتی کا شوک نہ رکھے ورنہ رووے۔ کوئی قصہ کہانی نہ سنے۔ تینوں وقت کوئی ستوتر پڑھا کرے۔ یا شاستر سنا کرے۔ یا جاپ کیا کرے۔ بارہ بھاؤنا کا وچار کیا کرے۔ جہاں تک اپنے سے بنے دان دیا کرے۔ مقوی غذا نہ کھایا کرے۔ دن میں صرف ایک دفعہ بھوجن کیا کرے۔ پان کا استعمال نہ رکھا کرے۔ اگر ان باتوں پر عمل ہوگا تو اسکی زندگی دھرم و سنجم سے گذرے گی۔ ورنہ اس کے خراب ہونے کا اندیشہ ہے (دیکھو تردرناچار)

حیض والی استری کا دھرم عورت کو جو ہر ماہ حیض آتا ہے وہ صرف اندام نہانی سے ہی نہیں آتا۔ بلکہ ان دنوں میں اس کے تمام مسام سے ایک قسم کا خراب مادہ نکلتا ہے اس لئے اس کی چھوئی ہوئی اشیا ناپاک ہو جاتی ہیں۔ اور ان کے استعمال سے بیماری کا اندیشہ ہے۔ لہذا دھرم سنگرہ شراوکاچار ادھیا ۹ شلوک ۲۶۹ میں لکھا ہے کہ حیض

کرتا تھا۔ وہ پہر کو بھوجن کے لئے جو بُلانے جاتا ہے اُس کے یہاں چلا جاتا ہے۔ پہلے سے
نوتہ نہیں مانتا۔ اور نہ یہ کہتا ہے کہ فلاں شئے پکانا۔ نویں پرتما میں نوتہ بھی مان لیتا تھا۔
اور یہ بھی کہہ دیتا تھا کہ فلاں شئے بنوا لینا۔

اُدِشٹ تیاگ پرتما شراوک کی گیارہویں اور آخیری پرتما اُدِشٹ تیاگ نام ہے
اُدِشٹ نام اُس آہار کا ہے جو کسی کے لئے بنایا جاوے۔ چنانچہ اس پرتما والا کسی کے
بُلانے سے بھی کسی کے یہاں کھانا کھانے نہیں جاتا۔ بھوجن کے وقت مُنی کی طرح جاتا ہے
جو بھگتی کے ساتھ کھانا کھلاوے اُس کے ہاں کھا لیتا ہے۔ بند دروازہ کھولتا نہیں۔
آواز کر کے مانگتا نہیں۔ اس پرتما والے شراوک کی دو قسم ہیں۔ ایک چھُلک۔ دوسری
ایلک۔ چھولک وہ جو سفید کوپین اور کھنڈ بستر و کمبل رکھے۔ اپنی مونچھ ڈاڑھی۔
سر کے بال قینچی۔ یا اُسترے سے کتروائے۔ ایک ماہ میں چاروں پرب کے دن
چاروں قسم کا بھوجن تیاگ کر اپواس کرے۔ بیٹھ کر یا اپنے ہاتھ میں رکھ کر۔ یا برتن میں
لیکر کھانا کھاوے یا ہاتھ میں۔ برتن میں لئے ہوئے گرہستی کے گھر میں اُس کے صحن
تک جاوے اور کھڑا ہو کر "دھرم لابھ" کہے۔ اگر وہ آہار کے لئے کہیں تو لیوے۔ ورنہ
دوسرے گھر چلا جاوے۔ اُس کو اختیار ہے خواہ وہ ایک ہی گھر بھوجن کر لیوے خواہ
پانچ گھر تک مانگ کر آخیر گھر بیٹھ کر اور پانی لیکر بھوجن کر لیوے۔ دو برتن۔ ایک آہار
دوسرا پانی کے لئے رکھے اور گرو کے پاس ورت لیوے۔ اور گھر کو چھوڑ کر مٹھ یا مندر
میں رہے۔ سپرش شودر لوہے کا برتن۔ اور برہمن کشتری۔ ویش پیتل وغیرہ دھات
کے برتن رکھے۔

ایلک وہ جو صرف ایک کوپین پیچھی اور کمنڈل رکھے۔ شراوک کے گھر جا کر اکشے
دان کہے۔ کھڑا ہو کر بھوجن کرے۔ صرف ایک برتن پانی کے لئے رکھے۔ بال نوچ
ڈالے جنگل میں رہے اور سردی گرمی کی تکلیف برداشت کرے۔ چلّو میں پانی پیوے

میں آجاویں (۱۰) گوڑ برہمچاری۔ جو پہلے گرہستی ہو کر شاستر پڑھیں اور پھر پیٹ بھرنے کے
قابل نہ ہو کر گھر واپس آجاویں (۵) نیشٹک برہمچاری۔ جس کے سر پر چوٹی اور چھاتی پر جنیو
ہو۔ سفید یا لال کپڑے پہنتے ہوں۔ اپنے گھر پر یا دوسرے گھر کھانا کھاتے ہوں۔

ساتویں پرتما والا نیشٹک برہمچاری ہی ہوتا ہے۔ اسکو چاہیئے کہ بچھونے وغیرہ آرام دہ
بستروں پر نہ سوئے۔ پان نہ کھاوے مہین کپڑے نہ پہنے۔ سنگار نہ کرے۔ جسم پر
تیل وغیرہ نہ لگائے۔ لکڑی کی داتن نہ کرے۔

آرنبھ تیاگ پرتما آٹھویں پرتما آرنبھ تیاگ ہے۔ جس میں ہر قسم کا لین دین چھوڑنا
ہوتا ہے۔ اس پرتما والا اپنا مال و متاع اپنے لڑکوں کے سپرد کر تھوڑا سا روپیہ اپنے
گزارہ کے لیے اپنے پاس رکھ لیتا ہے۔ مگر اس سے کوئی لین دین نہیں کرتا۔
دھرم کے متعلق آرنبھ اس کے رہتا ہے۔ دُنیاوی کاموں کا آرنبھ نہیں رہتا۔

نوٹ۔ نورتی مارگ کا شروع یہاں سے ہو جاتا ہے۔

پرگرہ تیاگ پرتما نویں پرتما پرگرہ تیاگ ہے۔ اِس کا دھارنے والا ہر قسم کے
سامان دُنیا کا تیاگ کر صرف ضروری پارچہ پوشیدنی و برتن کو رکھ لیتا ہے۔ اور اکیلے گھر
میں یا دھرم شالہ میں رہ کر رات دن دھرم دھیان میں گذارتا ہے۔ کسی کے بُلانے سے
بھوجن کرتا ہے۔

نوٹ۔ چھٹی پرتما سے نویں پرتما تک کے شراوک کو مدہم شراوک کہتے ہیں۔ گویا نویں جماعت
تک شراوک کی مڈل کلاس ہے۔

انومتی تیاگ پرتما دسویں پرتما انومتی تیاگ والا شراوک کسی کو دُنیاوی کاموں کے
متعلق صلاح تک نہیں دیتا۔ اِس سے پہلے خود تو نہیں کرتا تھا مگر صلاح مشورہ دیدیا

ان کو کِرت۔ کارت۔ انوموذنا میں فرسبا = ۱۲ × ۳ = ۳۶

اِن کو پانچ اندریوں سے ضرب دو = ۳۶ × ۵ = ۱۸۰

(کیونکہ مُباشرت میں پانچوں اندریوں کی چنچلتا ہوتی ہے)

ان کو دس قسم کے سنسکاروں سے ضرب دو تو = ۱۸۰ × ۱۰ = ۱۸۰۰

ان کو دس قسم کے کام چیشٹا سے ضرب دو = ۱۸۰۰ × ۱۰ = ۱۸۰۰۰

دس قسم کے سنگار یہ ہیں (۱) شریر سنسکار۔ کنگھی پٹی سے آراستہ کرنا۔ (۲) شنگار زیور کپڑے سے جسم کا آراستہ کرنا (۳) ہاسیہ کریڑا۔ یعنی ہنسی مخول کرنا۔ (۴) سنسرگ باچھا یعنے خواہشِ مُباشرت (۵) وِشے سنکلپ۔ یعنی مُباشرت کا ارادہ کرنا (۶) شریر نریکشن یعنے عورت کے جسم کو دیکھنا (۷) شریر منڈن۔ یعنی جسم کو ٹیکا وغیرہ لگا کر سجانا (۸) دان۔ یعنی عورت کو خوش کرنے کے لئے کوئی تحفہ دینا (۹) پورب رَت سمرن۔ یعنے پہلے عیش یاد کرنا (۱۰) من چنتا۔ یا من میں مُباشرت کا خیال کرنا۔

دس قسم کے کام چیشٹا یہ ہیں۔ (۱) چنتا۔ اِستری کی فکر (۲) درشن اِچھا۔ استری کے دیکھنے کی خواہش۔ (۳) دیرگھ اُسواس۔ آہ کرنا (۴) شریر آرتی۔ جسم میں پِیڑ معلوم کرنی (۵) شریر داہ۔ شریر میں جلن پیدا ہونا (۶) مندا گنی۔ ہاضمہ کم ہو جانا اور کھانا نہ پچنا۔ (۷) مورچھا۔ غش آ جانا۔ (۸) مدون مت۔ دیوانہ ہو جانا (۹) پران سندھیہ۔ پران نکلنے کا شبہ کرنا (۱۰) شُکر موچن۔ اِنزال ہو جانا۔

برہم چاریوں کی پانچ قسم ہیں (۱) اُپ نے برہمچاری۔ جو ۸ سال کی عمر میں جنیؤ لیکر پھر گُروکل میں جا کر وِدیا پڑھتے ہیں (۲) اوکِشا برہمچاری۔ جو بدون کسی جنیس دہارن کئے شاستر پڑھ کر گرہست آشرم میں داخل ہوتے ہیں (۳) اونسب برہمچاری۔ جو پہلے چھنلک ہو کر شاستر پڑھیں۔ اور پھر لوگوں کے کہنے سے یا کسی اور سبب سے گرہست آشرم

فوراً قے ہو جاتی ہے چیونٹی کے کھانے سے جلندھر روگ ہو جاتا ہے۔ مکڑی سے کھاج اور کوڑھ تک ہو جاتا ہے۔ رات کو سورج نہ ہونے سے کھانا دیر میں ہضم ہوتا ہے۔ اس سے رات کو کھانا نہ کھانا بیماری اور گناہ دونوں سے بچاتا ہے۔ رات کا کھانا۔ مہابھارت و مارکنڈے پران میں بھی منع کیا ہے۔ اور بودھ مت کا چھٹا شیل بھی یہی ہے۔ اس پرتما والا دن کو مباشرت بھی نہیں کرتا۔ دن کو مباشرت کرنے سے کمزوری زیادہ آتی ہے۔ جو شخص رات کو بھوجن نہیں کرتا اس کے ایک سال میں چھ ماہ کے اُپواس کا پھل ہوتا ہے۔

برہم چریہ پرتما شراوک کی ساتویں جماعت برہم چریہ پرتما کہلاتی ہے۔ جب شراوک اس میں داخل ہوتا ہے تب وہ اپنی استری کے ساتھ بھی بھوگ نہیں کرتا ہے۔ وہ من۔ بچن۔ کائے۔ کرت۔ کارت۔ انو مودنا۔ ہر طرح سے استری بھوگ کا تیاگ کرتا ہے اور شیل کی نو باڑ پالتا ہے (۱) جہاں استری رہتی ہو وہاں نہ رہنا (۲) محبت کی نگاہ سے عورت کی طرف نہ دیکھنا (۳) محبت آمیز گفتگو نہ کرنا (۴) سنگھار نہ کرنا (۵) عورت کے بستر پر نہ سونا (۶) سابقہ عیش یاد نہ کرنا (۷) مقوی غذا نہ کھانا (۸) عشقیہ قصہ کہانی نہ پڑھنا نہ سننا (۹) شکم سیر ہو کر بھوجن نہ کھانا۔ جیسا کہ زراعت کو مویشیوں کے حملہ سے بچانے کے لئے کھیت کے گرد باڑ بنائی جاتی ہے ویسی ہی شیل (برہم) قائم رکھنے کے لئے یہ نو باتیں باڑ کا کام دیتی ہیں۔

برہمچاری شیل کے اٹھارہ ہزار بھیدوں کو پالتا ہے جو اس طرح پر ہیں:۔

استری جس کو دیکھ کر خواہش پیدا ہوتی ہے۔ چار قسم کی ہوتی ہے۔

دیولی (دیوانگنا) منشی (عورت) پشونی (حیوان) اچیتن یعنی

لکڑی۔ پتھر۔ کاغذ۔ وغیرہ کی تصویر = ۴

ان کو من۔ بچن۔ کائے۔ تین میں ضرب دو = ۳ × ۴ = ۱۲

کو کھاتا ہے تو پراسک کر کے کھاتا ہے۔ پراسک کرنے سے مُراد جیو رہت کرنے
سے ہے۔ وہ چیز کو توڑ پھوڑ کر یا آگ میں پکا کر۔ یا دھوپ میں خشک کر کے۔ یا نمک
یا کھٹائی لگا کر کی جاتی ہے۔ اناج پیس کر یا بھن کر۔ دھان کُٹ کر۔ پھل پک کر پراسک
ہو جاتا ہے۔ دہرم سنگرہ شراوک چار ادھکار ۸ شلوک ۱۶ کے مطابق موسم یا آگ
یا کسی اور طرح پکایا ہوا پھل سچت تیاگ پرتما والا کھا سکتا ہے۔ اور کچے پانی میں لونگ
وغیرہ ڈالکر پی سکتا ہے۔ پانچویں پرتما والے کے صرف اِندری سنجم ہوتے پران سنجم نہیں
ہے یعنے وہ ستھاور جیووں کا گھات اپنی ضرورت کے مطابق کرتا ہے۔ مگر اپنی زبان
کو مزے سے روکنے کے لئے اُن کو جیسا کا تیسا جبکہ وہ سچت ہے نہیں کھاتا۔ اور نہ
کسی کو کھلاتا ہے بیوپار سوتر بھگوتی کے چھٹے سنک میں لکھا ہے کہ دھان۔ جوار۔ کنگنی
مٹر۔ باجرہ۔ یہ پانچ اناج۔ اور مٹر۔ مسور۔ تل۔ مونگ۔ اُڑد۔ کلتھہ و چنا۔ پانچ سال بعد
السی۔ کرڑ۔ کرودا۔ کنگنی۔ ارل۔ سن۔ سرسوں۔ سات سال کے بعد اچت ہو جاتے ہیں
بنولہ بھی تین سال کے بعد پھر بوئے سے نہیں اُگ سکتا۔

پانچویں پرتما تک جگنیہ شراوک کہا جاتا ہے۔ یعنے پانچویں پرتما تک شراوک
کی پرائمری کلاس ہے۔

راتری بھوجن تیاگ پرتما
وودا میتھنہ تیاگ پرتما

شراوک کی چھٹی پرتما (راتری) بھوجن تیاگ ہے۔
اس میں چاروں قسم کا بھوجن۔ دیکھو صفحہ ۲۶۴
تیاگ کرنا پڑتا ہے جس شخص کے راتری بھوجن تیاگ ہے وہ دوسرے کو بھی رات کو
کھانا نہیں دیتا۔ اور رات کے وقت کوٹنے پیسنے۔ جھاڑو دینے وغیرہ کا کام نہیں کرتا
رات کو بھوجن پکانے۔ اور کھانے میں بہت سے چھوٹے چھوٹے جیووں کا جو کہ آنکھ
سے نظر نہیں آتے گھات ہوتا ہے اور بہت دفعہ بڑے بڑے جیو بھی بھوجن میں گر جاتے
ہیں جن کے کھانے سے بہت سے مرض بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً مکھی کھانے سے

۳۵-۱۶-۶-۵-۴-۳-۲-یا ۱- اکشر والے کسی منتر کا جاپ کیا جاتا ہے۔ ۳۵- اکشر والا منتر نمو کار منتر ہے- دیکھو صفحہ ۸۴ کتاب ہذا-

۱۶- اکشر کا منتر

अरहंत सिद्ध आइरिया
उवज्झाया साहू ।

अरहन्त सिद्धा-चार्यो पाध्याय सर्व साधुभ्यो नमः
नमोऽर्हत्सिद्धेभ्यः अरहंत सिद्ध
असि. आ उ सा: अरहंत सिद्ध ॐ

یا سامایک کرتے وقت بارہ بھاؤنا یا کسی اور ستوتی کو پڑھنا اور اپنی آتما کا سچا سروپ وچارنا چاہیے زیادہ دیکھو صفحہ ۲۳۱

سامایک کو سکشا ورت میں بھی شمار کیا ہے اور یہاں علیحدہ پرتما بھی بیان کیا ہے اس کا تفاوت اتنا ہے کہ سکشا ورت والا اشٹمی و چودش وغیرہ پرب دنوں میں تو سامایک ضرور ہی کرتا ہے مگر باقی دنوں میں اس کا نیم نہیں ہوتا۔ مگر سامایک پرتما والا ہر روز تین وقت سامایک ضرور کرتا ہے۔

پروشدوپ باس پرتما چوتھی پرتما پروشدوپباس ہے۔ اس پرتما والا ہر اشٹمی و چودش کو تا عمر بموجب تفصیل صفحہ ۲۲۳ ورت کرتا ہے۔ ورت تو دوسری پرتما والا بھی کرتا ہے مگر اس کی نیم نہیں ہے۔ اس پرتما میں صرف یہی بات زیادہ ہے۔

سچت تیاگ پرتما شراوک کی پانچویں جماعت تیاگ نام ہے اس پرتما والا کوئی کچی سبزی ساگ۔ شاخ۔ کند۔ پھول۔ جڑ۔ بیج۔ وغیرہ کوئی شے جو جیو والی ہو یا جس میں پیدا ہونے کی طاقت ہو نہیں کھاتا۔ ٹھنڈا پانی نہیں پیتا۔ کسی پھل کو منہ سے نہیں کھاتا۔ خشک اناج بھی جس میں بویا جانے کی طاقت ہو نہیں کھاتا۔ جب ان چیزوں

اِس طرح پہلی جماعت والے شراوک کی کارروائی جسکو اوِرت شنک شراوک کہتے ہیں۔ ختم ہوئی۔ اس کا سب سے بڑا کام اپنے اعتقاد کو ٹھیک کرنا۔ چاروں انویوگوں پرتہما نویوگ۔ چرنانیوگ۔ کرنانویوگ۔ دربیانویوگ۔ شاستروں کو پڑھ کر گیان حاصل کرنا اور مِتھیا آچرن کا چھوڑنا ہے۔ نشچے درشن کے حاصل ہوجانے سے وہ اپنی آتما کو شدھ۔ بُدھ۔ گیایک۔ ویتراگ۔ آنندمئی۔ نرنجن۔ اپنی پرنامُوں کا کرتا۔ اور بھوگتا مانتا ہے اور خود ہمیشہ آنند میں رہتا ہے ✦

ورت پرتما ورت پرتما شراوک کی دوسری جماعت ہے۔ اِس درجہ میں مایا۔ متھیا۔ ندان۔ تین شلیہ چھوڑ کر بارہ ورتوں کا پالنا ہوتا ہے۔ یعنی وہ کسی ورت کو باہر کے دکھاوے کے لئے دھرماتما کہلانے کیلئے نہیں کرتا۔ اِس کا نام مایا ہے وہ ورتوں کو پالتا ہوا یہ شبہ نہیں کرتا کہ نہ معلوم ان سے کچھ فائدہ ہوگا یا نہیں۔ اس کا نام متھیا ہے۔ وہ یہ نہیں چاہتا کہ مجھے ان کے کرنے سے سورگ وغیرہ ملجائے جہاں میں بہت سے دیوانگناؤں سے بھوگ کروں اور بہت سے دیوتاؤں پر حکومت کروں۔ اِس کا نام ندان ہے۔ بارہ ورتوں کی تفصیل اِس طرح پر ہے ✦

پانچ انوبرت۔ تین گُن برت۔ چار سکشا ورت تفصیل صفحہ ۲۰۸ لغایت ۲۳۶ دیکھو ورت پرماتما والا شراوک اِن کو معہ اتی چاروں کے کرتا ہے۔ اگر کوئی اتی چار لگ جاوے تو پراشچت لیتا ہے۔ تین گُن برت اور چار شکشا ورت کو سات شیل بھی کہتے ہیں ✦

ساما یک پرتما ورت پرتما کے بعد تیسری ساما یک پرتما ہے۔ اِس پرتما والے کو دن میں تین دفعہ صبح۔ دوپہر۔ شام۔ کو کم سے کم ایک انترمہورت یعنے ۴۸ منٹ اور زیادہ جس قدر عرصہ تک چاہے ساما یک کرنی ہوتی ہے۔ ساما یک میں جن بانی۔ جین دھرم۔ جین پرتما۔ پنچ پرمیشٹی۔ جین مندر۔ ان نو دیوتاؤں کو بندنا کی جاتی ہے۔ اور پنچ پرمیشٹی کا جپ

پانچ اودمبر پھل سے کے اتی چار اجان پھل۔ بدون پھوٹی سپاری پھل کا کھانا۔

جوئے سے کے اتی چار جوا کھیلتے ہوئے بھی کسی کو نہ دیکھنا۔ لوٹری نہ ڈالنا۔ سٹہ نہ لگانا۔ تاش اور گنجفہ بھی شرط لگا کر نہ کھیلنا۔

رنڈی بازی کے اتی چار رنڈی کا ناچ نہ دیکھنا۔ اُس کی رہائیش کی جگہ نہ جانا۔ اور رنڈی بازوں سے صحبت نہ رکھنا۔

چوری سے کے اتی چار محصول چنگی نہ مارنا۔ رشوت نہ لینا۔ کسی کا حق نہ مارنا وغیرہ۔

شکار سے کے اتی چار آٹے یا مٹی کے مرغے وغیرہ کی بھینٹ نہ دینا۔ اور کاغذ یا شمائی کے جانوروں کو نہ توڑنا اور نہ کھانا۔

پر استری سے کے اتی چار کنواری سے صحبت نہ کرنا۔ گندھرب بیاہ نہ کرنا۔

راتری بھوجن کا اتی چار جو پہلی پرتما والا بچاتا ہے وہ یہ ہے کہ دو گھڑی دن رہنے کے بعد اور دو گھڑی صبح ہونے سے پہلے بھوجن نہیں کرتا۔

علاوہ ازیں گیانانند شراوکاچار کے بموجب پہلی پرتما والے شراوک کو ۲۲ ابھکش یا نا خوردنی اشیا بھی جن کی تفصیل صفحہ ۲۲۸ پر درج ہے نہ کھانی چاہئیں ان میں سے بہت سی اشیا اوپر بیان ہو چکی ہیں یہاں انکو ایک جگہ کر دیا گیا ہے۔

---

[1] بیاہ کی چھ قسمیں ہیں (۱) گندھرب بیاہ۔ عورت مرد کا محبت کے بس ہو کر والدین کی بلا مرضی پوشیدہ طور پر آپس میں بیاہ کر لینا (۲) اسر بیاہ۔ جوے کی شرط میں ہار کر اپنی لڑکی دوسرے کو دینا (۳) راکھشس بیاہ۔ دوسرے کی لڑکی زبردستی چھین کر اپنے گھر میں ڈال لینا (۴) پشاچ بیاہ۔ چھل کپٹ سے دوا کے زور سے کسی کی لڑکی کو اڑا لیجانا (۵) آرش بیاہ۔ بن باسی رشی (برہمنوں کے جینیو کے بغیر) اپنی کنیا کو دوسرے بن باسی رشی کے لڑکے کے ساتھ ایک گائے یا بچھڑا دیکر بیاہ دینا (۶) پرجاپت بیاہ۔ والدین کی رضامندی سے پنچوں کے سامنے جو بیاہ ہو۔ ان میں سے پرجاپت بیاہ جائز باقی ناجائز ہیں۔

فرمایا ہے اور جس کی کچھ تھوڑی سی تشریح ہمنے اِس کتاب میں کی ہے۔ ویسا ہی ماننے
کو کہتے ہیں۔ سمیک درشن کا ہی نام آستکتا ہے اور سمیک گیانی یا سچے شردھانی کو ہی
آستک کہتے ہیں۔ اور جھوٹے اعتقادی یا مِتھیاتی کو ناستک سچے اعتقادی یا
سمیکتی میں ۴۸ مول گن اور ۱۵۰ اُترگن پائے جانے چاہئیں۔ ۴۸ مول گن اسطرح پر
ہیں۔ سمیکت کے آٹھ انگ دیکھو صفحہ ۱۶۸ - آٹھ مد دیکھو صفحہ ۱۷۳ - تین موڑھتا دیکھو صفحہ ۱۷۲ - چھ
اناٹن دیکھو صفحہ ۱۷۴ - آٹھ سم بیگ وغیرہ دیکھو صفحہ ۱۷۵ - سات بھے یا خوف دیکھو صفحہ ۱۶۹
پانچ اتی چار بہت بنا دیکھو صفحہ   تین شلیہ دیکھو صفحہ ۲۳۹ - اور ۱۵۰ اُترگن حسب ذیل ہیں۔
پانچ اودبر کا تیاگ تین مکار کا تیاگ اور ست ویسن تیاگ - پانچ اتی چار جو ۴۸ مول گن میں شمار
کئے گئے ہیں وہ یہ ہیں۔ شنکا - کانشا - بچکتسا - انیہ درشٹی پرسنسا انیہ درشٹی سنستو
لیکن یہ آٹھ انگوں میں ہی آگئے ہیں۔ بعض شاستروں میں ان کو الگ گنا ہے۔ انیہ
درشٹی پرشنسا اور انیہ درشٹی سنستو۔ اولوہ درشٹی نام انگ کے بھید ہیں۔ پاکشک
شراوک کے پانچ اودمبر تین مکار اور سات ویسن تیاگ اتی چاروں کے ساتھ نہیں تھا
پہلی پرتما والے کے یہ تیاگ اتی چاروں کے ساتھ ہوتا ہے۔ اتی چار اس طرح پر ہیں۔ ماس
کے اتی چار - چرم کے رکھے ہوئے برتن کا گھی - تیل - پانی وغیرہ - یا چمڑے کے اوزار چھاج
وغیرہ کا چھوا ہوا اناج و آٹا۔

مدیا شراب کے اتی چار بھنگ - گانجہ - وغیرہ نشے کا تیاگ - آٹھ پہر سے
زیادہ کا اچار و مربہ - دہی و چھاچھ - پھپوندی لگی ہوئی چیز کا تیاگ - شرابی کے ہاتھ کا چھوا
ہوا بھوجن و پانی +

مدہو یا شہد کے اتی چار جن پھولوں سے چھوٹے چھوٹے جیو علیحدہ نہیں
ہو سکتے۔ جیسے گوبھی - کچنار وغیرہ اُن کا تیاگ - اور شہد کو کسی دوا وغیرہ میں بھی استعمال
نہ کرنا +

وہ چند مضامین میں داخلے کا امتحان لیتے ہیں۔ اسی طرح جین مذہب کے اچاریہ اور گرو شراوک دھرم میں داخل کرنے سے پہلے یہ معلوم کرتے ہیں کہ آیا اس شخص میں شراوک دھرم گرہن کرنے کی قابلیت ہے یا نہیں اور وہ قابلیت آٹھ مول گن کے معہ اتی چار پالن بیوہار سمیکت کے دھارن اور سات ویسنوں کے تیاگنے کی مشق سے پائی جاتی ہے۔ جو شخص ان میں قابلیت حاصل کر لیتا ہے اُسکو شراوک کے درجہ میں داخل کیا جاتا ہے۔ شراوک دھرم یا گرہست دھرم اس ہی کا نام ہے۔

شراوک کی گیارہ پرتما

شراوک دھرم گیارہ درجوں میں تقسیم کیا ہے (۱) درشن سمکیت پرتما (۲) ورت پرتما (۳) سامایک پرتما (۴) پوشدھ پرتما (۵) سچت تیاگ پرتما (۶) دوا میتھن تیاگ پرتما (۷) برہم چریہ پرتما (۸) آرنبھ تیاگ پرتما (۹) پرگرہ تیاگ پرتما (۱۰) انومتی تیاگ پرتما (۱۱) اودشت سمن بہوت پرتما۔ جن کی تشریح اس طرح ہے۔

درشن پرتما

درشن پرتما دھارمک سکول کی پہلی جماعت ہے۔ اس میں زیادہ تر شردھان یا اعتقاد کی درستی کی جاتی ہے۔ اور اس ہی وجہ سے اس کا نام درشن پرتما ہے۔ کیونکہ درشن سے مراد جین فلوسفی میں اعتقاد سے لی ہے۔ اعتقاد جھوٹا و سچا دو طرح کا ہوتا ہے۔ چنانچہ جین فلوسفی میں سچے اعتقاد کو سمیکت درشن یا صرف سمیکت اور جھوٹے اعتقاد کو متھیا درشن یا صرف متھیات کہتے ہیں۔ پھر سچے اعتقاد یا سمیکت کی دو قسمیں ہیں۔ ایک بیوہار سمیکت۔ دوسرے نشچے سمیکت۔ بیوہار سمیکت سچے دیو۔ سچے گرو۔ سچے دھرم کے ماننے۔ اور جھوٹے دیو۔ جھوٹے گرو۔ اور جھوٹے دھرم کے چھوڑنے کو کہتے ہیں۔ ان کی پہچان کے لئے دیکھو صفحہ ۱۶۵ لغایت ۱۶۸۔ یہ بیوہار سمیکت تو درشن پرتما میں داخل ہونے سے پہلے پاکشک کی حالت میں ہی ہو جاتی ہے۔ درشن پرتما میں داخل ہو کر نشچے سمیکت حاصل ہونی چاہیئے۔ نشچے سمیکت سچے دیو (جس کو آپت بھی کہتے ہیں) کے فرمائے ہوئے سات تتوؤں کے سروپ کو جیسا انہوں نے

جو پاد شاسنروں نے دوزخ میں بھگتنا تبلایا ہے۔ اسکی چاشنی بشکل آتشک و سوزاک وغیرہ اس ہی قالب اور اس ہی دنیا میں مل جاتی ہے۔ اس موذی (زنا کاری) کے کم ہوئے کے واسطے مندرجہ ذیل منتر ہے۔ جس کے بار بار جپنے سے اس کا زہر دور ہو سکتا ہے +

سویا اسم - از دہرم پریکشا

اگیانی کہت کچ کنکم کنک چھوی	گیانی من میں بچاسے ماس گرنتھ ہو رہی
اگیانی کہت بھگ امرت کو رس کنڈ	گیانی یوں بچار سے مافو سونت کی ہو جہی
اگیانی نہار بند دیکھ دیکھ ترپی ماسے	گیانی کے سلیکھا رُو ہیا اس ہے سہی
اگیانی اگیان ستی وپریت دیکھے سب	گیانی گُن کے ندھان موکہش تیتھ کے وہی

ترجمہ اگیانی تو پستان کو رنگ زعفران کا بھرا ہوا سونے کا گھڑا سمجھتا ہے۔ مگر گیانی کے نزدیک وہ صرف ایک ماس کا لوتھڑا ہے۔ اگیانی اندام نہانی کو آبحیات کا چشمہ جانتا ہے۔ مگر گیانی اسکو ناپاکیوں کی کان سمجھتا ہے۔ اگیانی کنول جیسے چہرہ کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ مگر گیانی جانتا ہے کہ یہ تو کف۔ خون اور ماس کے سوائے کچھ نہیں ہے۔ اگیانی کو ہر چیز اُلٹی ہی نظر آتی ہے۔ مگر جو گیانی او رشیا کی حقیقت کو جاننے والے ہیں وہ صرف راہِ نجات ہی پر چلتے ہیں بعض آدمی سوال کیا کرتے ہیں کہ رنڈی بازی اور زنا کاری کو سات دیسنوں میں علیحدہ علیحدہ کیوں کہا ہے۔ یہ دونوں پر استری میں آجاتے ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ لت کے لحاظ سے یہ ہر دو باتیں علیحدہ علیحدہ ہیں۔ کسی کو رنڈی بازی کی اور کسی کو خانگی بازی کی لت ہوتی ہے۔

اِس طرح پاکشک شراوک کے فرائض بیان کئے ہیں۔ پاکشک شراوک کا درجہ ایسا ہے جیسا کہ رڑکی کالج کے پرنسپل اپنے کالج میں داخل کرنے سے پہلے یہ جاننا چاہتے ہیں کہ آیا یہ لڑکا ہمارے کالج میں تعلیم پانے کے لائق ہے یا نہیں۔ اِس واسطے پہلے

اِن کے سمیپ رہے گن گرام دہی۔
گھر کی شنکچ سوئی چوری کو دین جان۔
نج ناری بن پر ناری وِوشش سہی۔
رہی نگر نائیکا کو بچنے جو کہاوے سادھ۔
اس کو ملا پی سوبھا پاپی کہی۔

ترجمہ۔ نندی بازی میں ساتوں وِتیسن کا پاپ لگتا ہے۔ وھن کا جو ناش ہوتا ہے اُس کو تو قمار بازی سمجھو۔ بوس و کنار کو ماس خوری جانو۔ مباشرت کرنے کو شکار کے برابر فرض کرو۔ چونکہ اپنی عورت سے پوشیدہ رکھا جاتا ہے۔ اس لئے چوری اور چونکہ وہ اپنی عورت نہیں ہے اِس لئے زناکاری ہے۔ اس کی صحبت سے تمام نیک صفات ضائع ہو جاتی ہیں۔ اِس کا ترک کرنے والا فرا ئید شمار کیا جاتا ہے۔

شکار میں پانچ اندری جیو کا گھات ہے۔ اس لئے ممنوع ہے۔ جو شخص دوسرے کی تکلیف کو اپنی تکلیف جیسی جانتا ہے وہ ہرگز اس کا عادی نہیں ہو سکتا۔ ہندو دھرم میں تو کسی جاندار کو ایذا پہنچانا بہت ہی بُرا کہا ہے۔ اہل اسلام کے ہاں بھی بیت اللہ (خدا کا گھر) مراد کعبہ میں خون گرانا منع ہے۔ مگر افسوس کہ یہ ممانعت کعبہ تک ہی محدود رکھی جاتی ہے۔ یہ نہیں سوچا جاتا۔ کہ اگر خدا حاضر و ناظر ہے تو تمام دنیا اُس کا گھر ہے جس میں خون گرانے کی سخت ممانعت ہے۔ نہ کہ صرف کعبہ میں۔ عیسائیوں کا چھٹا حکم شرعی ہے Thou shalt not kill کسی کو قتل اور ذبح نہ کرو۔ کیا اچھا ہو اگر ہمارے بہادر شکاری بجائے بیگناہ حیوانات کے اپنے جذبات حیوانی کا شکار کھیلا کریں

کسی بیکس کو اے بیداد گر مارا تو کیا مارا
جو آپ ہی مر رہا ہو اس کو گر مارا تو کیا مارا
بڑے موذی کو مارا نفس امارہ کو گر مارا
نہنگ و اژدہا و شیر نر مارا تو کیا مارا

چوری کو ہر مذاہب و ملت میں منع کیا ہے۔ تشریح کا حاصل ہے زناکاری کا

پیتے ہی مدہوش نشے میں سدھ نہ دیہہ کی آن۔ بھگتی دھن انجان جو (زوجہ) داس
(غلام) پتا (والد) دیکھت ہیں ایک سمان۔ نفع نہیں آوت سمجھ مجھار۔ بُری ہے .....
پڑا ہوا نالی کے بیچ۔ اور مکھ میں موتے سوان (کتا)، دُردشا ایسی ہو رہی تب بھی
آو تیز او ہی کان (زیادہ تیز) کرے ہے ہردم ہی پکار۔ بُری ہے .....
کُل کا دھرم۔ بڑوں کی عزت۔ سب پڑ اسے خاک۔ بکتا ہے بے تکی اور واس
کرتا ہے چال۔ نہیں سوجھے وہ جو ہے سار۔ بُری ہے .....
چند سمیر کہے شن پیارے۔ تیاگو یہ اگھ مول (پاپ کی جڑ) پرگٹ دوش دیکھت
ہیں اِس میں اس کے سر پہ دھول چلے نرک آخر کار۔ بُری ہے ..... فقط
رنڈی بازی کے بدنتائج اظہر من الشمس ہیں۔ جس شخص کو یہ بُری لت لگ جاتی
ہے گھر سے محبت تو اُس کو بالکل نہیں رہتی۔ اپنی عورت۔ خواہ وہ کیسی ہی خوبصورت
اور بعض ماس ہو بُری لگنے لگ جاتی ہے۔ رنڈی کی فرمائشوں کے پورا کرنے میں
روپیہ برباد کرنا پڑتا ہے۔ بعض دفعہ تو آتشک و سوزاک وغیرہ مہلک مرض لگ جاتے
ہیں۔ دہرم کرم سب جاتے رہتے ہیں۔ بھکش (خوردنی) و ابھکش (ناخوردنی) کا خیال
نہیں رہتا۔ لوگ رنڈی باز کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔ شراب نوشی۔ ماس خوری
وغیرہ بُری عادتیں پڑ جاتی ہیں۔ چنانچہ اگر اس کا نام اُم العیوب رکھا جاوے تو بجا
ہے۔ مندرجہ بالا ساتوں عیوب تو اس میں ظاہراً ہی موجود ہیں۔ جیسا کہ پنڈت منوہر لال
جی نے دھرم پرکاش میں کہا ہے ؎

سویا ۳۱

دھن کو ناس ہوئے سوہنی دوت کرم جانو۔
چھین کو دے مدھو ماس دوش لہی۔
بھوگ جو کرت نانا بھانت سوئی کھیٹ کرم

تک کا جسے میں ہارنا ہر ایک کو معلوم ہے۔ اور پھر اس کا جو آخری نتیجہ جنگ مہابھارت جس نے بھارت کو غارت کر دیا کسی سے چھپا ہوا نہیں ہے۔

ماس خوری کو ترک کرنا ہندو دھرم کا اصول ہی ہے۔ عاقبت اندیش اہل اسلام صوفی وغیرہ بھی اسے برا جانتے ہیں۔ عیسائیوں کی کتاب پیدایش (جو انجیل کا ایک حصہ ہے) سے بھی ماس خوری کی ممانعت پائی جاتی ہے۔ کیونکہ خدا نے حضرت آدم کو پیدا کر کے اس کو باغ عدن میں رکھا تھا۔ اور فرمایا تھا

Behold, I have given you every herb bearing seed, which is upon the face of all the earth, and every tree in the which is a fruit of a tree yielding seed to you it shall be for meat

ترجمہ۔ دیکھو ہم نے تم کو تمام روئے زمین کے درختان و نباتات عنایت کئے ہیں۔ جن سے بیج اور بیج سے درخت پیدا ہوتے ہیں۔ یہ سب تمہاری خوراک ہونگے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ انسان کی خوراک نباتات ہے۔ نہ کہ ماس۔ علاوہ ازیں انسان کے جسم منہ۔ اور دانتوں کی بناوٹ ماس خور حیوانات جیسی نہیں ہے۔ حیوانات میں سے صرف وہ جانور ماس خور ہیں جو زبان کے ذریعہ پانی پیتے ہیں۔ جیسے شیر اور کتا وغیرہ۔ جو حیوانات گھونٹ بھر کر پانی پیتے ہیں جیسے بندر وغیرہ وہ بھی ماس خور نہیں ہیں۔ چہ جائیکہ انسان جو اشرف المخلوقات کہلاتا ہے اور جانتا ہے کہ ؎

اے یار سیکھو جو کوئی کل پاوے گا | یہ یاد رہے وہ بھی نہ کل پاوے گا
اس دار مکافات میں سن رے پیارے | جو آج کرے گا وہ کل پاوے گا

منتر اپنشد کے بارے میں مندرجہ ذیل چند سطور قابل ملاحظہ ہیں۔

لاونی دھن پیلو۔ تال قوالی طرز۔ "کروں کیا تجھ کو اسے بار بار"

بڑی ہے مدرا کی پھٹکار۔ بدھی۔ ویرج۔ مان اور دولت ناش ہوت اکبار۔

اسطشنان کرے۔ جہاں ندی یا تالاب کا پانی بہت گہرا ہو اور وہ ہوا یا دھوپ سے مس ہوتا ہو تو وہ جل اشنان کرنے کے لائق ہے۔

باول کا جل جو ہوا سے مس ہوتا ہو۔ وہ پانی جو فلٹر کے ذریعے صاف کیا ہوا ہو یا دھوپ سے گرم ہوا ہو اسے پراسک جل یا صاف پانی کہتے ہیں۔

سات ولیسن اِس کے علاوہ اس کو مناسب ہے کہ اگر وہ سات ولیسنوں میں سے کسی کا عادی ہو تو اُسکو بھی چھوڑنے کی کوشش کرے۔ ولیسن प्रसन्न شوق یا لت کا نام ہے۔ اکثر آدمیوں کو مندرجہ ذیل سات ولیسنوں میں سے کسی نہ کسی قسم کے ولیسن کی عادت پڑجاتی ہے۔ سات ولیسنوں کا نام اِس طرح پر ہے (دوہا)

جوا کھیلنا ۔ ماس مد۔ ویشیا ولیسن ۔ شکار ۔ چوری ۔ پردھنی رمن ۔ ساتوں پاپ نوار +

یہ اس قسم کی بدعادتیں ہیں کہ انسان ان میں لگ کر باقی سب باتوں کو بھول جاتا ہے۔ رات دن ان ہی کا خیال رکھتا ہے۔ ہر وقت ان ہی میں لگا رہتا ہے اُس کو کسی اور کام کرنے کی فرصت ہی نہیں ملتی ہے اِس لئے جن شخصوں کو دھرم کی راہ پر چلنا منظور ہے اُن کو چاہیئے کہ وہ پہلے ان عادتوں اور خراب شغلوں کو بھی آہستہ آہستہ کم کرے۔ ماس اور شراب کا تیاگ تو پاکشک شراوک تین مکاروں میں پہلے ہی کرچکا ہے اب پانچ بدعادتیں اور باقی ہیں ۔ اگر ان میں سے کوئی اس میں ہو تو اُس کو چاہیئے کہ وہ اُن کو بھی چھوڑنے کی مشق کرے۔ بعض آدمی یہ سوال کیا کرتے ہیں کہ ماس اور شراب کو پہلے تین مکاروں میں اور پھر سات ولیسن میں دو دفعہ کیوں شمار کیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان دو چیزوں میں دو باتیں ہوتی ہیں۔ ایک تو سخت جیو ہنسا اور دوسری بڑی لت ۔ تین مکاروں میں تو ان کو بلحاظ ہنسا کے شمار کیا ہے۔ اور سات ولیسنوں میں بہ لحاظ بڑی لت کے +

اِن میں سے جوا کھیلنے کو ہر شخص بُرا جانتا ہے۔ پانڈوں کا اپنی استری دروپدی

سے۱ اس کے لئے ہمارا ٹریکٹ ہفت ولیسن پڑھو۔

ایسا کرنے سے جیو ہنسا نہیں ہوتی۔ پانی کا چھان کر پینا صرف جین مت ہی کی ہدایت
نہیں ہے۔ بلکہ منوسمرتی ادھیائے ۶ شلوک ۴۶ میں بھی لکھا ہے کہ वस्त्रपूतं जलं पिबेत
اور بودھ مت میں بھی ایسی ہی کہا ہے۔ پاکشک شراوک کو چاہیے کہ وہ حتی المقدور راتری
بھوجن کا بھی تیاگ کرے۔ بھوجن کی شاستروں میں چار قسم بیان کی ہیں۔ (۱) کھادیہ۔ وہ اشیاء
جو بھوک دور کرنے کی غرض سے کھائی جاویں۔ جیسے روٹی۔ پوری۔ کچوری۔ مٹھائی
وغیرہ (۲) سوادیہ۔ جو ذائقہ کے واسطے کھائی جاوے۔ جیسے پاپڑ۔ الائچی۔ پان۔
سپاری وغیرہ (۳) لیہئے۔ جو چاٹی جاوے۔ جیسے ربڑی۔ لپسی۔ دوائی۔ وغیرہ (۴)
پیئے۔ جو پی جاوے۔ جیسے دودھ۔ پانی وغیرہ۔ بعض شاستروں میں ان کے بجائے
(۱) اسن یعنی روٹی وغیرہ (۲) پان و پانی وغیرہ (۳) کھادیہ۔ لڈو وغیرہ مٹھائی (۴)
لیئے۔ ربڑی وغیرہ لکھے ہیں۔ ان تیا سے پاکشک شراوک کے لئے ساگار دھرم امرت
کے ٹیکا میں صرف رات کو اناج کھانے کی ممانعت بتلائی ہے۔ ہماری رائے میں بھی
یہ ٹھیک بات نظر آتی ہے۔ کیونکہ ایک مبتدی سے رات کو پانی کا تیاگ کرانا اس کے
لئے ایک مشکل کا پیدا کرنا ہے اور یہ بات رواج کے مطابق بھی ہے۔ کیونکہ بہت سے آدمی
رات کو صرف اناج کھانا چھوڑ دیتے ہیں اور پانی دودھ وغیرہ پی لیتے ہیں۔ پاکشک
شراوک کو مناسب ہے کہ اگر اس شہر میں جس میں کہ وہ رہتا ہے۔ بھگوان کا مندر ہو تو اچھے
دیو کا شردھان کرنے کے لئے ہر روز صبح جین پرتما کا درشن بھی کیا کرے۔ اور بھگوان کی
پوجا کرنے اور اپنی تن پرستی قائم رکھنے کے لئے ہر روز پراسک جل سے اشنان کیا کرے
جیسا کہ دھرم سنگرہ شراوکا چار ادھکار ۹ شلوک ۵ تا ۲۰ میں مرقوم ہے جہاں لکھا ہے
کہ چونکہ بھگوان کی پوجا وغیرہ کے لئے گرہستی کو اشنان کرنا ضروری ہے۔ اس لئے مناسب
ہے کہ صاف جگہ میں جہاں کوئی جیو نہ ہو چیانے ہوئے یا منتروں کے ذریعہ صاف
کئے ہوئے جل سے اپنے بال اور دانت دھو کر اور پورب یا اتر کی طرف منہ کر کے برہنہ

دہرم کے رستے پہ چلنا چاہے۔ یا کوئی اجین جین مت دہارن کرے۔ وہ تین مکار اور
پانچ ادمبر کا موٹا تیاگ ضرور کرے کیونکہ اِن آٹھوں اشیار کا استعمال بہت سے
چھوٹے چھوٹے جیووں کی ہنسا کا کارن ہے۔ ان میں ظاہرا ہنسا نظر آتی ہے۔ اِن کا
تو لے روحانی پر بد اثر پڑتا ہے۔ نگھنٹو وغیرہ ویدک شاستروں میں یہ اشیار دل
ودماغ وجگر ومعدہ کے لئے بالخصوص مُضر تبلائی ہیں۔ اِن کے ترک بدون کوئی شخص
شراوک کہلانے کا مستحق نہیں ہوسکتا۔ اِن کا تیاگ مول گن یا بنیادی وصف کہلاتا
ہے۔ جیسے بدون بنیاد کے مکان نہیں بن سکتا۔ اسی طرح اِن کے ترک کے بدون
شراوک نہیں کہلا سکتا۔ یعنی جو شخص مانس۔ شرب۔ شہد۔ گولر وغیرہ میں آنکھوں سے
جیو ہنسا دیکھتا ہوا بھی ان کا تیاگ نہیں کرسکتا۔ وہ دیا دہرم پالنے والا سراوگی (یہ لفظ
شراوک کا بگاڑ ہے) کیسے ہوسکتا ہے؟ ساتھ ہی ساتھ اُسکو مناسب ہے کہ وہ حتی
المقدور جیو دیا بھی پالے۔ اور صبح وشام دو وقت پنچ پرمیشٹی کی استتی روپ نوکار منتر
اکسی اور ستوتر کا پاٹھ بھی کیا کرے تاکہ وہ جیو اسمیکت پال سکے۔ یعنے اُس کو
سچے دیو۔ سچے گرو۔ سچے دہرم کا اعتقاد ہوسکے۔ جل کو صاف کپڑے میں جو میلا کچیلا
نہ ہو اور جو ٣٦ انگل لمبا۔ اور ٢٤ انگل چوڑا ہو۔ یا جو برتن کے منہ سے تین گنا چوڑا
ہو چھان کر استعمال کرے۔ چھنا ہوا جل صحت کے لیئے بڑا مفید ہے۔ بعض کیڑے
جو بغیر چھنا پانی پینے سے اندر چلے جاتے ہیں بڑی بڑی بیماریاں پیدا کرتے ہیں۔ نارو
ایسی ہی بے احتیاطی سے ہوتا ہے۔ بعض آدمی یہ کہتے ہیں کہ پانی چھاننے میں ہنسا
ہوتی ہے۔ کیونکہ چھنے ہوئے جیو پانی سے علیٰحدہ ہوکر مرجاتے ہیں۔ اُس کے لیے جین
مت میں یہ ہدایت ہے کہ ڈول میں دو کُنڈے ایک اُوپر ایک نیچے لگوانے چاہئیں
پانی چھان کر اور چھلنے کو دھوکر وہ پانی پھر کنوئیں میں اس ڈول کے ذریعہ پہنچانا چاہئے
اور نیچے کنڈے میں دوسری رسی باندھکر اور اُسکو کھینچ کر پانی کنوئیں میں ڈال دینا چاہئے

لجاوان ہو بے شرم نہ ہو (۷) جس کا کھان پان اور چلن مناسب ہو (۸) اچھے بھلے
مانش آدمیوں کے ساتھ جس کی محبت ہو (۹) عقلمند ہو (۱۰) احسان ماننے والا ہو (۱۱)
پانچ اندریوں کو قابو میں رکھتا ہو (۱۲) دہرم کی بات سننے میں جس کا دل لگتا ہو (۱۳)
جودیاوان ہو (۱۴) پاپ سے ڈرنے والا ہو - ایسا شخص گرہست دہرم پر چلنے کے
قابل ہوتا ہے - جس شخص میں یہ چودہ باتیں یا ان میں سے چند بھی پائی جائیں اسکو
اگر دہرم کا اُپدیش دینگے تو وہ دہرم قبول کرے گا جس میں یہ باتیں نہ ہوں اُس کو
دہرم اُپدیش دینا زیادہ فائدہ نہ کرے گا ؏

شراوک کی تین قسمیں

جین شاستروں میں شراوک کی تین اقسام بیان کی
ہیں - اول پاکشک - یعنی وہ شخص جو دہرم کی پکش رکھتا ہو - اور جس کا میلانِ طبع ابھی
دہرم کی طرف جھکا ہو - دوسرے نشٹک جو شراوک کی گیارہ پتما میں سے کسی کا پالنے
والا ہو - تیسرے سادھک جو سنیاس مرن کرے - پاکشک شراوک جو بالکل مبتدی ہوتا
ہے اور شراوک کلاس میں داخل ہونے کی تیاری کرتا ہے - اُس کے آٹھ مول گنوں
کا سندوش تیاگ ہوتا ہے - پورا تیاگ نہیں ہوتا - اُس کے صرف بیوہار سمیکت ہوتا ہے
نشچے سمیکت نہیں ہوتا - دہرم سنگرہ شراو کا چار - ادہکار - پانچ شلوک ۸ ا میں تین مکار
اور پانچ اُدمبر کے تیاگ کو مول گن کہا ہے - جس کے مطابق پاکشک شراوک کو صرف
ماس - مدرا (شراب) مدہو (شہد) اور بڑ بیٹی پیپل بٹی - اومر (گولر) کٹھومر (کٹھیا گولر) پاکر
(پلکھنی کا پھل) ان آٹھ چیزوں کا ستھول ترک ہوتا ہے - ان کی اتی چاروں کا ترک -
اس سے نہیں ہوتا - مگر ساگار دہرم امرت میں آٹھ مول گن اس طرح شمار کئے ہیں ؏
(۱) ماش (۲) مدرا (۳) مدہو (۴) پانچ اُدمبر (۵) راتری بھوجن (۶) پنچ پرمیشٹی کی استتی
(۷) جیو دیا (۸) چھان کر پانی پینا اور برتنا - کسی کسی اور شاستر میں تین مکار اور پانچ
انو برت کو آٹھ مول گن کہا ہے - ہمارے خیال میں شروع شروع میں جب کوئی شخص

چھوڑ دیوے - اس بات کا خیال کر کے اور نیز اس مشکل کو آسان کرنے کے لئے دہرم روپی سیڑھی پر چڑھنے کے لئے ہمارے پرم دیالو جین آچاریوں نے گیارہ ڈنڈے مقرر کئے ہیں - یا یوں کہیئے کہ دہرم کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے گیارہ کلاسیں قائم کی ہیں - جنکو شراوک کی گیارہ پرتما کہتے ہیں -

شراوک کی تعریف

شراوک کے لفظی معنے سُننے والے کے ہیں - اصطلاحاً شراوک اُس گرہستی شخص کو کہتے ہیں جو سادھوؤں اور آچاریوں سے دہرم کو سُنے - لفظ شراوک کے تین حروف श. व. क. کو لیکر بعض آدمی اِس کا ترجمہ شردہا وان - وویک وان اور کریا وان بھی کرتے ہیں - یعنے ایسا شخص جسکو دہرم اور دہرماتما میں شردہا یا اعتقاد ہو - بھلے بُرے کی تمیز ہو اور جو دہرم کے کاموں پر چلتا ہو - شراوک اور سادہو میں چیلہ اور گرو والا تعلق ہے -

شراوک دہرم اُپدیش سُننے والا - اور سادہو دہرم اُپدیش سُنانیوالا ہوتا ہے جسکو دہرم سنایا جاوے اُس میں چودہ باتیں ہونی چاہئیں - جن کو "ساگار دہرم امرت" نام شاستر میں اِس طرح بیان کیا ہے -

न्यायोपात्त धनो यजन गुणगुरुन् सद्गीस्त्रिवर्गंभ
जन्नन्योन्यानुगुणं तदर्ह गृहिणी स्थानालयो ह्रीमय:
युक्ताहार विहारआर्य समिति: प्राज्ञ: कृतज्ञो वशी
शृण्वन् धर्मविधिं दयालुरघभी: सागार धर्मं चरेत्

ترجمہ - جو شخص (۱) دیانت داری اور نیک نیتی کے ساتھ روپیہ کمانے والا ہو (۲) گنوں میں جو بڑے ہیں اُن کا ادب و عزت کرتا ہو (۳) راست گفتار ہو (۴) دہرم ارتھ اور کام - تین پرشارتھوں کا ان میں سے ایک دوسرے کو تناسب میں رکھ کر سیون کرنے والا ہو (۵) تین پرشارتھوں کے لائق استری اور استھان رکھنے والا ہو (۶)

کسی سے متکبر ہو کر کسی دوسرے شخص کی ازالیت حیثیت عرفی کی ہے اور دفعہ ۵۰۰ یا
۵۰۱ کا گنہگار ہوا ہے تو مان کشائے کا دوش ہے۔ اگر کسی شخص کو دھوکا دیا ہے۔ اور زیر
دفعہ ۴۱۷ لغایت ۴۲۰ سزا پائی ہے تو مایا کا قصور ہے۔ اگر رشوت ستانی یا جعلسازی
جرائم دفعہ ۱۶۱ و ۴۶۵ کا گناہ کیا ہے تو لوبھ میں آکر کیا ہے۔ اگر کسی حیوان کو بیگناہ
ستایا ہے اور زیر دفعہ ۴۲۸ و ۴۲۹ آیا ہے تو اسکی بنیاد ہنسا ہے۔ جھوٹ کی سزا
زیر دفعہ ۱۹۳ چوری کی سزا زیر دفعہ ۳۷۹ لغایت ۳۸۲ زنا کی سزا زیر دفعہ ۳۷۶
ملتی ہے۔ پرگرہ یا دس اسباب دنیا کی فراہمی کو کہتے ہیں جو دیگر گناہوں کا باعث
ہوتی ہے۔ دنیاوی جبلتوں کو چھوڑ کر دینی نرک اور دوزخ بھی ان ہی چاروں کشایوں
اور پانچ پاپوں کی بدولت ملتے ہیں۔ اس لئے ان سے بچنا ہی دھرم ہے۔ دھرم کے
دوسرے معنے وستو کے سبھاؤ یا خاصیت جبلی اشیاء کے ہیں۔ جیسے آگ کا دھرم
جلانا۔ اور پانی کا پیاس بجھانا۔ اسی طرح آتما (روح) کا دھرم شانت (اطمینان) اور چت
دگبان ہے۔ یہ دھرم آتما میں ایسے ہی موجود ہیں جیسے آگ میں گرمی۔ جو شے کسی
دوسری شے کے اوصاف کو قائم رکھتی ہے وہ اس کے موافق۔ اور جو ان اوصاف
کو کم کرتی ہے وہ مخالف کہلاتی ہے۔ چونکہ مندرجہ بالا اشیاء آتما کے شانت چت
پنے میں ہرج ڈالتے ہیں۔ اس لئے ان کو ادھرم کہتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ
یہ آتما کے دھرم کے مخالف ہیں۔ اسکے برخلاف کشما۔ ماردو۔ آرجو۔ ست۔ اکنچن
شوچ۔ تیاگ۔ سنیم۔ تپ۔ برہمچریہ۔ آتما میں شانت اور چت پنا قائم رکھتی ہیں۔ اس لئے
ان کو دھرم کہتے ہیں۔ دھرم ہی کا نام پن اور ادھرم کا نام پاپ ہے۔ پاپ دراصل مندرجہ
بالا نو اشیاء یعنی پانچ گناہ اور چار کشائے کو کہتے ہیں۔ جن کو ترک کرنا مناسب ہے
لیکن آپ جانتے ہیں کہ ایک گرہستی جسکو دنیا کے سب کچھ کاروبار کرنے پڑتے ہیں
ان نو باتوں کو جس کا اس کو قدم قدم پر لحظہ بہ لحظہ مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ بالکل ترک کیسے

امراض سے بچ جاتا ہے۔ موسم گرما میں جماع سے جہاں تک ہو سکے پرہیز کرنا بہتر ہے
ہم نے کام پرشارتھ کا یہ تھوڑا سا حال اس جگہ موقعہ سمجھکر درج کر دیا ہے۔ زیادہ
کام شاستر سے معلوم کریں ؛

دھرم پرشارتھ اب ہم آپ کو یہ بتلاتے ہیں کہ دھرم کسکو کہتے ہیں لفظ
دھرم سنسکرت زبان میں धृ دھاتو (مشتق) سے نکلا ہے جس کے معنے دہرنے
کے ہیں لہذا دہرم سے وہ شے مراد ہے جو جیو کو دکھ سے نکال کے سکھ میں دھرے
اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ ایسی شے کونسی ہے۔ اس کا جواب مندرجہ ذیل دو دوہروں
کے آخیر حصہ میں ہے۔ دوہرا

دہرم دہرم سب کہت ہیں دہرم نجانے کوئے جو تو مجھ سے پوچھے ہے آئے بتاؤں توئے	دہرم دہرم جانے بنا۔ کہو کہاں سکھ ہوئے پانچ چار کو تیاگ کے۔ بھگوت بھجن بھجو رے

یعنی جسکو دہرم کہتے ہیں وہ کیا ہے ؟ وہ پانچ پاپ (ہنسا۔ چوری۔ جھوٹ
زنا۔ پرگرہ (ہوس) اور چار کشائے (کرودھ۔ مان۔ مایا۔ لوبھ) کو ترک کرکے بھگوان
کے نام لینے کا نام ہے۔ تمام مذہبی کتابوں کا خلاصہ اس میں آگیا ہے۔ جو شخص ان
نو چیزوں سے جسقدر پرہیز کرکے اپنا من بھگوت بھجن میں لگائیگا وہ اسی قدر دکھ
سے نکلکر سکھ میں داخل ہوتا ہے۔ دنیا میں جو کچھ دکھ اور جو کچھ تکالیف۔ جو کچھ جھگڑے
جو کچھ فساد۔ جو کچھ جنگ نظر آتے ہیں۔ ان سب کی تہ میں ان نو باتوں میں سے کچھ
نہ کچھ ضرور ہوتا ہے۔ کیا دنیا کے تمام جیلخانے اُن ہی اشخاص سے نہیں بھرے
پڑے ہیں جو ان میں سے کسی نہ کسی جرم کے مرتکب ہوئے ہیں۔ اگر کسی شخص نے
غصے کی اشتعالک میں آکر کسی دوسرے پر حملہ کیا ہے یا اسکو زدوکوب کیا ہے۔ اور
دفعہ ۳۲۳ یا ۳۲۴ و ۳۲۵ تعزیرات ہند کی رو سے سزایاب ہوا ہے۔ یا کسی کو قتل
کرکے زیر دفعہ ۳۰۲ لغایت ۳۰۴ سزا پائی ہے تو وہ کرودھ کشائے کا پھل ہے۔ اگر

بگی۔ٹمٹم۔ وموٹر۔ وغیرہ سواریاں چڑھنے کے لئے میسر آویں تو اُنکے استعمال میں
کوئی ہرج نہیں ہے۔ لیکن دوسروں کو ٹھگ کر، دوسروں کی عورت کو پھسلا کر امانت
میں خیانت کر کے مزے اڑانا پاپ اور ادھرم ہے۔ بھوگوں کے بھوگنے میں اعتدال
کو نگاہ میں رکھنا دانائی ہے۔ اور ان میں محو ہو کر آپ کو بھول جانا بیوقوفی اور رسوائی۔
اَبلا (عورت) اور طبلہ کا ہردم خیال رکھنا پگلا بنا دیتا ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ استری
بھوگ اولاد پیدا کرنے کی غرض سے ہے نہ کہ حظ کے واسطے۔ جو شخص اس بات کو خیال
میں رکھتا ہے وہ دوسرے کی عورت اور رنڈی کے پاس جانا ہرگز پسند نہ کرے گا۔
کیونکہ اولاد پیدا کرنے کی غرض وہاں پوری نہیں ہوتی۔ اپنی عورت کے ساتھ بھی ایام
حیض میں جماع کرنے سے امراض پیدا ہوتے ہیں۔ مناسب ہے کہ حیض آنے سے چوتھی
رات صحبت کی جاوے۔ حکمت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ پانچویں۔ ساتویں۔ نویں۔
گیارھویں۔ تیرھویں اور پندرھویں رات جماع کرنے سے لڑکی۔ اور چوتھی۔ چھٹی۔ آٹھویں
دسویں بارھویں۔ چودھویں۔ سولھویں رات صحبت کرنے سے لڑکا پیدا ہوتا ہے۔
حیض سے سولھویں دن کے بعد بچہ دانی کا مُنہ بند ہو جاتا ہے۔ پھر صحبت کرنے سے
اولاد پیدا نہیں ہوتی۔ حیض سے گیارہویں روز اور اشٹمی۔ چودس۔ اماوس اور پورنماشی
کو اشٹانکا اور دس لکشمی میں اور دن کے وقت جماع کرنا منع ہے۔ حمل قرار پا جانے
کے بعد بچہ پیدا ہونے سے چالیس روز بعد تک جماع کرنا مناسب نہیں ہے۔ جبتک عورت
کو حیض آنا شروع نہ ہو۔ اور چالیس سال کی عمر سے زیادہ عورت کے ساتھ صحبت کرنا کمزوری
پیدا کرتا ہے۔ بارہ سال سے کم عمر کی لڑکی کے ساتھ خواہ وہ اپنی ہی عورت کیوں نہو۔ جماع
کرنا قطعاً منع ہے۔ بھوک کے وقت اور جب تک کھانا ہضم نہ ہوا ہو اُس وقت تک جماع
کرنا کمزوری اور بدہضمی پیدا کرتا ہے۔ جماع کے بعد پانی پینے سے پیٹ میں درد ہو جاتا ہے
لیکن دودھ پینا بہت فائدہ مند ہے۔ جماع کے بعد پیشاب کرنے سے انسان بہت سے

کام پرشارتھ۔ ارتھ پرشارتھ سے کمائے ہوئے دھن کو اپنے اور اپنے کٹنب کے پالن پوشن میں کام لانے اور جو بھوگ میسر آدیں انکو بھوگنے کا نام کام پرشارتھ ہے

بھوگ کے اقسام۔ بھوگ اور اُپ بھوگوں کی سامگری کو بزرگوں نے آٹھ قسم میں تقسیم کیا ہے۔ یعنی (۱) خوشبو (۲) استری (۳) پوشاک (۴) گیت (۵) پان (۶) بھوجن (۷) مکان (۸) سواری۔ دیکھو صفحہ ۲۲۶ چنانچہ گرہستی کے لئے جائز طور پر مہیا ہوئے ہوئے اِن اسباب عیش و آرام کے کام میں لانے کی ممانعت نہیں ہے۔ اگر کسی شخص کو عطر و پھلیل وغیرہ خوشبویات سونگھنے اور لگانے کے لئے۔ اپنی خوبصورت استری بھوگنے کے لئے۔ مخمل و کمخواب۔ شال و دوشالے پہننے کے لئے۔ سنہرے اور روپہلے زیورات زیب تن کرنے کے لئے۔ سُریلے راگ سننے کے لئے۔ ہارمونیم۔ ستار۔ جل ترنگ باجے وغیرہ بجانے کے لئے پان[1] گلوری کھانے کے لئے۔ حلوا۔ پوری۔ لڈو۔ برفی۔ قلاقند۔ گلاب جامن۔ وغیرہ وغیرہ لذیذ کھانے تناول کرنے کے لئے۔ جھاڑ فانوس گدی۔ تکیوں سے سجے ہوئے عالیشان مکانات و محلات رہنے کے لئے۔ ہاتھی۔ گھوڑے

---

[1] بھیتو پرکاش میں پان کے گن اس طرح بیان کئے ہیں

ताम्बूलंकटुतिक्तमुष्णमधुरं
क्षारंकषायान्वितम् ।
वातघ्नंकफनाशनंकृमिहरं
दौर्गन्ध्यदोषापहम् ।
वक्त्रस्याभरणंमलापहरणं
कामाग्निसंदीपनं । ताम्बूल
स्य सखे त्रयोदश-गुणाः
स्वर्गेऽपि ते दुर्लभाः ॥

ترجمہ۔ پان کڑوا۔ چرپرا گرم۔ میٹھا۔ کھارا۔ کسیلا ہوتا ہے۔ یہ بائی کو دور کرنیوالا۔ کف کا ناش کرنیوالا۔ منہ کی بدبو کھونیوالا۔ کرم کو دور کرنیوالا۔ منہ کا سنگار ہے۔ میل کو دور کرنیوالا۔ شہوت پیدا کرتا ہے۔ اس طرح اس میں تیرہ گن ہیں۔ اور اِس کا ملنا سورگ میں بھی مشکل ہے۔ مگر پان کے یہ تیرہ گن اُسی وقت ہوتے ہیں جب اسکو مندرجہ ذیل مصالحہ کیساتھ کھایا جائے۔ جیسے سپینی کافور۔ کنکول۔ لونگ۔ جائفل۔ جاوتری۔ الائچی۔ بادام۔ کیسر۔ کتھا۔ چونا۔ سپاری +

مشتمل کیا ہے۔ اور وہرم پرشارتھ کو سب سے اول رکھا ہے۔ اس کا منشا یہ ہے
کہ ارتھ اور کام میں بھی دہرم کا خیال رکھا جاوے یعنے روپیہ کماتے وقت یہ خیال رہے
کہ کسیکو دھوکہ فریب نہ دیا جاوے اور بھوگ بھوگتے وقت جائز ناجائز کا خیال رہے۔
ارتھہ پرشارتھہ ۔ ارتھہ پرشارتھہ روپیہ کمانے کی تجاویز کا نام ہے۔ جس میں بدنیتی
وجعل سازی کو کام میں نہ لایا جاوے۔ زیادہ قیمت کی شے میں کم قیمت کی شے ملاکر
فروخت نہ کی جائے۔ خریدتے وقت زیادہ وزنی اور فروخت کرتے وقت کم وزنی باٹ
استعمال نہ کئے جاویں۔ کپڑا چھوٹے گز سے نہ ناپا جائے۔ کم نفع مقرر کرکے زیادہ نہ
لیا جاوے۔ مال آرڈر کے مطابق تیار کیا جاوے۔ آجکل اس قسم کے دھوکے بڑے
کئے جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ کسی کو کسی کا اعتبار نہیں۔ ایک وقت وہ تھا کہ اس آریہ ورت
دیس کے لوگ سچے آریہ (دہرماتما) تھے۔ یونانی سفیر میگاستھنیز نے جو سن عیسوی کے تین سو
سال پہلے ہندوستان میں آیا تھا۔ لکھا ہے کہ ہند کے آدمی راست گو اور بہادر عورتیں
نیک اور پاک تھیں۔ ہر شخص ایک دوسرے کی بات پر اعتبار کرتا تھا۔ کوئی اپنے دروازے
کو قفل نہ لگاتا تھا۔ کیونکہ چور اور اُٹھائی گیرے ہوتے ہی نہ تھے۔ مقدمہ بازی کا سلسلہ نہ تھا"
لیکن اب حال بالکل برعکس ہے۔ ہر ایک پیشہ میں ٹھگی اور فریب سے کام لیا جاتا ہے
اور اس کا نام "دوکانداری" بتلایا جاتا ہے۔ افسوس ! اس لئے اے دیس اور
قوم کے ہی خواہو۔ اے آریہ بھومی کے سپوتو! جاگو سنبھلو اور راستی اور دیانتداری کا
بیوپار کرو۔ پاپ سے ڈرو۔ جن پیشوں میں زیادہ ہنسا ہوتی ہے وہ بھی نکرو۔ برہمن چھتری
اور ویش کے لئے جو ۱۵ پیشے (دیکھو صفحہ ۲۲۳) منع کئے ہیں ہرگز اختیار نہ کرو۔ باقی آپکو
اختیار ہے کہ خواہ اپنے دیس میں خواہ پردیس میں تجارت کرو۔ جین شاستروں میں سمندر
پار تجارت کرنے اور علم سیکھنے کی ممانعت نہیں ہے۔ بشرطیکہ تم وہاں اپنا کھان پان و
شردھان ٹھیک رکھو۔ غرضیکہ ارتھہ پرشارتھہ پورا کرتے ہوئے دہرم کا خیال رکھو ✤

اور کب ہوئی۔ ہندوستان کے مختلف وسیرائے کب سے کب تک رہے۔ ان باتوں
سے کچھ زیادہ فائدہ نہیں ہے۔ دماغ پر بیفائدہ زور پڑتا ہے۔ حافظہ خراب ہوتا ہے۔
آجکل بعض مضامین مثلاً اقلیدس۔ الجبرا حصہ دوم وغیرہ ایسے پڑھائے جاتے
ہیں جن کا پریکٹیکل لائف یا گرہست آشرم میں کچھ کام نہیں پڑتا۔ ان کے بجائے
سلسلہ تعلیم میں قوانین دیوانی و فوجداری سکھلانے چاہئیں۔ جن کا کام انسان
کو ہر وقت پڑتا ہے۔ اگر ایسا کیا جاوے تو لا کلاس و میڈیکل کالج علیحدہ کھولنے کی
اور وکالت و ڈاکٹری کو بطور ایک پیشہ کے سکھلانے کی کوئی ضرورت نہیں رہے گی
ہر ایک شخص اپنے حقوق کو خود جاننے لگےگا اور اپنا اور اپنے بال بچوں کا علاج خود
کرلیگا۔ سب سے اخیر کام شاستر کی تعلیم دینی چاہیئے۔ اور بتلانا چاہیئے کہ کن کن خراب
عادتوں سے مختلف قسم کے امراض پیدا ہوتے ہیں۔ کس کس موسم میں کیا کیا بھوگ
اُپ بھوگ بھوگنے چاہئیں۔ جب برہم چاری اس طرح دینی و دنیوی تعلیم پاکر برہم چریہ
آشرم یا سکول کو چھوڑ کر گرہست آشرم میں داخل ہو تو پھر اُس کا بیاہ کرنا چاہیئے۔
برہم چریہ کی حالت یا سکول لائف میں بیاہ نہیں کرنا چاہیئے۔ بیاہ کے واسطے مناسب
کنیاں اور بر تلاش کرنے چاہئیں +

گرہست آشرم۔ گرہست آشرم میں انسان کو چاہیئے کہ وہ اپنے ورن کے مطابق
یا جس طرف اُس کی طبیعت کا میلان ہو۔ اچھے اچھے بیوپار جن میں ہنسا کم ہوتی ہو کرکے
روپیہ پیدا کرے۔ اور گرہستی کے واسطے جو چھ فرائض۔ اجیا (دیو پوجا) وارتا (روزگار)
تپ (سمایک دویت) دان (خیرات) سوادھیائے (کتب مذہبی کا مطالعہ) سنیم (حسب طاقت
من کو اور اندریوں کو قابو میں رکھنا اور دیگر جانداروں کو تکلیف نہ دینا) مقرر ہیں اُنکو ہمیشہ
ادا کرتا رہے اور دھرم کے ساتھ کمائے ہوئے دھن سے جو بھوگ میسر آویں اُن کو بھوگتا
رہے۔ بزرگان سلف نے ان سب باتوں کو تین پدارتھ دھرم۔ ارتھ۔ اور کام میں

سیکھی ہوئی باتوں کو پریکٹیکلی Practically کام میں لاتا ہے۔ یعنے
اُن پر عمل کرتا ہے۔ آجکل چاروں آشرم۔ برہم چریہ۔ گرہست۔ بان پرست۔ اور
سنیت۔ خراب خستہ ہو گئے ہیں۔ اور اس ہی وجہ سے سوسائٹی کی حالت خراب
ہے۔ آجکل کے موجودہ سکولوں اور کالجوں میں اور برہم چریہ آشرموں میں (جواب پھر
کھلنے لگے ہیں) ان ہی چھ باتوں۔ دھرم۔ ارتھ کام۔ شاریرک سمپتی۔ سماجک سمپتی۔
اور نیتیک سمپتی کی تعلیم ہونی چاہیئے۔ بچوں کو شروع ہی سے جھوٹ نہ بولنے۔ بلا ضرورت
ہنسا نہ کرنے۔ چوری نکرنے۔ جوآنہ کھیلنے۔ ماس نہ کھانے۔ شراب نہ پینے۔ سگرٹ
استعمال نہ کرنے کی تعلیم چھوٹی چھوٹی کہانیوں کے ذریعے سے دینی چاہئیں پھر
اُن کو حفظان صحت کے اُصول اور حساب بتلانا چاہیئے۔ پھر دس سال کی عمر کے
بعد ارتھ ودیا۔ یا روپیہ کمانے کے علوم مثلاً درزی کا کام۔ بڑھی کا کام۔ صرافی کرنا۔
دوکان کرنا۔ کلرکی کا کام۔ اکاؤنٹنٹ کا کام۔ خزانچی گری۔ روپیہ پرکھنا۔ ٹائپ کرنا۔ بیوپار
کرنا۔ حکمت۔ ڈاکٹری کرنا۔ وغیرہ وغیرہ وہ کام جن کے ذریعہ سے وہ گرہست آشرم
میں جا کر اپنی روزی کما سکے سکھلانے چاہئیں۔ پھر سماجک یتی رسم و رواج کی تعلیم دینی
چاہیئے۔ پھر نیتیک سمپتی۔ یا میونسپل قواعد و قوانین دیوانی و فوجداری وغیرہ کی تعلیم
دینی چاہیئے۔ اپنے ملک کی ہسٹری اور غیر ممالک کی تواریخ پڑھانی چاہئیے جس سے وہ
یہ جانے کہ ملک میں ترقی اور زوال کے کیا کیا اسباب ہوتے ہیں۔ سلطنتیں کن وجوہات
سے ضائع ہوئیں۔ مغلیہ خاندان کی حکومت کے زوال کے کیا اسباب ہوئے۔
انگلینڈ نے کس طرح ترقی کی۔ جاپان نے اپنی حالت کس طرح سدھاری وغیرہ وغیرہ
تواریخ کی کتابیں جو آجکل سکولوں میں پڑھائی جاتی ہیں۔ ان میں اِن باتوں پر زیادہ زور
نہیں ہے۔ ان میں زیادہ تر یہ بتلایا جاتا ہے اور امتحان کے وقت یہ پوچھا جاتا ہے
کہ اکبر بادشاہ نے کس سنہ سے کس سنہ تک سلطنت کی۔ سکھوں کی لڑائی کہاں

کرتا ہے یہ سب پرورتی مارگ ہے۔ نورتی مارگ ترک کا نام ہے۔ یہ سادھوں کے واسطے ہے اور اس ہی کا نام مکتی دھرم۔ اناگا دھرم۔ سنت دھرم۔ یوگ مارگ یا ویراگ مارگ ہے۔ اِس کا کچھ ابھیاس جو تیاگ روپ ہے گرہست آشرم میں ہی شروع ہوجاتا ہے۔ پرورتی مارگ۔ نورتی مارگ کی پہلی منزل ہے۔ پرورتی مارگ اور نورتی مارگ پر چلنے کے لئے چار آشرم۔ برہم چریہ۔ گرہست۔ بان پرست۔ اور سنیت مقرر ہیں۔ اور ان چاروں آشرموں کا آدھار گرہست پر ہے۔ گرہستی کے واسطے چار پرشارتھوں (مقاصد زندگی) دھرم۔ ارتھ۔ کام اور موکش میں سے پہلے تین پرشارتھ ہیں۔ باقی چوتھا پرشارتھ سادھو کے لئے ہے۔ گرہستی کے لئے جو تین پرشارتھ ہیں۔ اُن کو پُورا کرنے کے لئے اِس کے واسطے تین باتوں کی ضرورت ہے۔ ایک شاریرک سمپتی (تندرستی) دوسرے سماجک سمپتی (سماج یا سوسائیٹی کی اچھی حالت) اور تیسرے نیتک سمپتی (ملکی قوانین کا اچھا ہونا)۔ اِن چھؤوں باتوں۔ یعنے دھرم۔ ارتھ۔ کام۔ شاریرک سمپتی۔ سماجک سمپتی۔ اور نیتک سمپتی کی تعلیم۔ جب تک انسان پہلے حاصل نہ کرے۔ یعنی جب تک وہ یہ نہ جانے کہ دھرم کسکو کہتے ہیں۔ ارتھ یا روپیہ کمانے کے اصلی طریقے کیا ہیں۔ کام۔ یا وشے بھوگ کس طرح اور کس وقت بھوگنے چاہئیں تندرستی قائم رکھنے کے کیا اُصول ہیں۔ سماجک ترقی کن باتوں پر منحصر ہے۔ اور اُس کے زوال کے کیا اسباب ہیں۔ ملکی قوانین اور میونسپل قواعد کیا ہیں۔ ان میں کس کس ترمیم کی ضرورت ہے۔ تب تک گرہستی ایک اچھا گرہستی یا مہذب انسان نہیں بن سکتا۔ اِن علوم کو سیکھنے کے لئے برہم چریہ آشرم ہے۔ جس میں انسان اوائل عمر یا زندگی کے پہلے چوتھے حصہ میں پانچ سال کی عمر سے کم سے کم سولہ سال اور زیادہ سے زیادہ بیس سال کی عمر تک رہ کر ان تمام علوم کو تھیوریٹکلی Theoretically یا ذہنی طور پر سیکھتا ہے۔ اور جب وہ برہم چریہ آشرم چھوڑ کر گرہستی بنتا ہے۔ تب اُن

سے کے اِی کہیں اُٹھ جائیں کہیں سے کے
سے کے اِی پرنام کریں گھر مورت
سے کے اِی پہاڑ چڑہیں چڑھ جھین سے کے
سے کے اِی کہیں آسمان کے اُوپر
سے کے اِی کہیں پربھو ہیٹ زمین سے کے
میرا دھنی نہیں دُور رہا نتر
موہے میں ہے موہے سوجھت نیکے

تارک الدنیا ایسی حالت میں رہتا ہے۔ جس میں فعل۔ فاعل و مفعول کی تمیز نہیں رہتی۔ سمیک درشن گیان چارتر ایک ہو جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں سادھو اوپادھیائے آچاریہ کے درجے سے درجہ بدرجہ ترقی کرتا ہوا کیول گیان (علم کل) حاصل کر لیتا ہے۔ اور بعد ازاں سلسلۂ تناسخ کو توڑ ہمیشہ کے لئے نجات حاصل کر لیتا ہے۔

پرورتی مارگ اور نورتی مارگ

اِس طرح سمیک درشن۔ سمیک گیان۔ سمیک چارتر روپ جو موکش مارگ ہے اُس کا بیان کیا گیا۔ اِس پہ چلنے کے واسطے دو مارگ ہیں۔ ایک پرورتی مارگ۔ دوسرا نورتی مارگ۔ پرورتی مارگ وہ ہے جس میں لگ کر انسان خاص خاص رسومات مذہبی ادا کرتا ہے۔ یہ مارگ گرہستی کے واسطے ہے اور اس ہی کو گرہست دھرم۔ یا شراوک دھرم۔ ساگار دھرم۔ یا بھگتی مارگ کہتے ہیں۔ پراتم استتی گرہست کے ہر ایک شبھ کارج۔ بیاہ۔ شادی۔ وغیرہ کے موقعہ پر اپنے اشٹ دیو کی پوجا۔ نیت پوجا۔ پرتشٹھا۔ دان پن۔ شراوک بھوجن۔ یا برہم بھوجن۔ جو کچھ دھرم سے بنا بھی کام گرہستی

اُسکو آئیندہ نہ جانے کا عہد کرنا ❖

(۳) پرہار یشدھی چھٹوں اقسام کے جانداروں کے دل و زبان و جسم سے ایذا رسانی سے پرہیز کر کے آتما کو کُلّی طور پر پاک کرنا۔ راگ دویش کو تیاگ کر اپنی آتما کی خاص طور پر شدھی کرنا ❖

(۴) سوکھشم سن پرائے سنجم۔ اپنی آتما کو کشائے سے علیٰحدہ کرتے کرتے جب سوکھشم سوجھ رہ جاتا ہے۔ اُسکو سوکھشم سنپرائے کہتے ہیں۔ نیز اس لئے کہ صادق الاعتقادی و صادق العلمی کے ساتھ خودشناسی میں محو ہو کر اور کرموں کا ناش کر کے اور جذباتِ نفسانی کو کلی طور پر قابو میں کرنے سے موہنی کرم اور کشائے ناش ہونے کے قریب رہ جاتے ہیں۔ اِس لئے اس کا نام سوکھشم سنپرائے ہے ❖

(۵) یتھا کھیات چارتر۔ موہنی کرم کے ناش ہونے سے یا اُس کے زور گھٹ جانے سے آتما کا اپنی ذاتی صفات میں مگن ہونا۔ اور بھید بگیان کو جان کر پن و پاپ ہر دو کو چھوڑنا ❖

تارک الدنیا مندرجہ بالا ۵ ذریعوں پر عمل کرتا ہے۔ دوست و دشمن کو مرنے جینے کو۔ تعریف و مذمت کو برابر سمجھتا ہے۔ دنیاوی عیش و آرام کی خواہش نہیں کرتا لذّات محسوسات سے غصہ و تکبر و ریاکاری و طمع سے کلّی طور پر کنارہ کر کے اپنا تمام وقت دھرم شاستروں کی تعلیم و تلقین اور تتوں کے وچار میں گذارتا ہے۔ اپنی ہی آتما میں پرماتما کو دیکھتا ہے۔ گمراہوں کی طرح بھولا بھٹکا نہیں پھرتا۔ جیسا کہ مشہور شاعر ہندی بنارسی داس جی نے کہا ہے۔

کبت

کے مای آرو اس رہیں پرشبھو کارن

کرے تو اسکو برداشت کرنا (۱۴) کسی سے باوجود سخت بھوک وپیاس وبیماری کے کسی
چیز کی درخواست نکرنا۔ اور مانگنے کی ذلت کو برداشت نکرنا (۱۵) تارک الدنیا جب بھوجن
لینے کے لئے شہر میں آتے ہیں۔ اگر ان کو کسی دوش کی وجہ سے کھانا نہ ملے تو اُس
نا اُمیدی کو برداشت کرنا (۱۶) بیماری کو مستقل مزاجی سے برداشت کرنا (۱۷) ننگے
پاؤں ننگے بدن رہنے سے جو کانٹے وغیرہ چبھ جاتے ہیں اُنکی تکلیف سہنا (۱۸) بوجہ
عریاں رہنے کے جو بدن پر گرد وغبار پڑ جاتا ہے اُس کی تکلیف برداشت کرنا (۱۹) اگر
کوئی ادب و تعظیم نہ کرے تو کچھ خیال نہ کرنا۔ (۲۰) باوجود عالم کامل ہونے کے اگر کوئی طنزاً
برخلاف سکھے تو بُرا نہ ماننا (۲۱) باوجود سخت ریاضت کرنے کے اودھ وہن پریہ وغیرہ
گیان حاصل نہ ہو تو دل رنجیدہ نہ کرنا۔ (۲۲) ضعیف الاعتقادی سے بچنا ؁

ان ۲۲ پریشہ میں سے ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ ۱۹ پریشہ
ہو سکتی ہیں۔ اور جوں جوں تارک الدنیا علم معرفت میں ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ اسی قدر
یہ پریشہ کم ہوتی چلی جاتی ہیں۔ حتیٰ کہ کیول گیانی (عالم کل) کے صرف گیارہ پریشہ
مندرجہ نمبر الغایت ۵ و ۹ و ۱۰ و ۱۳ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ بوجہ باقی رہنے بیدنی کرم کے
رہ جاتی ہیں۔ گو وہ بھی بوجہ ضائع ہو جانے موہنی کرم کے کچھ تکلیف نہیں
پہنچاتی ہیں ؁

چارتر کی ۵ اقسام (۱) سامایک چارتر۔ برت کا دھارنا ستی کا پالنا۔ کشائے کا جیتنا۔
من بچن کائے کی اشبھ یوگ کو ترک کرنا۔ دل وحواس پر قابو پانا۔ سنجم کہلاتا ہے
ان سب کا ایک وقت میں ہونا۔ سامایک چارتر ہے۔ یعنے راگ دویش کو تیاگ کر
دل کے یکسو کرنے کو سامایک کہتے ہیں ؁

(۲) چھید وپ ستھاپنا۔ سستی وغیرہ کی وجہ سے۔ اگر کسی قسم کا کیا ہوا عہد
ٹوٹ گیا ہو۔ یا کوئی اور ناکردنی گناہ سرزد ہو گیا ہو۔ تو پشچاتاپ اور تاسف کر کے

تعلقات پر غور کرنا۔ اور نیک افعال کا عوض بہشت اور بد کا دوزخ جاننا۔ سنسار کی بناوٹ پر غور کرنا ✤

(۱۱) بودھ دُرلبھانو پریکشا (धर्मानु प्रेक्षा) اِس بات پر غور کرنا کہ دنیا میں علم معرفت کا حاصل کرنا بہت ہی مشکل ہے ✤

(۱۲) دہرمانو پریکشا धर्मानु प्रेक्षा جین دھرم کی خوبیوں پر غور کرنا جس میں رحم و راستی۔ وانکساری۔ عفو و پرہیزگاری کے کرنے اور غصہ و تکبر اور فریب و حرص۔ انانیت و لذات محسوسات کے چھوڑنے کی ہدایت ہے۔ اور رتن تریہ کو راہِ نجات و منبع سُرور کل جاننا ✤

پریشہ کی ۲۲۔ اقسام۔ جن کو عارف اور کامل درویش برداشت کرتے ہیں

(دیکھو پارس پران چھپہ چھند۔)

क्षुधातृषा हिम उष्ण, डंस मसक दुख भारी।
निरावरन तन अरति; खेद उपजावन हारी॥
चरिया आसन शयन, दुष्ट वायक वध बंधन।
याचै नहीं अलाभ रोग तिण फरस निबंधन॥
मलजनित मान सन्मान वश, प्रज्ञा और अज्ञान कर।
दरशन मलीन बाईस सब, साधु परीषह जान नर॥

ترجمہ (۱) بھوک (۲) پیاس (۳) سردی (۴) گرمی (۵) پیسو و مچھر وغیرہ (۶) عریانی۔ (۷) اشیائے دنیا سے دل ہٹانا (۸) عورت سے بچنا (۹) آفتاب کی روشنی میں چار ہاتھ آگے زمین دیکھ کر ننگے پاؤں چلنا۔ (۱۰) کیڑے مکوڑے سے پاک زمین پر بیٹھنا۔ اور بار بار بیٹھک نہ بدلنا (۱۱) پاک زمین پر سونا (۱۲) باوجود شکتی تا لک غصہ کو روکنا (۱۳) اگر کوئی دوسرا حیوان یا انسان کسی طرح کی تکلیف دے یا قتل

(۴) ایکتو انوبھاؤنا (एकत्वानुभावना) آتما کو نیک و بد افعال کے نتائج بھوگنے میں اکیلا تصور کرنا۔ بھائی برادر کسی کو شریک نہ سمجھنا +

(۵) انیتو انوبھاؤنا (अन्यत्वानुभावना) آتما کو اشیاء دنیا سے حتیٰ کہ اپنے جسم سے بھی علیحدہ تصور کرنا +

(۶) اشوچتو بھاؤنا (अशुचित्वभावना) جسم کو ناپاکیوں کی کان سمجھنا۔ اور ایسا سمجھ کر تکبر نہ کرنا۔ اور لذات محسوسات میں محو نہ ہونا +

(۷) آشروانوپریکشا (आस्रवानुप्रेक्षा) افعال کی سزا و جزا کی خرابی پر غور کر کے اُن سے بچنے کی کوشش کرنا +

(۸) سنبر بھاؤنا (संवर भावना) آشرو یعنے آمد افعال کو روکنے کی تجاویز سوچنا +

(۹) نرجرا بھاؤنا (निर्जरा भावना) یہ خیال کرنا کہ ریاضت ہی سے کرموں کا ناش ہو سکتا ہے +

(۱۰) لوکا نو بھاؤنا (लोकानुभावना) روح اور مادہ اور اُن کے

(ترجمہ ب) رام کا جو دوست۔ مہیش کا اشنگار۔ سمندر کا بیٹا۔ لکشمی کا بھائی۔ ستاروں کا راجہ دیوتاؤں کا منظور نظر۔ ناریوں کا پیارا۔ ایسا جو چاند ہے۔ جب اُس کو بوقت گرہن راہو آکر پکڑتا ہے۔ کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ اِس لئے جو دُکھ اور مصیبت کے دن ہیں۔ ان میں کوئی کام نہیں آتا +

نوٹ۔ یہ ایک پورانک تلازمہ ہے۔ جس کا ذکر بھاگوت پران کے آٹھویں سکندھ میں ہے جس کے بموجب کنول و برہما و چاند۔ و آبحیات و اپسرا و لکشمی سمندر سے پیدا ہوئے ہیں۔ اپسرا۔ اندر کی اور لکشمی نارائن کی عورت ہے۔ اِس ہی لئے باپ۔ بیٹا وغیرہ وغیرہ رشتے ہیں +

(۱۰) اُتم برہم چیہ [illegible] خود شناس ہونا۔ اور دل اور زبان و جسم سے ترکِ مباشرت کرنا ۔

انو پریکشا بھاونا کی بارہ اقسام۔

(۱) انتیہ بھاونا ۔ اشیاء دنیا اور جسم کو زوال پذیر سمجھنا۔ (۲) آشرن[ل] بھاونا۔ دورِ تناسخ اور دنیاوی دکھوں سے بچانے والا اس سنسار میں مادر و پدر۔ زن و برادر کسی کو نہ سمجھنا۔ صرف ایک نیک افعال پر ہی بھروسہ رکھنا۔

(۳) سنسار بھاونا۔ سنسار کو رہٹ کی طرح ہمیشہ جاری رہتا ہوا خیال کر کے اِس سے آزادی حاصل کرنے کی تجاویز سوچنا ۔

[ل] آشرن بھاونا کے بارے میں ہندو مت کے ایک شاعر نے دو بہت اچھے کبت کہے ہیں جن کو ہم یہاں درج کرتے ہیں :۔

(ا) بارِیتات سُت ہے۔ بدھنا او سوم۔ شدھارس بھرات ہیں دولیو۔ رمبہ۔ ساجیہ کی بھگتی۔ گھوا۔ ہر۔ ہیں جیہ کے بہنوی۔ اشٹ سنگ کلول کرے۔ اور دیوتکین جبیہ تینتیس۔ کردیو۔ تجھہ تشارا تیو پردار بھیو نہ سہائے سہاسے ہے کو۔

(ب) رام کو سار۔ مہیش سنگار۔ ساگر کو ست۔ لچھ کو بھائی۔ تارن کی پت۔ دیوتن کی دھن سنتن کو ہوں ٹرو سکھدائی۔ جادن راہو نے آن گرسو۔ اتیو ٹرو کو ڈسلے نہ چُھڑائی جو دُکھ کے دن ہیں سجنی ایسے تا ون ہیں کوئی ہو نہ سہائے ۔

(ترجمہ ا) سمندر جس کا باپ۔ برہما جس کا بیٹا چاند اور آبِ حیات جس کے بھائی۔ اپسرا اور لچھمی جس کی بہنیں۔ اندر اور نارائن جیسے بہنوئی۔ ہوا جس کا دوست اور ۳۳ کروڑ دیوتا جیسے خواہاں۔ ایسا جو کنول کا پھول ہے۔ جس وقت اُس پر بڑی ہی چھوٹی سی حیثیت والے اوسے نے پڑکر اُس کو نقصان پہنچایا۔ تو اتنا بڑا کنبہ کچھ کام نہ آسکا۔ اور کسی کی تو گیا ہی گنتی ہے (بقیہ آیندہ)

(۲) ابھے دان = مہاتما لوگوں کو حسب مراتب تعظیم و تکریم کے ساتھ اور محتاج و مفلسوں کو بنظر ترحم کھلانا پلانا (۳) اوشدھی دان = بیماروں کو ادویات تقسیم کرنا۔ انکا علاج کرنا ہسپتال و شفاخانہ کھولنا (۴) ابھے دان = کسی جاندار کو دل و زبان و جسم سے کسی قسم کی ایذا نہ پہنچانا۔ بلکہ جہانتک ہوسکے اُنکی حفاظت کرنا۔ تکالیف سے بچانا۔ جب یہ دان مُنی وارجکا شراوک۔ شراوکا کو دیئے جاتے ہیں تو پاتر دان کہلاتے ہیں۔ اور جب کسی بھوک کے پیاسے دکھی جیو کو دیئے جاتے ہیں تو کرونا دان کہلاتے ہیں۔ جو دان

(بقیہ صفحہ ۲۴۴) پہاڑ کی چوٹی پر جاڑے میں دریا کے کنارے مراقبہ میں مستغرق ہونا۔ دشٹ لوگوں کی دی ہوئی گالی گلوچ ماربیٹ کو برداشت کرنا جسم کو تکلیف ہوتے ہوئے بھی دھرم میں مشغول رہنا۔ اور اندرونی چھ اقسام اس طرح پر ہیں (۱) پراشچت [illegible] بے احتیاطی سے لگے ہوئے دوش کا بموجب ہدایت شاستر پراشچت کرنا (۲) ونے [illegible] سمیک درشن گیان چرتر والے تارک الدنیا لوگوں کا ادب اور تعظیم کرنا۔ ونے کے پانچ قسم ہیں (۱) درشن ونے (۲) گیان ونے (۳) چارتر ونے (۴) تپ ونے (۵) اُپچار ونے + (۳) ویاورت [illegible] تارک الدنیا لوگوں کی بیماری وغیرہ تکلیف میں خدمت کرنا (۴) سوادھیائے کی پانچ قسمیں ہیں (۱) باچنا یا پڑھنا (۲) پوچھنا۔ شکوک رفع کرنا (۳) آمنایا یا رٹنا۔ بار بار کتب مقدسہ کی تلاوت کرنا۔ (۴) انوپریکشا دھرم اُپدیش یا دھرم کتھا۔ اس طرح پڑھے ہوئے کا دوسروں پر اُپدیش کرنا (۵) پرگرہ تیاگ [illegible] روپیہ پیسہ۔ زمین و مکان۔ و غصہ و غرور وغیرہ کا ترک کرنا۔ (۶) دھیان تپ [illegible] سب تفکرات کو ترک کرکے دل کا یکسو لگانا۔ اور شکل دھیان میں لگنا

اپنے برابر والے کو دیا جاتا ہے۔ جیسے زمین۔ گھوڑا۔ کنیا وغیرہ دینا۔ تو وہ سم دت کہلاتا ہے۔ اور مرتے وقت اپنی جائداد ہر قسم کو اپنے بیٹے یا متبنّے وغیرہ کو دینا شکل دت کہلاتا ہے۔

(۹) اُتم آکنچن (د [illegible]) دنیا کی کسی شے سے محبت نہ رکھنا اور زہد ہی ہونا۔

پرقابو رکھنا (ب) پران سنجم۔ چھ قسم کے جانداروں میں سے کسی کو بھی ایذا نہ پہنچانا +

(۷) اُتم تپ[۲]۔ کرموں کے ناش کرنے کے لئے بتدریج خواہشات کو روکنے اور ریاضت کرنے کو تپ کہتے ہیں۔ اس کے ۱۲[۳] اقسام ہیں۔ چھ اندرونی۔ چھ بیرونی۔

(۸) اُتم تیاگ یا دان۔ اسکی دو اقسام ہیں (۱) نشچے تیاگ۔ غصہ۔ تکبر۔ فریب و طمع محبت۔ نفرت وغیرہ کا ترک کرنا (۲) بیوہار تیاگ جس کی چار اقسام ہیں (۱) گیان دان۔ دنیاوی و اخلاقی تعلیم دینا۔ مفت کتب تقسیم کرنا۔ مدرسے جاری کرنا وغیرہ وغیرہ

ل۔ (۱) خاکی (۲) بادی (۳) آبی (۴) آتشی (۵) نباتاتی۔ ان پانچوں کو جاندار غیر متحرک کہتے ہیں (۶) دو حواسی لغایت پانچ حواسی جو متحرک کہلاتے ہیں

[۲] تپ سے سنور بھی ہوتا ہے اور نرجرا بھی ہوتی ہے۔ لہذا سوتیامبر فرقہ میں انکو نرجرا کی بارہ قسم کہا ہے دیکھو لوتت پدارتھ۔ مؤلفہ لالہ سوہن لال وکیل۔

[۳] تپ کی چھ بیرونی قسمیں حسب ذیل ہیں (۱) انشن ([illegible]) ایک روز یا دو روز یا زیادہ کے لئے خورد و نوش ترک کرنا (۲) اوندر ([illegible]) شکم سیر ہو کر کھانا نہ کھانا (۳) برت پرسنکھیان ([illegible]) بعد انشن تپ کے طعام کے لئے آبادی کی طرف جاتے وقت کوئی عہد کرنا۔ مثلاً یہ کہ اگر دو گھر تک حسب قاعدہ طعام ملیگا تو لونگا ورنہ نہیں۔ (۴) رس پریتاگ ([illegible]) چھ قسم کے رسوں (دودھ۔ دہی۔ گھی۔ تیل۔ نمک۔ شیرینی) میں سے کسی ایک یا دو وغیرہ یا چھوں کا ترک کرنا (۵) بِوِکت شیاسن ([illegible]) ایسی جگہ میں سونا جہاں کوئی عورت اور مخنث نہ ہو (۶) کائے کلیش ([illegible]) جسم سے محبت گھٹانے کے خیال سے سخت ریاضت کرنا جیسے برسات میں درخت کے نیچے۔ گرمی میں (باقیہ آئندہ)

نوٹ۔ سوتیامبر انودر کو اوموَدریہ۔ انشن کو بھکیاچری۔ رس پریتیاگ کو۔ پری سامہنہ اور بِوِکت شیاسن کو سنلینتا اور کایا کلیش کو دیت سرگ کہتے ہیں۔

(ل) چارتر۔ دو تناسخ سے بچانے والے اعمال کرنا۔ ۵ +

میسز انکل ۔ ۷ ۵ +

گپتی کی تین اقسام (۱) منو گپتی۔ دل کی آزادی کو روکنا۔ (۲) بچن گپتی۔ زبان کی آزادی کو روکنا۔ (۳) کائے گپتی ۔ جسم کی آزادی کو روکنا +

سمتی کی پانچ اقسام۔ (۱) ایریا سمتی۔ آفتاب کی روشنی میں زمین کو چار ہاتھ آگے تک کیڑے مکوڑے سے صاف دیکھ کر ضرورت کے موافق چلنا (۲) بھاشا سمتی۔ حسب ضرورت شیریں کلامی سے بولنا (۳) ایشنا سمتی۔ برائے قیام جسم دن میں ایک دفعہ پاک طعام کھانا (۴) آوان نکھاپنا۔ اپنے جسم و پچھی و کرمنڈل کو زمین پر دیکھ بھال کر رکھنا۔ و اٹھانا۔ تاکہ کسی جاندار کو تکلیف نہ ہو۔ (۵) پرستھاپنا۔ بول و براز وغیرہ فضلات کو صاف زمین پر ڈالنا +

دھرم کے دس اقسام۔

(۱) اُتم کشما (उत्तम क्षमा) بلا وجہ ہنسی کرنے۔ گالی دینے۔ مارنے پیٹنے حتیٰ کہ مار ڈالنے پر بھی غصہ نہ کرنا +

(۲) اُتم مارد و उत्तम मार्दव آٹھ قسم کا غرور نہ کرنا +

(۳) اُتم آرجو उत्तम आर्जव دل و جسم و زبان کو یکساں رکھنا۔ صاف دل ہونا۔ ریاکاری نہ کرنا +

(۴) اُتم شوچ उत्तम शौच کثافت بیرونی سے پاک رہنا۔ اور حرص و طمع اور ایذا رسانی سے بچنا اور قانع رہنا +

(۵) اُتم ست उत्तम सत्य چاہے جان جائے مگر جھوٹ نہ بولنا +

(۶) اُتم سنجم उत्तम संजम اسکی دو قسمیں ہیں (۱) اندری سنجم۔ دل و حواس

ثمہ۔ کچھ مزید سطر ۱ +

مذہب میں ہدایت ہے) کے کلیۃً ترک کا نام ہے۔ جینیوں۔ رشیوں۔ یا تارک الدنیا والوں
کے ہوتا ہے۔ تارک الدنیا ان پانچوں گناہِ کبیرہ کو معہ ان چاروں کے چھوڑتا ہے
اور من۔ بچن۔ کائے۔ کرت۔ کارت۔ انوموونا۔ سَم۔ رنبھ۔ سمارنبھ۔ آرنبھ سے
کسی حالت اور کسی شکل میں بھی نہیں کرتا۔ مال و دولت۔ دوکان و مکان۔ زر و زیور
برتن و کپڑا وغیرہ جملہ اسباب دنیاوی کو ترک کر کے مادر و پدر زن و اولاد وغیرہ جملہ
متعلقین سے قطع تعلق کر کے جنگل میں عریان رہتا ہے۔ ۲۸ گن مول جو اس طرح
پر ہیں پالتا ہے۔ پاپ یوگوں سے رہت پانچ مہابرت۔ پانچ سمتی۔ پانچ اندری نرود
کیس لونچ دھن۔ چھ آدیتک ـــــ دگمبراوستھا (عریاں رہنا) اشنان نہ کرنا۔
زمین پر سونا۔ دانتن نہ کرنا۔ کھڑے ہو کر بھوجن کرنا۔ دن میں ایک دفعہ کھانا۔ (از
پربچن سارادھیائے ۳۔ شلوک ۸) اور کرموں کی آمد کو روکنے کے جو مندرجہ ذیل
۷ ۵ ذرائع ہیں۔ اُن پر عمل کرتا ہے ✦

(ا) گپتی یعنے ضعیف الاعتقادی سے بچنا۔ اور جذبات نفسانی سے حذر
و پرہیز کرنا۔ ۳

(ب) سمتی ہر ایک جاندار کی حفاظت کا خیال دل میں رکھکر چلنا پھرنا۔ بولنا
و کھانا۔ پینا وغیرہ۔ ۵ ✦

(ج) دھرم۔ روح کے اوصاف ذاتی کے موافق اعمال کرنا۔ اور جو برخلاف ہیں
اُن سے بچنا۔ ۱۰ ✦

(د) انوپریکشا۔ دنیا کے عیش و آرام کو بے ثبات سمجھنا۔ اور اُن کے ہر پہلو
پہ غور کرنا۔ ۱۲ ✦

(ہ) پریشہ جے۔ بھوک و پیاس۔ سردی و گرمی وغیرہ تکالیف کو مستقل مزاجی
سے برداشت کرنا۔ ۲۲ ✦

رات کو نیند نہ آوے۔ اور تمام اندریاں اپنا اپنا کام چھوڑ دیں۔ سانس سخت چلے درد ہو جائے۔ ہچکی لگ جائے۔ سخت پیاس لگے۔ گردن نہ ٹھہرے۔ سب اشیا لال رنگ کی نظر آویں۔ درخت چلتے ہوئے معلوم پڑیں۔ لیکن یہ باتیں عرصہ کی بیماری کے لئے ہیں۔ جو شخص ایک دم بیمار ہو جائے اس کے لئے یہ علامات لاعلاج نہیں سمجھنی چاہئیں جس مریض کے پاؤں گرم ہوں۔ وہ اچھی طرح بات کرے تو لاعلاج نہیں ہے۔ جس شخص کی آنکھ کی چمک موتی کے پانی کی طرح اتر جاوے اور کسی کو نہیں پہچانے تو سمجھو کہ لاعلاج مرض کی ابتدا ہوئی ہے۔ جسکو اپنی زبان اور ناک کی نوک اپنی آنکھ سے دکھائی نہ دے۔ جس کو اپنے سایہ میں اپنا مستک نظر نہ آئے۔ اور رات کو قطبی تارا نظر نہ آئے۔ ہر دو کان میں انگلیاں دیکر اندر کا شبد سنائی نہ دے تو موت نزدیک سمجھو بیمار کی بھویں ٹیڑھی ہونے پر نو دن زندہ رہے آواز سنائی نہ دینے پر سات دن۔ خوشبو یا بدبو معلوم نہ ہونے پر پانچ دن۔ ہاتھ کی لکیریں نہ دیکھے تو تین دن۔ اور زبان سے ذائقہ معلوم ہونا بند ہو جائے تو ایک دو دن زندہ رہے۔ اگر چھینک کے ساتھ پیشاب پاخانہ آوے تو مرنا نزدیک سمجھے ٭

سلیکھنا کے پانچ اتی چار جو ترک کرنے چاہئیں (۱) جیوت آشنسا۔ اپنے زیادہ زندہ رہنے کی خواہش۔ (۲) مرن آشنسا۔ زیادتی تکلیف سے مرنے کی خواہش۔ (۳) متر انوراگ۔ اپنی استری و پتر وغیرہ میں موہ رکھنا۔ (۴) سکھانو بندھ۔ پہلے بھوگے ہوئے سکھوں کا یاد کرنا (۵) ندان۔ مرنے کے بعد دوسرے جنم میں بھوگوں کی خواہش اِس طرح بارہ برت۔ چار بھاؤنا۔ سولہ کارن بھاؤنا۔ اشٹ شدھی اور سنیاس مرن جو سکل چارتر کہلاتا ہے۔ اور جو شراوک یا دہرم آتما خانہ دار کو لازم ہے بیان کیا گیا۔ سکل چارتر۔ سکل چارتر پانچ پاپ ہنسا جھوٹ۔ چوری۔ زنا۔ پرگرہ جو پانچ گناہ کبیرہ کے نام سے معروف ہیں۔ اور جن کے ترک کرنے کی ہر ایک

سامنے دلوا جائے۔ کیونکہ بعض نالایق اولاد بعد میں نہیں دیتی ہے۔ رنج سلم ہمتی محبت اور دشمنی کو ترک کرے۔ مرنے کا کچھ خوف نہ کرے۔ کیونکہ ستھیا درشٹی حقیقت سے غافل بوجہ جہالت تبدیلی قالب کو اپنا فنا ہونا سمجھتا ہے۔ اور جب اسکو ایک قالب سے دوسرے قالب میں جانا پڑتا ہے۔ اور زن و فرزند اور اسباب دنیاوی سے جن کو وہ اپنا سمجھ رہا تھا علٰحدگی ہوتی نظر آتی ہے تو اسکو بڑا رنج ہوتا ہے۔ لیکن سمیک درشٹی۔ یا حقیقت دان کو کچھ رنج نہیں ہوتا۔ وہ جانتا ہے کہ جسم بیماری۔ تکلیف۔ جھگڑے فساد کی جڑ ہے۔ قیدخانہ کی مانند ہے۔ ایسے جسم سے علٰحدگی کا کیا خوف۔ مرنے کا رنج اسکو ہوتا ہے جس کا دل اسباب دنیوی میں محو ہوتا ہے۔ حقیقت داں جانتا ہے کہ پیدایش کے بعد موت لازمی ہے۔ اور موت صرف تبدیلی جسم کا نام ہے۔ موت سے روح فنا نہیں ہوتی۔ اِس لئے مرنے کا خوف ترک کرکے بارہ انوپریکشا پر غور کرے۔ اور آہستہ آہستہ اناج و پانی کم کرتا جاوے۔ ہر وقت پرماتما کا دھیان رکھے یا دھرم شاستر سنتا رہے۔ اپنے پاس شور و غل یا دنیاوی جھگڑوں کا ذکر نہ ہونے دے۔ دہرماتما آدمیوں کے سوائے کسی کو پاس نہ آنے دے اور دہرم دھیان میں جسم کو چھوڑ دے ✦

نوٹ:۔ واضح رہے کہ سلیکھنا یا سمادھی مرن کی اجازت صرف اُس وقت ہے جب بیماری لاعلاج ہو۔ یا کسی ایسی آفت کا سامنا ہو جس سے موت یقینی ہو۔ اور دھرم رہتا نظر نہ آتا ہو۔ کیونکہ جس شخص کو بہت عرصہ شراوک یا منی دھرم انوبرت و مہابرت سواد ھیائے۔ سیل۔ تپ ورت۔ دس لکشن دہرم ہوتا دیکھے اُس کا بھوجن ترک کرکے مرنا آتم گھات یا خودکشی میں داخل ہے۔ سلیکھنا آتم گھات نہیں ہے کیونکہ آتم گھات کرودھ کی وجہ سے اور آلات کے ذریعہ سے ہوتا ہے ✦

لاعلاج بیماری کی شناخت

لاعلاج بیماری کی حسب ذیل شناخت ہے

تین شلیہ یہ ہیں :- (۱) ندان شلیہ - ندان آیندہ جنم کی خواہشات کو
کہتے ہیں - ندان تین طرح کا ہے - (۱) پرست ندان - عمدہ خواہشات - مثلاً جنم
دھارنے کے عوض میں اعلیٰ خاندان - اعلیٰ سنگھٹن - اعلیٰ طاقت - نیک صحبت -
عقل سلیم وغیرہ چاہتا - (۲) اپرسست ندان - بد خواہشات - غصے وغیرہ میں کسی کے
مارنے یا عزت بگاڑنے یا عورت و بچہ و دھن وغیرہ کے جاتا رہنے کی خواہش کرنا
(۳) ریاضت یا نیک اعمال کا نتیجہ لذات محسوسات - دھن و دولت وغیرہ چاہتا
(۲) مایا شلیہ - کپٹ (۳) متھیا درشن شلیہ - بد اعتقادی +

سلیکھنا یا سمادھی مرن

سلیکھنا کے معنے کمزور کرنے کے ہیں - اور وہ دو قسم کی ہے
اول کاے سلیکھنا - خواہشات نفسانی میں مستغرق نہ ہونے
اور شہوت پرستی میں نہ لگنے غضب و حرص و تکبر و ریا کے قابو میں پھنسنے سے بچنے
کے واسطے لذات محسوسات سے باز رہ کر کم طعام کھانا - یا صرف دودھ پر ہی گذارہ کرنا
اور اس طرح جسم کو کمزور کرنا - دوئم - کشائے سلیکھنا راگ دویش - موہ - وغیرہ جذبات
کو کمزور کرنا - سلیکھنا کو ہی سمادھی مرن اور سنیاس مرن کہتے ہیں - اس کے کرنیکا
طریقہ اس طرح پر ہے - کہ جب بیماری لاعلاج ہو جائے - یا کسی ایسی آفت کا سامنا ہو وے
جس سے بچنا ناممکن معلوم ہو - تو اُس وقت راگ دویش و اسباب دنیا سے محبت
ترک کرکے صاف دل ہو جاوے - اور پھر اپنوں و بیگانوں سے معافی مانگے - پہلے
کئے ہوئے گناہوں کی تلافی کرے - اگر کسی شخص سے کچھ لینا دینا ہے تو لے دے
لیوے - اگر کسی کو کچھ قرض دینا ہے - اُسکو ادا کرے - اگر کبھی کسی شخص سے کوئی چیز از
از قسم زیور - زمین - مکان - وغیرہ بے ایمانی سے لی ہو - تو واپس کر دے - اور ایسے فعل
کی بابت اپنی مذمت کرے - اپنے آپ کو بُرا سمجھے - اپنے مال و دولت کی بابت وصیت
کرے - یا اپنے لڑکے - لڑکیوں - عورت وغیرہ میں تقسیم کر دے - کچھ حصہ دھرم استھانوں
خویش رشتہ داروں - اور دیگر محتاجوں - بیواؤں اور یتیموں کے لئے بھی دیوے اور اپنے

خاص کر تعریف کرنا۔ (۷) پرتی کرمن۔ تمام دن میں جو پرماد (غفلت و بے پرواہی)
کے بس ہوکر یا جذبات کے قابو میں آکر کسی سے سخت کلامی سے پیش آیا ہو۔ یا
جھوٹ بولا ہو۔ کسی کی مذمت یا چغلی کی ہو۔ عشقیہ قصے و کہانی پڑھی سنی ہوں۔
کسی کا مال بدون دیئے لیا ہو۔ تو اسکو یاد کرکے شام کے وقت اپنی مذمت کرنا۔
(۵) سوادھیائے۔ مطالعۂ کتب مقدسہ (۶) کایوت سرگ۔ ریاضت۔ دھرم سنگرہ
شراوکاچار کے نویں ادھیاء کے ۲۶ ویں شلوک میں جو اس طرح پر ہے :۔

वन्या [illegible] तपो दाता [illegible] सम[illegible]
[illegible] रीमुविनय [illegible] [illegible]।

پوجا۔ ورتا (روزہ) تپ۔ دان۔ سوادھیائے۔ سنجم۔ شٹ۔ آدشیک کہے ہیں۔
(۱۵) سن مارگ پربھاونا۔ موکش۔ مارگ۔ (راہ نجات) کی بڑائی۔ بذریعۂ اشاعت کتب
و اُپدیش۔ دھرم وغیرہ دوسروں پر ظاہر کرنا۔ (۱۶) پرپچن واتسلیہ۔ دھرم آتماؤں
و دھرم شاستروں و دھرماتما پرشوں سے کمال محبت رکھنا ۔

اشٹ شدھی۔ یا پاکیزگی ہشت گانہ (۱) سبھاؤ شدھی۔ صفائی قلب و پاکیزگی
خیالات (۲) کائے شدھی۔ پاکیزگی جسم اور ایسے لباس پہننے سے احتراز۔ جس سے
غرور پیدا ہو۔ جیسے آجکل بہت سے ہندوستانی کوٹ پتلون پہنتے ہی مغرور ہوکر لامذہب
ہوجاتے ہیں۔ نیز ایسے اشارات و کنایات کا ترک جن سے عشق پیدا ہو (۳) بنے شدھی
باادب گفتگو (۴) ایریاپتھ شدھی۔ جلدی جلدی نہ چلنا۔ اور چلتے وقت آگے چار ہاتھ
زمین دیکھ کر چلنا تاکہ کسی کیڑے مکوڑے کو تکلیف نہ پہنچے۔ (۵) بھوجن یا بھکشا
شدھی۔ پاک طعام کھانا (۶) پرشٹاپنا شدھی۔ بول و براز وغیرہ فضلات دیکھ بھال کر
زمین پر ڈالنا۔ (۷) شین آسن شدھی۔ ایسی جگہ میں سونا۔ جہاں شور و غل۔ جھگڑا
وغیرہ نہ ہو (۸) واکیہ شدھی۔ سخت کلامی۔ مذمت۔ چغلی۔ وغیرہ سے پرہیز کرنا +

(۴) مدھیست بھاؤنا - جو اشخاص لامذہب - ہٹ دھرم - غصہ آور - مغرور - ریاکار اور طامع ہیں - اُن سے نہ اُلفت رکھنا - اور نہ نفرت - بلکہ میانہ روی سے برتاؤ کرنا ؛

سولہ کارن بھاؤنا - یعنے سولہ قسم کی خصلت جو شراوک کو اپنی بنا لینی چاہیئے جو آیندہ جنم میں تیرتھنکر ہونے کا کارن (باعث) ہوتی ہیں - یہ ہیں - (۱) درشن بشدھی یعنے پاکیزگی اعتقاد (۲) بنے سمپنتا - ادب و تعظیم جو دو طرح کا ہے :- (ا) نشچے بنے - اپنی روح کی جذبات اور بداعتقادی سے حفاظت (ب) بیوہار بنے سے زیادہ درشن - گیان چارتر والے اشخاص اور دیگر لوگوں سے حسب مراتب تعظیم و تکریم سے پیش آنا (۳) شیل ورتیش وستی چار - اپنی آتما کو ہنسا وغیرہ گناہوں سے عموماً اور زنا سے خصوصاً بچانا - (۴) ابھی چھن گیانو پیوگ - ہمیشہ گیان - ابھیاس و مطالعہ کتب مقدسہ میں مصروفیت (۵) سم بیگ - لذات - اور محسوسات سے دل کی رکاوٹ (۶) سکتش تیاگ - حسب مقدور خیرات دینا - اور اندرونی و بیرونی پرگرہ کو ترک کرنا - (۷) سکتش تپ - حسب طاقت ریاضت کشی کرنا - (۸) سادھو سمادھی - دھرم سے ڈگتے ہوئے دھرم آتما یا سادھو کو پھر دھرم پر لگانا (۹) وویاورت - تارک الدنیاؤں کی خدمت (۱۰) ارہنت بھگتی - ارہنت دیو کی تعظیم و تکریم (۱۱) آچاریہ بھگتی - آچاریوں (علمائے دین) کی تعظیم و تکریم (۱۲) بہوشرت بھگتی - کتب مقدسہ کے رموز دانوں کی تعظیم و تکریم (۱۳) پرچن بھگتی - کتب مقدسہ کی تعظیم و تکریم (۱۴) آرشیہ کا پرہان - مندرجہ ذیل چھ فرائض بلاناغہ ادا کرنا (۱) ساما یک تسبیح پھیرنا (۲) استون - پرماتما کو - جن - سنبھو - شنکر - شو وغیرہ ناموں سے بلحاظ گنوں (اوصاف) کے یاد کرنا (۳) بندنا - چوبیس تیرتھنکروں میں سے کسی ایک کے یا ارہنت - سدھ - آچاریہ - سادھوؤں میں سے کسی ایک کی -

کی صفائی وپاکی یعنی طعام پاک کھلانا +

دان دینے والے کو مناسب ہے کہ بھوجن ایسا کھلاوے جس سے موہ (محویت)
کام (شہوت) سستی - فکر - خوف - الفت - نفرت - پیدا نہ ہوں +

وِدیا ورت کے اتی چار - (۱) ہرت پدھان - سبز پتے سے ڈھانپ کر کھانا دینا
(۲) ہرت ندھان - سبز پتے میں رکھکر دینا (۳) انادر - عزت وتعظیم سے نہ دینا (۴)
اِسمرن - کسی پاتر کو بھوجن کے لئے بُلا کر اور کام میں لگ جانا (۵) مت سر تو

दूसरे دان دینے والے سے حسد کرکے دان دینا - मत सरतो

شراوک یعنی وِہرا تما گرہستی کا فرض ہے - کہ مندرجہ بالا بارہ ورتوں یعنے پانچ
انوبرت - تین گن برت - چار سِکشا برت کو اختیار کرے - علاوہ اِسکے اُسکو لازم ہے
کہ وہ اپنی زندگی میں مندرجہ بالا چار بھاؤنا - سولہ کارن بھاؤنا - اور اشٹ شُدھی کو
اپنا شعار بناوے - تین شلیہ کا ترک کرے - اور اخیر میں سلیکھنا اختیار کرے -
بھاؤنا کے معنے برتاؤ وخصلت کے ہیں - شُدھی پاکیزگی کو کہتے ہیں - اور
شلیہ سے مراد دل کی گھُنڈی سے ہے - چنانچہ چار قسم کا برتاؤ جو شراوک کو ہر ایک
جاندار سے رکھنا چاہیے اِس طرح پر ہے +

(۱) میتری بھاؤنا - ہر ایک جاندار سے محبت سے پیش آنا - دشمنی کا خیال نہ رکھنا
اور کسی کے لئے کسی قسم کا دُکھ یا تکلیف نہ چاہنا

(۲) پرمود بھاؤنا - جن اشخاص میں سمیک درشن - گیان اور چارتر زیادہ ہے
یعنے جو اپنے سے اعتقاد میں علم میں اور عمل میں بڑھے ہیں - اُنکو دیکھ کر خوش ہونا
اور اُنکی تعریف وتوصیف کرنا +

(۳) کرونا بھاؤنا - بیماروں - اندھوں - لولوں - بیکسوں - بیواؤں - یتیموں -
بوڑھوں وغیرہ کی تکلیف دُور کرنے اور اُنکی مدد کرنے کا خیال رکھنا +

دان دینے اور تکلیف یا بیماری کے وقت اُنکی خدمت کرنے کا نام ہے۔ اور بھگوان کی پوجا بھی اس میں شامل ہے۔ دان چار طرح کا ہے۔ (۱) آہار دان (۲) اوشد دان۔ (۳) ودیا دان (۴) ابھے دان۔ گرہستی کو ان چاروں ہی قسم کا دان کرنا مناسب ہے دان کے مستحق جنکو اصطلاحاً پاتر کہتے ہیں۔ تین قسم کے ہیں۔ (۱) اُتم (اعلیٰ) مُنی یا تارک الدنیا (۲) مدہم (متوسط) ورتی شراوک یعنی وہ خانہ دار جو شراوک کے گیارہ درجوں میں سے کسی ایک میں داخل ہوں (۳) جگنیہ (ادنیٰ) اورتی سمیکتی شراوک یعنی وہ شخص جو صادق الاعتقاد ہوں۔ چارتر کے بہت سے حصّہ کے عامل ہوں۔ مگر اُنہوں نے کسی قسم کا عہد نہ کیا ہو۔ یعنے وہ شراوک کے گیارہ درجوں میں سے کسی میں داخل نہ ہوں ✦

دان دینے والے میں مندرجہ ذیل سات گن (اوصاف) ہونے چاہئیں۔

(۱) دان دینے میں دنیاوی شکھ یا دھن یا شہرت کی خواہش نہ رکھنا (۲) دان دینے میں کرودھ نہ کرنا (۳) ریاکاری نہ کرنا (۴) کسی دوسرے دان دینے والے سے رشک یا حسد نہ کرنا (۵) اس خیال سے دان نہ دینا کہ اگر نہ دونگا تو بدنام ہونگا۔ (۶) خوش ہو کر دینا (۷) دان دینے میں غرور نہ کرنا۔ نیز اس میں حسب ذیل نو قسم کی بھگتی (تعظیم) ہونی چاہیئے۔

(۱) پرتی گرہ۔ آیئے آیئے کہنا (۲) اُچ آسن۔ اُونچی جگہ پر بٹھانا (۳) پادوک پاؤں دھونا (۴) ارچن۔ پوجا کرنا۔ تعریف کرنا (۵) پرنام۔ سر تسلیم خم کرنا (۶) من شدھی دل کی صفائی (۷) بچن شدھی۔ زبان کی صفائی یعنے کوئی قابل اعتراض لفظ نہ بولنا۔ (۸) کائے شدھی جسم کی صفائی۔ یعنے ادب سے چلنا پھرنا (۹) ایشنا شدھی۔ طعام

۱؎ شراوک کے گیارہ درجے آگے بیان کئے جاوینگے۔

نہوسکے۔ تو صرف ایک دفعہ پانی پیکر "ان اُپ باس" یا ایک دفعہ طعام و پانی پیکر "ایک بھگت" کرے۔ اور جیا کرنے کی اپنے میں طاقت دیکھے۔ اُس کا فیصلہ ستمی یا ترپودشی کی دوپہر کو کھانا کھانے کے بعد کر لیوے۔ ایسا نہ کرے کہ ارادہ تو سولہ پہر کے اُپ باس کا کیا ہو اور پھر جس وقت گرمی کی شدت معلوم ہو و پیاس لگنے لگے اُس وقت پانی پیکر "ان اُپ باس" تصور کرے۔ یا سر پر پانی سے تر کرکے رومال باندھے۔ بار بار غسل کرے۔ اور ہر وقت یہی خیال رکھے کہ کب وقت پورا ہو اور "اُپ باس" نکلے۔ اُپ باس کے دن صرف اناج کھانا ہی منع نہیں ہے۔ بلکہ پھلہار و میوہ جات حقہ تمباکو چھوٹ دپان و دودھ۔ و مٹھائی سب کچھ منع ہے۔ اور ایسا بھی نہیں ہے کہ دن کو کھانا ترک کرکے رات کو کھاوے۔ رات کو کھانا تو بالکل اور ہمیشہ کے لئے ہی ممنوع ہے۔ اُپ باس کرنے سے مطلب صرف حواس کو قابو میں کرنے کی مشق کرنا۔ غفلت اور سستی کو۔ نیند کی زیادتی کو دور کرنا ہے۔ یہ نہیں کہ اگلے جنم میں سُرگ۔ یا دھن۔ دولت ملیگا۔ ایک ماہ میں چار دفعہ اُپ باس کرنے سے قبض نہیں رہتی۔ انسان بہت سی بیماریوں سے بچا رہتا ہے۔ بیمار نہ ہونے سے وہ دھرم اچھی طرح پال سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اُپ باس کو دھرم کا انگ کہا ہے *

پراشدوپ باس کے اتی چار۔ (۱) بدون دیکھے اور صاف کپڑے سے صاف کئے پوجا کے برتن لینا۔ یا سوادھیا ئے کی یا دیگر اشیاء اٹھانا۔
(۲) بدون دیکھے بھالے توشک یا سونے کا کپڑا بچھانا۔ (۳) اُپ باس کی بڑائی اپنے دل میں نہ رکھنا۔ بلکہ اس کو ایک رسم سمجھ کر کرنا۔ (۴) اُپ باس کے دن پوجن یا ستون وغیرہ کا پاٹھ بھول جانا۔ یا اُپ باس کے دن کے فرائض کو فراموش کرنا *
(۵) بدون دیکھے بھالے کوئی شے زمین پر دھرنا۔
(۴) دویاورت جس کو اتمی سم بھاگ بھی کہتے ہیں۔ سچے تارک الدنیاؤں کو

جسم کا سنجم سے رہت متحرک کرنا (۳) منود و پرتی وہان - دل کو آرت ورود ر دھیان سے نہ روکنا (۴) انادر - ساما یک کو ایک بیگار سی سمجھ کر کرنا (۵) اسمرن - ساما یک کرتے وقت پاٹ بھول جانا - یا کام میں ایسا لگنا کہ ساما یک کرنے ہی کو بھولجانا ✣

(۴) پرشدوپ باس - مہینے میں ہر دو اشٹمی اور ہر دو چودس کو ہر قسم کے کھانے پینے کا ترک کرکے سنجم[1] سے باز رہنے کا نام ہے - لازم ہے کہ اُپ باس سولہ پہر کا کیا جائے - اُپ باس کے دن ناچ تماشہ دیکھنے کا - باجہ بجانے کا - سب قسم کے لین دین و کار و بیوہار دنیاوی کا ترک کرے - تمام دن جین مندر میں یا خلوت میں بیٹھکر تمام قسم کے جذبات و خواہشات نفسانی کو دل و زبان و جسم کی بد تحریک کو روک کر دہرم دھیان میں گذارے - صبح و شام ساما یک کرے - اور رات و دن جن پوجن - و شاستر سوادھیائے میں صرف کرے - اگلے روز صبح کو کسی پاتر (مستحق خیرات) کو اگر مل سکے - کھانا کھلا کر بعد میں آپ کھاوے - یہ اعلیٰ ترین اُپ باس ہے - اگر سولہ پہر کا ورت نہ ہو سکے - تو بارہ پہر کا یا آٹھ پہر کا جیسا ہو سکے کرے

کارتکئی سوامی نے پروشدوپ ورت کی بابت ایسا کہا ہے - کہ اشٹمی و چودش کو اشنان کرنے - چندن وغیرہ لگانے - زیور پہننے - ہم صحبت ہونے - پھول سونگھنے سے پرہیز کرکے اُپ باس کرے - خواہ دن میں ایک بار کھانا کھاوے - یا بلارس کا بھوجن کرے ✣

سوامی امت گت آچاریہ کرت شراد کاچار میں ایسا لکھا ہے کہ ان ہر دو دنوں میں (اشٹمی و چودش کو) ہر قسم کی اشیاء خوردنی و نوشیدنی کا ترک "اُپ باس" اور دن میں صرف ایک دفعہ پانی پینا "ان اُپ باس" اور ایک دفعہ بھوجن و پانی لینا "ایک بھکت" کہلاتا ہے - حاصل کلام یہ ہے - کہ اُپ باس (روزہ) اپنی طاقت کے موافق کرے - اگر سولہ پہر کا اُپ باس ہر قسم کی اشیاء خوردنی و نوشیدنی کا ترک

[1] ترک جذبات و لذات و حس پرستی

کرے۔ خواہ ہر روز کرے۔ خواہ دن میں دو دفعہ۔ خواہ تین دفعہ کرے۔ دو گھڑی کی میعاد
مقرر کرے۔ سامایک کرتے ہوئے۔ دل و زبان او جسم کی تحریک کو روکے۔ کسی عضو کو
متحرک نہ کرے۔ پتھر کی مورتی کی طرح کہ جو خاصکر اسی مطلب کی رہنمائی کرنے کے لئے
ہوتی ہے۔ غیر متحرک ہو جائے کسی طرف نہ دیکھے۔ کسی سے بات نکرے۔ لذات
محسوسات کا خیال تک دل میں نہ گذرنے دے۔ جملہ اشیاء مدرک۔ غیر مدرک۔ جاندا
و غیر جاندار سے الفت و نفرت ترک کرے۔ خوشی و رنج کے خیال کو چھوڑ دے۔ دشمنی
و دوستی کو تیاگے۔ اُمید و بیم کو دل میں جگہ نہ دے۔ اگر کوئی دشنام دے۔ یا
کوئی جانور نقصان پہنچائے۔ یا کوئی ارضی و سماوی آفت آجاوے۔ سب کو برداشت
کرے۔ دل کی ایسی یکسو حالت پر۔ پرماتما کا دھیان کرے۔ اُس کے اوصاف کو یاد
کرے۔ روح و مادہ وغیرہ چھ جواہر کے خواص و سات تتو کی کیفیت و ماہیت پر غور کرے
بارہ بھاؤنا۔ یا سولہ کارن پر وچار کرے۔ دن میں جو جو نیک و بد افعال کئے ہیں اُن کو
رات کے وقت۔ اور رات کو جو کئے ہیں اُنکو دن کے وقت یاد کرے۔ اور سوچے کہ
آج میرا کتنا وقت دھرم کارج میں لگا ہے۔ کتنا عرصہ ست سنگ (نیک صحبت) میں
گذرا ہے۔ اور کتنا خواہشات نفسانی کے پورا کرنے میں صرف ہوا ہے۔ جس طرح صراف
اپنی پونجی کا نفع و نقصان دن میں دو دفعہ پرتال کرتا ہے۔ اُسی طرح اپنے دھرم روپی
دھن کا حساب لگاوے۔ جو برے افعال ہنسا۔ احسان فراموشی۔ زناکاری۔ چوری
وغیرہ سرزد ہوئے ہوں۔ اُنکے واسطے افسوس کرے۔ اور آئندہ اُن کے بچنے کے
واسطے ارادہ کرے۔ سامایک کرنے میں تکبر نہ کرے۔ اور اس کا پھل۔ دھن۔ اولاد۔
دولت وغیرہ نہ چاہے +

वचनदोपरनीधान سامایک کے اتی چار۔ (۱) بچن دو پرنی دھان
سامایک کرتے ہوئے دنیاوی معاملات کی گفتگو کرنا۔ (۲) کائے دو پرنی دھان۔

(۴) روپانپی **रूपाभी** حد سے باہر والے کسی شخص کو اپنا جسم دکھانا تاکہ وہ سمجھ جاوے کہ کچھ کام ہے۔

(۵) پدگل چھیپ **पुवगल क्षेप** حد مقررہ سے باہر کنکری وغیرہ پھینکنا۔ یا چٹھی وغیرہ بھیجکر اپنا مطلب نکالنا۔

(۳) ساماپک۔ ساماپک کے لفظی معنے سامیہ بھاؤ یعنے الفت ونفرت دوستی ودشمنی ترک کرکے میانہ روی اختیار کرنے کے ہیں۔ اصطلاحاً ایک وقت معہودہ کے واسطے پانچ گناہِ کبیرہ کا ترک ساماپک کہلاتا ہے۔ ساماپک مختلف طریقوں سے کی جاتی ہے۔ مناسب ہے کہ چیالہ (مندر) بن یا کسی اور علیحدہ جگہ میں پورب یا اُتر کی طرف منہ کرکے۔ اور چھیتیر شُدھی۔ کال شُدھی۔ آسن شُدھی۔ تمن شُدھی۔ بچن شُدھی شریر شُدھی۔ بنے شُدھی۔ سات طرح کی شُدھی کرکے ساماپک کرے۔ انگلیوں کے ہر حصے۔ یا تسبیح کے ہر دانے پر ایک ایک دفعہ اپنے معبود کا نام لیوے۔ یا اسکی صفات بیان کرنے والے کسی منتر کو پڑھے۔ کاغذ یا دیوار پر سیاہ نقطہ بناکر اُسکی طرف یا کسی مورتی کی طرف لگاتار دیکھتا رہے۔ اور پرماتما کا دھیان یا سات تتو کا وچار کرے۔ اور جب کافی مشق ہو جاوے۔ تب کسی بیرونی ذریعے کی کچھ ضرورت نہیں ہے اُس وقت خود بخود دل یکسو کرے۔ اِس دل جمعی کے واسطے جگہ ایسی پسند کرے جہاں دل کے کھینچنے والی کوئی شے نہ ہو۔ شور و غل نہ ہو۔ عورت یا مخنث کے آنے جانے کا مقام نہ ہو گانا بجانا ناچنا جس کے نزدیک نہ ہوتا ہو۔ جہاں چرندے پرندے نہ آتے ہوں۔ زیادہ گرم۔ یا زیادہ سرد ہوا نہ آتی ہو۔ بہت بارش نہ لگتی ہو۔ ڈانس۔ مچھر۔ سانپ۔ بچھو۔ وغیرہ موذی جانوروں کا خوف نہ ہو۔ غرضیکہ علیحدہ مکان میں یا مندر میں جنگل یا باغیچہ میں جہاں دھرم آتما لوگ ورت کرتے ہیں۔ کھڑا ہوکر۔ یا بیٹھ کر کپڑوں کو اکٹھا کرکے بالوں کو باندھ کر ایک طرف دل کو لگاوے۔ ساماپک خواہ ورت کے دن

ایسا کرنے سے خواہشات کم ہوتی ہیں۔ چونکہ جو ہری سبزی نہ کھانے کا رواج ہے وہ بھی خواہشات کے کم کرنے کے لئے ہے اِس لئے اچھا ہے۔ بالکل نہ کھانے میں اندری سنجم و پران سنجم دونوں ہیں اور کم سبزی کھانے میں صرف اندری سنجم

بھوگ اُپ بھوگ برت کے اتی چار۔ (۱) انوپریکشا۔ خواہشات۔ محسوسات کا نہ گھٹانا (۲) انوسمرت۔ گذشتہ زمانے کے بھوگے ہوئے عیش و عشرت کو یاد کرنا

(۳) اتی لولپیہ भाग लोल पप محسوسات میں محویت۔

(۴) اتی ترشنا۔ زمانہ مستقبل میں بھوگنے کی خواہش۔

(۵) انوبھو۔ جس وقت میں وشیوں (لذات۔ محسوسات) کو نہ بھوگتا ہو۔ اُس وقت بھی یہی خیال کرنا کہ میں بھوگ رہا ہوں ॰

سکشا برت

سکشا برت چار ہیں (۱) ویشیا کاشک (۲) سلمایک۔ (۳) پروشدوپ باس (۴) وتیاورت۔ چونکہ یہ چاروں گرہست پنے میں منی پنے کی سکشا (نصیحت) کرتے ہیں۔ اِس لئے ان کو سکشا ورت کہتے ہیں۔

(۱) ویشیاد کاشک۔ دِگ برت میں جو ہر سمت میں جانے لانے بھیجنے منگانے کی حد عمر بھر کے لئے مقرر کی تھی۔ اُس میں سے ہر روز کے لئے حد مقرر کرنا۔ مثلاً دِگ برت میں یہ عہد کیا تھا کہ میں تا عمر شمال کی طرف کیلاش تک ہی جاؤں گا۔ اُس سے آگے نہ جاؤں گا۔ اب ویشیاد کاشک برت میں یہ عہد کرنا کہ آج میں صرف دس یا بیس کوس تک ہی سفر کروں گا ॰

اتی چار (۱) پریشن प्रेषण حد مقررہ سے باہر خود تو نہ جانا۔ مگر دوسرے کو بھیجنا۔ یا مال وغیرہ منگانا۔

(۲) شبد۔ حد مقررہ سے باہر بات کرنا یا اشارے سے کام لینا۔

(۳) آینن आवयन حد مقررہ سے باہر کسی کو بلانا۔

پھل انی بجھ۔ نشادر (اوس کا پانی پالا یا برف) چلت رس جن مت یہ بائیس اکھان۔
یہ تمام اشیاء دماغ کے واسطے مضر ہیں۔ بعض میں ہنسا بہت ہے۔ بعض زود ہضم
نہیں ہیں سستی اور کاہلی پیدا کرنے والی ہیں۔ انکا تازیست ترک کرنا لازم ہے
چونکہ گندم وغیرہ غلہ میں ٹسر شری وکیڑے پڑ جاتے ہیں۔ آرد وموںگ وغیرہ پر
سفید پھپھوندی آجاتی ہے۔ کھانڈ۔ شکر۔ گڑ۔ میں لٹ جیو پیدا ہو جاتے ہیں اسلئے
چاہیئے کہ جاڑے کے موسم میں سات دن۔ گرمی کے موسم میں پانچ دن۔ اور
برسات میں تین دن سے زیادہ کا سامان مہیا نہ کریں۔ جس چیز میں پانی ملا ہوا ہو
جیسے پکوان۔ اسکو دو دن سے زیادہ کا مال بوا۔ اچار۔ لونجی۔ مربا۔ آٹھ پہر سے
زیادہ کا استعمال نہ کریں۔ دہی پہلے دن سے زیادہ جمائی ہوئی۔ اور روٹی۔ و
کھچڑی۔ دال بھات۔ دو پہر کے بعد۔ کچی رسوئی۔ لڈو۔ گھیور۔ کھویا جس میں پانی
کم ہو۔ آٹھ پہر بعد۔ پوڑہ۔ ربڑی وغیرہ جس میں پانی زیادہ ہو۔ چار پہر کے بعد۔ جس
چیز میں پانی نہ پڑا ہو۔ جیسے گھی۔ شکر و گڑ کا لڈو۔ جاڑے میں سات روز کے بعد
گرمی میں ۵ روز کے بعد۔ اور برسات میں تین روز کے بعد چلت رس ہو جاتا ہے
گرم پانی کے ساتھ جو چھاچھ بنائی جائے اس کی میعاد چار پہر۔ ٹھنڈے پانی والی
چھاچھ کی میعاد دو پہر ہے۔ کچے پانی کی دو گھڑی۔ پراسک یعنی لونگ وغیرہ ڈالی
ہوئی کی دو پہر۔ معمولی گرم پانی کی چار پہر۔ اور ابلے ہوئے کی آٹھ پہر ہے۔ (دیکھو
کریاکوش)

دودھ بھی نکالنے کے بعد فوراً گرم کرکے پیویں۔ پانی چھان کر استعمال کریں
پھاگن کے بعد تل اور سنگھاڑے میں جیو پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس لئے پھاگن کے
بعد کا نکالا ہوا تیل اور سنگھاڑے کا بنایا ہوا کھانا ترک کریں۔ اول تو مندرجہ بالا اشیاء کا
ترک تمام عمر کے لئے کریں۔ اگر ایسا نہ ہو سکے تو ایک عرصہ مقررہ کے واسطے ضرور کریں

جن اشیا کے کھانے سے ہنسا بہت ہو جیسے کند[1]-مول[2]-سادھارن[3] بنسپتی-
نینی گھی-نیم کا پھول-کیوڑا-بیجھا ہوا اناج-کھیل + جن سے قوت باہ بہت پیدا ہو
جیسے موصلی جات جو ہلاکت کا باعث ہوں جیسے سنکھیا + جن سے کاہلی پیدا ہو عقل
خراب ہو-جیسے اونٹنی کا دودھ-گدھی کا دودھ-گائے کا پیشاب-شراب اور دیگر
اشیا منشی[4] گندی جگہ-خراب جگہ میں پڑا ہوا-چمڑے سے لگا ہوا-شرابی یا
مانس خور کے ہاتھ کا پکا ہوا-چھوا ہوا کھانا جس سے کراہیت آوے جیسے مانس-
ان کا کلی ترک کرنا مناسب ہے +

بائیس ابھکش-مندرجہ ذیل ۲۲-اشیاء ابھکش یا ناخوردنی قرار دی گئی ہیں +
چھند-اولا (اولے) کھور براد (کا بھی یا دہی کا بڑا) نش بھوجن-بہو بیجا[5]-بیگن-سندھان (اچار)
بڑ-پیپل-اودمبر (گولر) کٹھ اودمبر (کٹھیا گولر) پاکر پھل (بیگن) جو ہوئے انجان (اجانی پھل)
کندمول-ماٹی (مٹی) بیس (زہر) آمکہ (ماس) مدھ (شہد)-ماکھن-اور مدراپان (شراب)

---

[1] کند وہ شے جو زمین کے اندر ہی اندر پیدا ہو-جیسے آلو
[2] مول وہ جو زمین کے اندر جڑ کی طرح چلی جائے-جیسے موصلی جات
[3] بنسپتی (نباتات) دو طرح کی ہوتی ہے-ایک پرتیک یعنی ایک جسم میں ایک جیو والی-دوسری سادھارن
یعنے ایک جسم میں بہت سے جیو والی-ایسی بنسپتی کی یہ پہچان ہے (۱) جس کا سر نیچے چھپا ہوا ہو (۲) جس میں
لکیریں ہوں (۳) جس کی گانٹھ نہ دکھائی دے (۴) توڑنے سے فوراً دو ٹکڑے ہو جاویں چھال بھی ٹوٹ جائے-
(۵) جس کے اندر سوت یا تانتو نہ ہو (۶) جو توڑ کر بوئی جا سکے. جو جڑ دھڑ چھال نئے پتے یعنی کونپل چھوٹی شاخ پتے پھول
پھل بیج-ان کو توڑنے سے فوراً ٹوٹ جائے اور چھلکا علیحدہ ہو جائے تو سادھارن ہے +
[4] دو دل والے اناج کی بنی ہوئی چیز کچے دودھ-دہی یا چھاچھ میں ملا کر کھانا جیسے بڑا +
[5] بہو بیجا جس میں بہت سے بیج گودے سے الگ ہوں اور پھل توڑنے سے نیچے گر پڑیں جیسے تربوز
[6] مادہ کھن ناخوردنی نہیں ہے. ممانعت ویسکلن کی ہے کیونکہ ان میں تھوڑی دیر کے بعد کیڑے پڑ جاتے ہیں

کھانے۔ مکان۔ سواریاں۔ جیسا کہ کسی نے کہا ہے۔

सुगांधो वनिता वरंच मीतं तांहत पोमंत
भहिरं वाहतं पैव ऽसरदो मोगा: अकीतिता:।

جو شے ایک دفعہ استعمال کی جاسکے اُس کو بھوگ کہتے ہیں۔ جیسے روٹی۔ مٹھائی وغیرہ اور جو ایک ہی شے بار بار استعمال میں آسکے اس کو اُپ بھوگ کہتے ہیں۔ جیسے۔ کپڑا عورت وغیرہ۔ چنانچہ بھوگ اور اُپ بھوگ کے استعمال کے لئے ایک حد مقرر کرنا واجب ہے۔ مثلاً یہ کہ آج میں ایک دفعہ بھوجن کروں گا۔ فلاں فلاں اناج فلاں فلاں سبزی فلاں فلاں مٹھائی کھاؤں گا۔ فلاں فلاں سواری پر چڑھوں گا وغیرہ وغیرہ حد مقرر کرنا دو طرح ہو سکتا ہے۔ ایک تو یہ کہ عرصہ خاص کے لیئے۔ مثلاً ایک روز دو روز دس روز۔ بیس روز۔ ایک ماہ دو ماہ چھ ماہ۔ ایک سال۔ پانچ سال۔ دس سال۔ وغیرہ کے لئے اسکو نیم (नियम) کہتے ہیں۔ دوسرے تا زیست جو یُم (यम) کہلاتا ہے۔ جین شاستروں میں حکم ہے کہ گرہستی کو اپنی خواہشات کم کرنے کے واسطے ہر روز سترہ چیزوں کے نیم کرنے چاہئیں یعنے (۱) بھوجن کتنی دفعہ کھاؤں گا (۲) چھ رسوں میں سے کون کونسے کھاؤں گا (۳) پانی کتنی مرتبہ پیونگا۔ (۴) چندن تیل وغیرہ کتنی دفعہ لگاؤں گا (۵) پھول کتنی مرتبہ سونگھوں گا (۶) پان کتنی دفعہ کھاؤں گا (۷) گیت کتنی دفعہ سنوں گا (۸) ناچ کتنی دفعہ دیکھوں گا (۹) مباشرت کتنی دفعہ کروں گا (۱۰) اشنان کے دفعہ کروں گا (۱۱) زیور کتنے پہنوں گا۔ (۱۲) کپڑے کتنے پہنوں گا (۱۳) سواری پر کے دفعہ چڑھوں گا۔ (۱۴) کتنی طرح کے بستر پر سوؤں گا (۱۵) کتنی طرح کے آسن پر سوؤں گا۔

(۱۶) سبزی کون کون سی کھاؤں گا۔

(۱۷) بھوجن میں کتنی چیزیں کھاؤں گا +

تاہم اسکو یہ بھی تو لازم نہیں ہے۔ کہ خواہ مخواہ بلا مطلب وہ افعال کرے جن سے گناہ ہوتا ہو۔ اگر انسان خود گناہ سے نہیں بچ سکتا۔ تو وہ کم سے کم دوسروں کو ترغیب نہ دے کہ تم کسی دوسرے جاندار کو تکلیف دو۔ حبس بیجا کرو۔ جال بناؤ۔ پنجرہ بناؤ۔ کشتہ بناؤ۔ ناخوردنی اشیاء کھاؤ۔ شراب پیو۔ زناکاری و رنڈی بازی کرو۔ غیبت کرو چغلی کرو جھوٹ بولو۔ بیاہ میں آتشبازی لے جاؤ۔ ناچ تماشا کراؤ۔ دیکھو۔ بردہ فروشی کرو۔ شکار کھیلنے جاؤ۔ بھاڑے کی دلالی کرو۔ ایسا روزگار کرو جس میں ہنسا بہت ہوتی ہو۔ حقہ۔ تمباکو۔ چرٹ۔ بھنگ۔ گانجہ۔ وغیرہ پیو۔ پڑاوہ لگاؤ۔ اس میں بڑا فائدہ ہوگا وغیرہ وغیرہ ÷

انرتھ ڈنڈ کے اتی چار۔ (۱) کندرپ (कंदर्प) ہنسی مخول کرنا۔ بھنڈ بچن بولنا (۲) کوت کچیہ (कौतकुच्य) یا گند ہرب کھوٹے اشارے کرنا (۳) موکھریہ (मौखर्य) بیہودہ بکواس یا مفت کا طول کلام (۴) اسمیکشادھی کرن (असमीक्ष्याधि करण) بدون مطلب دل و زبان و جسم کو کسی کام میں لانا و سن امیکشا دھن (असमीक्ष्याधि करण) الفت و نفرت یا خواہشات نفسانی کے بڑھانے والے اشعار۔ گیت بھجن۔ وغیرہ بنانا۔ (۵) پرسادھن (प्रसाधन) ضرورت سے زیادہ بھوگ۔ اُپ بھوگ کا سامان لینا۔ جیسے ایک داتن کی ضرورت ہے۔ دس کاٹ لینا۔ نیم کے ایک پتے کی ضرورت ہو۔ تمام شاخ کاٹ لینا ÷

(۳) بھوگ اُپ بھوگ پرمان۔ خواہشات نفسانی کے کم کرنے کے لئے۔ اور دل قابو میں کرنے کے واسطے بھوگ و اُپ بھوگ کی ایک حد مقرر کرنا۔

بھوگ اُپ بھوگ پرمان کہلاتا ہے۔ بھوگ و اُپ بھوگ کی ۸ قسم کی سامگری ہوتی ہے خوشبویات۔ عورت۔ کپڑے و زیورات۔ گانا بجانا۔ پان گلوری۔ انواع و اقسام کے

اس میں شامل نہیں ہے۔

(۳) آپ دھیان۔ ایسے خیالات رکھنا کہ فلاں شخص کا لڑکا یا عورت۔ یا والدین وغیرہ فوت ہو جاویں۔ کسی کا کان ناک کٹ جائے۔ اندھا۔ لنگڑا وغیرہ ہو جائے۔ دھن لٹ جائے روزگار خراب ہو جائے۔ وغیرہ وغیرہ۔ دوسرے کے نقصان ہونے کے خیالات فاسد رکھنا جن سے اپنا کچھ فائدہ نہ ہو۔ آپ دھیان کی دو قسمیں ہیں:-

(۱) آرت دھیان (۲) رودر دھیان۔ پھر آرت دھیان کی چار فروع ہیں۔

(۱) انشٹ سنجوگ۔ نامرغوب طبع اشیاء کے ملنے پر فکر کرنا (۲) اشٹ بیوگ۔ مرغوب طبع اشیاء کے علیحدہ ہو جانے کا فکر رکھنا (۳) روگ تدان۔ تکلیف و بیماری میں بے استقلالی رکھنا (۴) سوچ۔ مستقبل کے واسطے طرح طرح کے تردّد کرنا۔

رودر دھیان کے چار فروع اس طرح پر ہیں (۱) ہنسا نند۔ جیو ہنسا میں خوشی (۲) مرکھانند۔ جھوٹ بولنے میں خوشی (۳) چوریانند۔ چوری کر کے یا کرا کے خوش ہونا (۴) سنگ رکشانند۔ بہت روپیہ جمع کر کے خوش ہونا۔

(۴) دُوشرت۔ ایسی کتابوں۔ شاستروں کو پڑھنا یا سننا۔ جن میں کفر۔ عشق۔ لڑائی جھگڑے۔ شہوت پرستی۔ بناؤ سنگار۔ ہنسی مخول۔ مارن۔ تاڑن۔ بسی کرن۔ سائن وغیرہ کا ذکر ہو۔ کسی کتاب کو اس علم کے عیب و ثواب دیکھنے کے لئے پڑھنا جس کا اس میں ذکر ہے کچھ ہرج نہیں ہے۔

(۵) پرماد چریا۔ خواہ مخواہ زمین کھودنا۔ پتھر پھوڑنا۔ پانی سینچنا۔ چھڑکنا۔ آگ جلانا۔ نباتات کاٹنا۔ درختوں کی شاخیں تراشنا۔ اِدھر اُدھر بلا مطلب سیر گشت کرنا۔ جوا۔ تاش۔ چوسر۔ گنجفہ۔ وغیرہ کھیلوں میں تضیع اوقات کرنا۔ پتنگ بازی۔ بٹیر بازی میں وقت کھونا۔ سپت ویسن یا ہفت عیوب میں وقت گذارنا۔

ہم نے مانا کہ دنیادار تمام پاپوں سے اور دنیا کی کارروائیوں سے باز نہیں رہ سکتا

چونکہ یہ انوبرتوں کے گنوں (اوصاف) کو بڑھاتے ہیں۔ اس لئے ان کا نام
گن برت ہے ۔

(۱) دگ برت۔ عمر بھر کے لئے دسوں سمتوں میں خود جانے اور کسی دوسرے
کو بلانے کی۔ بنج ویوپار کرنے کی۔ ایک حد مقرر کرنا۔ مثلاً یہ کہ میں شمال کی طرف فلاں
ملک تک جاؤں گا۔ فلاں ولایت تک لین دین بنج بیوپار کروں گا۔ اور اسباب تجارتی
بھیجوں اور منگاؤں گا۔ ایسا کرنے سے طمع کم ہوتی ہے۔ سودیشی اشیاء کے بیوہار
کی عادت پڑتی ہے۔ اور خواہشات گھٹتی ہیں۔ تیرتھ جاترا وغیرہ کاموں کی حد مقرر
نہیں ہوتی۔ دگ برت کے پانچ اَتی چار ہیں۔ (۱) اوردھ وتی کرم۔ بے علمی و غفلت۔
سے پہاڑ وغیرہ پر مقررہ حد سے اوپر چڑھنا۔ (۲) آدھے وتی کرم۔ کنوئیں یا باؤلی وغیرہ
میں مقررہ حد سے نیچے اُترنا۔ (۳) تریک ویتی کرم۔ پہاڑ کے غار و گپھا وغیرہ ترچھی
طرف میں حد سے زیادہ دور تک جانا۔ (۴) چھیتر بردھی۔ مقررہ حد کو توڑنا۔ مثلاً
ایک طرف سو۔ اور دوسری طرف پچاس کوس جانے کا عہد کیا ہوا ہے۔ تو ایک
طرف میں ڈیڑھ سو کوس تک چلا جانا۔ (۵) بسمرن۔ مقرر کی ہوئی حد کو
بھول جانا ۔

(۲) انرتھ ڈنڈ۔ جس کام سے اپنا کوئی مطلب نہ سرے اُس کے کرنے کا
ترک کرنا۔ اسکی پانچ اقسام یہ ہیں۔ (۱) پاپ اُپدیش۔ مویشیوں اور دیگر جانداروں کو
تکلیف دینے۔ باندھنے۔ پنجرے میں بند کرنے۔ مارنے پیٹنے۔ بہت بوجھ لادنے۔
اختہ کرنے۔ ناک۔ کان چھیدنے۔ قتل کرنے۔ خراب بیوپار کرنے۔ قصابوں۔ ماہی گیروں
کو روپیہ قرض دینے۔ اور طرح طرح کے پاپ کرنے کا اُپدیش دینا ۔

(۳) ہنسادان۔ پھاوڑا۔ کدال۔ چھری۔ [illegible]۔ بندوق۔ بارود وغیرہ اسلحہ عاریتاً
دینا۔ کیونکہ نہ معلوم ان سے کوئی کیا کام لیوے۔ آپس میں چاقو۔ موسل وغیرہ لینا دینا

اشرف المخلوقات سے گر کر بے دُم کا حیوان رہ جاتا ہے۔ افیون۔ بھنگ۔ معجون۔ پوست۔ سب نشئی اشیاء مدرا کی مانند قابل ترک ہیں۔

دنیا میں بداعمالی اور تمام گناہوں کی بنیاد تین چیزیں ہیں (۱) مثھیات۔ یعنی کاذب الاعتقادی (۲) اَنیائے۔ بے انصافی و بے ایمانی۔ (۳) ابھچھ۔ ممنوعات کا کھانا۔ چنانچہ جو شخص سمیک درشٹی (سچے اعتقاد والا ہے) اسکی مثھیات نہیں ہو سکتی جس نے پانچ انوبرت اختیار کئے ہوئے ہیں۔ وہ انیائے نہیں کر سکتا جس نے تین مکار کو ترک کر دیا ہے وہ ممنوعات یا خوردنی اشیاء نہیں کھاتا۔ اس لئے سمیک درشٹی میں پانچ انوبرت و تین مکار کا ترک ہو اُس ہی میں مُول گُن یا بنیادی نیک اوصاف پائے جاتے ہیں

بعض شاستروں میں پانچ ادمبر اور تین مکار کے ترک کا نام آٹھ مول گن لکھا ہے پانچ ادمبر یہ ہیں (۱) بڑ کا پھل (۲) پیپل کا پھل (۳) اُدمبر یا گولر (۴) کٹھومر[1] یا کٹھیا گولر (۵) پاکر یا پلکھن کا پھل۔ ان پانچوں قسم کے پھلوں سے چھوٹے چھوٹے کیڑے ظاہرا نظر آتے ہیں۔ اس لئے ان کا کھانا منع ہے۔ ساگار دھرم امرت نام شاستر میں آٹھ مول گن اس طرح بتائے ہیں۔ تین مکار ترک۔ پانچ ادمبر ترک۔ پنچ پرمیشٹی استتی۔ چھان کر پانی پینا۔ رات کو بھوجن تیاگ کرنا۔

گن برت[2]

گن برت تین ہیں:۔ (۱) دگ برت۔ (۲) انرتھ ڈنڈ (۳) بھوگ اپ بھوگ پرمان

[1] کٹھومر ایک قسم کا جنگلی گولر ہوتا ہے۔ جس کے پتے گولر کے پتوں سے ذرا چھوٹے ہوتے ہیں۔ اور انکے چھونے سے ہاتھوں میں کھجلی ہونے لگتی ہے۔ اور ان میں سے دودھ نکلتا ہے۔ (دیکھو نگھنٹو دیدک شاستر)

[2] یعنی دگ ورت و بھوگ۔ و اُپ بھوگ وغیرہ کا پرمان کرنے سے تارک کے حد سے باہر کی اشیا کی بابت جھوٹ۔ چوری۔ ہنسا وغیرہ کا خود بخود ترک ہو جاتا ہے۔ اس طرح یہ گن برت انوبرت کو ترقی دیتے ہیں۔

خیال کرنے سے نقصان ہوتا ہے۔ بھلا غور تو کرو۔ جب پُن جاتا رہا۔ تو عزت کیسے رہ سکتی ہے۔ اگر اس وقت قرض لیکر۔ یا جائداد گرو رکھکر طاقت سے زیادہ خرچ کر بھی دیا۔ تو اُس کا خمیازہ بعد میں اٹھانا پڑے گا۔ اُس وقت ناک ایسی جڑ سے کٹے گی کہ جسم کا ٹھکانا نہیں۔ غرضیکہ جھوٹی عزت۔ جھوٹی نمایش سے پرہیز کرنا۔ اور دنیاوی اسباب اور خواہشات سے دل ہٹانا۔ اور اپنی ایک حد مقرر کرنا خانہ دار کے بہت ہی مناسب حال ہے۔

اس طرح پانچوں انوبرتوں کا ذکر ختم ہوا۔ انکو معہ بھاؤنا کے اختیار کرنے سے اُن میں پختگی ہوتی ہے۔ ہنسا۔ جھوٹ۔ چوری۔ زنا۔ پرگرہ۔ یہ پانچ مہا پاپ۔ یا گناہ کبیرہ کہلاتے ہیں۔ ہر مذہب و ملت میں ممنوع ہیں۔ انکو مع انکی چاروں کے چھوڑنے سے ترک مکمل ہوتا ہے۔ مگر اوستھا شراوک کے لئے ان پانچوں کو معہ انکی چار حالتوں کے چھوڑنا واجب

آٹھ مول گن

مندرجہ بالا پانچ انوبرت۔ ستھول ہنسا۔ جھوٹ۔ چوری۔ زنا۔ پرگرہ بانز ادی تین مکار (۱) مدھو یعنی شہد (۲) ماس۔ گوشت (۳) مدرا۔ شراب۔ اٹھ مول۔ گن (بنک سعونت کی بنیاد) کہلاتے ہیں۔ مدھو۔ ماس۔ مدرا تینوں مکار ہیں جانداروں کا گھر ہے۔ اس لئے ممنوع ہیں۔ مدھو کے کھانے کو بھی پاپ کے واسطے ہندومت کے مشہور شاستر منوسمرتی میں بھی منع کیا ہے (دیکھو ادھیائے ۴۔ منتر ۷۱) ماس کے کھانے میں حد درجے کی بےرحمی ہے۔ جو غور و فکر کرنے والے انسان کے ہرگز شایان نہیں ہے۔ اور حیوانی طریقہ ہے۔ اور کشٹھ وغیرہ بہت سے امراض کا پیدا کرنے والا ہے۔

مدرا سے دل محو اور انسان مدہوش ہو جاتا ہے۔ دل کے محو ہونے سے دھرم کا خیال جاتا رہتا ہے۔ اور جب دھرم کا خیال نہ رہا۔ تو پھر ہنسا وغیرہ پاپ کرنے میں کچھ رکاوٹ نہیں رہتی۔ بیہوشی سے اپنی خبر نہیں رہتی کہ میں کون ہوں۔ جسم کیا ہے۔ اس لئے خواہشات نفسانی کے قابو میں آجاتا ہے۔ عقل ٹھیک نہیں رہتی۔ عاقبت کا خوف جاتا رہتا ہے۔ ماں۔ بہن اور بیٹی سب یکساں نظر آنے لگ جاتے ہیں۔ غرضیکہ مدرا پیکر انسان درجہ

اسکی بابت مقرر کرنا ہی لازم ہے۔ دنیا میں ایسا کون شخص ہے جو عورت کے بس میں
نہیں ہے؟ ایسا کون ہے جو شہوت کے قابو میں نہیں آجاتا؟ خواہشات محسوسات
میں کون پھنسا ہوا نہیں ہے؟ جذبات کے بس میں کون نہیں ہے؟ جو شخص باطنی
وظاہری پرگرہ کو ترک کرتا ہے۔ وہی ان آفات سے بچتا ہے۔ جو شخص حرص وطمع کو
چھوڑکر صبر واستقلال حاصل کرتا ہے وہی سکھی ہے۔ بیرونی پرگرہ بدون تو بہت سے
مفلس ایسے دیکھنے میں آتے ہیں۔ جنہوں نے جنم سے کانسی۔ پیتل۔ تانبے کے برتن
نہیں دیکھے۔ جنہوں نے گھی۔ دودھ نہیں پایا۔ برفی۔ تلاقند۔ جلیبی۔ لڈو۔ پیڑا کبھی
نہیں کھایا۔ انگہ۔ پاجامہ۔ کوٹ۔ پتلون نہیں پہنا۔ عورت سے جن کا بیاہ ہی نہیں ہوا۔
پیٹ بھر کر کھانا کبھی نصیب نہیں ہوا۔ سونے چاندی کا زیور کبھی نہیں دیکھا۔ محل
ومکان تو بڑی چیز ہے۔ جھونپڑی کبھی اپنی نہیں ہوئی۔ لیکن اندرونی پرگرہ چھوڑنا بڑا
مشکل ہے۔ دراصل پرگرہ باطنی پرگرہ ہے۔ ظاہری پرگرہ باطنی پرگرہ سے ہوتی ہے۔
دنیادار کے واسطے پرگرہ کا کلیتہً ترک کرنا بڑا مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ کیونکہ اسکو
وقت بیوقت بیماری۔ بیکاری۔ ناتوانی ضعیفی۔ بیاہ شادی۔ مرنے جینے وغیرہ
میں اسباب دنیا کی ضرورت رہتی ہے۔ مگر وہ اپنی خواہشات کو محدود کر سکتا ہے۔
تارک الدنیا اگر ذرا سی چیز بھی اپنے پاس رکھے تو گنہگار ہے۔ لیکن اگر خانہ دار نہ رکھے
تو پراگندہ دل ہو کر دھرم سے ہٹ جاوے۔ اس لئے خانہ دار کو مناسب ہے کہ وہ
دھرم سے۔ انصاف سے۔ راستبازی سے۔ دیانتداری سے۔ ایمانداری سے
ملک اور وقت کے مناسب حال اپنے خاندان کی پرورش کرے۔ آمد سے زیادہ خرچ
نہ رکھے۔ بیاہ شادی کے موقعہ پر بیہودہ نمائش اور دنیا کی بھیڑ یا چال کی پیروی کر کے
روپیہ برباد نہ کرے۔ اگر کم خرچ کرنے کی طاقت ہے تو یہ خیال نہ کرے کہ ہمارے بزرگوں
نے اسقدر روپیہ بیاہ شادی پر لگایا ہے۔ اگر ہم نے کم لگایا تو ناک کٹ جائے گی۔ ایسا

پرگرہ ۲۴ قسم کی ہوتی ہے۔ چودہ اندرونی اور دس بیرونی۔ تفصیل پچھلے صفحوں میں دی گئی ہے۔ اِس جگہ بیرونی پرگرہ کے بیان سے مطلب ہے۔

پرگرہ کے اتی چار (۱) اتی باہن۔ گھوڑے۔ اونٹ۔ بیل وغیرہ جانوروں کو اگر وہ تعداد معہودہ سے زیادہ ہو جاویں۔ بھائی یا لڑکے وغیرہ کے نام کر دینا۔ اور اِس طرح ناجائز طور پر رکھنا (۲) اتی سنگرہ۔ ضرورت سے زیادہ سامان مہیا کرنا۔ اور تعداد مقررہ سے زیادہ روپیہ پیسہ وزیور کو عورت یا لڑکے کے نام کرا دینا (۳) بسیمے۔ دور دراز ملک یا ولایت کی اشیا۔ یا دوسرے شخص کے دھن دولت و سامان کو دیکھ کر۔ یا شنکر تعجب کرنا (۴) اتی لوبھ۔ تعداد مقررہ سے زیادہ روپیہ پیسہ کو بیٹے پوتے کے نام پر علیحدہ رکھنا (۵) اتی بھاؤ۔ طمع سے پیتل وتانبے کے برتنوں کو تعداد میں تو مقررہ تعداد کے اندر رکھنا۔ مگر وزن میں زیادہ کرا دینا +

اپرگرہ کی بھاؤنا (۱) بے ایمانی سے روپیہ کمانے کا ترک۔ (۲) ناخوردنی۔ نانوشیدنی اشیا کے کھانے پینے کا ترک (۳) قناعت رکھنا۔ اور جو اشیا حسب خواہش ملیں اُن کا گرویدہ نہ ہونا (۴) نفرت انگیز اشیا سے نفرت نہ کرنا (۵) دوسرے کی عیش وعشرت دیکھ کر حسد و رشک نہ کرنا۔ اشٹ پاہڑ میں لکھا ہے کہ شبد۔ سپرس رس۔ روپ۔ گندھ۔ مرغوب طبع یا نامرغوب طبع میں راگ و دویش نہ کرنا۔

پرگرہ اسباب دنیا کی انتہا حرص و طمع کو کہتے ہیں۔ انسان پرگرہ کے بس میں ہو کر ہنسا کرتا ہے۔ چوری کرتا ہے۔ جھوٹ بولتا ہے۔ زنا کرتا ہے۔ کرودھ کرتا ہے ریاکاری کرتا ہے۔ دوسروں کو قتل اور ذبح کرتا ہے۔ خود تکلیف اٹھاتا ہے۔ بلکہ مر تک جاتا ہے۔ غرضیکہ پرگرہ تمام گناہوں کی بنیاد ہے۔ اِس ہی کی وجہ سے تمام ناکردنی افعال سرزد ہوتے ہیں۔ اِس لئے اگر گناہوں سے بچنا منظور ہے تو پرگرہ کا ترک کرنا واجب ہے لیکن پرگرہ کا کُلّی ترک تارک الدنیاؤں سے ہی ہو سکتا ہے۔ اِس لئے خانہ دار کے واسطے

تمام عیوب کا منبع ہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل بھجن میں کہا ہے ؀

(بھجن کوسیا) سب اگن میں ان ناروں نیں جن میں من متھ وسنت بسا ہے ٹیک
بچھو پونچھ بچھے بس جانو ناگن کے مکھ بس پچانو ناری زہر جرا سب انگ میں کامی
کامن ڈسا رہے۔ ٹیک۔ یہ جگت جال کی بیدک ہے۔ اور بتھ امت اوپ نک ہے۔
رن پڑ من کو رسے نرک باس جن کامن ان سیں لگا رہے۔ ٹیک۔

(مطلب) عورت جس میں کام دیو ہر وقت موجود رہتا ہے۔ تمام عیوب کی کان
ہے۔ بچھو کے تو صرف دم ہی میں زہر ہے۔ اور ناگن کے صرف منہ میں ہے۔ مگر عورت کی
رگ رگ اور جوڑ جوڑ میں زہر بھرا ہوا ہے۔ اور بچھو اور ناگن کا زہر تو چھونے سے اثر
کرتا ہے مگر عورت کا زہر ایسا ہے کہ دیکھتے ہی چڑھ جاتا ہے۔ عورت دنیا کے جال میں
پھنسانے کے فن میں بڑی ہوشیار۔ اور مہاتما (تمام مذہب) کے اوپدیش دینے
میں مشاق ہے۔ اس لئے دوسری عورت سے ماں بہن اور بیٹی سے بھی زیادہ پرہیز
کرنا واجب اور لازم ہے۔

(۵) ستھول پرگرہ
धन्यधानीरग्रंथं पागमापततोविकेपंस्पृहता
पारोचितपरिग्रहः सयादिच्छा परिमाणनामावि ॥ ६ ॥

ترجمہ۔ زر دولت۔ غلہ۔ مویشی۔ مکان ملک۔ کپڑے۔ زیور وغیرہ اسباب دنیا
کی ملکیت سے دل صاف ہو جاوے۔ اسقدر رکھنے کا عہد کرکے زیادہ میں طمع نہ رکھنا۔ پرگرہ
پرمان یا اچھا پران یا ترک ہوس وطمع کہلاتا ہے۔

اگر کسی شخص کے پاس تھوڑی چیز موجود ہے مگر وہ اس سے زیادہ کا عہد کرتا ہے
مثلاً ایک شخص کے پاس ہزار روپیہ موجود ہے۔ اور وہ یہ عہد کرتا ہے کہ میں دس ہزار
سے زیادہ روپیہ اکٹھا کرنے کی ہوس وطمع نہیں کروں گا۔ تو یہ بھی جائز ہے۔ نا
بے انصافی۔ جھوٹ۔ فریب۔ دغا سے حاصل کرنے کا ترک کرنا لازم ہے۔

ترجمہ۔ گناہ کے خوف سے دوسرے کی عورت سے خود مباشرت نہ کرنا۔ اور دوسرے سے نہ کرانا یہ مضمون برہم چریہ سوواراسنتوش یا ترک زنا کہلاتا ہے۔

اپنی بیاہتا عورت کے سوائے دوسری عورت۔ رنڈی۔ کنیز۔ لونڈی یا کنواری کے ساتھ صحبت یا محبت آمیز گفتگو۔ بوس و کنار وغیرہ سب کا ترک کرنا مناسب ہے برہم چاری اپنی عورت کے سوائے دوسری کو ماتا بہن اور بیٹی کے برابر سمجھتا ہے۔ اُن سے خلوت میں بات تک نہیں کرتا۔ اور نظرِ بد سے نہیں دیکھتا۔

زنا کے اتی چار (۱) ان بیاہ کرن۔ اپنے لڑکے لڑکی کے سوائے دوسرے کا بیاہ راگ بھاؤ سے کرنا۔ (۲) اننگ کیڑا۔ اغلام کرنا۔ (۳) بی تو भिन त्व عورت کا سانگ بھرنا (۴) اتی ترشنا۔ زناکاری کا خیال ہر وقت رکھنا۔ اور افیون و معجون وغیرہ کا استعمال کرنا (۵) اتوارکا اپر گریہیتا گمن۔ رنڈی کے ہاں یا زناکار عورت کے ہاں آمد و رفت رکھنا۔ اُن کو اپنے ہاں بلانا۔ ناچ تماشا دیکھنا۔ یا اُن سے صحبت کرنا یہ سمجھ کر کہ یہ رنڈی تھوڑے عرصہ کے لئے میری عورت ہے۔ بیوہ اور کنواری سے صحبت کرنا۔ یہ سمجھ کر کہ یہ کسی کی عورت نہیں ہے۔

برہم چریہ کی بھاؤنا (۱) عشقیہ قصہ کہانی کا سننا ترک کرنا (۲) دوسرے کی عورت کے پستان۔ منہ وغیرہ اعضا کو تعشق کی نگاہ سے دیکھنے کا ترک کرنا۔ (۳) سابقہ عیش و عشرت کو یاد نہ کرنا (۴) بہت زیادہ قوت باہ پیدا کرنے والی اشیاء کے کھانے کا ترک کرنا (۵) اپنے جسم پر عطر پھلیل وغیرہ نہ لگانا اور سنگار وغیرہ نہ کرنا۔ شٹ پاٹھر گرنتھ میں اسکی جگہ استریوں کے نزدیک مکان میں نہ رہنا کہا ہے۔

زناکاری بہت بڑا پاپ ہے۔ دنیا میں دنگہ۔ فساد۔ مفلسی بے عزتی وغیرہ کا باعث ہے۔ اور آخرت میں عذاب ہائے شدید کا موجب جنکی چاشنی بشکل سوزاک آتشک۔ وجریان وغیرہ مہلک امراض یہاں ہی نظر آجاتی ہے۔ دوسرے کی عورت

نہ ہو۔ جہاں کوئی چور۔ بدمعاش۔ قمار باز۔ جنگجو۔ وغیرہ عیبی نہ رہتا ہو (۲) ہو جتا وا اُس سے
ایسے مکان میں رہنا جہاں کسی دوسرے کا جھگڑا نہ ہو۔ یعنے مکان بلا شراکت
دیگرے ہو۔ (۳) پر وپر ودہا کرن۔ جبراً کسی کے مکان میں نہ رہنا۔ اور جس میں آپ ٹھیرا
ہو دوسرے کو اُس میں آنے سے منع کرنا۔ (۴) بھیچہ شدھیا اشنا شارہ۔ بے انصافی
اور بے ایمانی سے حاصل کی ہوئی اشیاء خوردنی و نوشیدنی کا ترک کرنا (۵)
سدھرما بسنباد۔ دھرماتما پرشوں سے لڑائی جھگڑا نہ رکھنا۔ انسان دھن کے واسطے
اپنی جان تک کی پروا نہیں کرتا۔ موتی کے واسطے سمندر میں غوطہ لگاتا ہے۔ مگرمچھ کا خوف
نہیں کھاتا۔ روپیہ کے لالچ میں پہاڑ پر چڑھ جاتا ہے۔ گرنے کا خطرہ نہیں کرتا۔ غرضیکہ
دھن جان سے زیادہ عزیز ہے۔ جیسا کہ کہا ہے ؎

گر جاں طلبی مضائقہ نیست ورزر طلبی سخن درین است

لہٰذا کسی شخص کے مال کا چرانا اُس کے قتل کرنے سے کم نہیں ہے۔ مثل مشہور ہے
کہ مُردے کو بیٹھ کر روتے ہیں۔ اور دھن کو کھڑے ہو کر۔ چوری۔ بڑائی۔ دھرم کرم سب کو
ناش کرنے والی ہے۔ چور کو ہر شخص بُرا جانتا ہے۔ کوئی اُس کا اعتبار نہیں کرتا۔ چور کو
ہر وقت طمع رہتی ہے۔ چوری کا روپیہ نیک کاموں میں خرچ نہیں ہوتا۔ رنڈی بازی۔
زناکاری۔ شراب نوشی۔ قمار بازی وغیرہ عیوب میں اُڑ جاتا ہے۔ چور ہمیشہ متفکر و غمگین
اور اندیشہ میں رہتا ہے۔ ظاہر ہو جانے پر راج سے ڈنڈ پاتا ہے۔ مہذب سلطنتوں
میں جیلخانے وجرمانہ وتازیانہ کی سزا پاتا ہے۔ غیر مہذب میں ہاتھ پاؤں وغیرہ کاٹے
جاتے ہیں۔ دنیا میں اِس طرح زندگی بسر کرکے عاقبت میں مفلس و بدبخت و دوزخی ہوتا ہے

(۴) استعول۔ برہم چریہ یا ترک زنا۔

नम परवान नग [illegible] नपयानगम [illegible] पापभीरु
[illegible] परदारा नि [illegible] [illegible]. [illegible] ॥ ६०॥

تامرد سخن نگفتہ باشد   عیب و ہنرش نہفتہ باشد

انسان کے لئے خلیق ہونا بہت اچھا ہے۔ اِس میں اپنا خرچ نہیں ہوتا۔ اپنے آپکو کچھ تکلیف نہیں ہوتی۔ بلکہ بہت سے فائدہ حاصل ہوتے ہیں جھوٹ سے سینکڑوں قسم کے جھگڑے فساد ہوتے ہیں۔ خانہ جنگیاں ہوتی ہیں۔ دشمنیاں ہوتی ہیں۔ دوستوں میں نفاق ہوتا ہے۔ حکام میں بیعزتی ہوتی ہے۔ بیوپار میں کمی ہوتی ہے دنیا میں ہر طرح کی رسوائی۔ عاقبت میں دوزخ کا دُکھ۔ ادنیٰ خاندان میں جنم۔ مفلسی بیماری۔ لنگڑاپن۔ بہراپن وغیرہ ہوتا ہے ۞ ستھول چوری کی تعریف جس کے ترک سے اچوریا برت ہوتا ہے اِس طرح ہے۔

निहितं वा पतितं वा सुविस्मृतं वा परस्वमविसृष्टं
न हरति यन्न च दत्ते तदकृशचौर्यादुपारमणं

ترجمہ۔ اگر کسی شخص کا زمین میں دھن گڑا ہوا ہو۔ یا مکان وغیرہ میں دفینہ ہو۔ یا کوئی شخص امانت سونپ گیا ہو۔ یا اپنی یا دوسرے کی جگہہ میں بدون اطلاع رکھ گیا ہو یا دادوستد میں شمار میں بھول گیا ہو۔ تو ایسے روپے۔ پیسے۔ کپڑے۔ برتن کا۔ خواہ بہت ہو۔ خواہ تھوڑا ہو۔ بدون دینے کے خود لینا۔ یا ایک کا مال اُٹھاکر دوسرے کو دینا ستھول چوری ہے۔

چوری کے اتی چار
(۱) چور پریوگ = دوسرے کو چوری کرنے کی تجاویز بتانا۔ (۲) چور ارتھدان = چوری کا مال لینا (۳) بلیپ چنگی وغیرہ محصول نہ دینا (۴) سدرشن سنمشر یا یعنی روپک **सदृशसन्मिश्र** قیمتی شے میں کم قیمت شے ملانا۔ جعلی سکہ بنانا (۵) ہنیادھک مانوں ان **मानाधिक मानोन्मान** تول کر یا ناپ کر زیادہ لینا اور کم دینا ۞

اچوریا برت کی بھاونا
(۱) سونیاگار۔ ایسے مکان میں رہنا جہاں کوئی اسباب

ترجمہ - سچ جھوٹ نہ بولنا - دوسرے سے نہ بلوانا - جس لفظ کے کہنے سے اپنے یا دوسرے کو ایذا پہنچے مصیبت نازل ہو - ایسا سچ بھی نہ بولنا - مقبول جھوٹ کا ترک کہلاتا ہے ٭

انسان کو چاہیئے نہ غصے سے - غرور سے - ریاکاری سے - طمع سے - کوئی ایسا لفظ نہ بولے جس سے دوسرے کا قتل ہو - ہتک عزت ہو - جھگڑا پیدا ہو - کسی کا دھرم بگڑ جائے - اعتقاد میں فرق آ جائے - عشق میں گرفتار ہو جائے غصے کی اشتعالک میں آ جاوے - نیز ایسا کلمہ نہ کہے جو راستی سے دور ہو - انصاف سے گرا ہوا ہو ٭

مندرجہ بالا شلوک میں ایسا آیا ہے کہ جس لفظ کے کہنے سے اپنے یا دوسرے کو ایذا پہنچے یا مصیبت نازل ہو - ایسا سچ بھی نہ بولے - اس سے کوئی صاحب یہ نتیجہ نکالیں کہ جین مذہب میں بقول سعدی شیرازی "دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز" جھوٹ بولنے کی اجازت ہے - بلکہ اس کا یہ مطلب ہے کہ اگر آپ کو کوئی ایسی بات معلوم ہو جائے جس کے ظاہر ہونے سے جنگ و فساد پیدا ہو جانے یا کوئی مصیبت نازل ہونے کا احتمال ہو اور اس کا ظاہر کرنا آپ کے لیے ضروری بھی نہ ہو - تو ایسا سچ بھی نہ بولے بلکہ ایسے موقعہ پر خاموشی اختیار کرے ٭

جھوٹ کے اتی چار

(۱) چغلی کھانا - کسی شخص کو خواہ مخواہ چور - زناکار وغیرہ کہنا - مصیبت پھیلانا - ایسی بات کا اپدیش دینا جو جھوٹی ہو - خلاف منشا شاستر ہو - (۲) رہو بیا کھیان - پردہ دری (۳) سچے سنتیہ یا سا کا منتر - غیبت و چغلی - راز افشائی (۴) کوٹ لیکھ جھوٹی تحریر و جعلسازی (۵) نیا سا پہار تا - امانت میں خیانت -

ست کی بھاونا

(۱) ترک غضب (۲) ترک طمع (۳) ترک خوف (۴) ترک ہنسی و مخول (۵) ترک موہ (۶) اشٹ پاہڑ)

دنیا میں انسان کا بھلا و برا اس کی گفتگو ہی سے جانا جاتا ہے کیونکہ سے

سکے مندرجہ ذیل اتی چار[1] بھی ترک کرے۔ اور ہنسا کی پانچ بھاونا کا عامل ہو ۔

ہنسا کے پانچ اتی چار (۱) چھیدن کسی جاندار کے ناک۔ کان۔ ہونٹ وغیرہ عضو جسم میں سوراخ کرنا۔ یا ان کو خصی کرنا (۲) بندھن۔ حبس بیجا کرنا۔ یا نوکروں کو سختی سے باندھ رکھنا۔ پرندوں کو پنجروں میں بند کرنا وغیرہ (۳) پیڑن یعنی انسان و حیوان کو لات۔ گھونسے۔ چابک وغیرہ سے مارنا۔ (۴) اتی بھارا۔ طاقت سے زیادہ بوجھ لادنا۔ (۵) نراہار۔ کھانے پینے سے روکنا اور بھوکا رکھنا ۔

اہنسا کی پانچ بھاونا (۱) منی گپتی۔ من کو قابو میں رکھنا۔ بے ایمانی و بددیانتی سے خواہشات نفسانی کے پورا کرنے کا خیال ترک کرنا۔ اپنی بڑائی۔ اور دوسرے کی تکلیف یا عزت ہتک یا دشمن نامش (?) وغیرہ نہ چاہنا (۲) بچن گپتی۔ ہنسی۔ مخول کی گفتگو دنگہ و فساد کی بات۔ تخریبی کلام یا ایسے الفاظ جس کے کہنے سے کسی کی ہتک عزت یا نقصان ہو۔ نہ کہنا۔ (۳) ایریا سمتی۔ دیکھ بھال کر چلنا پھرنا (۴) آدان نکھیپن سمتی کپڑے وغیرہ اشیا کو دیکھ بھال کر دھرنا اٹھانا۔ تاکہ کسی جاندار کو تکلیف نہ پہنچے۔ (۵) الوکت پان بھوجن۔ اشیاء خوردنی و نوشیدنی۔ دربیہ[2]۔ چھیتر[3]۔ کال[4]۔ بھاؤ[5] کا خیال رکھ کر کھانا۔ (۲) ستھول جھوٹ جس کا ترک ست ورت کہلاتا ہے ۔

सथलमतीकंतवदोत न।पानवादपतिस्त्यमपिविषेद
पचेडविलं सतःसप्तन मृवावाद वेरमणं

---

[1] اتی چار کے معنے کلنک کے ہیں۔

[2] دربیہ- شے۔ [3] چھیتر- ملک۔ یا مقام۔ [4] کال- موسم [5] بھاؤ- نیت (?) دربیہ۔ چھیتر۔ کال۔ بھاؤ۔ کا خیال صرف کھانے کی اشیاء تک ہی نہیں رکھنا چاہئے۔ بلکہ ہر کام میں ان چاروں باتوں کا لحاظ رکھنا لازم ہے

کی ہنسا گرہستی سے ترک نہیں ہو سکتی۔ آخری قسم کی ہنسا کو اُست شام۔ دام۔ ڈنڈا۔ بھید۔ سے ٹالنا مناسب ہے۔ یعنی اپنے حاسد دشمن سے پہلے تو جہاں تک ہو سکے شام یا نرمی سے پیش آوے اور اگر وہ اس سے بھی نہ مانے تو دام پیش کرے یعنی روپیہ پیسہ دیکر ٹالے۔ اگر اس سے بھی وہ باز نہ آوے تو ڈنڈ یعنے ڈنڈا لیکر سامنے ہو کر مقابلہ کرے اور پھر اس کے دوستوں میں بھید یا نااتفاقی کرا دے۔

مندرجۂ ذیل پندرہ پیشہ جن میں ہنسا بہت ہوتی ہے قابل ترک ہیں (۱) انگال کرم۔ آگ کے کام۔ جیسے پژاوہ لگوانا۔ کوئلہ بنوانا۔ بھڑ بھونجہ کا کام۔ حلوائی و لوہار کا کام وغیرہ (۲) بن کرم۔ لکڑی کٹوانا و بیچنا۔ سبزی بیچنا (۳) گاڑی کرم۔ گاڑی بیل وغیرہ بیچنا (۴) بھاڑی کرم۔ بیل۔ اونٹ گدھا وغیرہ کرایہ پہ دینا (۵) پھوڑی کرم۔ کنوؤں تالاب وغیرہ کھدوانے کا کام۔ ان پانچوں کو کرم کہتے ہیں (۶) دنت کونج ہاتھی دانت گائے کی دُم۔ آہو کے سینگ وغیرہ بیچنا (۷) لاکھ کونج۔ لاکھ۔ سجی کھار۔ نیل۔ صابن وغیرہ بیچنا۔ (۸) رس کونج۔ دودھ۔ دہی۔ شراب بیچنا (۹) کیس کونج بھیڑ وغیرہ کی اون بیچنا (۱۰) بِس کونج۔ بارود۔ سنکھیا۔ افیون۔ گانجہ وغیرہ کا بیچنا ہے لیکر ۱۰ تک کو کونج کہتے ہیں۔ (۱۱) نیتر یعنے کولہن پیلن کرم۔ تیل سرسوں وغیرہ پڑوانے کا کام (۱۲) نرلانچن کرم۔ گھوڑے بیل وغیرہ کو خصی کرانے کا کام (۱۳) داہ اگنی کرم۔ بن جنگل کو آگ لگانا (۱۴) سوسن کرم۔ تالاب۔ باؤلی۔ وغیرہ سے پانی نکلوانے کا ٹھیکہ (۱۵) اسٹی جن پوسن کرم۔ شکاری کتے پالنا۔ اور فاحشہ عورت کی پرورش کرنا۔ اور ماہی گیر۔ اور کھٹیاک وغیرہ کو روپیہ قرض دینا۔ دراصل یہ پیشے برہمن۔ چھتری۔ اور ویش جاتیوں کے واسطے نہیں ہیں۔ اور اُنکو شودر کیا کرتے ہیں۔

اور بھگوہ سوتر کے صفحہ ۸۰ اپر لکھے ہیں۔

جو گرہستی ہنسا کو چھوڑ کر اہنسا ورت اختیار کرے۔ اُسکو لازم ہے کہ وہ ہنسا

نہیں لگا رہتا +

بعض آدمی یہ حجت کیا کرتے ہیں کہ اگر مانس کھانے میں گناہ ہے تو دودھ پینے میں بھی ہونا چاہیئے۔ کیونکہ وہ بھی جانداروں سے حاصل ہوتا ہے۔ اسکے لئے دھرم سنگرہ و شرادکا چار کے پانچویں ادھیکار کا بیالیسواں شلوک ملاحظہ کریں۔ جو کہ اس طرح پر ہے

पसंदुग्ध वव मैव नमु नो गावे रीहूणी
निवहो: पम पारे गन कृष्णलंमृपि कुक्रजोत। ४२।

اس کا مطلب یہ ہے کہ دودھ تو پینے لائق ہے۔ مگر مانس نہیں ہے۔ کیونکہ اشیاء کا حال ہمیشہ ایسا ہی ہے۔ جیسے کہ زہر کے درخت کا پتا تو بیماری کو دور کرنے والا ہوتا ہے۔ مگر اسکی جڑ کھانے سے موت آجاتی ہے۔ اسی طرح اگرچہ دودھ اور ماس ایک ہی جگہ سے پیدا ہوتا ہے۔ لیکن دودھ خوردنی ہے اور مانس ناخوردنی ہے۔ دودھ نکالنے سے حیوان کا کچھ نقصان نہیں ہوتا۔ وہ ویسا ہی موٹا تازہ اور تیار رہتا ہے لیکن اگر اس کی بجائے اس کا خون نکالا جائے تو وہ فوراً کمزور ہو جاتا ہے۔ اس لئے دودھ اور خون میں مطابقت نہیں ہے +

ہنسا چار قسم کی ہوتی ہے (۱) اُدمی۔ وہ جو پیشہ اور بیوپار کے طور پر کیجاوے۔ جیسا کہ قصاب و چڑیمار و ماہی گیر وغیرہ کا پیشہ (۲) سنکلپی۔ وہ جو ارادہ کرکے کیجاوے جیسے بدون وجہ ارادتاً کسی جاندار کو مارنا۔ اور وہ جو قرار دیکر کی جائے۔ جیسے پنچھی کا مرغا بناکر دیوتا کی بھینٹ دینا۔ دشمن کی تصویر بناکر اسکی بے عزتی کرنا۔ (۳) ویرودھی۔ وہ جو دشمنی کی وجہ سے اپنے بچاؤ کے لئے کی جائے۔ یا اپنا مطلب حاصل کرنے کے واسطے کی جائے۔ (۴) آرنبھی۔ وہ جو کاروبار دنیاوی کے کرنے میں ہوتی ہے۔ جیسے چلنے پھرنے دھرنے اُٹھانے وغیرہ کاموں میں۔ مکان بنانے میں۔ روٹی پکانے میں وغیرہ وغیرہ ان میں سے پہلی دو قسم کی ہنسا کا دھرم آتما گرہستی کو کُلّی ترک کرنا چاہیئے۔ باقی دو قسم

گاڑی۔ گھوڑا ہیں۔ اونٹ وغیرہ رکھنا۔ اُن پر چڑھنا۔ گائے۔ بھینس۔ بکری وغیرہ مویشی
رکھنا۔ بڑی بڑی پوجا کرنا۔ ایسے کام ہیں جن میں جیو۔ ہنسا اور آرنبھ ہوتا ہے۔ مگر
چونکہ اس کے ارادے میں ہنسا نہیں ہوتی۔ اور نہ وہ ہنسا کرنے کو بھلا جانتا ہے۔
ہر کام کو احتیاط سے کرتا ہے۔ اس لئے وہ ان کاموں کو کرتا ہوا گنہگار نہیں ٹھہرتا۔
دنیا میں جیو بھرے پڑے ہیں۔ ہر لمحہ ہزاروں۔ لاکھوں مرتے ہیں۔ اس میں کسی کا
کیا قصور ہے گرہستی کو چاہیے کہ وہ ایسا کرے جس سے دھرم۔ راستی و انصاف
میں فرق نہ آئے۔ اپنے خاندان کے مناسب حال ہو۔ مثلاً اگر برہمن ہے تو ناجب
باطل کے بڑھانے والے ہنسا کا اپدیش دینے والے۔ راگ دویش کے پیدا کرنے
والے شاستر (کتب) نہ پڑھاوے۔ اگر چھتری ہے تو محتاج اور کمزور کو نہ ستاوے۔
جو میدان جنگ سے پشت دکھا کر بھاگ جاوے اس کا پیچھا نہ کرے۔ کسی کو اس کا مال
لوٹنے کی غرض سے حق مارنے کی خاطر یا بے سبب۔ دشمنی سے یا غرور سے نہ مارے۔
بلکہ محتاج و کمزور کی۔ دکھیا و رنگال کی حفاظت کرے۔ اگر ویش ہے تو ہنسا کے کارو
بار چھوڑ کر اچھے بیوپار کرے۔ کم نہ تولے۔ زیادہ نہ لیوے۔ اچھی چیز میں خراب۔ اور گراں
میں ارزاں نہ ملاوے۔ جھوٹ بولکر زیادہ نفع نہ لیوے۔ اگر شودر ہے تو اپنے آقا کی
خدمت کرنے میں کوتاہی نہ کرے کام سے دل نہ چراوے۔ اگر محرر یا کلرک ہے۔ تو
حساب میں دغا و فریب نہ کرے۔ آمد و خرچ کا حساب ٹھیک ٹھیک رکھے۔ رشوت نہ لیوے
امانت میں خیانت نہ کرے۔ اگر مالی۔ یا کسان یا جاٹ۔ یا مزارعہ ہے۔ تو کھیتی کرتے
ہوئے بھی دیا دھرم کا خیال رکھے۔ زیادہ لالچ نہ کرے۔ مالک کے حق میں سے نہ کھاوے
ضرورت سے زیادہ درختوں کو نہ کاٹے۔ اگرچہ کھیتی کرنے میں جانداروں کا بہت گھات
ہوتا ہے۔ تاہم دیدہ و دانستہ کسی جاندار کو نہ مارے۔ غرضیکہ جو کام کرے احتیاط سے کرے
پوجا وغیرہ دھرم کے کاموں میں بھی ہنسا ہوتی ہے۔ مگر چونکہ اس میں ہنسا کرنے کا منشاء

بہت سے مانس خور آدمی حجت کیا کرتے ہیں کہ چونکہ نباتات میں بھی جان ہے۔ اس لئے اس کو بھی نہ کھانا چاہیئے۔ اور چونکہ چلنے پھرنے۔ اور کاروبار دنیاوی میں بھی ہنسا ہوتی ہے۔ اس لیئے ان کو بھی نہ کرنا چاہیئے۔ اُن کو لازم ہے کہ وہ اس رشی وآکیہ (قول) کا ملاحظہ کریں جس سے صاف ظاہر ہے کہ گرہستی کے واسطے صرف چار قسم کے جانداروں یعنی دو حواسی سے لیکر پانچ حواسی تک کے گھات (قتل وذبح) کی ممانعت ہے۔ نباتات کے کھانے کی جو ایک حواسی جاندار ہے ممانعت نہیں ہے۔ گرہستی جب منزل بہ منزل چڑھتا ہوا شراوک کے پانچویں درجہ میں پہنچتا ہے۔ اُس وقت سبز ترکاری کے کھانے کا ترک کسیقدر البتہ کرتا ہے۔ باقی رہی چلنے پھرنے اور دنیاوی کاموں کی ہنسا اُسکو گرہستی ترک نہیں کرسکتا۔ کیونکہ اسکی بوجہ موجودگی پرتیا کھان کشائے (جذبات درجہ سوم) گھربار کے کاروبار سے محبت نہیں چھوٹ سکتی۔ لہذا اس کے صرف جاندارانِ متحرک (دو حواسی سے لیکر پانچ حواسی تک) کے ارادتاً ہنسا کرنے کا ترک ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص حسد سے یا دشمنی سے اسکو قتل تک کرنا چاہے۔ یا اُس کے دھن دولت ورزگار وغیرہ کو بگاڑے تو بھی حتی الوسع اُس کا قتل نہیں چاہتا۔ اگر کوئی شخص بہت روپیہ دے کر اُس سے قتل کرانا چاہے۔ تو بھی ایک چیونٹی تک کو تکلیف نہیں دیتا۔ اگر کسی جاندار کے مارنے سے یا اُس کھانے سے کوئی بیماری دُور ہوتی ہو۔ تو بھی ایسا نہیں کرتا۔ دھرماتما خانہ دار اگرچہ کسی جاندار کو ارادتاً قتل نہیں کرتا۔ مگر دنیا کے دھندوں میں جو ہنسا ہوتی ہے اُس سے وہ بچ بھی نہیں سکتا۔ مگر پھر بھی وہ ہر کام کرتا ہوا دھرم کو نہیں بھولتا۔ چولہے میں آگ جلانا۔ چکی میں پیسنا۔ اوکھلی میں کوٹنا۔ جاروب دینا۔ برتن دھونا۔ دھن اکٹھا کرنا۔ ایسے کام ہیں جو ہر روز اُس کو کرنے پڑتے ہیں۔ لڑکا۔ لڑکی کی شادی کرنا۔ مندر یا مکان بنوانا۔ لیپنا۔ پوتنا۔ جھاڑنا۔ رات کو اندھیرے میں چلنا۔ دھات۔ پتھر۔ لکڑی وغیرہ جمع کرنا۔ توشک بچھانا۔ برتن دھرنا۔ اُٹھانا۔ دوست آشناؤں کی ضیافت کرنا۔

چارتر دو طرح کا ہے (۱) بکل یا محدود جسکو شراوک یعنی وہ دنیادار دھرماتما کرتے ہیں جو زن و فرزند کے ساتھ رہتے ہیں۔ پاپ سے ڈرتے ہیں۔ دغا و فریب سے روپیہ نہیں کماتے۔ اور راستبازی کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ (۲) بکل یا غیر محدود۔ منیوں رشیوں۔ اور تارک الدنیاؤں سے ہوتا ہے۔ جو زن و فرزند سے قطع تعلق کر کے دنیا کے دھن دولت کو چھوڑ کر جنگل میں رہتے ہیں۔ اور اپنا تمام وقت گیان دھیان میں صرف کرتے ہیں +

بکل چارتر ۔ بکل چارتر کی تین اقسام ہیں (۱) انو ورت (۲) گن ورت (۳) سکشا ورت۔ انو ورت۔ پانچ گناہ کبیرہ۔ ہنسا۔ جھوٹ۔ چوری۔ زنا۔ اور پرگرہ کے ستھول[1] (موٹے) ترک کو کہتے ہیں۔ ہنسا کا ترک اہنسا۔ جھوٹ کا ترک ست۔ چوری کا ترک اچوریا۔ زنا کا ترک برہم چریہ۔ اور پرگرہ کا ترک اپرگرہ (ترک ہوس و طمع) ورت کہلاتا ہے +

(۱) ستھول ہنسا کی تعریف جس کے ترک سے اہنسا ورت ہوتا ہے :۔

संकल्पात् कृतकारितमननाद्योगत्रस्यचरसत्वान्।
न हिनास्तियत्तदाहुः स्थूलवचाद्विरमरां निपुरणाः॥

ترجمہ :۔ من (دل)، بچن (زبان)، کائے (جسم)، کرت (خود کرنا)، کارت (کسی سے کرانا)۔ انومت (کرتے ہوئے کار کا بھید جاننا)۔ چار قسم کے جانداروں کا گھات نہ کرنے کو گندھر دیو ستھول ہنسا کا ترک کہتے ہیں +

---

[1] ستھول ہنسا۔ جھوٹ۔ چوری۔ زنا۔ اور پرگرہ سے مراد ایسی ہنسا وغیرہ ہے۔ جس کے کرنے سے راج دنڈ ہے اور لوک بھنڈ ہے یعنے راجہ سزا دے۔ اور دنیا کے لوگ برا کہیں۔ [۲] ستھول سے مراد معمولی ہنسا سے ہے۔

دلیل نہ دینا۔ (١٢) اودھک۔ بلاضروری بات بولنا۔ (١٣) پوتروکتی۔ تکرار کلام کرنا (١٤) اونو بھاشن۔ مطلب کے سمجھنے پر جواب نہ دینا۔ (١٥) اگیان۔ مطلب کو نہ سمجھنا۔ (١٦) اپرتی بھا۔ جواب نہ آنا۔ (١٧) وکشیپ۔ ضروری کام کا بہانہ کرنا (١٨) متا نوگیا۔ مدعی کے دعوے میں جو نقص دکھلایا گیا ہے اسکی بابت کہنا کہ یہ نقص تمھارے دعوے میں ہے (١٩) پریا نویوجیو پیکیشن۔ جو نگرہ استھان میں آگیا ہے اُسکو ظاہر نہ کرنا (٢٠) نرانوجیوگیشن اگر نگرہ استھان میں نہ آیا ہو اسکو کہنا کہ نگرہ استھان میں آگیا ہے۔ (٢١) اپ سدھانت اپنے سدھانت کے خلاف کہنا (٢٢) ہیتوا بھاس۔ غلط دلیل دینا۔ منطق کا زیادہ حال نیائے۔ دیپکا۔ پرمے کمل۔ مارتنڈ۔ پرمان۔ پریکشا۔ پریکشا مکھ۔ نیائے کمد۔ چندرُودے وغیرہ جین گرنتھوں سے جاننا +

سمیک چارتر۔ سچا چلن وعمل

سمیک چارتر حقیقت میں تمام دنیاوی و بیرونی جھگڑوں کو چھوڑ کر روحانی خیالات میں لگنے کو کہتے ہیں۔ لیکن چونکہ دنیاوی جھگڑوں سے اُس وقت تک چھٹکارا نہیں ملسکتا۔ جبتک کہ ہنسا۔ جھوٹ۔ چوری۔ زنا۔ اور پرگرہ کا جو پنچ مہا پاپ یا گناہ کبیرہ کہلاتے ہیں۔ کلی ترک نہ کیا جائے۔ اِس لئے سری رتن کرنڈ شراوکا چار نام گرنتھ میں سمیک چارتر کی تعریف اِس طرح کی ہے:۔

हिंसानृत-चौर्येभ्यो मैथुनसेवापरिग्रहाभ्यां च
पाप प्रणालिकाभ्यो विरतिः संज्ञस्य-चारित्रम्

ترجمہ۔ ہنسا۔ جھوٹ۔ چوری۔ زنا۔ اور پرگرہ۔ یہ پانچ جو پاپ پیدا ہونے کے ذریعہ ہیں اُنکے ترک کو ستپرش سمیک چارتر کہتے ہیں +

کہ جس سے شراوک ـــــــ کے ورت دھارن کئے ہیں۔ وہ ایسا فضل نہیں کرتا۔ لیکن دوسرا شخص کہے کہ میں نے بہت سے شراوکوں کو رنڈی باز دیکھا ہے۔ تو اس میں سامانیہ چھل ہے۔ کیونکہ اُس نے شراوک سے مراد ہر ایک جینی سے لی ہے +

(۳) اُپچار چھل۔ اُپچار سے کہی ہوئی بات میں اعتراض نکالنا۔ مثلاً جب ایک شخص کہے۔ کہ فلاں جیو مر گیا۔ تو دوسرا اس پر اعتراض کرے۔ کہ جیو تو امر ہے۔ اِس لئے تم کیسے کہتے ہو کہ فلاں جیو مر گیا۔ دوسرے۔ جب ریل میں سفر کرتے ہوئے ایک شخص کہے کہ کرنال آگیا۔ تو دوسرا کہے کہ کرنال تو ساکن ہے۔ وہ آ نہیں سکتا۔ بلکہ ہم خود کرنال آگئے۔ ایسا کہنا چاہئیے تھا۔ اِس قسم کے اعتراض اپچار چھل کہلاتے ہیں۔ اور ان سے کوئی مطلب حاصل نہیں ہوتا +

نگرہ استھان

جب بحث کرنے والا اپنے دعوے کے برخلاف یا فضول دلائل دینی شروع کرے۔ تو وہ نگرہ استھان میں آجاتا ہے۔ یعنے وہ ہارا ہوا سمجھا جاتا ہے۔ ایسے موقعہ پر پنچ یا جلسہ کے پریزیڈنٹ کو مناسب ہے کہ بحث کو ختم کرا دے۔ نگرہ استھان ۲۲ ہیں۔

(۱) پرتگیا ہانی۔ دعوے سے گر جانا۔ (۲) پرتگیا منتر۔ اصل دعوے کو چھوڑ کر دوسرا دعوے قائم کرنا۔ (۳) پرتگیا برودھ۔ دعوے کے برخلاف ہو جانا اور برخلاف دلیل دینا (۴) پرتگیا سنیاس۔ دعوے سے انکار کرنا اور کہنا کہ یہ میرا دعوے نہیں تھا۔

(۵) ہتیو انتر۔ دی ہوئی دلیل کے رد ہونے پر دوسری دلیل پیش کرنا۔ (۶) ارتھانتر اصل مطلب کو چھوڑ دوسرے مطلب کو لینا۔ (۷) نرارتھک۔ بے معنے بحث کرنا۔

(۸) اوگیا تارتھ۔ ایسی بات کہنا جسکو عام سبھا اور مخالف نہ سمجھے (۹) اپارتھک مطلب کو خبط کرنے والی بحث کرنا (۱۰) اپراپت کال۔ بے موقعہ بات کہنا۔ (۱۱) نیون۔ پوری

ختم نہ ہو۔ مثلاً کوئی کہے کہ ہم اودیت ہیں۔ اِس پر سوال کیا جائے کہ پھر جگت کا کارن کیا ہے۔ اِس پر جواب ملے کہ مایا۔ تو ایسا کہنے میں اودیت کا کھنڈن ہوتا ہے۔ کیونکہ مایا یعنے ایک دوسری شے کی ہستی ثابت ہوتی ہے۔ اِس پر پھر جواب ملے کہ مایا کوئی نتیہ شے نہیں ہے۔ بلکہ انیتہ ہے۔ اِس پر سوال کیا جائے کہ انیتہ ہونے کی وجہ سے وہ معلول ہو جائے گی۔ پھر اسکی علت کیا ہے۔ جواب ملے کہ مایا۔ پھر سوال کیا جائے کہ اس مایا کی علت؟ اور مایا اور اُسکی اور۔ اس طرح جو یہ سلسلہ بندھ گیا۔ اسکو انوستھا کہتے ہیں

(۵) اتی پرسنگ۔ جو بات زیر بحث تھی۔ اُس سے زیادہ پر بحث کرنا۔ اور اس طرح اپنے اصل مضمون سے پرے چلے جانا *

(۶) بیاگھات۔ اپنی بات کو خود کاٹنا۔ جیسے پہلے کہنا کہ کوئی شے بدون بنانے والے کے نہیں بنتی۔ اور پھر جب پوچھا جائے کہ ایشور جسکو آپ جگت کرتا کہتے ہیں اُسکو کس نے بنایا تو کہنا کہ اُسکو کسی نے نہیں بنایا۔ ایسا کہنے میں بیاگھات دوش ہے *

چھل ونگرہ استھان

گوتم کے نیائے درشن میں جو چھل اور نگرہ استھان بتلائے گئے ہیں۔ ان کا استعمال بھی جین منطق میں ہوتا ہے۔ چھل یعنے دھوکے کی تین قسم ہیں:۔

(۱) واکیہ چھل یا لفظی دھوکہ۔ ذو معنی لفظ کے دوسرے معنے لیکر اسکی تردید کرنا۔ مثلاً جین مت میں دھرم کو ایک دربیہ مانا ہے۔ اِس کے دوسرے معنے پُن کے لیکر جین سدھانت کی تردید کرنا۔ ایسے چھل کو عقلمند تو سمجھ جاتے ہیں۔ مگر بے سمجھ غلطی میں پڑ جاتے ہیں *

(۲) سامانیہ چھل یا عام دھوکہ۔ جو صفت خاص پر عائد ہوتی تھی۔ اُسکو عام پر عائد کرنا۔ جیسے ایک شخص نے کہا کہ شراوک رنڈی باز نہیں ہوتا۔ تو اس کا مطلب یہ تھا

جب کوئی شخص اپنا خود کوئی سدھانت نہ رکھتا ہو۔ بلکہ دوسرے کے خیال کی تردید کرنا ہی جسکی غرض ہو۔ اُس کو "تمنڈا کہتے ہیں" بحث میں پہلے جو شخص سوال کرتا ہے اُسکو بادی یا معترض اور جو اسکو جواب دے۔ اُسکو پرتی بادی کہتے ہیں۔ بادی کا جو پکش ہو اُس کو پورب پکش۔ اور جواب دہندہ کا جو پکش ہو۔ اُس کو اُتر پکش کہتے ہیں +

جگیاسا۔ ترک۔ دوش

کسی شئے کی ماہیت معلوم کرنے کی خواہش کو جگیاسا کہتے ہیں۔ اِس کے متعلق سوال وجواب کرنے کو باد۔ اور باد میں جو اعتراض پیدا ہوتے ہیں۔ اُن کو ترک کہتے ہیں اعتراض کو ہی بعض دفعہ دوش کہتے ہیں۔ جسکی چھ قسمیں ہیں (۱) آتم آشرے وہ دوش ہے کہ جو دعوے ہے۔ وہی اس کا ثبوت ہے۔ جیسے کہیں کہ وید ایشور واکیہ ہے۔ اور ثبوت میں کہیں کہ وید میں لکھا ہے۔ (۲) ان انیتہ آشرے یا اتر آشرے۔ اُس دوش کو کہتے ہیں۔ جہاں دعوے اور ثبوت کا ایک دوسرے پر انحصار ہو۔ مثلاً کوئی شخص سوال کرے۔ کہ ایشور کی ہستی کا کیا ثبوت ہے۔ اِس کا جواب دیا جاوے کہ وید میں لکھا ہے۔ پھر سوال کیا جائے کہ وید کی صداقت کا کیا ثبوت ہے۔ جواب ملے کہ کیونکہ وہ ایشور کا کلام ہے۔ اِس گفتگو میں ان انیتہ آشرے دوش ہے۔ یعنی ایشور کی ہستی کا ثبوت دیوے اور وید کی صداقت کا ثبوت ایشور واکیہ ہونا دیا گیا ہے جس میں ایک بات کا انحصار دوسری پر ہے (۳) چاکرک دوش اُسے کہتے ہیں۔ جب دو سے زیادہ باتوں کا انحصار ایک دوسرے پر ہو۔ جیسے کہیں۔ ایشور ساگری۔ شدھ ہے۔ اور وہ سرب شکتیمان ہے۔ اور سرشٹی کرتا ہے۔ اس میں پہلے اگر ایک شدھ ایشور کی ہستی ثابت ہو تو وہ سرب شکتیمان اور سرشٹی کرتا ثابت ہو۔ اگر سرب شکتیمان ثابت ہو تو شدھ اور سرشٹی کرتا ثابت ہو۔ اگر سرشٹی کرتا ثابت ہو تو شدھ اور سرب شکتیمان ثابت ہو (۴) انوستھا دوش اُسے کہتے ہیں جس کا سلسلہ

کیونکہ وہ انسان کے آشرے ہے۔ لیکن یہ آگم کے بچن کے کہ دھرم سکھ کا دینے والا ہے برخلاف ہے ؛

(۴) سوپچن یادھت ورشٹے جیسے کہیں کہ میری والدہ بانجھ ہے۔ وغیرہ وغیرہ ؛

درشٹانتابھاس

درشٹانتابھاس (مغالطہ تمثیلی) وہ ہے جو اصل تمثیل نہ ہو۔ مگر تمثیل جیسی معلوم پڑے اس کی دو بڑی قسمیں ہیں۔

(۱) سادھرم یا آنوے درشٹانتابھاس یعنی مثبت مغالطہ تمثیلی۔ یعنی ایسی تمثیل جو نفی کی بابت دینی تھی۔ مگر وہ مثبت ہو۔ جیسے کہیں کہ سروگیہ کی ہستی نہیں ہے۔ کیونکہ وہ حواس سے معلوم نہیں ہوتا۔

(۲) ویدھرم یا ویتریک درشٹانتابھاس۔ یعنی منفی مغالطہ تمثیلی۔ ہستی والی شے کے واسطے مثبت تمثیل دینی تھی۔ مگر تمثیل منفی کی دی گئی ہو۔ جیسے کہیں کہ کپل سروگیہ ہے کیونکہ وہ اچھا سہت ہے۔ جیسے ارہنت۔ لیکن ارہنت اچھا سہت نہیں ہے۔ لہٰذا یہ ویدھرم درشٹانتابھاس ہے ؛

باد یا بحث

گرو اور چیلے کے درمیان جو کسی تتو کی تحقیقات کرنے کی غرض سے بات چیت ہوتی ہے اُس کو بیت راگ کتھا کہتے ہیں۔ اور دو شخصوں کے درمیان اپنا اپنا سدھانت ثابت کرنے کی غرض سے جو گفتگو پرمان ترک وغیرہ کے ذریعہ ہوتی ہے اس کا نام بجگیشو کتھا विजगीषु कथा یا باد یا مباحثہ ہے۔ گوتم کے نیائے درشن میں لکھا ہے کہ دو شخصوں کے درمیان جو ست است کی تحقیقات کی غرض سے گفتگو ہو۔ اُسے باد کہتے ہیں۔ اور جو ہار جیت کے خیال سے گفتگو ہو اور جس میں چھل وغیرہ سے کام لیا جائے۔ اُسکو جلپ کہتے ہیں۔ اور

دھواں ہی ہے یا بھاپ +

بَرْدھ۔ وہ ہیتو ہوتا ہے جس کا تعلق سادھیہ کے مخالف کے ساتھ ہو جیسے کہیں کہ آواز غیر فانی ہے۔ کیونکہ وہ مصنوعی ہے۔ لیکن مصنوعی کا تعلق فانی کے ساتھ ہے۔ جو غیر فانی کا مخالف ہے +

انیکانتک۔ وہ ہیتو ہوتا ہے۔ جو پکش۔ سپکس اور بپکش۔ تینوں میں رہے۔ اِسکی دو اقسام ہیں۔ ایک نشچت بپکش ورتی جس کا بپکش میں رہنا یقینی ہو۔ جیسے کہیں کہ یہاں پر دھواں ہے۔ کیونکہ یہاں آگ ہے۔ لیکن اگر آگ انگارہ ہوئی ہوئی ہے۔ تو دھواں نہیں ہو سکتا۔ اِس لئے ایسی حالت میں یہ دلیل نشچت بپکش ورتی کہلاتی ہے دوسری شنکیت بپکش ورتی۔ جس کا بپکش میں۔ رہنا مشتبہ ہو۔ جیسے کہیں کہ زید کا حمل والا لڑکا دوسرے لڑکوں کی طرح سیاہ فام ہوگا۔ کیونکہ وہ زید کا لڑکا ہے۔ لیکن یہ امر مشتبہ ہے

اکنچت کر۔ اس ہیتو کو کہتے ہیں۔ جس سے کوئی مطلب حاصل نہ ہو۔ اِسکی دو قسمیں ہیں۔ ایک سدھ سادھن جس کا سادھیہ دوسرے پرمان سے ثابت ہو گیا ہو۔ جیسے کہیں کہ آواز کان سے سنائی دیتی ہے۔ کیونکہ وہ آواز ہے۔ چونکہ یہ بات پرتکش ہے۔ اسلئے یہ دلیل بیفائدہ ہے۔ دوسرے باوہت وشے۔ جس کا مفہوم کسی پرمان کے برخلاف ہو اسکی حسب ذیل اقسام ہیں۔ (۱) پرتکش باوھت وشے جو پرتکش پرمان سے پہلے ظاہرا غلط ہو۔ جیسے کہیں کہ آگ گرم نہیں ہے۔ اِس کا غلط ہونا سپرش اندری (قوتِ لامسہ) ظاہر ہے۔ (۲) انومان باوھت وشے جو انومان کے برخلاف ہو جیسے کہیں کہ آواز تبدیلی پذیر نہیں ہے۔ کیونکہ وہ غیر مصنوعی ہے۔ مگر آواز کا غیر مصنوعی ہونا اس انومان کے برخلاف ہے کہ آواز تبدیلی پذیر ہے۔ کیونکہ وہ محسوس ہے +

(۳) آگم باوہت وشے۔ جو آگم کے برخلاف ہو جیسے کہیں کہ دھرم دُکھ کا دینے والا ہے۔

کرتے ہیں۔ اس لئے ان کو بدہی ساودہک یا "ابرودھوپ لبدھی" کہتے ہیں۔

نکھید ساودھک یا برودھوپ بدھی وہ ہیتو ہے۔ جو خود مثبت ہو۔ اور کسی شے کی نیستی کو ثابت کرے۔ جیسے اِس جیو کے متھیات نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے آستک پنا ہے۔ بھگوان سروگیہ دیو کے فرمائے ہوئے جیو وغیرہ تتوؤں میں شردہان ہونے کو "آستک پنا" کہتے ہیں +

پرتی کھید روپ ہیتو کی بھی دو قسمیں ہیں۔ ایک بدہی ساودہک جو موجودگی کو ثابت کرے۔ جیسے اِس انسان کے سمیکت ہے۔ کیونکہ اسکے متھیات نہیں ہے۔ دوسرا نکھید ساودہک جو غیر موجودگی کو ثابت کرے۔ جیسے یہاں دھواں نہیں ہے۔ کیونکہ یہاں آگ نہیں ہے +

اِس طرح ہیتو کا بیان ختم ہوا۔ اسی طرح ہیتو سادھیہ کی سدھی کرتے ہیں۔ دیگر طرح کے باقی سب ہیتو ہیتو نہیں۔ بلکہ وہ ہیتوابھاس ہیں +

ہیتوابھاس یا مغالطہ

جین منطق شاستروں میں ہیتوابھاس کی چار اقسام بتلائی ہیں۔ جن کے نام (۱) اَسِدھ (۲) برودھ (۳) انے کانتک اور (۴) اکنچت کر ہیں +

اسدھ ہیتو دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک سروپاسدھ جس کے سروپ کا نہ ہونا یقینی ہو جیسے کہیں کہ آواز فانی ہے۔ کیونکہ وہ آنکھ سے نظر نہیں آتی۔ اِس بحث میں آنکھ سے نظر نہ آنے کی جو دلیل ہے۔ وہ مغالطہ ہے۔ کیونکہ آواز کا آنکھ سے تعلق نہ ہونا ایک یقینی امر ہے + دوسرا اسنی وگدا سدھ सन्दिग्धासिद्ध جو مشتبہ ہو۔ جیسے دھوئیں اور بھاپ میں تمیز نہ کرکے کوئی شخص کہے کہ یہاں آگ ہے۔ کیونکہ یہاں دھواں ہے۔ لیکن اس میں شبہ ہے کہ آیا دھوئیں کی جو دلیل دی گئی ہے وہ دھواں

ہے۔ اس میں اتوار کا روز پکش ہے۔ اور کل ہونا سادھیہ ہے۔ آج سنیچر ہونا دلیل ہے۔ یہ دلیل یعنے سنیچر کا ہونا اتوار پکش میں نہیں رہتی۔ مگر تعلق لازمی کی وجہ سے درست ہے۔ لہٰذا گوتم رشی کے بیان کئے ہوئے ہیتو کی تعریف کہ جس میں ۵ باتیں مندرجۂ بالا پائی جاویں ٹھیک نہیں ہے۔ اور اس میں ابیاپتی دوش ہے۔ کیونکہ یہ تعریف تمام ہیتوؤں پر صادق نہیں آتی۔ نیز اس تعریف میں اتی بیاپتی دوش بھی ہے۔ مثلاً یہ ایک حجت ہے کہ زید کا لڑکا جو حمل میں ہے۔ وہ سیاہ فام ہوگا۔ کیونکہ وہ زید کا لڑکا ہے۔ زید کا جو کوئی لڑکا ہے وہ سیاہ فام ہے۔ جیسے زید کے موجود لڑکے اس حجت میں اگرچہ زید کا لڑکا ہونا جو دلیل ہے۔ اس میں ہیتو کے متعلق جو پانچ باتیں ہیں وہ سب صادق آتی ہیں۔ تاہم یہ دلیل ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ حمل والا لڑکا سیاہ فام نہ ہو۔ اس لئے جین شاستروں میں ہیتو یا دلیل کی جو تعریف کی ہے۔ یعنی کہ وہ اس میں اور سادھیہ میں تعلق لازمی ہو"۔ یہی ٹھیک ہے +

ہیتو کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) بدھی روپ۔ مثبت۔ (۲) پرتی کھید روپ منفی۔ پھر بدھی روپ کے دو بھید ہیں۔ ایک بدھی سادھک جو کسی شے کی ہستی کو ثبوت کرے دوسرا کھید سادھک۔ جو نیستی کو ثبوت کرے۔ بدھی سادھک کے اقسام یہ ہیں (۱) کاریہ روپ۔ جیسے یہ پہاڑ آگ والا ہے۔ کیونکہ اس میں دھواں ہے۔ (۲) کارن روپ جیسے یہاں بارش ہوگی۔ کیونکہ بادل ہو رہا ہے +

(۳) وشیش روپ جیسے یہ درخت ہے۔ کیونکہ اسکی شاخیں ہیں +

(۴) پوربچر۔ جیسے اتوار کل ہوگا۔ کیونکہ آج سنیچر ہے +

(۵) اترچر۔ جیسے کل اتوار تھا۔ کیونکہ آج سوموار ہے +

(۶) سہچر سहचर جیسے آم میں رنگ ہے۔ کیونکہ اس میں رس ہے۔

مندرجہ بالا تمام تمثیلوں میں ہیتو مثبت ہیں۔ اور سادھیہ کا بھی مثبت ہونا ثابت

سم پاست پرتی پکش - یا متحد الحیث = جو دعوے کا اُلٹ ہو۔ جیسے کہیں کہ کلام فانی
ہے کیونکہ اس میں غیر فانی کی صفات نہیں پائی جاتیں ۔

نیز گوتم کے نیائے درشن میں ہیتو کی ۳ قسمیں بیان کی ہیں۔

(۱) انوے بترکی (مثبت منفی) (۲) کیول انوئی۔

(صرف مثبت) (۳) کیول بترکی (صرف منفی)۔ ~~अन्वय व्यतिरेकी~~

انوے بترکی اُس کو کہتے ہیں جو پکش اور سپکش میں رہے۔ مگر بپکش میں
نہ رہے۔ جیسے کہیں کہ آواز فانی ہے۔ کیونکہ وہ مصنوعی ہے۔ جو جو مصنوعی ہے وہ فانی
ہے۔ جیسے گھڑا جو فانی نہیں ہوتا۔ وہ مصنوعی بھی نہیں ہوتا۔ جیسے آکاش۔ اِس بحث
میں جو "مصنوعی ہونا" دلیل دی ہے وہ آواز پکش اور گھڑے سپکش میں رہتی ہے۔ مگر
آکاش بپکش میں نہیں رہتی۔ کیول انوئی اُس ہیتو کو کہتے ہیں۔ جس کا پکش اور
سپکش تو ہو مگر بپکش جس کا کوئی نہ ہو۔ جیسے کہیں کہ جو چیز ہم کو نظر سے نہیں دکھتی۔
اُس کا دیکھنے والا کوئی ضرور ہے۔ کیونکہ وہ محسوس ہے جو محسوس ہوتی ہے۔ وہ
کسی کو ضرور دکھائی دیتی ہے جیسے کہ آگ۔ اِس بحث میں بپکش کوئی نہیں ہے۔ کیونکہ چیز
کا اطلاق تمام چیزوں پر ہے

کیول بترکی۔ اُس ہیتو کو کہتے ہیں جو پکش میں رہے اور بپکش میں نہ رہے۔ مگر
سپکش جس کا کوئی نہ ہو۔ جیسے کہیں کہ زندہ جسم میں جان ہوتی ہے۔ کیونکہ اُس میں
سانس ہوتا ہے۔ جو زندہ نہیں ہوتا اُس میں سانس نہیں ہوتا۔ جیسے مٹی کا ڈھیلا۔
اُس میں زندہ جسم پکش اور مٹی کا ڈھیلا بپکش ہے۔ مگر سپکش کوئی نہیں ہے۔
کیونکہ تمام چیزیں پکش اور بپکش ہی میں آ گئی ہیں۔ اِس طرح ہیتو میں جو پانچ باتوں کا
ہونا ضروری بیان کیا گیا تھا۔ وہ انوی بترکی ہیتو میں ہوتا ہے۔ کیول انوی اور کیول
بترکی میں نہیں ہوتا۔ نیز مثلاً یہ ایک بحث ہے کہ اتوار کا روز کل ہوگا۔ کیونکہ آج سنیچر

کے بموجب ہیتو (ساد ھن یا دلیل) میں پانچ باتیں ہونی ضروری ہیں (۱) پکش میں
رہتا ہو جیسے تمثیلِ بالا میں دھواں پہاڑ میں ہے (۲) سپکش میں رہتا ہو۔ جیسے
رسوئی گھر میں۔ مگر یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ ہیتو سپکش کے ہر پہلو میں رہتا ہو۔ بلکہ
اگر وہ صرف ایک پہلو میں پایا جائے۔ تو بھی کچھ ہرج نہیں ہے (۳) بپکش میں
نہ پایا جاوے جیسے کہ تالاب میں (۴) سادھیہ کے برخلاف ثابت کرنے والا کوئی
قوی ثبوت جس میں ممکن نہ ہو۔ جیسے کہ مذکورہ بالا تمثیل میں ہے۔ کیونکہ آگ اور
دھوئیں میں تعلق لازمی ہونے کی وجہ سے کوئی پرمان پرتیکش وغیرہ اسکے برخلاف
نہیں ہے (۵) جیسا ثبوت سادھیہ کو ثابت کرتا ہو۔ ویسا ہی کوئی اور ثبوت اِس کے
برخلاف نہ ثابت کرتا ہو۔ مذکورہ بالا تمثیل میں یہ بات بھی نہیں ہے۔ کیونکہ جہاں
دھواں ہوتا ہے وہاں آگ کے نہ ہونے میں کوئی ویسا ہی انومان پرمان نہیں ہے

نوٹ۔ بودھ منطق دان ہیتو میں صرف پہلی تین باتوں کا ہونا ضروری سمجھتے ہیں
اگر ہیتو میں یہ پانچ باتیں نہ پائی جائیں تو وہ ہیتو ابھاس (مغالطہ) کہلاتا ہے جسکی
پانچ قسمیں ہیں (۱) اسدھ یا سادھیہ سم یا محتاج ثبوت = جس کا پکش میں رہنا ثابت
نہ ہو۔ جیسے کہیں کہ آواز فانی ہے۔ کیونکہ وہ آنکھ سے نظر نہیں آتی ہے۔ اِس میں
یہ غلطی ہے کہ آواز کا تعلق آنکھ سے نہیں ہے۔ بلکہ کان سے ہے (۲) برودھ
یا متضاد = جو پکش میں نہ رہتا ہو یا جس کا پکش کے متضاد کے ساتھ تعلق ہو۔ جیسے آواز
غیرفانی ہے۔ کیونکہ وہ مصنوعی ہے ⁂ (۳) اسنے کانتک یا ویبھچاری۔ یا غیرحقیقی۔ و
ہرجائی۔ وہ ہیتو ہے جو پکش۔ سپکش۔ اور بپکش تینوں میں رہے۔ جیسے کہیں کہ
آواز فانی ہے۔ کیونکہ وہ ایک شے ہے۔ لیکن شے فانی و غیرفانی دونوں طرح
کی ہوتی ہے (۴) کالاتیا پدشٹ یا کالاتیت یا دھست وشے یا مخالف = جو پرمان
کے برخلاف ہو۔ جیسے کہیں کہ آگ گرم نہیں ہے۔ کیونکہ وہ شے ہے (۵) پرکرن

جو منطق کالجوں میں پڑھائی جاتی ہے۔ اُس میں صرف تین قضیہ (تیسرا۔ چوتھا۔ پانچواں) مانے جاتے ہیں۔ جن میں سے پہلے دو کو مقدم اور تیسرے کو نتیجہ کہتے ہیں۔ جس مقدمہ میں طرف اصغر ہوتی ہے۔ اُسکو قضیہ صغریٰ بولتے ہیں۔ جیسے مثال بالا میں "اِس پہاڑ میں دھواں ہے"۔ جس میں طرف اکبر ہوتی ہے۔ اُسکو قضیہ کبریٰ کہتے ہیں۔ جیسے اُوپر کی مثال میں "جہاں دھواں ہوتا ہے وہاں آگ ہوتی ہے"+

جین شاستروں کے بموجب اصلی ہیتو وہ ہے جو سادھیہ کے سوائے اور کہیں نہ رہے۔ یا یوں کہیئے کہ (سادھن دلیل) اسادھیہ (معرض بحث) میں ویاپک ویاپ یا کارج و کارن والا تعلق ضرور ہو۔ یا یوں کہیئے کہ ہیتو اور سادھیہ میں سہ بھاؤ و یا کرم بھاؤ ہو۔ ایسے تعلق کو ہی تعلق لازمی کہتے ہیں +

آبھاس یا مغالطہ

آبھاس اُسے کہتے ہیں۔ جو اصل بات نہ ہو۔ مگر اصل جیسی معلوم پڑے۔ ابھاس کی تین قسمیں ہیں (۱) پکشا بھاس (۲) ہیتو ابھاس (۳) درشٹانت ابھاس۔ پکشا بھاس ایسے دعوے کو کہتے ہیں جو (۱) بدون ثبوت کے مان لیا جائے۔ جیسے ایشور کرتا ہے۔ جو (۲) ثابت نہیں ہو سکتا۔ جیسے ہر شے فانی ہے۔ جو (۳) پرتیکش کے برخلاف ہو۔ جیسے سامانیہ (جنس) اور وشیش (نوع) کو بالکل جدے جدے ماننا۔ جو (۴) انومان کے برخلاف ہو۔ جیسے کوئی سروگیہ نہیں ہے جو (۵) عام رائے کے برخلاف ہو۔ جیسے بہن کو عورت سمجھنا جو (۶) خود دعوے کے ہی خلاف ہو۔ جیسے ہر شے نیست ہے +

ہیتو ابھاس

اگر ہیتو میں تعلق لازمی نہ ہو تو وہ ہیتو نہیں کہلا سکتا۔ گوتم نے نیائے درشن

یا اسم ذات ہوتا ہے۔ محمول اسم صفت اور لفظ وصل کوئی فعل ہوتا ہے۔ پرتگیا اور نگمن
میں جو موضوع ہوتا ہے۔ اسکو "پکش" یا طرف اصغر اور جو محمول ہوتا ہے اسکو "سادھیہ"
یا طرف اکبر۔ یا معرض بحث (ثابت کرنے والی بات) بولتے ہیں۔ دوسرے اُدیب
(قضیہ) میں جو محمول ہوتا ہے۔ اسکو ہیتو یا سادھن یا دلیل یا حد اوسط کہتے ہیں پکش
اُسے کہتے ہیں جسکے ساتھ سادھیہ کا قابل ثبوت تعلق دکھایا جائے۔ مذکورہ بالا پرتگیا
میں پہاڑ پکش یا طرف اصغر ہے۔ آگ سادھیہ یا طرف اکبر۔ اور دھواں ہیتو یا سادھن
یا حد اوسط ہے۔ ہیتو وہ ہونا چاہئیے جسکے ساتھ سادھیہ کا تعلق لازمی ہو۔ جیسا کہ اوپر
کی مثال میں دھوئیں کا آگ کے ساتھ ہے۔ درشٹانت اُسے کہتے ہیں جو سادھیہ
اور پکش کے تعلق کو ثابت کراوے۔ اور فریقین کی تسلی کر دے۔ یہ دو طرح کا ہوتا
ہے۔ ایک سادھرم یا انوے روپ (مثبت یا موجب) جس میں صفت کی موجودگی
پائی جاوے۔ جیسے کہ تیسرے قضیہ میں دھوئیں کی موجودگی پائی جاتی ہے۔ دوسرے
ویدھرم وتریک روپ (منفی یا سالب) جو سادھیہ کی نفی سے سادھن کی نفی کا ثبوت
دے۔ جیسے جہاں آگ نہیں ہے وہاں دھواں نہیں ہے۔ جیسے تالاب۔ سادھیہ
اور سادھن میں جو تعلق لازمی ہوتا ہے اُسکو ویاپتی کہتے ہیں۔ اور سادھن سے
جو سادھیہ کا علم ہوتا ہے۔ اُسے انومان بولتے ہیں۔ جہاں سادھیہ اور سادھن دونوں
پائے جاویں اُسے سپکش کہتے ہیں۔ جیسے رسوئی گھر۔ سادھیہ سے متضاد صفت رکھنے
والے کو بپکش کہتے ہیں۔ جیسے آگ کے واسطے تالاب۔

اوپر جو پانچ قضیہ بیان کئے گئے ہیں۔ گوتم رشی کے نیائے شاستر میں بھی یہی پانچ
تسلیم کئے گئے ہیں۔ مگر بعض دفعہ دو ہی سے مطلب براری ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ
تین سے۔ بعض دفعہ چار سے۔ بعض دفعہ پانچ سے۔ اس کا انحصار سمجھنے والے کی
عقل پر ہے۔ عقلمند آدمی صرف پہلے دو ہی قضیوں سے مطلب نکال لیتا ہے۔ آجکل

کو جا پہنچتے ہیں کہ کونسا قیاس درست ہے۔ چنانچہ اگر چھڑکاؤ ہوتا۔ تو سڑک کے
اِدھر اُدھر زمین خشک رہ جاتی۔ مگر یہاں تو تمام سڑک تر ہے۔ اِس لئے چھڑکاؤ نہیں
ہوا ہے۔ تو شاید مینہ برسا ہو۔ اِس قیاس کو لے کر ہم آسمان کی طرف دیکھتے ہیں۔
تو بادل بھی نظر نہیں آتا ہے۔ اور اِدھر اُدھر کے مکانات کی چھتیں بھی تر ہیں۔ اِس
طرح کی جانچ پڑتال کو آواسے یا استخراج کہتے ہیں۔ اب ہم نے جانچ پڑتال کے بعد
یقین کر لیا کہ ضرور مینہ برسا ہے۔ تو اسکو وہار نا یا تصدیق کہتے ہیں۔ پرارتھا انومان
(دلیل استخراجی) دوسری چیزوں کے ذریعے بانچ پڑتال کرنے کو کہتے ہیں۔ اور یہ
وہی ہے جسکو ہم نے سوارتھا انومان کے تیسرے مرحلے آواسے میں بیان کیا ہے۔
فرق اتنا ہے کہ "آواسے" میں پرماتا (قیاس کرنے والے) کو خود بخود گیان ہوتا ہے۔ اور
پرارتھا انومان میں دوسرے کے کہنے یا گرو کے اوپدیش سے۔ پرارتھا انومان اس طرح
کیا جاتا ہے۔

یہ پہاڑ آگ والا ہے
کیونکہ اس میں دھواں ہے۔
جہاں دھواں ہوتا ہے وہاں آگ ضرور ہوتی ہے۔ جیسے رسوئی گھر۔
ایسے ہی اِس پہاڑ میں دھواں ہے۔
اِس لئے یہ پہاڑ آگ والا ہے۔

انومان (دلیل یا حجت) کے ان پانچوں جملوں کو اَویب یا بچن (قضیہ) کہتے ہیں۔
اِن میں سے پہلے جملے کا نام پرتگیا (دعوےٰ) ہے۔ دوسرے کا نام ہیتو (دلیل)
تیسرے کا نام درشٹانت یا اُداہرن (تمثیل) چوتھے کا نام اُپ نے (مطابقت)
پانچویں کا نام نگمن (نتیجہ) ہے۔ ہر ایک اَویب میں تین جزو ہوتے ہیں۔ پہلے کو
دھرمی یا موضوع۔ دوسرے کو دھرم یا محمول۔ تیسرے کو لفظ وصل کہتے ہیں موضوع

نام نکھیپ ۔ کسی شخص کا نام صرف اسکو دوسرے سے تمیز کرنے کے لئے رکھنا جیسے کسی کا نام شیر سنگھ رکھنا ۔ اِس میں یہ ضروری نہیں ہوتا کہ جس کا نام شیر سنگھ ہو ۔ اُس میں شیر جیسے صفات یا بہادری وغیرہ بھی ہو ۔

ستھاپنا نکھیپ ۔ کسی ایک شے کو دوسری قرار دینا ۔ یہ دو طرح ہوتا ہے ۔ ایک تداکار ۔ دوسرے اتداکار ۔ تداکار سے مراد ہم شکل ہے ۔ جیسے مٹی کے کھلونے کو گھوڑے کی شکل کا بنا کر اُس کو گھوڑا کہنا ۔ کسی شخص کی مورتی بنا کر اُس کا وہی نام رکھنا ۔ جیسے ملکہ کی مورتی کو ملکہ کہنا ۔ مہابیر سوامی کی مورتی کو مہابیر سوامی کہنا ۔ اتداکار بمعنے غیر شکل ہے ۔ جیسے نقشہ پر ایک نشان لگا کر کہنا کہ یہ لاہور ہے ۔

دربیہ نکھیپ ۔ ہونے والی بات کو اب خیال کرنا ۔ جیسے راجہ کے بیٹے کو راجہ کہنا ۔

بھاؤ نکھیپ ۔ بموجب موجودہ حالت کے کہنا ۔ جیسے راج کرتے ہوئے کو راجہ کہنا ۔

انومان پرمان

انومان پرمان کو اُردو میں قیاس ۔ یا دلیل وحجت کہتے ہیں ۔ اِس کی دو قسمیں ہیں ۔
(۱) سوارتھ انومان یا دلیل استقرائی ۔ (۲) پرارتھ انومان ۔ یا دلیل استخراجی ۔

سوارتھ انومان کسی شے کو حس سے محسوس کرنے کے بعد اُسکی نسبت یقین کرنے کو کہتے ہیں ۔ اِس کے چار مرحلے ہیں ۔ جنکو اوگرہ (مشاہدہ) (۲) ایہا (قیاس) (۳) اواے (استخراج) (۴) دھارنا (تصدیق) کہتے ہیں ۔ مثلاً فرض کرو کہ جب ہم ہوا خوری کرکے گھر واپس آئے ۔ تو سڑک بالکل خشک تھی ۔ مگر اب ایک گھنٹہ بعد جو کھڑکی سے جھانک کر دیکھا ۔ تو بالکل تر معلوم ہوئی ۔ اس پر ہم سوچتے ہیں کہ کیا ہوا ۔ ابھی تو سڑک خشک تھی اور ابھی تر ہو گئی ۔ لہٰذا سڑک کا تر دیکھنا " اوگرہ یا مشاہدہ " کہلاتا ہے ۔ اِس پر کئی قیاس کئے جا سکتے ہیں کہ شاید مینہ برسا ہو ۔ یا چھڑکاؤ ہوا ہو ۔ یا کوئی نل پھٹ گیا ہو ۔ ایسے قیاسات کو " ایہا " کہتے ہیں ۔ پھر ہم ان قیاسات

کسونے کا کنگن لاؤ تو وہ آپ کو بالا لا کر نہیں دے گا۔ کیونکہ پریار تھک سے نے سے کنگن اور بالے میں فرق ہے۔ اِس طرح ایک ہی شے سونا بلحاظ دربیار تھک سے نے کے ایک ہے اور بلحاظ پریار تھک سے نے کے انیک ہے۔ اور پھر وہی ایک بھی ہے۔ انیک بھی ہے۔ اور جب ایک ہی شے ایک بھی ہووے۔ اور انیک بھی۔ تب وہ ناقابل بیان ہوگئی۔ اسکو اوک تبیہ یا انروچنی کہتے ہیں۔ اِس طرح ہر ایک شے کے زیادہ سے زیادہ سات پہلو ہو سکتے ہیں۔ جنکو جین منطق میں سپت بھنگ کہتے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ (۱) استی (۲) ناستی (۳) استی ناستی (۴) اوک تبیہ (۵) استی اوگ تبیہ (۶) ناستی اوگ تبیہ۔ (۷) استی ناستی اوگ تبیہ۔

ہر ایک شے اپنے گُن اور پریائے کے لحاظ سے ہست ہے۔ اسکو استی کہتے ہیں دوسری شے کے لحاظ سے نیست ہے یعنے اِس میں دوسری شے کے گُن۔ اور پریائے نہیں ہیں۔ اِس لئے نیست یا ناستی ہے۔ جب ہر ایک شے اپنے گُن سے ہست اور دوسری شے کے گُن سے نیست ہے تو وہ استی ناستی ہے۔ ایک ہی شے میں استی ناستی دونوں گُنوں کے ہونے کی وجہ سے ناقابلِ بیان ہے۔ اسکو ہی اوک تبیہ یا انروچنی کہتے ہیں۔ پھر چونکہ شے میں ہستی کا گن بھی ہے۔ اور وہ بیان بھی نہیں ہو سکتی اِس لئے استی اوک تبیہ ہے۔ جبکہ شے نیست اور ناقابل بیان ہے لہذا ناستی اوک تبیہ ہے۔ پھر جب ایک ہی شے میں ہستی نیستی اور ناقابلِ بیانی تینوں باتیں پائی جاتی ہیں۔ تو وہ استی ناستی اوک تبیہ ہے۔ زیادہ حال سپت بھنگ ترنگنی اور شیادباد منجری سے معلوم کریں۔

نچھیپ کی چار قسمیں ہیں (۱) نام نچھیپ (۲) ستھاپنا نچھیپ (۳) دربیہ نچھیپ (۴) بھاؤ نچھیپ

(۱) سد بھوت = گن اور گنی کو علیحدہ علیحدہ تصور کرنا۔ پھر اس کے بھی دو بھید ہیں۔

(۱) اپچارت = اُپادھک گن اور گنی کو علیحدہ تصور کرکے ذکر کرنا۔ جیسے کہنا کہ جیو میں متی گیان ہے (ب) آن اپچارت = نرپادھک گن۔ اور گنی کو علیحدہ تصور کرکے ذکر کرنا۔ جیسے کہنا کہ جیو میں کیول گیان ہے۔

(۲) اسد بھوت۔ دوسری چیز کو علیحدہ تصور نہ کرنا۔ اس کے دو بھید ہیں :-

(۱) اُپ چارت = اپنے سے علیحدہ شے کو علیحدہ نہ سمجھنا۔ جیسے کہنا کہ یہ روپیہ میرا ہے

(ب) آن اپچارت۔ ایسی دوسری شے کو علیحدہ نہ سمجھنا جو مل رہی ہو۔ جیسے یہ کہنا کہ یہ جسم میرا ہے۔

سپت بھنگ

ہر ایک شے کے کئی پہلو ہو سکتے ہیں۔ اس لئے اُس شے کا جاننا اور اُس کا بیان کرنا کئی پہلوؤں سے ہوتا ہے۔ مثلاً ایک ہی شخص اگر ایک کا باپ ہے تو وہ دوسرے کا بیٹا ہے تیسرے کا ماموں ہے چوتھے کا نانا ہے۔ پانچویں کا تایا ہے وغیرہ وغیرہ۔ کسی شے کو مختلف پہلوؤں سے جاننے اور بیان کرنے کو انیکانت کہتے ہیں۔ اور اسکو صرف ایک پہلو سے جاننے کا نام ایکانت ہے۔ آپنے سات اندھوں اور ہاتھی کی کہانی سُنی ہوگی۔ جنہوں نے اُس کو ہاتھ سے ٹٹول کر کسی نے ستون۔ جیسا کسی نے چھاج جیسا۔ کسی نے لاٹھی جیسا وغیرہ وغیرہ بتلایا تھا۔ ان میں سے ہر ایک کا بیان علیحدہ علیحدہ ایکانت روپ کہلاتا ہے۔ اور سب کے بیان کو اکٹھا کرکے یہ کہنا کہ ہاتھی وہ جانور ہے جو کان کے لحاظ سے چھاج جیسا۔ پاؤں کے لحاظ سے ستون جیسا وغیرہ وغیرہ ہے۔ اس طرح کا بیان انیکانت روپ کہلاتا ہے۔ لہٰذا ہر ایک شے انیکانت روپ ہے۔ اسکی اور تمثیل سنئے۔ مثلاً ایک شخص سے کہیں کہ سونا لے آؤ۔ اور وہ آپ کے پاس سونے کا ایک بالا اُٹھا لائے۔ تو دربیارتھک نئے سے وہ ٹھیک ہے۔ کیونکہ بالا بھی دربیہ کے لحاظ سے سونا ہے۔ لیکن اگر آپ کسی کو کہیں

(۲) اسد بھوت (۳) اُپ چرت ۔ وستو (شے) اور اُس کا گُن علیٰحدہ علیٰحدہ نہیں ہیں۔ اور ایسے ہی وستو اور اُسکے پریائے علیٰحدہ علیٰحدہ نہیں ہیں۔ مگر گُن اور گُنی اور پریائے اور پریائی میں بھید (تمیز) کر کے ان کا علیٰحدہ ذکر کرنا۔

"سد بھوت بیوہارنئے" ہے۔ کسی ایک شے کی خاصیت کا دوسرے میں اطلاق کرنا "اسد بھوت بیوہارنئے" ہے۔ اسکی تین قسمیں ہیں (۱) اپنی قسم میں اطلاق کرنا۔ جیسے چاند کے عکس کو چاند کہنا (۲) دوسری قسم میں اطلاق کرنا۔ جیسے متی گیان کو مورتیک کہنا (۳) سجاتی بجاتی میں۔ سجاتی اور بجاتی دونوں کا اطلاق کرنا۔ جیسے جیو اور اجیو کو جو دونوں گیان کا وشے ہیں۔ گیان کہنا۔ اُپ چرت نئے (جسکو اُپ چرتا۔ اسد بھوت بیوھارنئے بھی کہتے ہیں) کا اطلاق بلحاظ غرض و تعلق کے ہوتا ہے۔ اسکے تین بھید ہیں۔

(۱) سجاتی = اپنی قسم والی شے میں اطلاق کرنا۔ جیسے بیٹے کو کہنا کہ یہ میرا ہے

(۲) بجاتی دوسری قسم والی شے میں اطلاق کرنا۔ جیسے محل و مکان کی نسبت کہنا کہ یہ میرے ہیں۔

(۳) سجاتی بجاتی = دونوں قسم کی اشیار میں اطلاق کرنا۔ مثلاً یہ کہنا کہ یہ گاڑی میری ہے۔ گاڑی میں جیو اور اجیو دونوں شامل ہیں۔

کسی کسی شاستر میں نئے کے بھید اس طرح بھی بیان کئے گئے ہیں۔

نشچے نئے = کسی شے کو اُس کے گن سے علیٰحدہ تصور نہ کر کے اُس کا ذکر کرنا۔ اسکے دو بھید ہیں۔ (۱) شدھ = شے کا اُسکے شدھ گن کے مطابق ذکر کرنا۔ جیسے جیو کو سروگیہ یا پرماتما کہنا۔ (۲) اشدھ = اشدھ یا اُپادھک گن کے لحاظ سے ذکر کرنا۔ جیسے جیو کو سکھی دکھی کہنا۔

بیوہارنئے = شے کا اُس کے گن سے علیٰحدہ تصور کر کے ذکر کرنا۔ اسکے دو بھید ہیں

لہ سجاتی = ہم جنس ؎ بجاتی = غیر جنس ؎ گیان کا وشے = جاننے کے لائق ۔

(۳) بیوہار کسی شے کا بیان بلحاظ اس کے پہلے (حالت) کے نیگم سے ہے +
نیگم نے کی تین قسمیں ہیں (۱) بھوت نیگم سے = جو حالت شے کی پہلے گذر چکی ہے
اس کا اطلاق حال میں کرنا۔ جیسے دیوالی کے دن کہنا کہ آج مہابیر سوامی کے موکش کا
دن ہے (۲) بھاوی نیگم سے = ہونے والی حالت کا اطلاق حال میں کرنا۔ مثلاً راجہ کے
بیٹے کو راجہ کہنا (۳) برتمان نیگم سے = جو حالت شروع میں ہوگئی ہے۔ مگر مکمل نہیں ہوئی۔
اسکے لحاظ سے ذکر کرنا۔ مثلاً کوئی شخص چولہے میں آگ سلگائے۔ اس سے پوچھیں کہ کیا
کرتے ہو۔ وہ جواب دے کہ روٹی پکاتا ہوں۔ تو اس کا یہ کہنا برتمان نیگم سے ہے۔
"سنگرہ" بلحاظ جنسیت ذکر کرنے کو کہتے ہیں۔ مثلاً گھوڑے یا آدمی کا ذکر بلحاظ اس کی
جنسیت کے کرنا۔ فردیت کے ساتھ نہ کرنا۔ فردیت کے لحاظ سے ذکر کرنے کو "بیوہار سے"
کہتے ہیں۔ جیسے گھوڑے کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہنا کہ یہ تازی یا ترکی ہے۔ "پریارتھک سے"
کے چار بھید ہیں (۱) رجو سوتر (۲) شبد (۳) سمبھی رُودھ (۴) ایوم بھوت۔
رجو سوتر = وستو کی حالت سابقہ اور آیندہ کو چھوڑکر اس کا ذکر بحالت موجودہ کے کرنا
مثلاً امولک رام پہلے بابو تھا۔ اب بزاز ہے۔ تو امولک رام بزاز کہکر اس کا ذکر کرنا۔
شبد = لفظوں کا مفہوم انکے معنے کے لحاظ سے سمجھنا۔ مثلاً ارہنت اسکو کہنا جس نے
کرموں کا ناش کر دیا ہو۔ اسکو نہ کہنا جو صرف نام ماتر ہو۔ جیسے اگر کسی کا نام ارہنت ہو۔
تو اس کو ارہنت نہ ماننا +
سمبھی رُودھ یا سم بھرودھ = لفظ کے معنے متکلم کی منشا کے مطابق سمجھنا۔ مثلاً بجلی کو
کڑکتے دیکھ کر کوئی کہے کہ دیکھو کیسے نقارے بج رہے ہیں۔ تو یہاں نقارے سے
مراد کڑک سے ہے۔ نہ کہ اصلی نقارے سے۔ ایوم بھوت = کسی شے کا نام بلحاظ اسکے
موجودہ گن کے کہنا۔ جیسے انصاف کرتے ہوئے کو منصف کہنا۔ دوسرے وقت نہ کہنا
اس طرح نیوں کے سات بھید بیان کئے گئے ہیں۔ بیوہار کے تین بھید ہیں (۱) سد بھوت

ایک بات سے دوسری بات نکالنے کو کہتے ہیں۔ مثلاً ہم یہ کہیں کہ موتی رام اکاؤنٹنٹ ہے
اس لئے وہ اس خاص سوال کو ضرور حل کر سکتا ہوگا۔ ابھاؤ (نفی) ایک شے کی غیر موجودگی
سے اس کی مخالف شے کا نتیجہ نکالنا۔ جیسے اگر کہیں آج گرمی نہیں ہے تو اس سے نتیجہ نکل
سکتا ہے کہ آج سردی ہے۔ لیکن یہ اپمان۔ آپتہ۔ ارتھاپتی سنبھو۔ اور ابھاؤ سب انومان
کی قسمیں ہیں۔ اور آ کی ذیل میں داخل ہیں۔ اس لئے جین منطق میں پرتیکش۔ انومان اور
آگم۔ تین ہی پرمان مانے ہیں۔ ایسے ہی یوگ۔ اور سانکھیہ اور ویشیشک درشن میں بھی تین
ہی پرمان مانے ہیں۔ منو جی بھی تین ہی پرمان مانتے ہیں۔ گوتم رشی کے نیائے درشن
میں اپمان کو علیحدہ پرمان سمجھ کر چار پرمان تسلیم کئے ہیں۔ اور جیمنی رشی ارتھاپتی۔ اور
ابھاؤ کو ملا کر چھ پرمان مانتا ہے۔ بودھ پرتیکش اور انومان۔ دو پرمان مانتے ہیں۔ چارواک
ناستک صرف ایک پرتیکش کو ہی پرمان مانتا ہے۔

پرمان سے جانی ہوئی شے کے ایک پہلو کو "نے" کہتے ہیں۔ نے کی دو بڑی قسمیں
ہیں (۱) نشچے نے یا بھوتارتھ نے۔ ایک شے جیسی وہ اپنی خاصیت جبلی سے ہے اس کو
ویسا ہی کہنا۔ جیسے یہ کہنا کہ جیو مرتا ہی نہیں ہے۔

(۲) بیوہار نے یا ابھوتارتھ نے۔ یا اپچار نے۔ ایک شے کو دوسری شے
کے تعلق کی وجہ سے کسی اور طرح پر بیان کرنا۔ جیسے جسم کے لحاظ سے کہنا کہ جیو مرتا ہے۔
نشچے کے دو بھید ہیں (۱) دربیارتھک (۲) پریایارتھک۔ ہر شے میں دو طرح کے گن ہوتے
ہیں۔ وشیش اور سامانیہ۔ سامانیہ گن وہ ہوتے ہیں جو اور وستو میں بھی ہوں۔ اور وشیش وہ
گن ہیں جو خواص ان ہی وستو میں ہوں۔ سامانیہ جنسیت اور وشیش فردیت کو کہتے ہیں۔
وستو کے وشیش گن کا لحاظ نہ کر کے سامانیہ گن کے لحاظ سے کہنا دربیارتھک نے ہے۔ جیسے
کڑے۔ کنڈل وغیرہ کو سونا کہنا۔ اور سامانیہ گن کا لحاظ کر کے وشیش گن کے لحاظ سے کہنا۔
پریارتھک نے ہے۔ جیسے کڑے کو کڑا کہنا۔ دربیارتھک نے کے تین بھید ہیں (۱) نیگم (۲) سنگرہ

یہ وہی ویودت ہے۔ دوسرا "سادرسیہ پرتیہ بہی گیان" یا مشابہت۔ جیسے بیل۔ گائے
جیسا ہوتا ہے۔ تیسرے "ویی سادرسیہ" یا غیر مشابہت۔ جیسے بھینس گائے جیسی نہیں
ہوتی۔ ویاپتی (تعلق لازمی) کے گیان کو ترک کہتے ہیں۔ دھارنا۔ سمرتی۔ اور پرتیہ بہی
تینوں ترک کے کارن ہیں۔ ترک سے جانے ہوئے تعلق میں سے کارج کو دیکھہ کر کارن کے
جاننے کو انومان کہتے ہیں۔ مثلاً دور سے دھوئیں کو دیکھہ کر یہ سمجھنا کہ یہاں آگ ضرور ہے
سمرتی اور ترک انومان کے کارن ہیں۔ ہم انومان کا ذکر آگے چلکر تفصیل کے ساتھہ کرینگے۔
آپت کے بچن کو آگم کہتے ہیں۔ اور آگم کے ذریعہ جو گیان ہو۔ اُسکو آگم پرمان کہتے ہیں۔
آپت سے مراد وہ شخص ہے جو سروگیہ۔ ویتراگ اور ہتوپدیشک ہو۔ اور جس کا کہنا۔ قابل اعتبار
ہو۔ اس طرح پروکش پرمان کی ۵ قسمیں۔ سمرتی۔ پرتیہ بہی اور ترک۔ انومان۔ اور آگم بیان
کی گئی ہیں۔ جسکو غور سے پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ سمرتی۔ پرتیہ بہی۔ اور ترک۔ یہ تینوں۔
انومان کے مرحلے ہیں۔ لہذا مختصراً جین شاستروں کے بموجب پروکش پرمان کی دو ہی
قسمیں سمجھنی چاہئیں۔ یعنے انومان۔ اور آگم۔ ان میں پرتیکش کو ملاکر۔ پرمان تین قسم کے
ہیں۔ پرتیکش۔ انومان۔ اور آگم۔ پرمان کی زیادہ سے زیادہ آٹھہ اقسام مانی جاتی ہیں۔
پرتیکش۔ انومان۔ شبد۔ اپمان۔ ایتہ۔ ارتھاپتی۔ سنبھو اور ابھاؤ۔ ان میں سے پہلے تین کی
تعریف تو پہلے ہو چکی ہے۔ اپمان۔ تشبیہ کو کہتے ہیں۔ جیسے کوئی کہے کہ نیل گائے عام گائے
جیسی ہوتی ہے۔ اب ایک شخص جنگل میں گیا۔ اور اُس نے وہاں گائے جیسا ایک جانور
دیکھا۔ تو اُسکو معلوم ہوا کہ یہ نیل گائے ہے۔ اِس طرح کی تشبیہ کو اپمان کہتے ہیں۔
ایتہ روایت یا تاریخ کو کہتے ہیں۔ یعنے جو بات بزرگوں سے سنتے چلے آئے ہیں۔ اُس کا
نام ایتہ پرمان ہے۔ ارتھاپتی مطلب نکالنے کو کہتے ہیں۔ جیسے کوئی شخص کہے کہ ہرنامداس
دن کو نہیں کھاتا۔ لیکن خوب موٹا ہے۔ تو ایسا کہنے سے یہ مطلب نکالنا کہ اگر ہرنامداس
دن کو نہیں کھاتا تو رات کو کھاتا ہوگا۔ اِس کا نام ارتھاپتی ہے۔ سنبھو (ممکن) سے مراد

بھی ہوسکتا ہے۔ جو ہر شے کو جان سکتا ہو۔

اِس زمانہ میں بھرت چھیتر میں کوئی شخص ایسا نہیں ہے اور نہ ہوسکتا ہے۔ جمبو سوامی دیکھو صفحہ ۱۴۹ کے بعد پھر کوئی شخص ایسا نہیں ہوا۔ پہلے زمانہ میں ایسے بہت سے رشی منی گذرے ہیں۔ جن کا بتایا ہوا ستاروں۔ سیاروں کا حال اور لاکھوں قسم کی ادویات کا علم آج تک رائج ہے۔ پرتکیش کے لئے کسی پرمان کی ضرورت نہیں ہے جیسے مثل مشہور ہے کہ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ جو شے آتما کو خود بخود بذریعہ آودھ۔ من پریہ یا کیول گیان علاوہ اس کے جسکو آتما بذریعہ حواس خمسہ و من کے بلاشک وشبہ جانتا ہے۔ اس میں کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہے۔ دلیل کرنے کی ضرورت جب ہی ہوتی ہے۔ جب کوئی شے ظاہرا طور پر معلوم نہ ہوسکے۔ لہٰذا غیر ظاہر شے کے معلوم کرنے کے پانچ ذریعہ ہیں۔ یا یوں کہیئے کہ پروکش پرمان کی پانچ قسمیں ہیں۔ (۱) سمرتی۔ (۲) پرتیہ بھی (۳) ترک (۴) انومان (۵) آگم ◆

جیوہارک پرتکیش کے ذریعہ سے جس چیز کو۔ اوگرہ۔ ایہا۔ آوائے۔ اور دھارنا۔ یا انوبھو کے سلسلے سے جانی تھی۔ اِس جانی ہوئی شے کو لفظ "وہ" سے یاد کرنے کا نام سمرتی ہے۔ مثلاً یہ کہنا کہ وہ دیودت جس کو ہم نے پہلے دیکھا تھا سمرتی دھارنا کے بدون نہیں ہوتی۔ دھارنا اور سمرتی کے جوڑ سے جو گیان ہو اسکو "پرتیہ بھی" کہتے ہیں۔ دھارنا کا اطلاق لفظ "یہ" کے ذریعہ کے ذریعے ہوتا ہے۔ اور سمرتی کا لفظ "وہ" کے ساتھ۔ اِن دونوں کے جوڑ سے پیدا ہونے والا۔ یا دونوں میں مشابہت کا جتلانے والا گیان "پرتیہ بھی" ہے۔ مثلاً یہ وہی دیودت ہے۔ گائے بیل کے مشابہ ہے۔ بھینس گائے جیسی نہیں ہوتی۔ وغیرہ وغیرہ ◆

مذکورہ بالا تمثیلوں سے "پرتیہ بھی" کی تین بڑی قسمیں ہوتی ہیں۔ ایک "ایکتو پرتیہ بھی گیان" جس میں پہلے جانی ہوئی اور اب موجودہ دونوں ایک ہی شے ہوں۔ مثلاً

مان سک یا یوگک پرتیکش کہتے ہیں۔ یہ ہر ایک شخص کو نہیں ہوتا۔ بلکہ خاص خاص اشخاص کو صفائی قلب۔ صدق عقیدت و کثرت ریاضت سے ہوتا ہے۔ جین فلاسفی اور منطق میں ایسے ہی پرتیکش کو۔ پرتیکش کہا ہے۔ بیوہارک پرتیکش کو جین فلاسفی میں پروکش کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ آتما کو پر (دوسرے) یعنے حواس خمسہ کے سہارے ہوتا ہے۔

بیوہارک پرتیکش کے چار بھید ہیں۔ اوگرہ۔ ایہا۔ آواے۔ اور دھارنا۔ انکا منشا اور مطلب متی گیان کے ذیل میں صفحہ ۱۸۰ کتاب ہذا پر بیان کیا جا چکا ہے۔ پرمارتھک پرتیکش کی دو قسمیں ہیں۔ ایک بکل (جزوی) پرتیکش۔ دوسری سکل (کلی) پرتیکش۔ اودھ اور من پریہ گیان بکل پرتیکش یا جزوی پرتیکش ہیں۔ کیونکہ ان سے اشیاء کا علم ایک خاص حد تک ہوتا ہے۔ اور کیول گیان سکل پرتیکش ہے۔ کیونکہ یہ کل اشیاء کا علم ہر سہ زمانہ کے متعلق جانتا ہے۔ جین مذہب کے بموجب جب کسی جیو سے کرم کی آلودگی علیٰحدہ ہو جاتی ہے۔ تو اسکو کیول گیان حاصل ہو جاتا ہے۔ اور پھر وہ شخص ایسی حالت میں ہر ایک کی ہر ایک حالت سابقہ۔ آیندہ اور موجودہ کو من وعن ایسی جانتا ہے جیسے ایک معمولی شخص اپنے ہاتھ کی لکیروں کو دیکھ سکتا ہے۔ عام لوگ ایسے شخص کے ہونے میں شبہ کرتے ہیں۔ مگر جین شاستروں میں اسکے ثبوت میں انومان ہونے کی دلیل دی ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شے لطیف ہوتی ہے جیسے پرمانو۔ جو شے گذشتہ زمانہ میں گذری ہے جیسے رام وراون۔ جو شے بہت دور ہے جیسے ملک امریکہ۔ اگرچہ ہر ایک شخص کو پرتیکش نہیں ہے۔ مگر اُن کو کسی نے ضرور دیکھا ہے۔ اِس لئے اُس کا ماننا مناسب ہے۔ جب ان اشیا کو آپنے انومان سے مان لیا۔ اور انومان اُس کا ہی ہوتا ہے جس کا کسی کبھی شخص کو پرتیکش ہو۔ اِس لئے جب پرمانوؤں کا ہونا آپنے مان لیا۔ تو ایسے ہی اُس شخص کا ہونا بھی تسلیم کر لینا چاہیئے جو انکو دیکھ سکتا ہے۔ نیز دنیا میں کسی کا گیان کم کسی کا زیادہ دیکھا جاتا ہے۔ اِس سے بھی یہ انومان کیا جا سکتا ہے کہ کوئی شخص ایسا

بتلانے میں ہے۔ کیونکہ یہ گن آکاش میں بھی پایا جاتا ہے۔ اسنبھو (ناممکن) اسکو کہتے ہیں
جو پرتکش وغیرہ پرمان کے برخلاف ہو۔ جیسے کہ کہیں کہ گدھے کے سر پر سینگ ہوتے ہیں۔
ایشور نراکار سروویاپک ہوتا ہوا سرشٹی کرتا ہے ⁂

سمیک گیان کو پرمان کہتے ہیں۔ سمیک سے مراد اصلی سے ہے۔ مطلب یہ ہے کہ
پرمان بھی وہی ہوتا ہے۔ جس سے شے کا علم سن ڈن ہو جائے۔ اور جس میں تین نقص
سنشے وپرجے یا وبرم اور انّدھ وسائے یا بھرو نہ ہو۔ سنشے اسے کہتے ہیں جہاں دو یا زیادہ
باتوں میں سے کسی ایک پر یقین نہ کیا جاسکے۔ جیسے دور سے درخت کے ٹھنڈ کو دیکھ کر
یہ کہیں کہ آیا یہ ٹھنڈ ہے یا کوئی آدمی ہے۔ ایسے موقعہ پر ٹھنڈ اور آدمی دونوں کے
ہونے میں شبہ ہے۔ اسکو سنشے کہتے ہیں۔ ایسے ہی الیغور کو دیالو اور نیائے
کاری بتلانے میں ⁂

وپرجے۔ (متضاد) کسی شے کے بالکل برخلاف سمجھنے کو کہتے ہیں۔ جیسے سیپ کو غلطی
سے چاندی سمجھنا۔ پاک ذات پرماتما کو کرم پھل دینے والا بتلانا۔ اہنسا ملی یگ اور قربانی
میں ودھرم ماننا ⁂

انّدھ وسائے اسکو کہتے ہیں۔ جب کچھ بھی پتہ نہ ہو سکے کہ کیا ہے۔ مثلاً رستہ چلتے
آدمی کے پاؤں میں کچھ لگے۔ اور وہ کہے کہ یہ کیا ہے۔ جس گیان میں سنشے۔ وپرجے۔ اور
انّدھ وسائے نہ ہوں وہی اصلی گیان سمجھا جاتا ہے۔ اسکو ہی سمیک گیان کہتے ہیں۔
اور یہی پرمان ہو سکتا ہے۔ شکیہ علم پرمان نہیں ہو سکتا ⁂

پرمان کی دو قسمیں ہیں۔ ایک پرتکش یا ثبوت بدیہی۔ دوسرے پروکش یا ثبوت
غیر بدیہی و قیاسی۔ پھر پرتکش کی دو قسم ہیں۔ ایک بیوہارک۔ دوسرے پرمارتھک بیوہارک
پرتکش وہ ہے جو حواس خمسہ اور من کے ذریعے ہوتا ہے۔ پرمارتھک پرتکش وہ ہے
جو آتما کو بدون حواس خمسہ کی مدد کے خود بخود ہوتا ہے۔ ایسے پرتکش کو ہندو فلاسفی میں

گلابی رنگ ہوتا ہے تو یہ اس کا لکشن ہے۔ اور پھر جب لکشن کے ذریعے ایک خاص
پھول کو چن کر دیکھیں کہ آیا یہ لکشن اس میں ہے یا نہیں تو اس کو پریکشا کہتے ہیں۔ جب
پریکشا کے ذریعہ یقین ہو جائے کہ یہ گلاب کا ہی پھول ہے تو اسکو سمیک گیان کہتے ہیں
اس واسطے علم منطق کا جاننا جو سمیک گیان ہونے کا ذریعہ ہے نہایت ضروری ہے۔
لکشن ایسا ہونا چاہیئے جس کے ذریعہ ہم ایک خاص مطلوبہ شے کو جسکو لکچھ
[illegible] کہتے ہیں۔ اشیا کے ڈھیر میں سے پہچان لیویں۔ لکشن دو طرح کا
ہوتا ہے۔ ایک آتم بھوت۔ دوسرا اناتم بھوت۔ جو لکشن شے سے علیحدہ نہ ہو سکے۔ اس کو
آتم بھوت کہتے ہیں۔ جیسے آگ کا لکشن گرمی جیو کا لکشن گیاتا و درشٹا دیا جاننے والا۔
دیکھنے والا۔ جو لکشن شے سے علیحدہ ہو سکے اُسکو اناتم بھوت کہتے ہیں۔ جیسے امولک رام
کا لکشن ٹوپی یا ڈنڈے والا جیو کا لکشن اچھا۔ دویش پریتن۔ سکھ۔ دکھ والا۔
اصلی لکشن وہ ہوتا ہے جس میں تین نقص۔ اویاپتی۔ اتی ویاپتی۔ اور اسمبھوی
پائے جاویں۔ جس لکشن میں ان میں سے کوئی نقص پایا جائے۔ وہ لکشن نہیں ہے۔ بلکہ
لکشنا بھاس ہے۔ لکشنا بھاس سے مراد ایسا لکشن ہے جو اصل لکشن تو نہ ہو۔ مگر غلطی
سے لکشن جیسا معلوم پڑے۔ اویاپتی اسکو کہتے ہیں جو شے کے صرف ایک حصہ میں پایا جائے
مثلاً یہ کہنا کہ حیوان وہ ہے جس کے سر پر سینگ ہوں۔ مگر بہت سے حیوان بدون سینگ
کے بھی ہوتے ہیں۔ جیسے ہاتھی گھوڑا۔ نیز یہ کہنا کہ ایشور سرشٹی کرتا۔ دنیا کے کاری ہے۔ مگر
پرلے کال میں بیکار رہتا ہے۔ اس لیئے ان لکشنوں میں اویاپتی دوش ہے۔ اور وہ شناخت
کا کامل ذریعہ نہیں ہے۔ اتی ویاپتی وہ دوش ہے جو شے مطلوبہ میں بھی ہو اور بہت سی
اور چیزوں میں بھی ہو۔ جیسے کوئی شخص چرواہے سے سوال کرے کہ گوپی چند کی گائے کونسی
ہے۔ وہ اس کا جواب دے جس کا رنگ گورا ہے۔ گلے میں گورے رنگ کی بہت سی گائیں
ہیں۔ اس لئے گوری صفت کہنے میں اتی ویاپتی دوش ہے۔ ایسا ہی ایشور کو سرب ویاپک

کیول گیان کی تعریف

(۵) کیول گیان۔ ہمہ دانی کو کہتے ہیں۔ اس کے ذریعے ماضی و مستقبل و حال کا و طبقات سفلی و ارضی۔ و سماوی کا۔ روح و مادہ وغیرہ دربیوں کی ہر حالت اور کیفیت کا حال یک لخت معلوم ہوتا ہے۔ اِس گیان کی کوئی قسم نہیں ہے۔

مت۔ شرت۔ اودھ۔ من پریہ۔ و کیول گیان۔ جو اوپر بیان کئے گئے ہیں۔ ان میں کومت۔ کوشرت۔ کواودھ۔ ملا کر گیان کی آٹھ قسمیں کہلاتی ہیں۔ متھیا درشٹی (کاذب الاعتقاد) کو جو متی گیان ہوتا ہے۔ وہ کومتی کہلاتا ہے۔ اور اسکو جو شرتی گیان ہوتا ہے وہ کوشرتی کہلاتا ہے اور ناکیوں کو جا اودھ گیان ہوتا ہے۔ وہ کو اودھی کہلاتا ہے۔ لفظ کو کے معنے کھوٹے کے ہیں۔ لہٰذا کومتی سے مراد کھوٹا متی گیان۔ کوشرتی سے۔ کھوٹا شرتی گیان۔ اور کواودھی سے مراد کھوٹا اودھ گیان ہے ✦

دربیوں یعنی دنیاوی اشیاء کا گیان "پرمان" اور "نے" کے ذریعہ اوران کا بیوہار یا برتاؤ "نکھیپ" کے ذریعے ہوتا ہے۔ پرمان وہ ذریعہ ہے جس سے کوئی شے جانی جاوے۔ جاننے والے کو "پرماتا" اور اُس شے کو "پرمے" کہتے ہیں۔

"نے" کسی شے کو اُس کے ایک خاص بھاؤ کے لحاظ سے بیان کرنے کو کہتے ہیں

نکھیپ" قرار دینے کا نام ہے۔

منطق

پرمان اور نے کی جس علم میں تشریح کی جاوے اُس کو نیائے یا منطق کہتے ہیں۔

منطق میں پرمان اور نے کا ذکر اودیش۔ لکشن۔ اور پریکشا کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔

اودیش کسی شے کے نام لینے کو کہتے ہیں۔ جیسے اگر ہم کو گلاب کا حال معلوم کرنا ہے تو جب ہم گلاب کا نام لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ ایک پھول ہوتا ہے تو یہ اس کا اودیش उद्देश है۔ اور جب ہم یہ بیان کریں کہ اس میں سے خوشبو آتی ہے۔ اور وہ

معلوم ہوجاتا ہے اسکی دو قسم کا ہے۔

(۱) بھوپرتیہ भवप्रत्य جو دیوونارکی یعنے بہشتیوں و دوزخیوں کے پیدایش سے ہی ہوتا ہے۔

(۱) چھیوپ سم نمت۔ جو کرموں کے ناش او رکمزور ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے اسکی چھ اقسام ہیں۔ (۱) انوگامی۔ وہ جو دوسرے قالب میں بھی ساتھ جاتی ہے (۲) انونگامی۔ جو دوسرے قالب میں ساتھ نہیں جاتی۔ (۳) بردھمان۔ جو جس مقدار سے پیدا ہوتا ہے اس سے بوجہ سمیک درشن وغیرہ اوصاف کے زیادتی کے بڑھتا چلا جاتا ہے (۴) ہے مان۔ جو بوجہ ان اوصاف کی کمی کے گھٹتا چلا جاتا ہے (۵) اوستھت وہ ہے جو مقدار سے پیدا ہوتا ہے۔ اسی مقدار میں کیول گیان ہونے تک قائم رہتا ہے (۶) ان اوستھت جو سمیک درشن۔ گیان وغیرہ کی کمی وبیشی کے ساتھ کم وبیش ہوتا رہتا ہے

من پریہ گیان کی تعریف اور اقسام

(۱) من پریہ گیان وہ علم ہے۔ جس کے ذریعے سے دوسرے کے دلی خیالات معلوم ہوجاتے ہیں۔ اسکی دو اقسام ہیں

(۱) رجومتی۔ جس کے ذریعے دوسرے کے ارادہ کی اور دل وجسم وزبان سے کی ہوئی سیدھی بات جانی جاتی ہے۔ اس گیان سے اگلے وپچھلے دو جنم کی اور زیادہ سے زیادہ آٹھ جنم کی اور فاصلہ کے لحاظ سے کم سے کم چار کوس کی اور زیادہ سے آٹھ یوجن یعنے ۳۲ کوس کی بات جانی جاتی ہے۔ یہ گیان حاصل ہوکر چھوٹ بھی جاتا ہے۔

(۲) بپل متی۔ اس کے ذریعے دوسرے کے ارادے میں جو بات ہو۔ ایک دوسرے کے دل وزبان اور جسم سے کی ہوئی ٹیڑھی بات بھی معلوم ہوجاتی ہے۔ اس سے کم سے کم اگلے پچھلے سات جنم کے اور فاصلہ کے لحاظ سے چار یوجن یعنے ۳۲ کوس کی بات معلوم ہوتی ہے۔ زیادہ کی کچھ حد نہیں۔ یہ گیان حاصل ہوکر پھر نہیں چھوٹتا +

جسکی حالت کبھی تبدیل نہ ہو (۷) الپ [illegible] بہت تھوڑی چیزیں (۸) الپ بدھ تھوڑی سمجھ کی چیزیں - (۹) اچیپت - ظاہر شے (۱۰) الی سرت - وہ چیز جس کا کل حصہ باہر نکلا ہوا نظر آوے (۱۱) اُکت کسی کی بتلائی ہوئی چیز (۱۲) آدھرو - جلد جلد حالت بدلنے والی چیز -

لہذا ارتھ کے

(۱) آنکھ (۲) کان (۳) ناک (۴) زبان (۵) جسم (۶) دل = ۶

(۱) اوگرہ (۲) ایہا (۳) آووائے (۴) دھارنا = ۴

(۱) بہو (۲) ابہو بدھ وغیرہ بہ تفصیل بالا = ۱۲

۶×۴×۱۲ = ۲۸۸ بھید

اور بینجن کے جس کا صرف اوگرہ ہی ہوتا ہے - ایہا - آووائے دھارنا نہیں ہوتا - اور جس کا علم آنکھ و دل کے سوائے باقی چار حواسوں کے ذریعہ ہوتا ہے ——— ۱۲×۴ = ۴۸ بھید

اس طرح مت گیان کے کل = ۳۳۶ بھید یا اقسام ہیں

شرت گیان کی تعریف

(۲) شرت گیان وہ علم ہے جو حواس خمسہ اور دل کے ذریعے معلوم ہوئے ہوئے علم میں قوت ممیزہ اور متخیلہ کے شامل کرنے سے ہوتا ہے متی اور شرتی گیان میں یہ فرق ہے کہ متی گیان حواس کے ذریعہ جانے ہوئے گیان کو کہتے ہیں - جیسے ایک راگ کی آواز کان میں پڑنا - اور شرتی گیان متی گیان سے جانی ہوئی چیز کو قوتِ ممیزہ اور متخیلہ کے ذریعے دلیل کر کے اسکی تفصیل کرنے کو کہتے ہیں جیسے کان سے راگ کی سنی ہوئی آواز سے یہ پہچاننا کہ یہ مالکوس راگ ہے - یا ہنڈول - متی گیان کو اردو میں مشاہدہ اور شرتی گیان کو تجربہ کہتے ہیں - متی اور شرتی گیان ہر ایک جیو کو ہوتا ہے - مگر کسی کو کم اور کسی کو زیادہ +

اودھ گیان کی تعریف و اقسام

(۳) اودھ گیان وہ علم ہے - جسکی وجہ سے اپنے یا دیگر جانداروں کے چند جنم سابقہ اور دیگر امور متعلقہ کا حال ایک خاص حد تک

مت گیان کے ۳۳۶ بھید۔ یا اقسام

دُنیا میں جتنی اشیا ہیں۔ وہ سب حواس خمسہ (آنکھ۔ کان۔ ناک۔ زبان جسم۔ اور دل) اِن چھ کے ذریعے سے جانی جاتی ہیں۔ یعنے کسی شے کے جاننے کے لئے یہ ضرور ہے کہ وہ حواس خمسہ میں سے کسی ایک حس سے ملے۔ اور دل اُسکی طرف متوجہ ہو۔ جس شے کو اِس طرح جانکر اُس کی موجودگی بالیقین ہو جائے اُسکو ارتھ کہتے ہیں۔ اور جسکی موجودگی میں شک ہے اُس کو بینجن व्यंजन न کہتے ہیں۔ مثلاً کان میں بھنک سی پڑی اور یکایک نکل گئی یہ نہ معلوم ہوا کہ یہ بھنک کدھر سے آئی تھی۔ ناک میں کچھ خوشبو سی آئی اور جھٹ بند ہو گئی۔ یہ نہ معلوم ہوا کہ کہاں سے آئی تھی۔ بلکہ یہ بھی شک رہا کہ آئی بھی تھی یا نہیں۔ ایسی مشتبہ شے بینجن کہلاتی ہے۔ بینجن لطیف شے ہوتی ہے جو آنکھ سے دکھلائی نہ دے باقی چار حواسوں کے ذریعے سے محسوس ہو۔ بینجن شے کے ساتھ دل کا بھی تعلق ہوتا ہے کسی شے کو کسی حس کے ساتھ ملنے کے بعد (جو درشن کہلاتا ہے) اُس کا جاننا چار قسم کا ہے (۱) اوگرہ अवग्रह درشن کے بعد ذرا تفصیل سے جاننا۔ مثلاً یہ کہ یہ شے سفید ہے۔ (۲) ایہا ईहा اُس شے کو شبہ کے ساتھ یہ خیال کرنا کہ آیا یہ کوئی جھنڈی ہے۔ یا بگلوں کی قطار (۳) آوائے अवाय اُس شبہ کو بھی دُور کر کے یہ یقین ہو جانا کہ یہ جھنڈی ہی ہے (۴) دھارنا۔ اُس یقین کی ہوئی چیز کو ہمیشہ یاد رکھنا اور پھر نہ بھولنا۔ منطق میں ان چاروں قسموں کو دلیل استقراری کے چار مرحلے کہتے ہیں۔ اور ان کا نام مشاہدہ۔ قیاس۔ دلیل استقرائی۔ اور تصدیق ہے۔ جن اشیا کو جانا جاتا ہے۔ اُنکی ۱۲ حالتیں ہیں (۱) بہو बहु ایک ہی قسم کی بہت سی چیزیں (۲) بہو بدھ बहुविध بہت سی قسم کی مختلف چیزیں۔ (۳) چھپت क्षिप्र چھپی ہوئی چیزیں۔ (۴) انی سرت अनिःसृत وہ چیز جس کا تھوڑا حصہ باہر نکلا ہو۔ نظر آوے (۵) انوکت अनुक्त۔ بدون کسی دوسرے کے بتلائی ہوئی چیز (۶) دہرو ध्रुव ایسی چیز

(۳۹) ترنیچ گیتانو پروی (۴۰) ترنیچ آیو (۴۱) ادیوت - سچے اعتقاد والا جنم آیندہ میں
نرک اور ترنیچ گتی یعنے دوزخ اور حیوانات مطلق کے قالب میں تو جاتا ہی نہیں ہے
انسانی قالب میں بھی اونٹے خاندان میں نہیں پیدا ہوتا - مفلس نہیں ہوتا - کم عمر نہیں
ہوتا - بلکہ عظمت والا - علم والا - خوبصورت - طاقتور - مشہور و معروف - نیک صفت
نیک خصلت - فارغ البال (سکھی) فاتح - راجہ مہاراجہ - شاہنشاہ - زاہد - پارسا - تیرتھنکر
وغیرہ ہوتا ہے - دیوتا ہونے کی حالت میں اندر ہونے کے سکھ بھوگتا ہے - اور
آخر کار نجات حاصل کرتا ہے ٭

سمیک گیان یا سچا علم سچا گیان (علم) اشیاء کی کیفیت و ماہیت بلا افراط
و تفریط و اختلاف جیسی ہے ویسی (بلا شک) و شبہ جاننے کا نام ہے -
گیان کی ۵ قسمیں ہیں - (۱) مت گیان (۲) شرت گیان (۳) اودھ گیان (۴) من
پریہ گیان (۵) کیول گیان - ٭

مت گیان کی تعریف (۱) مت گیان وہ علم ہے جو حواس خمسہ اور دل کے
ذریعہ سے ہوتا ہے - سمرتی - سنگیا - چنتا - ابھی نبودھ یا انومان بھی مت گیان میں داخل
ہیں - گو علیحدہ علیحدہ نام ہونے سے علیحدہ معلوم ہوتے ہیں - جانی ہوئی چیز کے یاد رکھنے
کو سمرتی (حافظہ یا یادداشت) کہتے ہیں - پہلے دیکھی ہوئی چیز کو پھر دیکھ کر پہچاننا کہ یہ وہی
ہے سنگیا یا پرتی ابھی گیان (شناخت) کہلاتا ہے - مقررہ تعلق کو دیکھ کر کسی بات کا
جاننا ویاپتی یا ترک (دلیل) یا چنتا ہے - مثلاً برسات کے موسم میں مور بولتے ہوئے دیکھ کر
یا گرمی کے موسم میں چیونٹیوں کو انڈے لیکر دیوار پر چڑھتے ہوئے دیکھ کر یہ نتیجہ نکالنا کہ بارش
ہوگی - نشان کو دیکھ کر اصل چیز کو معلوم کرنا - انومان یا ابھی نبودھ (دلیل استخراجی) کے نام
سے موسوم ہے - مثلاً زمین پر ہاتھی کے پاؤں کے نشان دیکھ کر یہ معلوم کرنا کہ یہاں سے
ہاتھی گذرا ہے - دھوئیں کو دیکھ کر یہ معلوم کرنا کہ یہاں آگ ہے - وغیرہ وغیرہ ٭

ہونے پر جب جیو کو ایسی طاقت حاصل ہو جائے۔ کہ وہ گھاتیا کرموں کی سختی میں ایسا فرق کر سکے جیسے کہ درخت کی سختی اور اُسکی بیل کی سختی میں ہے۔ جو درخت پر ہوتی ہے اور گھاتیا کرموں کی تیزی کو ایسا گھٹا سکے کہ اُس میں زہر ہلاہل اور نیم کی کڑواہٹ میں جو فرق ہے ایسا فرق رہ جاوے تو ایسی طاقت کے حاصل ہونے کو یہ لوگ سبھی سمجھتے ہیں (۵) کرن لبدھی۔ جذبات کی کمزوری سے روحانی خیالات کا پیدا کرنا ؛

سمیک درشن: سچا اعتقاد، گیان (علم) اور چارتر (عمل) ہر دو سے افضل ہے۔ درشن جڑ ہے اور گیان و چارتر شاخ اور پھول پتے ہیں جیسے بدون جڑ کے شاخ اور پھول پتے کا ہونا ناممکن ہے۔ ایسے ہی بدون اعتقاد کی درستی کے علم و عمل کی درستی ناممکن ہے۔ سچے اعتقاد کے ہوئے بدون شاستروں کا جاننا۔ بڑی بڑی ریاضتیں کرنا سب فضول ہے۔ جیسے سچا اعتقاد ہوتا ہے۔ اُسکے مندرجہ ذیل ۴۱ کرم پرکرتیوں کا بندھ نہیں ہوتا (۱) متھیات (۲) ہنڈک سنستھان (۳) نپنسک بید (۴) سیوارتک سنہنن (۵) ایک اندری (۶) ستھاور (۷) آتاپ (۸) سوکشم (۹) اپریاپت (۱۰) بے اندری (۱۱) تے اندری (۱۲) چتر اندری (۱۳) سادھارن (۱۴) نرک گت (۱۵) نرک گتیانوپوروی (۱۶) نرک آیو۔ یہ سولہ پرکرتیاں متھیات کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ باقی ۲۵ پرکرتیاں۔ انتانوبندھی کی وجہ سے ہوتی ہیں، (۱۷) انتانوبندھی کرودھ (۱۸) انتانوبندھی مان (۱۹) انتانوبندھی مایا (۲۰) انتانوبندھی لوبھ (۲۱) ستیان گردھی (۲۲) نِدرا نِدرا۔ (۲۳) پرچلا پرچلا (۲۴) دربھاگ (۲۵) دوسور (۲۶) انادیے (۲۷) نیگرودھ پری منڈل سنستھان (۲۸) سواتک سنستھان (۲۹) کبجک سنستھان (۳۰) بامن سنستھان (۳۱) بجر ناراچ سنہنن (۳۲) ناراچ سنہنن (۳۳) اردھ ناراچ سنہنن (۳۴) کیلک سنستھان (۳۵) اپرشست وہایوگت (۳۶) استری بید (۳۷) نیچ گوتر (۳۸) تریگ گت

طرح کی بیماری ہے۔ بیماری کے دور ہونے کے تین درجہ ہوتے ہیں۔ ایک بیماری کا ظاہر طور پر ہٹ جانا مگر اس کے تخم کا ناش نہ ہونا۔ اور اس کے پھر آ جانے کا اندیشہ رہنا۔ اسے اُپ سم کہتے ہیں۔ دوسرے اس کے سبب کا کچھ دور ہو جانا۔ اور کچھ باقی رہنا اس کو چھے اُپسم کہتے ہیں۔ اور بالکل دور ہو جانے کو "چھے" کہتے ہیں۔

سنساری جیوانادی سے آٹھ کرموں سے بندھا ہوا ہے جنکے نام یہ ہیں (۱) گیانا ورنی (۲) درشنا ورنی (۳) انترائے (۴) موہنی (۵) آیو (۶) بیدنی (۷) گوتر (۸) نام۔

انکی اقسام اور تشریح و توضیح پہلے بیان ہو چکی ہے۔ ان میں سے موہنی کرم کی ایک نوع جو درشن موہنی کہلاتی ہے اس کی تین پرکرتیاں (۱) متھیات (۲) سمیکت متھیات یا مشر متھیات (۳) سمیکت پرکرت متھیات۔ اور موہنی کرم کی دوسری نوع جو چرتر موہنی ہے اسکی چار پرکرتیاں (۱) انتانو بندھی کرودھ (۲) انتانو بندھی مان (۳) انتانو بندھی مایا (۴) انتانو بندھی لوبھ۔ یہ سات پرکرتیاں سمیکت ہونے میں ہارج ہوتی ہیں۔ انکے اُپ سم (کمزوری) سے اُپ سمیکت اور چھے اپسم (درمیانی حالت) سے چھیو پسم سمیکت ہوتی ہے اس چھیوپسم سمیکت کا دوسرا نام بیدک سمیکت بھی ہے۔ پہلے جیو کو اُپ سم سمیکت ہوتی ہے۔ پھر چھیوپسم۔ اور پھر چھایک ہ

سمیکت کے حاصل ہونے کے پانچ موقعے ہیں جو پانچ لبدھی کہلاتے ہیں (۱) چھیوپسم لبدھی یعنے ایسا موقعہ کہ جس پر مندرجۂ بالا آٹھ کرموں کی تمام اپرسست پرکرتیوں کی طاقت لمحہ بہ لمحہ رو بہ تنزل ہوتی ہے (۲) بشد لبدھی۔ چھے اُپسم لبدھی ہونے کی وجہ جیو کے ساتا بیدنی وغیرہ شبھ پرکرتیوں کا بندھ ہو جاتا ہے۔ ان شبھ پرکرتیوں کے بندھ کے سبب اس کے خیالات پاک ہوتے ہیں۔ اس کا نام بشد لبدھی ہے۔ (۳) دیشنا لبدھی۔ چھ دربیہ۔ نو پدارتھ کے اُپدیش کرنے والے آچاریہ (عالم) کا ملنا۔ اس کے اُپدیش کا رہنا (۴) پریوگ لبدھی۔ متذکرہ بالا تینوں لبدھیوں کے حاصل

سکے دس انگوں سے ۔ وھرم آتما پرشوں سے محبت رکھتا ہے ۔ اُن کا وقت کھیل تماشوں میں نہیں گذرتا ۔ بلکہ وہ کتب مقدسہ کے مطالعہ میں صرف ہوتا ہے ۔

(۲) نربید ۔ ترک خواہشات نفسانی ۔ سمیک درشٹی نادان ہرن کی طرح دنیاوی اشیاء کو جو سراب کی مانند ہیں ۔ پانی نہیں سمجھتا ۔ اور مست ہاتھی کی طرح خواہشات کا غلام ہو کر غار میں نہیں گرتا ٭

(۳) آتم نندا (خود ہجوئی) سمیک درشٹی (صادق الاعتقاد) اپنے گناہ و بد افعالی و ترک نیک افعالی پر اپنے آپ کو بُرا جانتا ہے ۔ اور یہ سمجھتا ہے کہ اس قالب انسانی کا ایک لمحہ بھی جو بدون دھرم کے گذرتا ہے ۔ بُرا ہے ٭

(۴) اگرہا ۔ اپنے عیوب اپنے گرو یا بزرگ کے پاس بیان کرنا ۔ ایسا کرنے سے آیندہ عیوب کرنے سے بچتا ہے ۔

(۵) اُپ سم ۔ غصہ ۔ تکبر ۔ بدکاری ۔ طمع ۔ الفت ۔ نفرت ۔ شہوت ۔ دشمنی و دوستی ۔ ان جذبات کا کلیتہً ترک کرنا تو ناممکن کے برابر ہے ۔ مگر سمیک درشٹی میں یہ باتیں بہت ہی کم درجہ میں پائی جاتی ہیں ٭

(۶) بھگتی آستکتا پنچ پرمیشٹی ۔ کلام مقدس ۔ جن پرماتما ۔ دس لکشن دھرم ۔ دھرم آتما پرش ۔ تارک الدنیا انسان کی تعریف و توصیف ۔ تعظیم و تکریم میں محویت اور دھرم میں پکی شردھا ٭

(۷) واتسل ۔ نیکدل ۔ دھرم آتما پرشوں سے خصوصاً اور عام لوگوں سے عموماً محبت سے برتاؤ کرنا ۔

(۸) انوکمپا ۔ چھوٹی قسموں کے جانداروں پر رحم ٭

سمیکت (صادق الاعتقادی) تین طرح کی ہوتی ہے (۱) اُپ سمیکت (۲) چھیوپ سم سمیکت (۳) چھایک سمیکت ۔ متھیات کے نہ ہونے کا نام سمیکت ہے ۔ متھیات ایک

کُوشاستر وہ ہے جس میں عشقیہ مضامین ہوں - یا شِنگار کتھا - یُدھ کتھا - استری کتھا ہو یا منتر جنتر - تنتر - بشی کرن - اچاٹن - بے زبان جانوروں کی قربانی - یگ - ہوم - وغیرہ کا ذکر ہو - یا جو گُدیو کی پرستش - کُودھرم کی اشاعت کرانے والا ہو - سچے اعتقاد والا ایسے شاستروں کو نہ تصنیف و تالیف کرتا ہے - اور نہ لکھتا پڑھتا و پڑھاتا ہے - اُسکو یہ طمع نہیں ہوتی کہ میرے باپ دادا نے ایسے شاستروں کے ذریعہ ہزاروں روپے کمائے ہیں - یہ خواہش نہیں ہوتی - کہ انکی تصنیف سے دنیا میں میری تعریف ہوگی - میں بڑا مصنف اور شاعر سمجھا جاؤں گا - اُس کا یہ خیال نہیں ہوتا کہ اس کتاب کے پڑھنے سے بڑا لطف آتا ہے - یہ داستان بڑی اچھی ہے - یہ ناول بڑا دلچسپ ہے - غرضیکہ سمیک درشٹی جیو " اناۓ تن " میں سے کسی کو بھی اپنے دل اور اپنی مرضی سے خوف - خواہش اور محبت سے نمشکار نہیں کرتا - اگر کوئی جبراً نمشکار کراوے تو اُس سے اُس کے اعتقاد میں فرق نہیں آتا - سنجم والا تارک اور بنیا تو راجہ کو - دیوتا کو - ماتا کو - پتا کو - کسی کو بھی نمشکار نہیں کرتا - ابرتی سمیک درشٹی - اپنے ان سے کُدیو - کُوگرو - کُوشاستر کو نمشکار نہیں کرتا - حکام والدین - یار دوست - آشناؤں کی تعظیم و تکریم حسب مراتب کرتا ہے - جو لوک سنبے یا بیوہار سبنے - یا رسم و رواجی تعظیم و تکریم کہلاتی ہے + سمیک درشن - کُودیو - کُوگرو - کُوشاستر کو نمشکار نہ کرنے سے ہی نہیں ہوتا - کیونکہ حیوانات بھی ایسا نہیں کرتے - بلکہ روح، مادہ وغیرہ جوہروں کی کیفیت و ماہیت جاننے سے ہوتا ہے -

سمیک درشٹی یا سچے معتقد میں مندرجہ ذیل آٹھ باتیں اور پائی جاتی ہیں - یہ سمیک درشٹی کے باجھ گُن یا ظاہری اوصاف کہا کرتے ہیں -

(۱) سم ویگ - دھرم میں توجہ - جو شخص متھیا درشٹی یا کاذب الاعتقاد ہوتا ہے اُسکی توجہ دھرم میں نہیں ہوتی - وہ اپنے جسم کے بناؤ سنگار میں - پرورش میں - زن و فرزند اور دولت کی محبت میں - بدکاروں کی صحبت میں لگا رہتا ہے - مگر سمیک درشٹی دھرم

آناسئے تن کہتے ہیں۔ جو اس طرح پر ہیں:۔

(۱) کُو دیو۔ کھوٹے دیو (۲) کُو گرو۔ کھوٹے گرو۔ (۳) کُو شاستر۔ کھوٹے شاستر (۴) کو دیو کو ماننے والے (۵) کُو گرو کو ماننے والے (۶) کُو شاستر کو ماننے والے۔ سمّیک درشٹی دھاری ان چھوں کی جو چھ "اناسئے تن" کہلاتے ہیں۔ سنگت (صحبت) نہیں کرتا +

کُو دیو وہ ہے جس میں کام (شہوت) کرودھ (غضب) بھے (خوف) اچّھا (خواہش) چھُدھا (بھوک) ترشا (پیاس) راگ (الفت) دویش (نفرت) موہ (محبت) نندرا (نیند) ہرش (خوشی) وشاد (غم) جنم مرن۔ وغیرہ دوش پائے جاویں۔ اور جو جانوروں کی قربانی سے خوش ہو +

صادق الاعتقاد یہ خیال نہیں کرتا کہ فلاں دیوتا کی راجہ وغیرہ ہزاروں انسان پرستش کرتے ہیں۔ ہمارے بزرگ پرستش کرتے رہے ہیں۔ اگر میں اسکی پرستش نہ کروں گا۔ راجہ خفا ہو جائیگا۔ حاکم ناراض ہو جائیگا۔ ماں باپ اور دنیا کے لوگ بُرا مانیں گے۔ دیوتا میرے زن و فرزند کو مار ڈالے گا۔ یا بیمار کر دیگا۔ یا میرے دھن دولت کا ناش کر دے گا۔ فلاں دیوتا نے اندھوں کو آنکھیں دی ہیں۔ مفلسوں کو دولت دی ہے فلاں دیوتا کی پرستش سے اولاد پیدا ہو جائیگی۔ بیاہ ہو جائے گا۔ دھن بڑھ جائے گا وغیرہ وغیرہ +

کُو گرو وہ ہے۔ جس کے دل میں کپٹ ہو کسی سے محبت۔ کسی سے دشمنی ہو روپیہ پیسہ۔ کپڑا۔ مکان وغیرہ اسبابِ دنیا سے محبت رکھے۔ اپنی بڑائی دوسروں سے کرانا چاہے۔ جس میں ایسے ایسے عیوب پائے جاویں۔ سچے اعتقاد والا اسکو بدیں خوف کہ یہ راجا کا گرو ہے۔ حاکم کے دین کا پیشوا ہے۔ ہزاروں آدمی اسکو اپنا رہبر سمجھتے ہیں۔ اس کے پاس مارن۔ اچاٹن وغیرہ بہت سی ودیا آتی ہیں۔ بدیں خواہش کہ مجھ کو کیمیاگری۔ منطق۔ جوتش۔ طب وغیرہ سکھلا دیگا۔ وغیرہ وغیرہ نمسکار نہیں کرتا

دنیاوار دھن کے واسطے لکشمی کی پوجا۔ بیماری دُور ہونے کے واسطے۔ ماتا سانی کی پوجا اولاد وغیرہ ملنے کے واسطے۔ چنڈی۔ بھوانی وغیرہ کی پوجا کرتے ہیں۔ مگر باوجود اُن کی پوجا کرنے کے اُنکی اولاد و دھن وغیرہ کا ناش ہوتا ہوا نظر آتا ہے۔ اس لئے دنیاوی اغراض کو لئے ہوئے دیوتا کی پوجا کرنا مناسب نہیں ہے۔ دھن۔ دولت۔ زن و فرزند۔ آرام و تکلیف۔ سابقہ نیک و بد اعمال کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ اس میں کسی دیوتا کا کچھ اختیار نہیں ہے اعتقاد کی درستی اور نجات حاصل کرنے کے واسطے صرف پرماتما کی پوجا کرنا مناسب ہے

(۳) گرو موڑھتا۔ دنیاداری کے کاموں میں جن میں پرگرہ۔ آرمبھ اور ہنسا ہوتی ہے۔ لگے ہوئے آدمیوں کو گرو مانکر اُنکی تعظیم و تکریم کرنا۔ بہت سے آدمی اپنے آپ کو فقیر، درویش کے لقب سے ملقب کرتے ہیں۔ مگر ہاتھی۔ گھوڑے۔ نوکر چاکر۔ سب کچھ سامان دنیاداروں کی طرح رکھتے ہیں۔ فاقہ۔ قناعت۔ یاد الٰہی و ریاضت وغیرہ اوصاف میں سے جو فقیر میں ہونے ضروری ہیں۔ اُن میں ایک بات بھی نہیں ہوتی۔ ایسے شخص جو خود دنیا کے دھندوں میں پھنسے ہوئے دنیاوی اشیاء سے محبت رکھتے ہیں۔ خود گمراہ ہیں ہم کو راہ نجات میں بدرقہ کا کام نہیں دے سکتے۔ ایسے پاکھنڈیوں۔ ریاکاروں۔ گندم نما جو فروشوں کو گرو ماننا سراسر نادانی ہے آٹھ دوش وہ ہیں جنکو ترک کرکے سمیکت کے آٹھ انگ نی شنکتا وغیرہ جو پہلے بیان کئے گئے ہیں حاصل ہوتے ہیں۔

آٹھ مد آٹھ مد (غرور) جو سمیکت یعنی سچے اعتقاد ہونے میں بارج ہوتے ہیں اور جن کا ترک کرنا لازم ہے۔ یہ ہیں :-

(۱) گیان مد = علم کا غرور (۲) تپ مد = زہد و تقوے کا غرور (۳) کُل مد = بڑے خاندان کا غرور (۴) جاتی مد = بڑی ذات کا غرور (۵) بل مد = طاقت کا غرور (۶) روپ مد = خوبصورتی کا غرور (۷) لابھ مد = آمدنی کا غرور (۸) ادھیکار یا ایشوریہ مد = اختیار حکومت و مال و دولت کا غرور۔ غرور کرنے کو ہر ایک برا جانتا ہے۔ بے ثبات اشیاء پر غرور کرنا نادانی ہے۔ اس لئے حقیقت بین کسی کا غرور نہیں کرتا۔ چھ اناسے تن۔ دھرم کے آشرے کو آسے تن۔ اور کھوٹے ۶ شرے کو

دھرم ہیں۔ چنانچہ ان کا جس طرح ہو پرکاش کرنا پربھاؤ واہت۔ اپنے دھرم میں از حد محبت رکھنے۔ بے لوث و بے ریا ریاضت کرنے۔ نرجل برت رکھنے۔ بلا غرض گیان دان بھوجن دان۔ اوشد دان و ابھے دان دینے۔ نیک چلن رہنے۔ بدکاری و زناکاری۔ قمار بازی۔ شراب نوشی وغیرہ عیوب سے پاک رہنے۔ پرماتما میں پریتی رکھنے سے عام لوگوں پر جین مذہب کی سچائی کا اثر ڈالنا۔ بڑی بڑی پوجا کرانا۔ لیکچر دینا۔ کتب تالیف و تصنیف کرنا۔ مفت بانٹنا۔ سبھائیں قائم کرنا۔ جلسے کرنا۔ وغیرہ وغیرہ کاموں کے ذریعہ سے اپنے مذہب کی بڑائی ظاہر کرنا۔ اور غلط فہمیوں کا دور کرنا وغیرہ وغیرہ سب پربھاؤنا ہے۔
جس سچے اعتقاد کو بڑی کوشش۔ تحقیقات اور چھان بین کے بعد حاصل کیا ہے۔ اس کو دوسروں پر ظاہر کرنا اور اسکی سچائی کا ثبوت دینا۔ صادق الاعتقاد آدمی کا اعلیٰ ترین فرض ہے۔

سچے اعتقاد پر مضبوط رہنے کے لئے ۲۵ مل کا دور کرنا بھی مناسب ہے جو ۳ موڑھتا ۸ دوش ۸ مد اور ۶ اناسئے تن ہیں۔

تین قسم کی موڑھتا تین قسم کی موڑھتا (ضعیف الاعتقادی) اس طرح پر ہے۔

(۱) لوک موڑھتا۔ دنیا کی دیکھا دیکھی بلا سچ جھوٹ کی تمیز کئے۔ دریاؤں۔ پہاڑوں۔ درختوں۔ جانوروں وغیرہ کو دیوتا سمجھ کر پوجنا۔ قبر پرستی۔ پیر پرستی۔ ستارہ پرستی آفتاب پرستی۔ آتش پرستی کرنا۔ ماتا مسانی وغیرہ کو ماننا۔ گنگا گوداوری وغیرہ دریاؤں میں اشنان کرنے کو پن سمجھنا۔ چاند و سورج گرہن کے موقعہ پر روپیہ پیسہ حتی کہ جو زر و تک کو دان کر دینا۔ پہاڑ سے گر کر۔ یا آگ میں جلکر یا آرہ سے کٹ کر مرنے میں دہرم جاننا۔

(۲) دیو موڑھتا۔ اولاد۔ دھن۔ استری۔ وغیرہ ملنے۔ اور دکھ۔ تکلیف۔ سوچ و فکر وغیرہ دور ہونے کی غرض سے دیوتا کی پوجا کرنا۔ نذر چڑھانا۔ منت ماننا وغیرہ وغیرہ۔

سے۔ کھوٹے اُپدیش سے۔ تنگدستی ت۔ مذہب تبدیل کر لیتے ہیں۔ بیماری کی وجہ سے
ناخوردنی اشیا کھا لیتے ہیں۔ اعتقاد بدل لیتے ہیں۔ ایسے آدمیوں کو پھر راہ راست پر لانا
صادق الاعتقادوں کا فرض ہے ٭

(۷) واتسل کے معنے محبت سے برتاؤ کرنے کے ہیں۔ صادق الاعتقاد دھرم آتما
نیک دل دنیاداروں اور گناہ سے پاک تارک الدنیاؤں کا ادب و لحاظ کرتا ہے۔ اُن کو
آتے دیکھ کر تعظیم سے کھڑا ہو جاتا ہے۔ اُن کے اوصاف بیان کرتا ہے۔ خاطر و تواضع
کرتا ہے۔ اونچی جگہ بٹھاتا ہے۔ اور متھیا دھرمیوں (جھوٹے اعتقاد والوں) اور پاپیوں
سے بھی نفرت نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہ اپنے افعال کے ذمہ وار ہیں۔ اپنے
کئے کا پھل پاوینگے۔ جس انسان میں واتسل انگ ہوتا ہے۔ اگرچہ وہ اپنے دیو اپنے
دھرم اپنے شاستر اور اُنکے جاننے اور ماننے والوں سے محبت سے پیش آتا ہے۔ مگر
وہ دوسرے مذہب کے مندروں۔ عبادت گاہوں۔ شاستروں۔ مقدس کتابوں۔
عالموں سے بھی نفرت نہیں کرتا۔ کیونکہ جو شخص اشیا کی حقیقت و ماہیت سے واقف
ہو جاتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ ہر شخص اور ہر شے اپنی اپنی خاصیت کے مطابق کام کرتی
ہے۔ اپنی خاصیت کو چھوڑ کر ہمارے منشا کے مطابق کیسے ہو سکتی ہے۔ زہر کا خاصہ
ہلاک کرنے کا ہے۔ ہم اُس سے اِس خاصہ کو علیحدہ نہیں کر سکتے۔ غرضیکہ واتسل انگ
والا ہر شخص سے محبت سے پیش آتا ہے۔ کسی سے بھی دشمنی و فساد نہیں کرتا ٭

(۸) پربھاونا۔ ناداں و ناواقف انسان۔ جہالت میں ایسا پھنسا ہوا ہے کہ اسکو
یہ خبر نہیں ہے کہ میرا کیا سروپ ہے۔ میرے کرنے کے لائق کیا چیز ہے؟ کھانے کے
لائق کیا ہے؟ چھوڑنے کے لائق کیا ہے؟ مجھے کیسا چال و چلن رکھنا ضروری ہے؟
سکھ کیا ہے؟ دکھ کیا ہے؟ زن و فرزند سے میرا کیا تعلق ہے؟ دیو۔ گرو۔ دھرم
کیسا ہوتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ ان سب باتوں کے بتلانے والے جین شاستر اور جین

تکالیف میں ایک طرح کا افاقہ ہے۔ اور صحرائے زندگی میں چمنستان ہے۔ حقیقت دان ایسے عارضی سکھ کو سکھ نہیں سمجھتا۔ اور اس ہی سے وہ اسکی خواہش بھی نہیں کرتا۔ اور پن، و پ کام دھرم سادھن وغیرہ سے دنیاوی پھل کی آرزو نہیں رکھتا

(۳) نرو چکتسا - یعنی وہ بول و براز و زخم وغیرہ و نفرت انگیز اشیا دیکھ کر کراہت نہیں مانتا - بیماروں اور دکھیاؤں کی تیمارداری دل سے اور بدون کسی بدلے کی امید کے کرتا ہے ؞

(۴) اموڑھ درشٹی - یعنی وہ نرک اور تریگ گتی (دوزخ و حیوانات مطلق کے قالب) میں لے جانے والے متھیا مارگ (جھوٹے مذہب و رسومات) اور اس متھیا مارگ میں لگے ہوئے انسان کی دل و زبان و جسم سے تعریف نہیں کرتا - اور انکو بھلا نہیں مانتا - دیوتاؤں پر نذر وغیرہ چڑھانے - منت مانگنے - ہنسا کے کام - قربانی و یگ وغیرہ کرنے میں دھرم نہیں سمجھتا - اور لوگوں کی دیکھا دیکھی دیو - گرو - دھرم اختیار نہیں کرتا - بلکہ انکو بعد آزمایش کے مانتا ہے

(۵) اپ گوہن نام پردہ پوشی کا ہے - اگر کسی دھرم آتما و نیک آدمی میں کسی وجہ سے کوئی دوش لگ گیا ہو - اور اُس سے نادانی اور غلطی سے کوئی ناکردنی فعل صادر ہو گیا ہو - اور سمیک درشٹی (صادق الاعتقاد) کو وہ معلوم ہو جاوے - تو وہ اس کو ظاہر نہیں کرتا - کیونکہ وہ بمصداق "الانسان مرکب من الخطا و النسیان" جانتا ہے کہ انسان سے بھول بھی ہو جاتی ہے - وہ عام لوگوں کی طرح دوسروں کی پردہ دری اور نکتہ چینی نہیں کرتا ؞

(۶) استتھی کرن - یعنی اگر کسی کے اعتقاد میں بوجہ تپت ہ پت بیماری مفلسی - کھوٹے اُپدیش وغیرہ کے فرق آ گیا ہو - تو صادق الاعتقاد اسکو پھر دھرم پر قائم کر دیتا ہے - بہت سے آدمی کرودھ - مان - مایا - لوبھ - وغیرہ باتوں سے بُری صحبت

ہدایت کیا ہوا اُپدیش دیا ہوا اور نجات سچا ہو۔ اور روح و مادہ کی کیفیت اور ماہیت ویت ہو غرضیکہ اُس کا اعتقاد راسخ اور غیر متزلزل ہوتا ہے اور چونکہ اُس کا اعتقاد راسخ ہوتا ہے اور وہ اشیاء کی حقیقت و ماہیت کا حقہ جانتا ہے۔ اِس لئے اس کو مندرجہ ذیل سات قسم کا بھے (خوف) بھی نہیں ہوتا۔

سات قسم کا بھے (۱) اُسلوک* بھے۔ کنبہ وغیرہ کے لوگوں کے مر جانے۔ بچھڑنے اور روزگار وغیرہ بگڑنے کا خوف (۲) پرلوک بھے۔ عاقبت کا خطرہ (۳) بیدنا بھے۔ بیماری وغیرہ تکلیف کا خوف (۴) ان رکھشک بھے۔ مُربی و مددگار نہ ہونے کا خوف (۵) اُگپت بھے۔ مال و اسباب چوری ہو جانے کا خوف (۶) اکسمات بھے۔ اچانک کسی مصیبت و آفت میں گرفتار ہونے کا خوف (۷) مرن بھے۔ مرنے کا خوف۔ کیونکہ وہ بخوبی جانتا ہے۔ کہ بھائی بند۔ زن و فرزند۔ دھن دولت۔ آرام و تکلیف جو کچھ ملتا اور علیٰحدہ ہوتا ہے وہ سب کچھ نیک و بد اعمال کا نتیجہ ہے اور اٹل ہے۔ اِس لئے کسی قسم کا خوف و خطرلا حاصل ہے

(۲) نی کانکشتنا۔ یعنی اُسکو دنیاوی سُکھوں کی جو حواس کے ذریعے محسوس کیئے جاتے ہیں۔ دُکھوں سے گھرے رہتے ہیں۔ خواہش نہیں ہوتی۔ وہ جانتا ہے کہ سُکھ۔ نیک اعمال کا نتیجہ ہے۔ نیک اعمال کرنے سے خود بخود ملتا ہے۔ بدون سابقہ نیک اعمال کے ہزاروں طرح کی تجاویز کرنے پر بھی نہیں ملتا۔ نیز وہ سمجھتا ہے کہ یہ سکھ جو زن و فرزند۔ دھن دولت وغیرہ دوسرے کے سہارے ہے اور ان وسائل کے بگڑ جانے پر قائم نہیں رہتا متواتر اور قابل اعتبار نہیں ہے۔ پاپ کا بیج ہے۔ اور اگر اسکی اصلیت پر غور کیا جائے تو دراصل اندری سکھ۔ سکھ ہی نہیں ہے۔ بلکہ تکلیف دور کرنے کا اُپاؤ ہے۔ یا سلسلۂ

---

* سوتیا مبر پستھا لانگ سوتر ہیں ۶ اسلوک بھے اسے مراد انسانوں سے بھے ہے۔ اور پرلوک بھے سے مراد حیوانات وغیرہ۔ دوسرے جیووں کا بھے ہے ؛

متذکرہ بالا تین صفات سے موصوف دیو۔ چھ صفات سے موصوف شاستر۔ اور چار صفات سے موصوف گرو کے سوائے کسی اور سے یہ اُمید نہیں ہو سکتی۔ کہ وہ اشیاء کی حقیقت و ماہیت کو ٹھیک ٹھیک بیان کرے۔ اس لئے اُنہوں نے جیسے سات تتو بیان کئے۔ لکھے اور بتلائے ہیں۔ اُنکو بلا کم و کاست ویسا ہی سمجھنا۔ سمیک درشن یعنے سچا اعتقاد ہے۔ جس شخص کا ایسا سچا اعتقاد ہوتا ہے اُس میں مندرجہ ذیل آٹھ باتیں پائی جاتی ہیں جو سمیکت کے آٹھ انگ یا سچے اعتقاد کے آٹھ اعضاء کہلاتے ہیں ✤

سمیکت کے آٹھ انگ (۱) نی شانکت* تا۔ یعنے انکے اعتقاد میں کسی قسم کا شک و شبہ کمزوری نہیں ہوتی۔ چنانچہ وہ دنیا میں جو بہت سے لوگوں کو ایسے دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہوئے جو ترسول وگدا وغیرہ اسلاح لئے ہوئے عورت کو ساتھ رکھتے ہوئے بکرا و بھینسا وغیرہ بے زبان جانوروں کی بھینٹ لیتے ہوئے۔ آدمیوں و جانوروں کو تکلیف دیتے ہوئے جو اُنکے خوف۔ شہوت پرست بھوکے۔ پیاسے۔ لوبھی۔ ظالم۔ غصہ ور۔ مغرور۔ وغیرہ ہونے پر دال ہے۔ ایسے شاستروں کو مانتے ہوئے جو ہنسا۔ مانس خوری۔ شراب نوشی۔ زناکاری وغیرہ کی ہدایت کرتے ہیں۔ ایسے گروؤں کی سیوا کرتے ہوئے جو پاکھنڈی پرگرہی۔ لوبھی۔ کرودھی۔ مانی۔ وغیرہ ہیں۔ ایسے دھرموں کو مانتے ہوئے جنکی رُو سے یگ۔ ہوم۔ قربانی وغیرہ۔ ہنسا کے کام کرنے سے بہشت و نجات ملتی ہے۔ دیکھتا ہے تو اُس کے دل میں ذرا بھی یہ خیال نہیں گذرتا۔ کہ شاید ایسے دیوتاؤں کے ماننے۔ ایسے شاستروں کے سننے۔ ایسے گروؤں کی سیوا کرنے میں کچھ فائدہ ہو۔ یا شاید ان کا بتلایا ہوا

---

* اُن سدھانتوں میں جن میں شردھان کرنے سے سمیک پیدا ہوتا ہے کسی طرح کا شک و شبہ کرنا کہ آیا وہ سچ ہیں یا جھوٹ شنکا کہلاتا ہے۔ سمجھنے کے واسطے بچار کرنا۔ جن پر اعتراض اُٹھانا اور زیادہ علم دریافت کرنا شنکا نہیں ہے ✤

ترجمہ:۔ سچا گرو وہ ہے جس میں چار گن ہوں (۱) خواہشات نفسانی سے بریت۔
(۲) چھ وں قسم کے جانداروں کو نقصان پہنچانے والے کار و بیوہار سے بریت۔ (۳)
اندرونی و بیرونی پرگرہ سے بریت (۴) گیان۔ دھیان۔ تپ یعنے معرفت و مراقبہ
و ریاضت میں محویت۔

چھ قسم کے جاندار جن کو سچا گرو نقصان نہیں پہنچاتا یہ ہیں (۱) خاکی (۲) بادی
(۳) آبی (۴) آتشی (۵) نباتاتی۔ جن کو ستاور یا ایک حواسی یا جاندارانِ غیر متحرک
کہتے ہیں (۶) دو حواسی سے لیکر پانچ حواسی تک جو جنگم یا متحرک کہلاتے ہیں۔

پرگرہ جن سے سچا گرو بری ہوتا ہے ۲۴ قسم کی ہے۔ چودہ اندرونی۔ اور
دس بیرونی۔

اندرونی پرگرہ کی تفصیل۔ (۱) متھیات = اعتقاد کاذب (۲) استری یا پرش
یا نپنسک بید = خواہش مادینہ و نرینہ و مخنثانہ (۳) راگ = الفت (۴) دویش = نفرت
(۵) ہاسیہ = ہنسی۔ مخول۔ (۶) رتی = اشیاء پسندیدہ کے حاصل ہونے کی آرزو۔
(۷) ارتی = اشیاء ناپسندیدہ کے دور رہنے کی خواہش۔ (۸) شوک = فکر (۹) بھے = خوف
(۱۰) جگپسا = حسد و کراہت (۱۱) کرودھ = غصہ (۱۲) مان = غرور (۱۳) مایا = ریاکاری۔
(۱۴) لوبھ = طمع ٭

بیرونی پرگرہ کی تفصیل۔ (۱) چھیتر = زمین (۲) وستو۔ مکان وغیرہ۔ دیگر اشیاء
(۳) ہرن = سکہ (۴) سورن = سونا (۵) دھن = گائے بھینس وغیرہ چار پائے۔ (۶)
دہانیہ = اناج (۷) داسی = کنیز (۸) داس = خدمتگار (۹) کوپ = کپڑے (۱۰) بھانڈ =
برتن سوتیامبر شاستروں میں نمبر ۷ سے ۱۰ تک اس طرح لکھے ہیں (۷) دُوپد = داس
داسی۔ (۸) چوپد = مویشی۔ (۹) شین آسن = چارپائی بستر (۱۰) یان = رتھ گاڑی۔
یا سواری وغیرہ ٭

(۹) موت (۱۰) تکلیف (۱۱) غرور (۱۲) تعجب (۱۳) خواہش (۱۴) پسینہ (۱۵) نیند۔
(۱۶) بیماری (۱۷) غم (۱۸) جنم ٭

سروگیہ اسکو کہتے ہیں جو چھ دربیہ یا جوہر (۱) روح (۲) پدگل = مادہ (۳) دھرم = وہ شے جو روح یا پدگل کو متحرک ہونے میں مدد کرتی ہے (۴) ادھرم جوان کو ساکن ہونے میں سہارا بنتی ہے (۵) کال - وقت (۶) آکاش - خلا کی ہر ایک خاصیت و حالت کو جو زمانہ ماضی میں تھی - حال میں ہے - اور مستقبل میں ہوگی - یک لخت جانتا ہو۔

پرم ہت اوپدیشک اسکو کہتے ہیں جو ہر ایک کو اسکے فائدے کی نصیحت دیوے چونکہ ہر جیو کا فائدہ اس میں ہے کہ وہ سنسار کے دکھ سے رہائی پاکر نجات حاصل کرے اس لئے پرم ہت اوپدیشک وہی ہے جو جیو کو وہ تجاویز بتلاوے - جن کے ذریعہ اسکو نجات حاصل ہو - آپت کو ہی دیو کہتے ہیں - چنانچہ دیو ایسا ماننا چاہیئے جس میں مذکورہ بالا تین باتیں پائی جائیں۔

سچے شاستر کی شناخت

आप्तोपज्ञ मनुल्लंघ्यमदृष्टेष्ट
विरोधकं
तत्त्वोपदेश कृत्सार्वं शास्त्रं कापथघट्टनं

ترجمہ :- سچا شاستر وہ ہے جس میں چھ باتیں پائی جائیں (۱) آپت کا کہا ہوا ہو - (۲) جس میں اعتراض کی گنجایش نہ ہو (۳) پرتیکش انومان (ثبوت بدیہی و قیاسی) کے خلاف نہ ہو (۴) ہر شے کا بیان ویسا ہی کرتا ہو جیسی کہ وہ ہے - (۵) ہر ایک جیو کو فیض پہنچانے والا ہو (۶) جھوٹے مذاہب کا رد کرنے والا ہو -

سچے گرو کی پہچان

विषयाशावशातीतो निरारम्भो परिग्रहः
ज्ञानध्यानतपोरक्त स्तपस्वीस प्रशस्येत

شروع کر دے کہ آلف کا نام بے اور بے کا نام الف کیوں نہیں ہے تب تک اس کو علم نہیں ہو سکتا۔ اِس لئے کسی چیز کے علم ہونے سے پہلے اسکو محقق علم و ماہر علم کے قول اور سچی علمی کتب کی تحریر پر اعتقاد کرنا مناسب ہے۔ کیونکہ اعتقاد بنیاد ہے۔ اور علم عمارت ہے۔ عمارت سے پہلے بنیاد کا رکھنا ضروری ہے۔ یہ تحقیقات بعد میں ہو سکتی ہے کہ آیا یہ بنیاد پختہ ہے۔ یا کمزور ہے۔ اعتقاد دہرم کی بنیاد ہے یہی وجہ ہے کہ اس سوتر میں درشن (اعتقاد) کو گیان (علم) سے پہلے رکھا ہے۔ اعتقاد سچا و جھوٹا دونوں قسم کا ہو سکتا ہے۔ اِس لئے سچے اعتقاد کے لئے اعتقاد کے منبع کا سچا ہونا ضروری ہے۔ ان سات تتوں کا سچا اعتقاد بدون سچے دیو۔ سچے گرو اور سچے شاستر کے نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا رتن کرنڈ شراوکا چار مصنفہ شری سمنت بھدر سوامی میں سمیک درشن کی تعریف اس طرح کی ہے۔

श्रद्धानं परमार्थानामाप्तागमतपोभृतां
त्रिमूढापोढमष्टाङ्गं सम्यग्दर्शनमस्मयम्

ترجمہ سچے آپت (دیو)، سچے گرو اور سچے شاستر کا اعتقاد جو آٹھ انگ والا ہو۔ اور تین موڑھتا اور آٹھ مد سے مُبرا ہو۔ وہ سمیک درشن یا سچا اعتقاد ہے۔

سچا آپت کسکو کہتے ہیں اب سچے آپت کی شناخت بتلاتے ہیں۔

आप्तेनोच्छिन्नदोषेण सर्वज्ञेनागमेशिना
भवितव्यं नियोगेन नान्यथा ह्याप्तता भवेत्

ترجمہ:۔ آپت وہ ہے جس میں تین گن (وصف) ہوں (۱) نردوش۔ مبرا از عیوب و کمزوری ہا (۲) عالم کل یا ہمہ دان (۳) پرم ہتوپدیشک۔ ناصح نیک دوش جن سے آپت مبرا ہونا چاہیے ۱۸ ہیں۔ تفصیل اس طرح پر ہے۔

(۱) بھوک (۲) پیاس (۳) اُلفت (۴) نفرت (۵) موہ (۶) خوف (۷) فکر (۸) ضعیفی

مہا سوتر میں کہا ہے۔

सम्यकदर्शन ज्ञान चारित्राणि मोक्षमार्गः

سمیک درشن۔ سمیک گیان۔ سمیک چارتر کا اکٹھا ہونا ہی راہ نجات ہے۔ انہی کو صدق عقیدت۔ صدق علم۔ صدق عمل یا راستی اعتقاد۔ راستی علم۔ راستی عمل یا راسخ الاعتقادی راسخ العلمی بالغ العلمی بھگتی مارگ۔ گیان مارگ۔ اور کرم مارگ کہتے ہیں۔ مگر بات اتنی ہے۔ کہ دیگر مذہبوں میں سے بعضوں نے صرف بھگتی مارگ کو۔ بعضوں نے بھگتی اور گیان کو۔ اور بعضوں نے صرف گیان کو موکش کا ذریعہ مانا ہے۔ مثلاً پورانک صرف بھگتی سے مکتی مانتے ہیں۔ میمانسک کرم آچار یگ وغیرہ سے سانکھ۔ ویدانت۔ وشیشک۔ نیائے صرف گیان سے یوگ درشن کے کرتا پاتنجلی رشی صرف یوگ سے۔ مسلمان عیسائی صدق عقیدت و عمل یعنے ایمان و دین سے نجات حاصل ہونا مانتے ہیں۔ لیکن جین مذہب کا اُپدیش ہے۔ کہ جب تک سمیک درشن (سچا اعتقاد) سمیک گیان (سچا علم) سمیک چارتر (سچا عمل) تینوں نہوں مکتی حاصل نہیں ہو سکتی۔ جین مذہب میں ان تینوں کو رتن تریہ یا تین رتن کہتے ہیں۔ اِن ہی تینوں کا ذکر ہم اِس باب میں کرینگے۔ سات تتوؤں (جیو۔ اجیو۔ آشرو۔ بندھ۔ سنبر۔ نرجرا۔ موکش) کی کہ جن میں دنیا اور دنیا کی سب چیزیں۔ دہرم۔ کرم وغیرہ سب کچھ آگیا ہے۔ کیفیت و ماہیت کو خوب تحقیقات کے بعد مفصل و مشرح جیسی ہے۔ ویسی جاننے کا کام سمیک گیان یا سچا علم ہے۔ اور اس تحقیقات سے جانے ہوئے پر پختہ اعتقاد کرنا سمیک درشن یا سچا اعتقاد یا ایمان کہلاتا ہے۔ اور پھر اُس جانے ہوئے اور اعتقاد کئے ہوئے پر پورا پورا عمل کرنے کو سمیک چارتر یا سچا عمل و چلن یا دین کہتے ہیں۔

اگرچہ کسی چیز پر اعتقاد کرنے سے پہلے اُس کا کماحقہ علم حاصل کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ مگر چونکہ علم پہلے اعتقاد کئے بغیر نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ جب تک مبتدی۔ استاد کے اِس کہنے پر کہ اِس حرف کا نام الف ہے اور اس کا ب اعتقاد نہ کرے۔ اور اس بات کی بحث

موافق رہتی ہے۔ اور چونکہ نجات یافتہ روح مادی جسم اور مادی اعمال سے مخلوط نہیں رہتی۔ اور نہ اُسکو کسی قسم کی خواہش باقی رہتی ہے دکیونکہ خواہش کا ہونا ہی تو دکھ تھا۔ جسکو دور کر کے نجات حاصل کی ہے) اس لئے وہ مادی دنیا میں جس سے اُس نے رہائی پائی تھی بھٹکتی نہیں پھرتی۔ وہ بوجہ گیان جسم ہونے کے خوب جانتی ہے کہ دنیا وہی قید خانہ ہے۔ جس سے بڑی مشکل سے رہائی ملی ہے۔ اس لئے وہ اس کا پھر منہ دیکھنا نہیں چاہتی۔ جو لوگ نجات یافتہ روح کا "دنیا میں پھرنا" بتلاتے ہیں وہ روح کے اصلی سروپ کو نہیں سمجھتے۔ وہ روح کو ایک ایسا عادی قیدی ٹھیراتے ہیں جو بہت عرصہ قید خانہ میں رہنے کی وجہ قید خانہ سے مانوس ہو جاتا ہے۔ اور رہائی کے وقت دوسرے قیدیوں سے کہتا ہے کہ بھائی میری جگہ اسی طرح رہنے دینا۔ میں بہت جلد پھر تمہارے پاس آجاؤنگا۔ اور قید سے پھر باہر نکلتے ہی کوئی خلاف قانون کام کر کے اور گرفتار ہو کر قید خانہ کی ہوا کھاتا ہے۔

ناظرین! اس مسئلہ کے حُسن و قبح پر آپ خود اپنے دل میں غور فرما سکتے ہیں۔ اس طرح اس باب میں یہ دکھلایا گیا ہے کہ جیو اور مادہ کا تعلق کرم کی وجہ سے ہے۔ کرم جیو کو سنسار میں گھماتا ہے۔ مادہ اور جیو کا تعلق اگرچہ انادی ہے مگر سانت ہے۔

جیو کو کرم سے رہائی

سمیک درشن۔ سمیک گیان۔ سمیک چارتر کے اکٹھا ہونے سے ملتی ہے۔ اس ہی رہائی کا نام "مکتی" ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ وہ مکتی جس کا بیان اوپر کیا ہے اور جسکو ہر شخص حاصل کرنا چاہتا ہے اور جسکو ہر ایک مذہب نے چار پرشارتھوں دھرم۔ ارتھ۔ کام۔ موکش میں پرم پرشارتھ یا اعلیٰ مقصد انسانی قرار دیا ہے۔ کس طرح حاصل ہوتی ہے۔ شری اوماسوامی کرت تتوارتھ۔

نام سے ظاہر ہوتا ہے کوئی پتھر کی چٹان یا شہر نہیں ہے جس پر یا جس میں مکت یافتہ جیو
بود و باش سکتے ہیں۔ بلکہ الفاظ مثلاً او۔ پور صرف جگہ کے معنے میں مستعمل ہوئے ہیں
جین مت میں مکت یافتہ روحوں کے رہنے کی جگہ دنیا سے علیحدہ سب سے اونچے طبقہ
پر قرار دی ہے اور یہ سائنس اور علم کے مطابق ہے۔ کیونکہ روح لطیف ترین شے ہے
جب تک اس کے ساتھ کثیف اعمال اور جسم رہتے ہیں (یعنی سنساری حالت میں)
تب تک وہ اسکو دنیائے دوں سے اوپر کی طرف جانے نہیں دیتے۔ اور جب انکا تعلق
چھوٹ جاتا ہے تب پھر کوئی شے روح کو روکنے والی نہیں رہتی۔ کثیف شے ہمیشہ نیچے
اور لطیف شے اوپر جایا کرتی ہے۔ روح دنیاوی اشیاء سے لطیف ترین ہے اس لیئے
اس کا سب سے اونچے جانا اور رہنا مناسب اور درست ہے۔ تتوارتھ سوتر ادھیائے دا
سوتر ۶ و ۷ میں کرم سے چھوٹنے کے بعد اوپر کی طرف جانے کی چار وجہ بیان کئے ہیں
پورب پریوگ یا ابھیاس۔ جیسے کمہار کا چاک ڈنڈے سے پھرانا بند کرنے کے بعد بھی چلتا
رہے۔ ویسے ہی جیو پہلے جو اوپر جانے کا ابھیاس کر رہا تھا اسکی وجہ سے اوپر جاتا ہے۔
اسنگ ہونے سے جیسے مٹی سے بھرا ہوا تونبا پانی میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے۔ مٹی دور ہونے
سے پھر اوپر چلا آتا ہے۔ اسی طرح جیو کرم سے علیحدہ ہوکر اوپر جاتا ہے۔
بندھ رہت ہونے سے جیسے ارنڈ کا بیج ڈوڈے میں بند تھا۔ جب ڈوڈا سوکھ کر پھٹ جاتے
تب بیج اونچے اچھلتا ہے۔ ویسے ہی جیو کرم بندھ سے رہت ہونے پر اوپر جاتا ہے۔
گتی پرنام۔ جیسے آگ کا سبھاؤ اوپر جانے کا ہے۔ ویسے ہی جیو کا سبھاؤ اوپر جانے کا ہے
مگر اس پر یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ ایسا ماننے سے روح ایک مقامی اور مقید ہو جاتی ہے۔
یہ غلط فہمی اور غلط منطق ہے۔ کیونکہ جب کوئی لطیف شے نیچے رہ ہی نہیں سکتی۔ اور جبتک
اس کے ساتھ کثیف شئے کو نہ ملایا جائے تب تک نیچے نہیں آ سکتی۔ پھر یہ سمجھ کا قصور ہے
کہ آزاد روح کو کسی بندھ حالت میں مقید مانا جائے۔ جہاں وہ اپنے سبھاؤ خاصیت کے

میں ابدی نجات سے نیچے ایک درجہ سورگ کا مانا ہے جو دو قسم کا مانا ہے ۔ سرگ ادنیٰ جہاں اندری بھوگ ہیں ۔ اور سرگ اعلیٰ جہاں صرف انسیاک بھوگ ہیں ۔ ان ادنیٰ و اعلیٰ سرگوں کے بھی کئی کئی درجے ہیں جنکی تشریح جین شاستروں سے معلوم ہو سکتی ہے ۔ ان سرگوں کے مختلف درجوں میں روح کا عرصہ قیام (عمر) بھی کم و بیش ہے اور دنیاوی عمر سے بہت زیادہ ہے ۔ چنانچہ اعلیٰ سے اعلیٰ سورگ میں جیو کی عمر ۳۳ ساگر[1] کی ہے جو آریہ سماج کی مکتی کے عرصہ سے بھی بہت ہی زیادہ ہے ۔ ان سرگوں میں جیو کو اپنی مدت العمر ختم کر کے پھر دنیا میں آنا ہوتا ہے ۔ جیسا کہ آریہ سماج مکتی سے واپس آنا مانتی ہے ۔ مگر یہ اصل مکتی نہیں ہے سنساری حالت ہے ۔ مکتی صرف وہی ہے ۔ جہاں سے روح واپس نہیں آتی ۔ آریہ سماج مکتی سے واپس آنے میں یہ دلیل پیش کرتی ہے کہ مکتی نیک اعمال کرنے سے ملتی ہے ۔ اعمال محدود ہیں ۔ اس لئے ان کا نتیجہ غیر محدود نہیں ہو سکتا ۔ چنانچہ سورگ کی نسبت بھی یہی کہا جا سکتا ہے ۔ کیونکہ نیک اعمال سے سرگ ملتا ہے ۔ جس میں عرصہ قیام محدود ہے ۔ اصل مکتی اعمال کا نتیجہ نہیں ہے ۔ کیونکہ اصلی مکتی اُس وقت حاصل ہوتی ہے جس وقت کسی فعل کا بھی نتیجہ بھگتنا باقی نہیں رہتا ۔ بلکہ حالت یوگ (مراقبہ) میں دل و جسم و زبان کی تحریک کو (جس سے نیک و بد اعمال سرزد ہوتے ہیں) روکنے سے پینے ایسی حالت میں رہنے سے جس میں ایسے کرم جن کو کرم کہنا چاہیئے کئے ہی نہیں جاتے ۔ گویا مکتی کرموں کا نتیجہ نہیں ہے ۔ بلکہ کرموں کے نہ ہونے کا نتیجہ ہے ۔

بعض ناواقف جین مت کی مکتی کے مقام سدھ شلا ۔ اور اُس کے نام شب پور پر اعتراض کیا کرتے ہیں ۔ ہم اسکے متعلق ناظرین کو آگاہ کرتے ہیں کہ شدھ شلا اور شب پور جیسا کہ ان کے

---

[1] ساگر سے جو مراد جین شاستروں میں لیجاتی ہے وہ تو بہت ہی زیادہ ہے لیکن اگر لفظ ساگر کے عام معنی لئے جاویں جیسا کہ علم حساب میں لئے جاتے ہیں تو بھی ۳۳ ساگر کے معنی .... ۳۳ سال کا عرصہ ہے اور آریہ سماج کی مکتی کا معیار صرف .... ۳۱۱۰۴ ہی سال ہے

مانتا ہے۔ جب روح ہی کوئی چیز نہیں۔ تو مکتی کس کی؟

جین مت ایسی ناستکتا (کفر) سے بالکل بری ہے۔ بودھ مت کے مطابق جو مکتی اِس ہی زندگی میں ملتی ہے۔ وہ جین مت کی رُو سے جیو کو کیول گیان حاصل ہونے کی حالت ہے۔ ایسی حالت میں جیو جیون مکت یا سکل پرماتما یا ایشور کہلاتا ہے۔ اس میں گھاتیا کرموں کی صرف چند پرکرتیاں باقی رہ جاتی ہیں۔ ایشور کا اپدیش دینا۔ ایسی ہی حالت میں ہوتا ہے جو لوگ ایشور کو نراکار۔ اور سرب ویاپک ہوتے ہوئے ویدوں کا اُپدیش دینے والا بتلاتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ کیونکہ اُپدیش بغیر تالو و زبان وغیرہ اعضا کے نہیں ہو سکتا ہے۔

پورانک مت کی سالوک مکتی یعنے پرمیشور کے مقام میں بود و باش رکھنا جین مت میں مانا ہی جاتا ہے۔ بیشک جیو آتما مکتی کو حاصل کر کے موکش استھان میں جو پرماتما یعنے مکت یافتہ جیوؤں کے رہنے کی جگہ ہے رہتا ہے۔ جین مت میں جیو آتما اور پرماتما میں صرف حالت کا فرق ہے۔ یعنی سنساری جیو۔ جیو آتما کہلاتا ہے۔ اور مکت یافتہ پرماتما سامیپ مکتی یعنے ایشور کے نزدیک مثل خادم کے رہنا۔ اگرچہ درحقیقت مکتی نہیں ہے۔ لیکن شاید اِس سے یہ مراد ہے کہ جو پرمیشور کے نزدیک مثل خادم کے رہتا ہے۔ چونکہ اُسکی مکتی لابدی ہے۔ اِس لئے گویا وہ مکتی میں ہی ہے۔

سارُوپ مکتی۔ جین مت میں کسی طرح نہیں مانی جاتی۔ ویسے سنساری جیو آتما کو نجات یافتہ پرماتما کا چھوٹا بھائی بوجہ اُس کے کرم سے آلودہ ہونے کی حالت کے قرار دے سکتے ہیں۔

سایُج مکتی۔ ایسی ہے۔ جیسی ویدانت مت کی مکتی جس کا ذکر اُوپر آ چکا ہے۔

عیسائی مت کی مکتی پورانک مت کی سامیپ مکتی جیسی ہے۔

دام ملک اور اسلام کی مکتی لذات محسوسات کے حصول کی ہے۔ اور آریہ سماج کی مکتی جو انتیک سکھوں کی ہے۔ وہ جین مت کے ادنیٰ و اعلیٰ سُرگ ہیں۔ جین مت

بھوگتا ہے اور پھر دنیا میں آکر دکھ نہیں اٹھاتا۔

ویدانت مت کے مطابق جو روح کا برہم میں تحلیل ہونا مکتی تبلایا ہے یہ پہلو بھی جین مت کی مکتی میں پایا جاتا ہے۔ وہ کیا ہے؟

جین مت میں ایسا کہا گیا ہے کہ جتنے جیو مکتی کو فائز ہوتے ہیں۔ سب کے گیان وسکھ وغیرہ اوصاف یکساں ہوتے ہیں اور وہ سب سدھ آوستھا کو پراپت ہو جاتے ہیں۔ یا دوسرے الفاظ میں یوں کہو گا ڈھنہ [illegible] یا برہم میں ملجاتے ہیں۔ سنساری حالت میں جو گیان اور سکھ وغیرہ اوصاف میں کمی وبیشی تھی وہ سب مٹ جاتی ہے۔ ناظرین غور کریں کہ سائنس کے مطابق کوئی ہستی رکھنے والی شے کبھی ضائع نہیں ہوتی۔ حالت تبدیل البتہ کرتی ہے۔ اس حالت کی تبدیلی کو ظاہر بیں اُس شے کا ناش قرار دیتا ہے۔ مگر باریک بیں اور حقیقت داں خوب جانتا ہے کہ وہ شے نیست ونابود نہیں ہوئی۔ مثلاً مصری کی ایک ڈلی کو اگر پانی میں ڈالا جائے تو وہ ظاہر بیں کی نظر میں نیست ونابود ہو جاتی ہے۔ مگر باریک بیں سمجھتا ہے کہ اسکا ایک ذرہ بھی ضائع نہیں ہوا۔ سب کچھ پانی میں موجود ہے۔ چنانچہ ویدانت کا یہ مسئلہ کہ جیو مکتی حاصل کرکے برہم میں سمائے (تحلیل) ہو جاتا ہے۔ شے کی ظاہری صورت کے لحاظ سے ہے جیسے مصری کی ڈلی پانی میں گھل کر اپنی ٹھوس حالت کو چھوڑ کر پانی روپ ہو جاتی ہے۔ ایسا ہی جیو مکتی کو فائز ہو کر اپنی کثیف حالت اور محدود علم وصفات ترک کرکے گاڈھنہ۔ یا سدھ آوستھا یا برہم میں مل جل جاتا ہے۔ اور جیسے مصری درحقیقت ضائع نہیں ہوئی۔ اسی طرح جیو کی اپنی ہستی بھی ضائع نہیں ہوئی۔

ناستک مت کا روح کے مادے میں مل جانے کا مسئلہ جین مت میں نہیں پایا جاتا درحقیقت ناستک روح ہی کی ہستی سے انکار کرتا ہے اور روح کو مادہ کی ایک حالت

ہے۔ اِس پر آزادی کا اطلاق نہیں آسکتا۔

عیسائی مت کی نجات بھی پورانک مت کی سامیپ مکتی جیسی ہے۔

وام مارگ میں لذات محسوسات کے حاصل ہونے کو مکتی بتایا ہے۔ مگر یہ مکتی۔ اور آزادی کیسی۔ یہ لذات محسوسات ہی تو دنیا میں دُکھ کا بیج تھے۔ یہی نجات میں بھی قائم ہے لہذا یہ مکتی اور نجات ہی نہیں۔

اہل اسلام کی مکتی وام مارگ کی مکتی کی مانند ہے۔ اور وہ بھی مکتی کہلانے کی مستحق نہیں۔ آریہ سماج کی مکتی ایک عجیب اور نرالی ہی مکتی ہے۔ اسکی رُو سے جیسا جیو دنیا میں محدود علم۔ محدود صفات والا تھا۔ ویسے ہی مکتی حاصل کرکے بھی محدود علم اور محدود صفات والا رہتا ہے۔ اور خواہش۔ محبت۔ نفرت۔ دیکھنا۔ چکھنا وغیرہ جو باتیں دنیا میں تھیں۔ وہ سب کچھ قائم رہتی ہیں اور جسم بھی بشکل ارادہ کے رہتا ہے۔ پھر نجات اور آزادی کس سے ملی۔ سب کچھ کلیش تو قائم رہا۔ علاوہ ازیں آریہ سماج نے سب مذاہب سے علٰحدہ مکتی سے واپس آنے کا ایک نیا ہی مسئلہ ایجاد کیا ہے۔ جس نے مکتی کی حیثیت کو بالکل ہی خاک میں ملا دیا ہے۔ ہر دیگر مذہب کی رو سے روح اپنی منزل مقصود پر پہنچکر پھر دنیا میں نہیں آتی۔ مگر آریہ سماج کے قول کے مطابق روح کو کبھی بھی جنم مرن سے رہائی نہیں ملتی۔ آریہ سماج کی مکتی ایسی ہے۔ جیسے ایک عورت کے لئے "پیہر" یعنی باپ کا گھر۔ جبتک جی چاہا وہاں رہی اور جب خاوند یاد آیا "سسرے" چلی آئی۔ پہلے ایک جیوک مت تھا۔ وہ ایسی مکتی مانتا تھا۔ جینی مت کے مطابق جیو کی مکتی ہوتی ہی نہیں ہے۔

جین مت چونکہ ایکانت مت یعنے ہر بات کے مختلف پہلوؤں پر غور کرنے والا ہے۔ اِس لئے اس میں ہر مذہب کی مذکورہ بالا ویوز views پائی جاتی ہیں۔ سانکھیہ یوگ۔ نیائے وشیشک۔ اترمیمانسا۔ چھاندوپ نشد۔ بھگوت گیتا کے مطابق جو آخری نجات ہے وہ اس میں بھی مانی جاتی ہے اور یہی سچی نجات ہے کہ جسکو حاصل کرکے جیو روحانی سُکھ

ہیں (۱) ہمیکتو یعنی مکمل رستی اعتقاد (۲) گیان (۳) درشن (۴) ویریہ (۵) شوکشتم یعنی لطیف ترین (۶) اوگاہنا (۷) اگرو الگھو (۸) ابیاباد یعنی مسلسل سکھ یا سرور کل۔

مختلف مذاہب کی مکتی پر ایک سرسری نظر

مکتی کا سروپ سانکھ۔ یوگ۔ پورب میمانسا۔ چھاندوگیہ اپنشد۔ بھگوت گیتا کی رو سے تقریباً یکساں ہے اور وہ ہر ایک روح کا جسم۔ جملہ دکھوں۔ خواہشوں۔ لذات محسوسات۔ اور جنم مرن سے ہمیشہ کے لئے آزادی حاصل کرنے کو نجات قرار دیتا ہے۔ اور یہی ٹھیک ہے۔ کیونکہ اس میں نجات کے معنی جو مکمل آزادی کے ہیں پورے طور پر عائد ہوتے ہیں۔ ویدانت میں روح کا پرمیشور میں اور ناستک مت میں روح کا مادہ میں تحلیل اور فنا ہو جانا جو نجات ٹھہرایا ہے وہ درست نہیں ہے۔ کیونکہ روح نے جب اپنی ہستی ہی کو کھو دیا تو آزادی تو کیا حاصل کی۔ دراصل ویدانت میں روح کو پرمیشور کا عکس۔ اور ناستک مت میں مادہ کی ایک حالت بتلایا ہے۔ اسکو علیحدہ ہستی رکھنے والی شے قرار نہیں دیا۔ چونکہ اول میں کوئی ہستی نہیں ہے۔ اس لئے آخر حالت نجات میں بھی اسکی ہستی کو نہیں انا۔

نیائے اور ویشیشک کے مطابق مکتی میں جیو کو گیان نہیں رہتا۔ اس لئے جیو کو وہ جڑ بنا دیتی ہے۔ لہذا مکتی نہیں کہلا سکتی۔

بودھ مت کے مطابق نجات خواہشات و لذات محسوسات سے آزادی حاصل کر کے شانتی پیدا کرنے کا نام ہے اور وہ اس ہی زندگی میں مل سکتی ہے۔ چونکہ موجودہ زندگی کا خاتمہ ہوتا ہوا نظر آتا ہے[۲] لہذا بدھ مذہب کی نجات بالکل چند روزہ ہے اور اس لئے وہ نجات کچھ نہیں ہے۔ پورانک مت کی نجات کے مطابق روح بطور رعیت و خادم کے رہتی

---

[۱] اوگاہنا۔ ایک جگہ میں بہت سما جانا۔ [۲] بدھ مت میں دوسری زندگی مانی نہیں گئی ہے۔

[۳] اگرو الگھو۔ تبدیلی پذیر ہوتے ہوئے بھی جل میں لہر کی طرح اپنے پن کو نہیں چھوڑنا۔

روح اور مادہ کا جو تعلق غیر ہی مثل چانول اور تس کے تھا قائم نہیں رہتا۔ آلودگی جاتی رہتی ہے روح پاک بن جاتی ہے۔ اِس ہی کا نام موکش ہے۔

موکش سکھ کیا ہے؟ نجات کی حالت میں آتما کو حظِ روحانی و سرور دائمی حاصل ہوتا ہے۔ وہ سرور دنیا کے عیش و آرام سے جو بذریعہ حواسِ خمسہ معلوم ہوتا ہے۔ بالکل مختلف ہوتا ہے۔ حور و غلمان وغیرہ سے اِس حالت آزادی میں کچھ واسطہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ ان ہی لذات محسوسات کو جو مثل شراب کے ہیں ترک کرکے تو یہ رستگاری ملی ہے۔ نجات کے سکھ کو رتن کا نڈ شراوکا چار میں اِس طرح بیان کیا ہے۔

जन्म जरा भ्यमरणैःशोकैर्दुःखैर्भ्यै
भ्या पिष्पिकुं निर्वाणं शुद्ध सुखं निश्रयसमिष्यते नित्यं॰
विद्यादर्शन शक्ति स्वास्थ्य प्रह्लादतृप्ति शुद्धि युक्
निरतिशया निरवधयो निःश्रेयसमा वसंति सुखं॰
काले कल्पशते पि च गते शिवानां न विक्रिया लक्ष्या
उत्पातो पि यदि स्यात त्रिलोकसंभ्रांतिकरणपटुः

ترجمہ۔ نربان یا نجات۔ پیدائش۔ ضعیفی۔ بیماری۔ موت۔ فکر۔ تکلیف۔ خوف سے بالکل آنلوی جسم سے علیحدگی۔ اور ہمیشہ قائم رہنے والے پاک سکھ کا نام ہے۔ مکت میں، انت گیان۔ (ہمہ دانی) انت درشن، انت ویرج (طاقت کلی)، انت سکھ۔ پرم ویراگتا۔ عدم موجودگی خواہشات کرم سے بریت۔ گیان وغیرہ گنوں میں کمی و بیشی کا نہ ہونا۔ بلا تعین وقت انتہا انت کال تک رہے ہے۔ حتیٰ انت کال لا بے شمار صد ہا زمانہ ختم ہو جاویں۔ تب بھی مکت جیو کی حالت تبدیل نہیں ہوتی۔ اور نہ پران کر جانی جاتی ہے۔ اگر بفرض محال تینوں جگت کو الٹ پلٹ کرنے والی کوئی آفت بھی آ جائے۔ تب بھی نجات یافتہ روحوں کی حالت میں سر مو فرق نہیں آتا۔"

نجات یافتہ جیو کو سدھ کہتے ہیں اس کے گن بے شمار ہیں۔ مگر آٹھ سب سے زیادہ مشہور

پیدا ہونے کے کارن ہیں۔ انکسار کرنا۔ دوسروں کی بڑائی کرنا۔ دوسروں کے نیک اوصاف واطوار کو ظاہر کرنا۔ بد اوصاف واطوار کو چھپانا۔ اپنے میں باوجود علم و ہنر ہونے کے شیخی نہ مارنا۔ غرور نہ کرنا۔ کسی کی غیبت وچغلی نہ کرنا۔ کسی سے نفرت وحسد۔ ولڑائی جھگڑا نہ کرنا۔ دھرم آتما پُرشوں کی عزت کرنا۔ دھرم میں دل لگانا وغیرہ وغیرہ نیک افعال سے اوچ گوتر (اعلیٰ نسل) میں پیدایش ہوتی ہے۔

یہ پن و پاپ یا شبھ اشبھ کرم پرکرتیوں کے اسباب کی تفصیل ہے۔ ان میں بعض اسباب ایسے کہے گئے ہیں جو کئی پرکرتیوں کے مشترکہ کارن ہیں۔ مگر چونکہ کئی قسم کی کرم پرکرتیاں ایک قالب میں جمع ہو کر روح کو آرام وتکلیف پہنچاتی ہیں اس لئے اس شراکت سے کچھ ہرج واقع نہیں ہوتا۔ کیونکہ جو کارن شبھ یا اچھے ہیں وہ ہر حالت میں عمدہ نتائج کو پیدا کرنے والے ہیں اور جو اشبھ یا برے ہیں وہ ہمیشہ خراب کرم پرکرتیوں سے واسطہ ڈالتے ہیں۔ جس ذریعہ سے مندرجہ بالا ۱۴۸۔ اقسام کی پرکرتیوں کی آمد رکتی ہے اس کو سنبر کہتے ہیں۔ سنبر ایسا ہے جیسے بیمار کے واسطے پرہیز۔ سنبر دو قسم کا ہے۔ ایک بھاؤ سنبر یعنے وہ پرنام (خیالات) جو بھاؤ آشرو کو روکتے ہیں۔ دوسرے دربیہ سنبر جو دربیہ آشرو کو روکنے کا سبب ہے۔ بھاؤ سنبر کی ۵۷ قسمیں ہیں یعنی یہ سمجھیں کہ ۵۷ باتوں پر عمل کرنے سے کرموں کی آمد رکتی ہے۔ ان ۵۷ باتوں کا ذکر ہم نقش چاریتر کے ضمن میں آگے بیان کریں گے۔

بندھے ہوئے کرموں کا فرداً فرداً دور ہو جانا نرجرا کہلاتا ہے۔ نرجرا دو قسم کی ہوتی ہیں ایک "سے بپاک" یا "اکام نرجرا" पकाम یعنی سزا و جزا دیکر کرموں کا خود بخود علیحدہ ہو جانا اس سے دور تناسخ سے رہائی نہیں ہوتی۔ دوسری ابپاک [illegible] पापी [illegible] یا سکام نرجرا یعنے کرموں کو قبل سزا و جزا دینے کے بذریعہ سخت ریاضت دور کرنا۔ بندھے ہوئے کرموں کو بذریعہ ریاضت دور کرنے نئے کرموں کی آمد کو بذریعہ سنبر کے روکنے سے کرموں کے پھندے سے رہائی ہو کر دور تناسخ منقطع ہو جاتا ہے اور روح کو نجات ابدی حاصل ہو جاتی ہے۔

جوافعال ہیں اُن کو نہ کرنا۔

(۶) شکتِس تیاگ حسب مقدور خیرات کرنا۔

(۷) شکتِس تپ۔ اپنی طاقت کے موافق تپشیا اور ریاضت کرنا۔

(۸) سادھو سمادھی۔ کسی سچے مہاتما کے برت شیل سنجم۔ تپ میں کسی وجہ سے فرق پڑتا ہے۔ اُس کو دور کرنا۔

(۹) ویاورت۔ کسی عالم کو کوئی تکلیف ہو اُس میں اسکی مدد اور خدمت کرنا۔

(۱۰) ارہنت بھگتی کیول گیانی (عالم کل) کے اوصاف پر بار بار غور کرنا۔ اور اُس میں محبت رکھنا

(۱۱) آچاریہ بھگتی۔ آچاریہ (کتب مقدسہ کی تعلیم دینے والے درجہ یافتہ عالم) کے اوصاف کی قدر و منزلت کرنا۔ ان کو عزت کی نگاہ سے دیکھنا۔ اور تعظیم و تکریم کرنا۔

(۱۲) بہوشرت بھگتی۔ کتب مقدسہ کے معنی و مطلب و رموز دانوں کی تعظیم و تکریم کرنا۔

(۱۳) پرپچن بھگتی۔ کتب مقدسہ کی تعظیم و تکریم کرنا۔

(۱۴) آوشیہ کا پرہان۔ چھ ضروری کاموں کا ہر روز وقت مناسب پر دل سے کرنا۔

(۱۵) مارگ پربھاونا۔ جین دھرم کی بزرگی بذریعہ اشاعت کتب ورت تپ و پوجا وغیرہ ظاہر کرنا۔

(۱۶) پرپچن باتسلیہ۔ دھرم استھانوں و دھرم شاستروں و دھرم آتما پرشوں سے محبت رکھنا۔

گوتر کرم کے آشرو کے اسباب دوسروں کے عیب خواہ ہوں یا نہ ہوں۔ ظاہر کرنا اپنے اوصاف (خواہ موجود ہوں یا نہ ہوں) ظاہر کرنا۔ دوسرے شخص کی موجودہ صفات کو چھپانا۔ اور اپنے میں باوجود کسی وصف کے نہ ہونے کے ظاہر کرنا۔ آٹھ قسم کا غرور کرنا۔ کسی کی بے ادبی کرنا۔ ہنسی کرنا۔ کسی میں لڑائی جھگڑا کرا دینا۔ استاد کے نقص ظاہر کرنا۔ بے ادبی کرنا۔ تکلیف دینا۔ تعریف نہ کرنا۔ بھگوان کے کہے ہوئے شاستر پر عمل نہ کرنا وغیرہ وغیرہ۔ نیچ گوتر (دانی نسل) میں

نام کرم کے آشرو کے کارن

اعتقاد باطل رکھنا۔ کسی کی غیبت کرنا۔ دل کو قابو میں نہ رکھنا۔ کم تولنا۔ قیمتی شے میں کم قیمت شے کا ملانا اور فروخت کرنا۔ جھوٹی گواہی دینا۔ کسی جاندار کے اعضائے جسم کاٹنا۔ جانوروں کو تکلیف دینے والے اوزار بنانا۔ کپٹ رکھنا۔ دوسرے کی برائی کرنا۔ اپنی تعریف کرنا۔ جھوٹ بولنا۔ چوری کرنا۔ آٹھ قسم کا غرور کرنا۔ سخت کلامی کرنا۔ شوخ ہونا۔ کسی کے رتبہ وغیرہ میں ہرج پہنچانا۔ منتر جنتر کرنا۔ دوسروں کو بیہودہ کھیل و تماشوں میں لگانا۔ بھگوان کے مندر کی اشیا چرانا۔ دھرم شاستر وغیرہ کی ہنسی کرنا۔ پراوہ لگانا۔ بت شکنی کرنا۔ مندر توڑنا۔ مال وقف کا تصرف بیجا کرنا۔ انسان یا حیوان کے رہنے یا بیٹھنے کی جگہ میں خواہ مخواہ نجاست ڈالنا۔ باغ یا غنچہ وغیرہ اکھاڑنا۔ از حد غصہ و تکبر و ریا و طمع رکھنا۔ ناجائز طور سے روپیہ کمانا۔ وغیرہ وغیرہ اشبھ نام کرم کے آشرو کے اسباب ہیں۔

مندرجہ بالا باتوں کے برخلاف کرنا یعنی دھرم آتما کو دیکھکر خوش ہونا۔ اعتقاد راست رکھنا۔ سنسار بھرمن سے ڈرنا۔ سست نہ رہنا۔ وغیرہ وغیرہ شبھ نام کرم کے آشرو کے کارن ہیں۔ مندرجہ ذیل سولہ بھاؤنا کرنے سے تیرتھنکر مہاراج یعنے شکل پرماتما ہوتا ہے

(۱) درشن بشدھی۔ ارہنت بھگوان کے کہے ہوئے موکش مارگ یعنے طریقہ نجات میں دل لگانا اور اس میں کسی طرح کا شبہہ نکرنا۔

(۲) بنے سمنپا۔ خود صادق الاعتقاد و صادق العلم و صادق العمل ہونا اور جو اشخاص ان صفات سے موصوف ہوں۔ اُن کا ادب و لحاظ کرنا۔

(۳) شیل برتیشُ ونتی چار۔ الفت و نفرت سے پاک رہنا۔ اور دل و جسم و زبان سے کسی کو ضرر نہ پہنچانا۔

(۴) گیانو پیوگ بتحصیل علم میں لگنا۔ جین شاستروں کا ہمیشہ مطالعہ رکھنا۔

(۵) سم ہیگ سنسار بھرمن سے ہمیشہ ڈرتے رہنا۔ یعنی دور تناسخ میں پھنسانے والے

کوئی گالی وسے یا بُرا بھلا کہے۔ اُس کو سہنے (چھما) تپشیا کرنے۔ دھرم آتما آدمیوں سے دوستی رکھنے۔ دھرم استھانوں کی حفاظت کرنے و بنانے۔ برت کرنے۔ بیکسوں پر رحم کھانے۔ واثق الاعتقاد ہونے۔ سنجولن۔ کرودھ۔ مان۔ مایا۔ لوبھ ہونے شکل دھیان[1] میں مرنے وغیرہ وغیرہ سے سورگ (بہشت) ملتا ہے۔

بیدنی کے آشرو کے کارن اپنے کسی مربی کے چلا جانے یا فوت ہونے پر از حد رنج و غم کرنے سے جسے شوک کہتے ہیں۔ لڑائی جھگڑے کے بعد از حد تاسف کرنے سے جسے تاپ کہتے ہیں۔ کسی وجہ سے از حد گریہ وزاری کرنے سے جو آکرندن आक्रन्दन کہلاتا ہے۔ کسی کے اعضائے جسم کاٹنے۔ دل کو رنج پہنچانے و قتل کرنے سے جو بدھ बध کے نام سے موسوم ہے۔ اور ایسا گریہ وزاری کرنے سے جسے دیکھ کر دوسروں کے دل میں رحم پیدا ہو۔ جو پری دیوانا परिदेवन معروف ہے۔ ان سب باتوں کے آپ کرنے دوسروں سے کروانے۔ کسی میں نفاق ڈالنے چغلی کرنے۔ خوف دینے۔ تکلیف دینے۔ بُرائی کرنے سنگیجی (؟) ہونے۔ ضرورت سے زیادہ سامان مہیا کرنے۔ احسان فراموش ہونے۔ بلا ضرورت رنج پہنچانے۔ زہر دینے۔ پھانسی یا جال یا پنجرہ بنانے۔ جانوروں کو پکڑنے و قید کرنے۔ چھری وغیرہ اوزار بخشش کرنے۔ عاریت دینے۔ کپٹ رکھنے وغیرہ وغیرہ سے اساتا بیدنی کا آشرو ہوتا ہے۔

عام آدمیوں و جانداروں و سچے درویشوں و سادھوں پر رحم کرنے۔ زاہد ہونے۔ بے طمع ہونے۔ غصہ نہ کرنے۔ ارہنت دیو کی پوجا کرنے۔ صاحب ادب ہونے وغیرہ وغیرہ سے ساتا بیدنی کا آشرو ہوتا ہے۔

---

[1] شکل دھیان اپنی آتما میں محو رہنا ہوتا ہے۔ انکی تفصیل اور اقسام کے لئے جین دھرم شاستر دیکھنے چاہئیں۔ یہاں بخوف طوالت بیع نہیں کئے گئے۔

سامان اکٹھا نہ کرنے۔ قانع ہونے بہ متعصب نہ ہونے۔ اپنے سے بڑوں کا ادب کرنے دھرم[^ش] دھیان میں مرنے۔ بدون تعلیم کے ہی نیک خصلت و نیک اطوار ہونے۔ زاہد نہ ہونے وغیرہ وغیرہ سے انسان ہوتا ہے یسنجم پانے۔ برت رکھنے۔ دوسرے کے بس میں ہوئے ہوئے بدون خیالات بگاڑنے کے بھوک و پیاس کی تکلیف برداشت کرنے۔ زاہد رہنے

(بقیہ صفحہ ۱۵۰) علاوہ ازیں تین لیشیا پیت۔ پدم۔ شکل اور ہوتی ہیں۔ جن کا مطلب یہ ہے۔ پیت لیشیا والا انسان زیرک۔ رحیم۔ بڑے بھلے میں تمیز کرنیوالا۔ نفع و نقصان کو سوچنے والا ہوتا ہے۔ جیسا کہ کہا ہے۔

प्रवुड्ड कडवापुक्को कोमप्रकोकोर्म चारक:।
नान्सामेयक प्रौतिः,पयोत्रेतपारिकोह्:

پدم لیشیا والا نیم دل۔ پرہیزگار۔ زائد خیرات کرنے والا۔ بھگوان کی پوجا وغیرہ میں دل لگانے والا ہمیشہ پاک و خوش و خرم رہتا ہے۔ جیسا کہ کہا ہے۔

वमाइपत्तोमपा त्यागी।वनतार्यजनतत्पर।
प्राचिर भूतसपवत्स्को मद्यलेत्तमाघत्तोहर

شکل لیشیا والا کسی سے الفت یا نفرت نہیں رکھتا۔ کسی حالت میں بھی غم و فکر نہیں کرتا۔ سست نہیں رہتا دوسرے کے آرام و تکلیف میں شریک ہوتا ہے۔ جیسا کہ کہا ہے۔

रागद्वेषविति प्र क्री।प्रौफनिक्रा विवर्जिता।।
परात्न स्तात सपत्नः।प्पाक्लन्ले स्टाराधि कातरः।

ان خیالات والا انسان بھی یا تو اعلیٰ نسل انسان میں پیدا ہوتا ہے یا سورگ میں جاتا ہے۔

[^ش]: آرت دھیان خیالات و تصورات فکر و غم و خواہشات لذات۔ محسوسات کو کہتے ہیں۔

نوٹ صفحہ ہذا سطر ۱ دھرم دھیان اُن نیک خیالات کو کہتے ہیں۔ جن سے آواگون تناسخ کی رہائی کی تجاویز پر غور کیا جاتا ہے۔ اور نیک اعمال جن کا نتیجہ ہوتے ہیں۔

بہاست جو ہر وقت پوجا پاٹھ کا دھیان کرو دھ و مان اہنکار لوبھ کے ترک کرنے میں گرفتار ہونے و نیک کے دھیان میں حد سے زیادہ مستغرق رہنے حسد نہ کرنے حسب مقدور خیرات کرنے کپوت لیشیا کے پرنام رکھیے

محبت میں غرق رہنے خلاف مذہب چال وچلن رکھنے۔ اشتغفرو بندی کرودھ۔ مان۔ مایا
لوبھ کے ہونے۔ دوسروں کو تکلیف پہنچانے۔ قتل کرنے۔ قید کرنے کا ارادہ رکھنے۔ اور
اس ارادہ کو عمل میں لانے۔ جھوٹ بولنے۔ چوری کرنے۔ عاشق مزاج ہونے۔ اشیاء ممنوع
کے کھانے۔ درویش صادق کی عیب جوئی کرنے۔ بھگوان کے بتلائے ہوئے دھرم پر نہ چلنے
کرشن لیشیا[1] کے بنام رکھنے۔ رودر[2] دھیان میں مرنے وغیرہ وغیرہ سے دوزخ ملتا ہے۔
کھوٹی باتوں کا اُپدیش دینے۔ اپرتیا کھان کرودھ۔ مان۔ مایا۔ لوبھ کے رکھنے۔ کسی کا دل دکھانے
کسی کی عزت بگاڑنے۔ علم وہنر کو چھپانے۔ بیجا عیب لگانے۔ نیل[3] کپوت[4] لیشیا کے بنام رکھنے
ارت[5] دھیان سے مرنے وغیرہ وغیرہ سے حیوان مطلق کا قالب ملتا ہے۔ ضرورت سے زیادہ

[1] کرشن لیشیا کی علامات یہ ہیں۔ آرت اور رودر دھیان میں رہنا۔ ہمیشہ غصہ رکھنا۔ حسد کرنا۔ زناکار ہونا۔
دھرم کے خلاف چال چلن ہونا۔ بے رحم ہونا۔ اور دشمنی رکھنا جیسا کہ کہا ہے۔

प्रतिरौद् सदा क्रोधी मत्सरोधर्म वर्जित।
निर्दयो वैरसंयुक्तो। कृष्णलेश्याधिकोनरः

[2] رودر دھیان فاسد خیالات کو کہتے ہیں جو دوسرے جانداروں کے حق میں باعث
ایذا رسانی ہوں۔

[3] نیل لیشیا والا انسان۔ کاہل الوجود۔ کم عقل۔ زناکار۔ ریاکار۔ کم ہمت۔ اور مغرور ہوتا ہے جیسا کہ کہا ہے

आलस्य मंद बद्धच स्त्रीलुब्धस्स पप्रप्प।
कातरस सदा मानी, नीनलेश्याधिकोनरः

[4] کپوت لیشیا والا ہمیشہ غمگین اور خفا رہتا ہے۔ دوسرے کی خرابی میں خوش ہوتا ہے۔ اگر جنگ کا
موقعہ آوے تو اپنی موت مانگتا ہے یعنی پست حوصلہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ کہا ہے۔

शोकाकुलो सदारुष्ट परनिन्दा प्रशंसका।
संग्रामप्रार्थना करोतीह कपोतके
(بقیہ آئندہ)

ہو۔ اُس کو روکنے سے۔ کسی کو حبس بیجا کرنے سے۔ قتل کرنے سے انترائے کرم کا آشرو ہوتا ہے

موہنی کے اسباب عالم باعمل پر عیب لگانے سے۔ دھرم کا پھل ناش کہنے سے۔
درشن موہنی کا آشرو ہوتا ہے۔ پچیس قسم کے کشائے (جذبات) کے بس میں ہو کر فاسد خیالات
و ارادات کے کرنے سے چارتر موہنی کا آشرو ہوتا ہے۔ زاہدان بے ریا و ریاضت کشان خدا
شناس کی عیب جوئی کرنے سے اُن کے زہد و تقوٰی کے بگاڑنے سے۔ ریاکاری کا لباس پہننے
سے۔ کھوٹی تپشیا کرنے سے۔ آپ غصہ و تکبر و ریا و حرص کرنے سے یا دوسروں کے کرانے سے
کشائے بیدنی کا آشرو ہوتا ہے۔ بے فائدہ ہنسی۔ دوسروں کی ہنسی و مخول اُڑانے۔ شہوت
پرستی کا ذکر و اذکار کرنے۔ بیفائدہ باتوں میں تضیع اوقات کرنے سے۔ ہاسیہ بیدنی کا آشرو
ہوتا ہے۔ کھیل تماشوں وغیرہ میں دل لگانے سے رتی بیدنی کا آشرو ہوتا ہے۔ کسی کے عیش
و آرام کے سامان کے بگاڑنے سے۔ خراب آدمیوں کی صحبت میں رہنے سے۔ برے کاموں
میں خوش ہونے سے۔ شوک بیدنی کا آشرو ہوتا ہے۔ دوسروں کو خوف دکھلانے سے بے رحم
ہو کر ایذا پہنچانے سے بھے بیدنی کا آشرو ہوتا ہے۔ برہمن یا چھتری یا ویش یا شودر جنہوں نے
ست دھرم کو اختیار کر لیا ہو۔ اُن کے خاندان یا ذات کے خراب رسم و رواج کی وجہ نفرت کرنے
سے۔ کسی کی بے عزتی کرنے سے جگپا بیدنی کا آشرو ہوتا ہے۔ بہت غصہ کرنے سے بہت
تکبر کرنے۔ حسد کرنے۔ جھوٹ بولنے۔ ریاکار ہونے۔ عیاش ہونے۔ زنا کرنے۔ عورت کا
سانگ بھرنے سے استری بید کا آشرو ہوتا ہے۔ تھوڑا غصہ کرنے۔ ریاکار و عیاش و حریص
و حاسد وغیرہ نہ ہونے۔ صرف اپنی عورت پر صابر رہنے سے پُرش بید کا آشرو ہوتا ہے۔
بے حد غصہ و تکبر و ریا و حرص کرنے سے۔ کسی کے آلہ تناسل کاٹنے سے۔ خلاف وضع فطری
مباشرت کرنے سے۔ زاہد کو تکلیف پہنچانے سے۔ بہت زنا کرنے۔ نفس پرست وغیرہ ہونے
سے جیو مخنث ہوتا ہے۔

آیو کرم کے آشرو کے کارن۔ ضرورت سے زیادہ سامان مہیا کرنے۔ اور دنیا کی

اُس میں بادِج ہونا مدہ سباب تعلیم کا بگاڑ دینا۔ کوئی شخص ترقی علم و ہنر کے واسطے کوشش کر رہا ہو تو اُس کی ہمت توڑ دینا۔ اسکو انترائے کہتے ہیں۔ دھرم شاستروں میں خواہ مخواہ حجت نکالنا اس کو اہنکھات کہتے ہیں۔ اور مندرجہ ذیل باتیں بھی اِس ذیل میں آتی ہیں۔ علماء سے بغض رکھنا۔ کتب مقدسہ کا بے وقت پڑھنا۔ اور اُن میں اعتقاد نہ رکھنا۔ علم سیکھنے میں سستی ظاہر کرنا یا شاستر کی معنی و منشاء کو بیقدری کی نگاہ سے دیکھنا۔ دھرم استھانوں کو بگاڑنا۔ اپنے علم پر تکبر کرنا۔ ناجائز کاموں کی ترغیب دینا۔ عالموں کی بے عزتی کرنا۔ جھوٹ پھیلانا۔ گمراہ کرنے والی و اخلاق بگاڑنے والی کتب شائع و فروخت کرنا۔ کسی کو ایذا پہنچانا۔ وغیرہ وغیرہ

درشنا ورنی کے اسباب دوسروں کی بینائی پر حسد کرنا۔ یا کسی کی بینائی میں ضرر پہنچانا۔ اپنی تیز بینائی پر تکبر کرنا۔ بہت سونا۔ دن میں خواب کرنا۔ سست رہنا۔ بے اعتقاد ہونا۔ واثق الاعتقاد میں نقص نکالنا۔ کھوٹے تیرتھوں کی تعریف کرنا۔ جانداروں کو قتل و ذبح کرنا۔ دوسروں کی غیبت کرنا۔ وغیرہ وغیرہ ◆

انترائے کے اسباب کوئی شخص بخشش یا خیرات کرنا چاہتا ہو۔ یا کرتا ہو تو اُس میں بادِج ہو جانے سے دان انترائے کرم کا آشرو ہوتا ہے۔ کسی شخص کو فائدہ ہوتا ہے اُس میں بادِج ہونے سے لابھ انترائے ہوتا ہے۔ کسی کے عیش و عشرت میں خلل انداز ہونے سے بھوگ و اُپ بھوگ انترائے ہوتا ہے۔ کسی جاندار کی روحانی و جسمانی طاقتوں کے بڑھانے کے ذرایع میں مخل ہونے سے یا اعضائے جسم کاٹنے سے ویرج انترائے ہوتا ہے۔ کسی کے ذرایع تعلیم میں یا اشاعت کتب مقدسہ یا پرانے دھرم استھانوں کی مرمت و تعمیر میں مانع ہونے سے کسی کی عزت ہوتی ہو۔ اُس میں ہرج کرنے سے۔ کسی کے جائز عیش و آرام کے بگاڑنے سے۔ حسد کرنے سے۔ کنجوسی برتنے سے۔ مال و دولت کی بہت خواہش سے۔ دیوتا پر چڑھی ہوئی شے کے لینے سے۔ مال وقف ہضم کرنے سے۔ دھرم میں نقص نکالنے سے۔ عالم باعمل کے قتل سے۔ مورتی کھنڈن کرنے سے۔ کوئی شخص کسی غریب و بیکس کی امداد کرتا

کرشن [illegible] . کسی کرم کا جو ستتی اور انو بھاگ پہلے تھا نئے کرم کے ملنے سے اُس میں زیادتی ہونا (۳) آپ کرشن - کمی ہونا (۴) اسنکرمن संकमण ایک کرم پرکرتی کے کچھ پرمانوؤں کا دوسری پرکرتی میں تبدیل ہو جانا جیسے ساتا بیدنی کا اساتا بیدنی میں تبدیل ہونا - آیو کرم کی جو چار قسمیں ہیں - اُن میں آپس میں تبدیلی واقع نہیں ہوتی (۵) اودے - کرم بندھ کے پیچھے جب تک وہ کرم پھل نہیں دیتا - اس کو "آبادھا کال" کہتے ہیں - آبادھا کال سے پیچھے کرم کی ستتی تک جتنے سمے ہوتے ہیں - اُتنے ہی حصہ کرم پرمانوؤں کے ہو جاتے ہیں - ایسے حصوں کو نکھیک नषेक کہتے ہیں - ایک ایک نکھیک ایک ایک سمے میں اودے آتا ہے - یعنی پھل دیکر زائل ہوتا رہتا ہے (۶) اودیرنا - جو نکھیک ابھی اودے میں نہیں آئے - اُنکو جلد اودے میں لانا (۷) اپشانت اُن کا اودے میں لا کر زائل کر دینا (۸) ندھت नद्धत وہ نکھیک جو ابھی اودے میں نہیں آئے یا اُن کا سنکرمن نہیں ہوا - مگر اُودیرنا ہونے والی ہے (۹) نکانچت निकांचित وہ نکھیک جو ابھی اودے آنے والے یا سنکرمن ہونے والی - یا اُت کرشن آپ کرشن ہونے والی نہیں ہیں - مگر اُن کی اُودیرنا ہو سکتی ہے (۱۰) پاپ ستو सत्व کرموں کا موجود رہنا -

پُن و پاپ پرکرتیاں اب ہم پُن و پاپ پرکرتیوں کی تشریح مختصراً ہدیہ ناظرین کرتے ہیں تاکہ انکو معلوم کر کے ناظرین کو برے افعال سے بچنے اور نیک کے کرنے کی ترغیب ہو -

گیانا ورنی کرم کے اسباب علماء دین کے پند و نصائح کو سنکر اور اُن سے فلسفہ جانکر حسد سے اُن کی تعریف نکرنا - اور خاموش رہنا - اِس کو اصطلاحاً پردوش کہتے ہیں اپنی جانی ہوئی باتوں کو دوسرے کے استفسار پر بھی نہ بتلانا اور کہنا کہ میں نہیں جانتا اس کو اصطلاحاً نینھو निन्हव کہتے ہیں - کسی کو اپنا ہمسر ہونے کے خیال سے شاستر و علم و ہنر نہ سکھلانا - اسکو اصطلاحاً ماتسریہ मात्सर्य کہتے ہیں - کوئی شخص علم سیکھتا ہو -

ایک کا بندھ ہوتا ہے۔ موہنی کرم کی باقی سب اُتر پرکرتیوں اور گیانا ورنی۔ درشنا ورنی اور
انترا ے کی سب پرکرتیوں کا بندھ ایک ہی سمے میں ہوتا ہے۔ نام کرم میں جو اُتر پرکرتی
ایک دوسرے کے برخلاف ہے اُن میں سے ایک ہی قسم کی پرکرتی کا بندھ ہوتا ہے۔
اِس طرح جن جن پرکرتیوں کا ایک سمے میں بندھ ہوتا ہے اُن سب میں کرم پرمانو ایک ہی
سمے میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔ مگر جس حالت میں اور جس گن استھان میں جس پرکرتی کا بندھ
ہو ہی نہیں سکتا۔ اُس میں کرم پُدگل کا بٹوارہ ہی نہیں ہوتا۔ ایک وقت میں جو شے انسان کھاتا
ہے۔ جس طرح اُس کے ذرات سے ہڈی۔ خون۔ مختلف اشیا وغیرہ بن جاتی ہیں۔ ٹھیک اِسی
طرح کرموں کی تقسیم ہوتی ہے۔ اور جس طرح کسی کھائی ہوئی شے کا اثر تھوڑے عرصہ۔ اور کسی
کا زیادہ عرصہ رہتا ہے۔ اسی طرح کرموں کا استھتی بندھ ہے۔ اور جس طرح کسی شے کے
کھانے سے کچھ تکلیف اور کسی کے کھانے سے کچھ فائدہ ہوتا ہے اسی طرح انوبھاگ بندھ
کا حال ہے۔ اور جس طرح کھائی ہوئی شے جسم کے حصوں میں مل جاتی ہے ویسے ہی پردیش
بندھ سمجھنا چاہیئے۔ اور جس طرح بعض اشیا کا کھانا پہلی کھائی ہوئی اشیاء کے اثر میں تبدیلی
پیدا کر دیتا ہے۔ اِسی طرح کرموں میں بھی تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔ مثلاً فرض کرو کہ پہلے ہم نے
ایک ثقیل چیز کھائی۔ اور اُس نے درد پیدا کیا۔ پھر اُس پر کوئی چورن کھا لیا۔ تو اُس نے اُس
درد کو دور کر دیا۔ اِسی طرح کرموں کا بھی حال ہے۔ اور جس طرح بلغم کی زیادتی میں انسان جو شے
کھاتا ہے بلغم بن جاتی ہے۔ اسی طرح ایک خاص کرم کے سخت اثر سے بھی ہوتا ہے۔ غرضیکہ
کرموں کا حال سمجھنے کے لئے کھانا کھانے کی تمثیل کے ہر پہلو پر غور کرنا چاہیئے۔ کرم پرکرتیوں کے
ایک دوسرے میں تبدیل ہونے کو اصطلاحاً سنکرمن विसंयोजन کہتے ہیں۔
یہ تبدیلی مول پرکرتیوں میں نہیں ہوتی صرف اُتر پرکرتیوں میں ہوتی ہے۔ اِس کے متعلق۔ جو
اصطلاحات مقرر ہیں وہ اس طرح پر ہیں۔ (۱) بندھ کرم۔ پدگل کا جیو کے ساتھ ملنا (۲) اُت

ورن۔ اپرست (عدد) اپرست (خراب) دو قسم کی ہیں۔ گویا اس طرح ۱۶۸ پرکرتیاں ہوتی ہیں۔ جن میں سے ۶۸ پن روپ اور ۱۰۰ پاپ روپ ہیں۔ پن روپ پرکرتیوں کی تفصیل اس طرح پر ہے۔

ساتا بیدنی۔ دیو آیو۔ منش آیو۔ تریَنچ آیو۔ اونچ گوتر۔ دیوا گت۔ منش گت۔ پنج اندری جات۔ پانچوں قسم کے شریر۔ تینوں قسم کے انگوپانگ۔ نرمان۔ بندھن کی پانچ اقسام سنگھات کی پانچ اقسام۔ سم چتر سنستھان۔ بجر رشبھ ناراج سنگھنن۔ پرشست سپرش۔ رس۔ گندھ ورن۔ منش گیتانوپوربی۔ دیوگیتانوپوربی۔ اگرو لگھو۔ پرگھات۔ اُچھواس۔ آتاپ۔ اُدیوت۔ پرشست بہایوگت۔ پرتیک۔ ترس۔ شبھ۔ سبھگ۔ سوسور۔ بادر۔ پریاپت۔ استھر۔ آدیہ۔ یش کیرتی۔ تیرتھنکر۔ باقی پرکرتیاں پاپ روپ ہیں۔ اس تفصیل سے معلوم ہوگا کہ گھاتیا کرموں کی ۴۷ اقسام سب کی سب خراب ہیں۔ اگھاتیاں میں پن اور پاپ روپ دونوں شامل ہیں۔ اگرچہ کرموں کا بندھ خواہ وہ پن روپ ہے خواہ پاپ روپ دونوں ہی قسم سنسار بھرمن کا کارن ہے* اس لئے اُن اعمالوں کو جن سے پُن پرکرتی کا بندھ ہوتا ہے۔ اُن عمال پر جن کا نتیجہ پاپ پرکرتی ہے۔ ترجیح دینی واجب ہے۔

من بچن اور کائے کی یوگ (تحریک) سے ایک سمے میں جتنے کرم پرمانو پیدا ہوتے ہیں وہ مندرجہ بالا آٹھوں کرموں میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔ زیادہ حصہ بیدنی میں۔ اُس سے کم موہنی میں۔ اس سے کم گیانا ورنی۔ درشنا ورنی۔ اور انترائے میں۔ اس سے کم نام اور گوتر میں جاتا ہے۔ بیدنی۔ گوتر اور آیو کی اُتر پرکرتیوں میں سے ایک سمے میں ایک پرکرتی کا بندھ ہوتا ہے۔ یعنی بیدنی کی اُتر پرکرتیوں ساتا اور اساتا میں سے ایک وقت میں ایک کا بندھ ہوتا ہے۔ گوتر کرم کی اتر پرکرتیوں اونچ یا نیچ میں سے ایک وقت میں ایک کا بندھ ہوتا ہے۔ آیو کرم کی چار پرکرتیوں میں سے ایک وقت میں ایک کا۔ موہنی کرم میں جو نوکشائے ہیں۔ اُن میں سے تین بید میں سے ایک بید کا رتی۔ ارتی میں سے ایک کا ہاسیہ اور شوک میں سے

* [illegible]

بڑے بڑے اور چیونٹی کے لئے چھوٹے چھوٹے۔ (۷) استھان نرمان جس کی وجہ سے وہ مناسب مقام پر ہوں۔

(۸) ترمنکر جس کی وجہ سے تیرتھنکر کا جسم ملتا ہے یہ جسم دور تناسخ کا خاتمہ کرنے والا ہوتا ہے۔

(۹) پریاپت - مکمل جسم (۱۰) اپریاپت - نامکمل جسم - جس کو پیشتر پورا اور مکمل ہونے کے چھوڑنا پڑتا ہے - جیسے اسقاط حمل میں ہوتا ہے۔

(۱۱) پرتیک - ایسا جسم جس کا تعلق ایک ہی روح سے ہوتا ہے۔

(۱۲) ساوھارن - ایسا جسم جس میں بہت سی روحیں ایک دفعہ ہی پیدا ہوں - ایک دفعہ ہی فوت ہوں - ایک دفعہ ہی سانس وغیرہ لیویں۔

(۱۳) استھاور جس کی وجہ سے روح کو ایک حواسی جسم ملتا ہے۔

(۱۴) ترس جس کی وجہ سے جیو آتما دو حواس سے لیکر پانچ حواس تک جسم پاتا ہے۔

(۱۵) سوکھشم جسم - جسم لطیف جو کسی شے سے نہ رکے یعنی پتھر وغیرہ سب منجمد اشیا میں سے گذر جاوے۔

(۱۶) بادریا ستھول - جسم کثیف - (۱۷) سوسوریہ - خوش الحان -

(۱۸) دوسور - ناخوشگوار آواز - (۱۹) شبھ - جس کی وجہ سے جسم کے خط و خال خوبصورت ہوں

(۲۰) اشبھ - خوبصورت نہ ہوں - (۲۱) ستھر - قابل برداشت سردی و گرمی وغیرہ -

(۲۲) استھر - ناقابل برداشت (۲۳) آدیہ - صاحب عزت -

(۲۴) اناویہ - بے عزت - (۲۵) سوبھگ - خوش قسمت و خوشحال - جس کے دیکھتے ہی محبت پیدا ہو جاوے - (۲۶) دربھگ - کمبخت و بدنصیب کہ باوجود وصفات ہونے کے بھی کسی کو پیارا نہ لگے (۲۷) یش کیرتی - ناموری (۲۸) ایشں کیرتی - بے ناموری -

اس طرح کرم بندھ کی ۱۴۸ پرکرتیاں ہیں جن میں سے ۲۰ یعنی سپرش - رس - گندھ -

---

لہ ورنہ یہ ہر دو قسم نباتات ہی میں ہوتی ہیں۔

انوپوروی کی چار اقسام۔

(۱) نرک گیتا نوپوروی (۲) ترینچ گیتانوپوروی (۳) منش گیتا نوپوروی (۴) دیوگیتا نوپوروی۔

بھایوگت۔ جس کی وجہ سے مندرجہ ذیل دواقسام کی رفتار ہوتی ہے۔

(۱) پرسست بھایوگت۔ خوش رفتار (۲) اپرسست بھایوگت۔ یعنی بدرفتار۔

پنڈ کرمتوں کی ۴۲۔ اقسام حسب ذیل ہیں۔

(۱) اگرگھشووہ۔ کرم پرتی ہے جسکی وجہ سے جسم خواہ ہلکا ہو۔ خواہ بھاری اپنی جگہ پر قائم رہتا ہے

(۲) سواسو سواس۔ جسکی وجہ سے سانس چلتا ہے۔

(۳) اپگھاتک۔ جسکی وجہ سے ایسا جسم ملتا ہے جس کے اعضا ر اپنے ہی لئے باعث ہلاکت ہوتے ہیں۔ جیسے ہرن کی ناف۔ بارہ سنگے کے سینگ۔

(۴) پرگھاتک۔ وہ جسم جس کے اعضار دوسروں کے لئے باعث ہلاکت ہوتے ہیں۔ جیسے عقرب کا نیش۔ شیر کا پنجہ۔

(۵) آتاپ۔ جسکی وجہ سے جسم گرمی پیدا کرنے والا ملتا ہے۔

(۶) اُدیوت۔ چمکدار جسم مثل کرم شب تاب (۷) نرمان کی دو قسمیں۔ پرمان۔ نرمان۔ جسکی وجہ سے اعضائے جسم حسب مناسب قالب چھوٹے و بڑے پیدا ہوں۔ جیسے کہ ہاتھی کے سے لئے

سلہ عمر کے ختم ہونے پر جو جیو پہلے جسم میں موجود رہتے ہوئے باہر پھیلتا ہے۔ اور اس جگہ تک جاتا ہے۔ جہاں اس کو دوسرے جسم میں جانا ہے۔ تو وہاں پہنچکر پہلے جسم کو چھوڑ دیتا ہے اور دوسرے میں سما جاتا ہے ایک شریر سے دوسرے شریر میں اس طرح جانے کو بگرہ گتی کہتے ہیں۔ اس میں تیجس اور کارمان دو شریر رہتے ہیں اور نمونہ ایسا ہی رہتا ہے جیسے کہ پہلے کا تھا۔ اس نمونے کے رہنے کا کارن انوپوروی ہے جب جیو نئے شریر میں سما جاتا ہے۔ تب تیجس اور کارمان شریر نئے شریر کے مطابق ہو جاتے ہیں۔ ایک قالب سے دوسرے قالب میں جانے کے واسطے زیادہ سے زیادہ تین سمے لگتے ہیں ❖

اور تنگ ہوں اور بالائی بڑے اور کشادہ ہوں۔

(۳) کھانک سنستھان جس کی وجہ سے زیریں اعضا مثل سانپ کے پھنی کے بڑے اور بالائی چھوٹے ہوں۔

(۴) بادن سنستھان۔ جس کی وجہ سے ہاتھ اور پاؤں چھوٹے ہوں شکم اور پیشانی بڑے ہوں۔

(۵) کبجک سنستھان۔ جسکی وجہ سے جسم کبڑا ہو۔

(۶) ہنڈک سنستھان۔ جسکی وجہ سے تمام جسم غیر موزوں و نامتناسب و بدنما ہو۔

سپرس جسکی وجہ سے مندرجہ ذیل ۸ قسم کے لمس والا جسم ملتا ہے۔

(۱) مردو۔ نرم و ملائم (۲) کرکس۔ سخت (۳) شیت۔ سرد۔ (۴) اُشن۔ گرم (۵) لگھو۔ ہلکا (۶) گرو۔ بھاری (۷) سنگھن۔ چکنا (۸) رُوکش۔ روکھا۔

رس جسکی وجہ سے مندرجہ ذیل ۵ قسم کے ذائقوں والا جسم ملتا ہے۔

(۱) آمل۔ ترش مثل لیموں (۲) مدھر۔ شیریں مثل گڑ (۳) کٹک۔ تلخ مثل نیم (۴) کشائے۔ کھاری مثل نمک (۵) تکشن۔ چرپرا مثل مرچ۔

نوٹ۔ دیگر ذائقوں کے جسم ان ہی کی ملاوٹ سے بنتے ہیں۔

گندھ۔ جس کی وجہ سے مندرجہ ذیل دو اقسام کی بو والا جسم ملتا ہے۔

(۱) سگندھ۔ خوشبودار (۲) درگندھ۔ بدبودار۔

ورن٭ جسکی وجہ سے مندرجہ ذیل پانچ اقسام کے رنگ والا یا انکی ملاوٹ سے بنے ہوئے دیگر رنگ والا جسم ملتا ہے۔

(۱) کرشن۔ سیاہ مثل بھونرا (۲) نیل۔ نیلا مثل گرڑ (۳) ہرت۔ سبز مثل طوطا۔ (۴) رکت۔ سُرخ مثل بیربہوٹی (۵) شکل۔ سفید مثل بگلا۔

٭ یہ پانچ رنگوں کے نام تتوارتھ سوتر کی سرواسکھ سدھی کرت ٹیکا کے مطابق ہیں۔ ورنہ سنگو اور گومٹ سار میں ہرت کے بجائے پیلا اور پنچاستکائے میں نیل کے بجائے پیلا رنگ لکھا ہے ۔

سنگھات کی پانچ اقسام۔

(۱) اوودارک سنگھات (۲) ویکریک سنگھات (۳) آہارک سنگھات (۴) تیجس سنگھات
(۵) کارمان سنگھات +

سنگھنن* کے چھ اقسام۔

(۱) بجر رشبھ ناراچ سنگھنن वज्र ऋषभ नाराच وہ کرم پرکرتی ہے۔ جس کی
وجہ سے جسم میں استخوان اُن کے پٹھے اور کیلیں مثل ہیرے کے مضبوط ہوں۔

(۲) بجرناراچ سنگھنن۔ جس کی وجہ سے استخوان اور اُن کی کیلیں ہیرے جیسی مضبوط ہوں
مگر پٹھے ایسے مضبوط نہ ہوں۔

(۳) ناراچ۔ ایسے استخوان جن کی کیلیں معمولی ہوں۔ مثل ہیرے کے مضبوط نہ ہوں۔

(۴) اردھ ناراچ۔ یعنے ایسے استخوان جن میں کیلیں ایک طرف ہوں ایک طرف نہ ہوں

(۵) کیلک۔ ایسے استخوان جن کی کیلیں نکلی ہوئی نہ ہوں۔

(۶) اسم پراپتا سپھاٹک۔ جس سے استخوان بذریعہ کیلوں کے جڑے ہوئے نہ ہوں۔
صرف نسیں لپٹی ہوئی ہوں۔ اور باہر کی طرف پوست لپٹا ہوا ہو۔

نوٹ۔ سنگھنن۔ صرف انسان اور حیوان کے ہوتے ہیں بہشتی۔ اور ناری۔ اور ایک
حواسی قالب والوں کے نہیں ہوتی۔

سنستھان کی چھ اقسام۔

(۱) سم چتر سنستھان۔ وہ کرم پرکرتی ہے جس کی وجہ سے اعضائے جسم نہایت موزوں
ومتناسب ہوں۔

(۲) نیگرودھ پری منڈل سنستھان۔ جس کی وجہ سے مثل بڑ کے درخت کے زیریں اعضا چھوٹے

---

* جسم کی ہڈیوں کو سنگھنن۔ نسوں اور پٹھوں کو رشبھ یا برشبھ اور کیلوں کو ناراچ کہتے ہیں۔

(۴) تیجس[1]۔ برقی جسم۔ جس کے ذریعے کمال یافتہ درویش رحم یا غصہ کر کے کسی شخص کو فائدہ یا نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ بعض صاحب کمال جو مریض کو اپنا ہاتھ لگا کر اچھا کر دیتے ہیں انکے ہاتھوں سے یہ تیجس جسم ہی نکلتا ہے۔ برہمن لوگ اس ہی کو برہم تیج کہتے ہیں۔

(۵) کارمان۔ لطیف جسم جس میں افعال روح کو گھیرے رہتے ہیں۔

نوٹ۔ مندرجہ بالا پانچوں شریروں میں سے روح کے ساتھ ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ چار اور کم سے کم دو شریر ہوتے ہیں۔ انسان وحیوان مطلق و نباتات۔ جمادات کے اوراک وتیجس وکارمان اور بہشتی فرشتوں اور دوزخیوں کے ویکریک وتیجس وکارمان تین شریر ہوتے ہیں۔ جب منی کی پیشانی سے آہارک شریر نکلتا ہے تو اس تھوڑے سے وقت میں چار شریر ہو جاتے ہیں۔ اور جب روح ایک قالب سے دوسرے قالب میں جاتی ہے تو اس کے درمیانی وقت میں جو زیادہ سے زیادہ تین سے (لمحہ) ہوتا ہے۔ اس کے صرف تیجس اور کارمان دو شریر ہوتے ہیں۔ یہ دو شریر نجات ابدی تک روح کے ساتھ رہتے ہیں۔ نجات کی حالت میں روح کا کوئی جسم نہیں ہوتا۔

انگوپانگ کی تین اقسام

(۱) اودارک انگوپانگ (۲) ویکریک انگوپانگ (۳) آہارک انگوپانگ۔

بندھن کی پانچ اقسام۔

(۱) اودارک بندھن (۲) ویکریک بندھن (۳) آہارک بندھن (۴) تیجس بندھن۔ (۵) کارمان بندھن۔

---

[1] علم ٹیلیگراف تار والا و بلا تار والا اسکی ہی تشریح ہے۔

نوٹ نمبر ۲۔ سر اور چھاتی۔ چوتڑ۔ پیٹھ۔ دو ہاتھ۔ دو پاؤں ان آٹھ کو انگ کہتے ہیں۔ ناک، انگلی وغیرہ۔ جو انگوں میں سے نکلے ہوئے ہیں انگوپانگ بولتے ہیں۔ اور جو اپانگوں میں سے نکلے وہ انگ وپانگ کہلاتے ہیں۔ جیسے ناخن۔ یہاں ان سب سے مراد ہے۔

(۵) پانچ اندری جس میں قوتِ لامسہ۔ وذائقہ وشامہ۔ وباصرہ۔ وسامعہ۔ ہوتی ہے جیسے انسان۔ ہاتھی وگھوڑا +

نوٹ۔ قسم مندرجہ بالا لغایت ۵ کو ترس (त्रस) یا جنگم یا جاندار متحرک کہتے ہیں۔ چار اندری تک کے جاندار کے من نہیں ہوتا۔ پانچ اندری من والے بھی ہوتے ہیں جن کو سینی کہتے ہیں۔ جیسے انسان۔ دیو۔ نارکی۔ گھوڑا۔ گائے وغیرہ۔ اور بدون من کے بھی ہوتے ہیں جو "اسینی" کہلاتے ہیں۔ جیسے ایک قسم کے طوطے وغیرہ جو گھونسلا نہیں بناتے۔ سینی کو "سنگی" اور اسینی کو "اسنگی" بھی بولتے ہیں۔

شریر کی پانچ اقسام۔

(۱) دوارک۔ ہاڑ۔ ماس۔ لہو۔ نس۔ والا جسم جس کی دو اقسام ہیں (ا) سمورچھن یعنے بلا مباشرت پیدا ہوا ہوا — جیسے کیچوا وغیرہ (ب) گربھج یعنے مباشرت سے پیدا ہوا ہوا۔ انکی بھی تین اقسام ہیں (۱) انڈج یعنے انڈے سے پیدا ہوا ہوا جیسے بطخ۔ ومرغ وغیرہ (۲) جیج۔ جو جھلی سے پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے گائے۔ بھینس وغیرہ (۳) پوتج۔ جن کے جھلی یا انڈے جیسا خول کچھ نہیں ہوتا۔ اور جو پیدا ہوتے ہی چلنے پھرنے لگ جاتے ہیں جیسے شیر وغیرہ۔

(۲) ویکریک جیسے فرشتوں اور دوزخیوں کا جسم لطیف۔ جس کو وہ اپنی مرضی سے چھوٹا یا بڑا بنا سکتے ہیں۔

(۳) آہارک[۲] وہ جسم لطیف جو چھٹے گن استھان والے منیوں کی پیشانی سے نکل کر بعض وقت کسی مسئلہ فلوسوفی کے متعلق کسی کیولی (ہمہ داں) کے پاس دلی شکوک رفع کرنے کے لئے جاتا ہے۔

---

[۱] اسکی تشریح علم حیوانات ہے۔

[۲] مسمریزم اس کے سامنے کچھ بھی نہیں۔

(۲) جوتشی[3] یعنے اجرام فلکی آفتاب و ماہتاب و سیارات و ستارگان و نچھتر میں رہنے والے (۳) ونیتر یعنے بھوت و پریت، وغیرہ جنات (۴) بھون باشی یعنے بھوانی و چنڈی وغیرہ

(۲) منش گت یعنی انسانی قالب -

(۳) ترتیج گت یعنے قالب حیوانی و نباتاتی و جماداتی -

(۴) نرک گت - یعنی قالب دوزخی -

اندریاجات کی ۵ اقسام -

(۱) ایک اندری یعنے یکحواسی قالب - خاک - باد - آب - آتش - نباتات - ان میں صرف ایک قوت لامسہ ہوتی ہے - ان کو ستھاور یعنے جاندارانِ غیر متحرک - کہتے ہیں - کیونکہ ان میں خود بخود حرکت کرنے کی قوت نہیں ہوتی -

یہ بھی دو قسم کے ہوتے ہیں - ایک بادر یا کثیف - اور دوسرے سوکھشم یا لطیف نباتات میں جان ہونا منوسمرتی میں بھی مانا ہے - دیکھو منوسمرتی ادھیاے اول - شلوک ۴۹ جمادات میں جان کا ہونا حال ہی میں ڈاکٹر بوس نے ثابت کردیا ہے - آریہ سماج نباتات وجمادات میں جان نہیں مانتی - (دیکھو کلیات آریہ مسافر مطبوعہ سنہ ۱۹۰۴ء صفحہ ۲۰۰ یہ انکی نادانی ہو

(۲) دو اندری - جن میں قوتِ لامسہ وذائقہ ہوتی ہے - جیسے لٹ وغیرہ -

(۳) تین اندری جن میں قوتِ لامسہ وذائقہ وشامہ ہوتی ہے جیسے چیونٹی - جوں شرشری - ڈھورا کھٹمل - بھونگے -

(۴) چار اندری - جن میں قوتِ لامسہ وذائقہ وشامہ وباصرہ ہوتی ہے - جیسے بھونرا و مکھی - بچھو - ڈانس - وغیرہ +

(بقیہ صفحہ ۱۳۷) . دیوگتی - اور نرک گتی کو ہندوؤں نے بھی مانا ہے - دیکھو منوسمرتی -

[3] انکی تشریح کا نام علم ہیئت و علم جوتش ہے -

(بے وقت موت) بھی مانی ہے (۱) بہت خوشی اور رنج سے (۲) ہتھیار سے (۳) زیادہ کھانے اور زیادہ بھوکا رہنے سے (۴) اعضائے رئیسہ میں سخت تکلیف ہونے سے (۵) اوپر سے گرنے یا کنوئیں وغیرہ میں ڈوبنے سے (۶) زہر کھانے یا زہردار جانور کے کاٹنے سے (۷) سانس رکنے اور گلا گھٹنے سے۔ اکال مرتو سورگ اور نرک میں نہیں ہے۔ اکال مرتو کی تمثیل ایسی سمجھنی چاہیئے جیسے کہ چراغ باوجود تیل اور بتی کے موجود ہونے کے یک لخت ہوا کے جھونکے سے بجھ جاتا ہے۔

بیدنی کے دو اقسام ہیں (۱) ساتا بیدنی وہ کرم پرکرتی ہے جس سے عیش و عشرت کے سامان بہم پہنچتے ہیں (۲) اساتا بیدنی جس سے دکھ و تکالیف کا سامنا ہوتا ہے۔

گوتر کے دو اقسام (۱) اوچ گوتر وہ کرم پرکرتی ہے جس کی وجہ سے روح دیو و منش کی اعلیٰ نسل میں پیدا ہوتی ہے۔

(۲) نیچ گوتر جس سے انسان کا ادنیٰ نسل (شودر) یا حیوانات مطلق و نباتات و جمادات کے قالب میں جنم ہوتا ہے۔

نام کرم کی ۹۳ پرکرتیوں میں سے ۶۵ پنڈ اور ۲۸ اپنڈ کہلاتی ہیں۔

پنڈ پرکرتیاں اس طرح پر ہیں۔

۱-۲گت = قالب ۴ (ب) اندری یا جات = حواس ۵ (ج) شریر = جسم ۵ (د) انگوپانگ = اعضائے جسم ۳ (ح) بندھن = نسیں ۵ (و) سنگھات = گوشت و پوست ۵ (ز) سنگھنن = استخوان کے پرزوں کی مضبوطی ۶ (ح) سنستھان = قد و قامت ۶ (ط) سپرس = لمس ۸ (ی) رس = ذائقہ ۵ (ک) گندھ = بو ۲ (ل) ورن = رنگ ۵ (م) انوپوروی = وقفہ نقل قالب ۴ (ن) بہایوگت = قسم حرکت ۲- میزان ۶۵ +

گت کی چار اقسام یہ ہیں۔

(۱) دیوگت جس کی چار قسمیں ہیں (۱) کلپ باسی یعنے جنتی فرشتے۔

٭ گت کے اصلی معنے پانے والے جسم کی طرف حرکت کرنے کے ہیں۔ لیکن اصطلاح میں قالب کو کہتے ہیں (بقیہ آئندہ)

(۲۱) رتی موہنیا - رتی عیش کے سامان مثل مال و دولت زن و فرزند وغیرہ سے اُلفت -

(۲۲) آرتی - نفرت (۲۳) شوک - رنج و فکر (۲۴) بھئے - خوف (۲۵) جگپسا - کراہیت

(۲۶) پرش وید - خواہش نرینہ -

(۲۷) استری وید - خواہش مادینہ -

(۲۸) نپنسک وید - خواہش مخنثانہ یعنی نر و مادہ ہر دو سے مباشرت کرنے کی خواہش ہوتی ہے -

نوٹ - اقسام مندرجہ ۲۰ لغایت ۲۸ "نو کشائے ویدنی" کہلاتی ہیں۔ ... روح کو درجہ استغراق میں کم حارج ہیں - موہنی کرم کی ۲۵ - اقسام مندرجہ ۴ لغایت ۲۸ چاریتر موہنی کے نام سے موسوم ہیں - کیونکہ یہ روح کو ... اوقت العمل ... ہونے دیتے۔ ... پار گھاتیا کرموں کی ۴۷ - اقسام میں سے گیان آورنی کی ایک کیول گیان آورنی ... درشن آورنی کی نو میں سے آخری چھ اور موہنی کی ۲۸ میں سے تیسری (سمیکت پرکرت متھیات) چھوڑ کر اول سے پندرھویں تک ۱۴ کل ۲۰ سرو گھاتیا کہلاتی ہیں - کیونکہ انہوں نے روحانی طاقتوں کو بالکل زائل کر رکھا ہے اور باقی ۲۶ ویش گھاتیاں کہلاتی ہیں - کیونکہ انکی طاقت محدود ہوتی ہے -

آیو (عمر) کی چار اقسام حسب ذیل ہیں -

(۱) دیو آیو جس سے بہشتی قالب ایک مدت محدود کے لئے ملتا ہے -

(۲) منش آیو جس سے جسم انسانی " " "

(۳) ترینچ آیو جس سے حیوانات مطلق و نباتات و جمادات کے قالب میں ایک مدت معینہ کے لئے رہنا ہوتا ہے -

(۴) نرک آیو - جس سے ایک خاص میعاد کے لئے دوزخ میں رہنا پڑتا ہے -

ویسے تو ہر جیو اپنی آیو طبعی عمر کو پوری کر کے مرتا ہے - لیکن ان سات ذریعوں سے اکال مرتو

ہوتا ہے۔

(۱۵) سنجولن مایا۔ فریب مثل لگاسے کے سینگ کے جو بہت ہی کم پیدا ہوتا ہے۔

(۱۶) اننتانو بندھی لوبھ۔ وہ کرم پرکرتی ہے جس کی وجہ سے جیو آتما اعلیٰ درجہ کی طمع کرتا ہو مثل قرمزی رنگ کے۔ جو کبھی پھیکا نہیں پڑتا (۱۷) اپرتیاکھان لوبھ۔ طمع مثل مجیٹھ کے رنگ کے جو عرصہ دراز کے بعد چھوٹتا ہے (۱۸) پرتیاکھان لوبھ۔ طمع مثل کسوم کے رنگ کے جو عرصہ قلیل میں جاتا رہتا ہے (۱۹) سنجولن لوبھ۔ طمع مثل ہلدی کے رنگ کے جو فوراً پھیکا پڑ جاتا ہے۔

نوٹ۔ اقسام مندرجہ ۴ لغایت ۱۹ کو کشائے (جذبات) کی چار چوکڑی اور ۱۶ کشائے بیدنی کہتے ہیں۔ اور یہ روح کو سمیک چارتر یعنے دل و حواس پر قابو پانے کا عمل نہیں کرنے دیتے اور حصول درجہ استغراق میں سخت حارج ہوتے ہیں۔ درشن موہنی کی ہر سہ اقسام مندرجہ ۱ لغایت ۳۔ اور اننتانو بندھی کشائے کی چوکڑی مندرجہ ۴ و ۸ و ۱۲ و ۱۶۔ جب تک رہتی ہے۔ آتما کو سمیک درشٹی یعنے واثق الاعتقاد نہیں ہونے دیتی۔ اور ایسے ایسے ناجائز افعال کراتی ہے جس کی وجہ سے نرک گتی (دوزخ) ملتی ہے۔ اپرتیاکھان کشائے کی چوکڑی۔ مندرجہ ۵ و ۹ و ۱۳ و ۱۷ روح کو شراوک کے برت یعنے نہیں دیتی۔ اور ایسے بد افعال سرزد کراتی ہے جس سے ترینچ گت (قالب حیوانی) ملتی ہے۔ پرتیاکھان کی چوکڑی (۶ و ۱۰ و ۱۴ و ۱۸) والی روح کو منی کا دھرم یعنے نفس پر قابو پانا اور تارک الدنیا ہونا ناممکن بناتی ہے اور وہ ایسے افعال کراتی ہے جس سے منش جنم (قالب انسانی) نہیں ملتا ہے۔

سنجولن کشائے کی چوکڑی (مندرجہ ۷ و ۱۱ و ۱۵ و ۱۹) والی۔ روح یتھاکھیات چارتر نہیں دھارن کرسکتی۔ سورگ (بہشت) میں جاتی ہے۔ مگر جب تک یہ چوکڑی رہتی ہے۔ کیول گیان (علم کل) حاصل نہیں کرسکتی۔

(۲۰) ہاسیہ وہ کرم پرکرتی ہے جس کی وجہ سے روح کو ہنسی آتی ہے۔

(۳) سمیکت پرکرت متیات - جس سے صادق الاعتقادی کسی قدر کثافت کے ساتھ ہوتی ہے - مگر کامل نہیں ہوتی -

نوٹ - متذکرہ بالا ہرسہ اقسام کو درشن موہنی کہتے ہیں - کیونکہ انکی موجودگی میں روح واثق وصادق الاعتقاد نہیں ہوتی -

(۴) اننتا نوبندھی - کرودھ وہ کرم پرکرتی ہے - جس کی وجہ سے جیو آتما کو اعلیٰ درجہ کا غصہ آتا ہے اور مثل پتھر کی لکیر کے کبھی دور نہیں ہوتا -

(۵) اپرتیاکھان کرودھا اوپر لے درجہ سے کم غصہ مثل ہل کی لکیر کے جو بہت عرصہ میں دُور ہوتی ہے -

(۶) پرتیاکھان کرودھ - اوپر والے درجے سے کم غصہ مثل ریت کی لکیر کے جو عرصۂ قلیل میں مٹ جاتی ہے -

(۷) سنجولن کرودھ - جس کی وجہ سے غصہ آتا ہے - مگر مثل پانی کی لکیر کے فوراً دور ہو جاتا ہے

(۸) اننتا نوبندھی مان - جس کی وجہ سے روح کو اعلیٰ درجہ کا غرور مثل ستون سنگی ہوتا ہے جو کبھی خم نہیں کھاتا -

(۹) اپرتیاکھان مان - غرور مثل ستون استخوانی - جو عرصۂ دراز میں خم کھاتا ہے -

(۱۰) پرتیاکھان مان غرور مثل ستون چوبی - جو عرصہ قلیل میں خم کھا جاتا ہے -

(۱۱) سنجولن مان - غرور مثل ستون بید جو فوراً خم کھا جاتا ہے -

(۱۲) اننتا نوبندھی مایا - فریب درجہ اعلیٰ مثل بانس کی جڑ - یا بارہ سنگے کے سینگ کے جو پیچ در پیچ ہوتا ہے -

(۱۳) اپرتیاکھان مایا - فریب مثل مینڈھے کے سینگ کے جو پہلے درجہ کے لحاظ سے کم پیچدار ہوتا ہے

(۱۴) پرتیاکھان مایا - فریب مثل ہرن کے سینگ کے جو پہلے درجے کے لحاظ سے کم پیچدار

(۷) پرچلا اندرا جسکی وجہ سے بیٹھے ہوئے بھی نیند کی خاری آتی ہے۔

(۸) پرچلا پرچلا جس کی وجہ سے زور سے گہری خاری یعنی خاری پر خاری آتی ہے۔

(۹) ستیان گرودھی جس کے سبب حالت خواب میں کچھ کام کر لیا جاوے اور جاگنے پر یاد نہ رہے اسکو انگریزی میں سوم نیمبل ازم somnambulism کہتے ہیں۔

انترائے کی ۵۔اقسام (۱) دان انترائے جس سے روح کی خیرات دینے کی آرزو پوری نہیں ہوتی۔یعنی جس کی وجہ سے خیرات کرنا چاہے مگر نہ کر سکے۔

(۲) لابھ انترائے جس سے اشیائے مطلوبہ حاصل نہیں ہوتیں۔اور جہاں سے فائدہ کی امید ہو۔پوری نہیں ہوتی۔

(۳) بھوگ انترائے جس سے دنیاوی عیش از قسم اکل و شرب وغیرہ حاصل نہیں ہو سکتے اور باوجود سامان عیش کی موجودگی کے ان سے حظ نہیں اٹھایا جا سکتا۔

(۴) اُپ بھوگ انترائے جس کی وجہ سے عیش از قسم زن و زر و پارچہ وغیرہ باوجود میسر آنے کے بھی بھوگے نہیں جا سکتے۔

(۵) ویرج انترائے جس کی وجہ سے پست ہمتی او کمزوری ہوتی ہے۔اور جس کام کے کرنے کا ارادہ کیا جاوے۔پورا نہیں ہوتا ؂

موہنی کی ۲۸۔اقسام (۱) متھیات۔جس کی وجہ سے روح ضعیف الاعتقاد ہوتی ہے یا یوں کہو کہ جس سبب سے روح کو سمیکت (صادق الاعتقادی) بالکل نہیں ہوتی۔

(۲) مسر متھیات جس کے سبب روح کو عرصۂ قلیل کے لئے تھوڑی سی صادق الاعتقادی ہو جاتی ہے ؂

---

*نوٹ بھوگ اور اُپ بھوگ میں فرق ہے۔ بھوگ اُس کو کہتے ہیں جس سے صرف ایک دفعہ حظ اُٹھایا جاوے اور جسکو صرف ایک بار استعمال کیا جائے۔جیسے حلوا۔پوری۔مٹھائی وغیرہ۔اور اُپ بھوگ وہ ہوتا ہے جو بار بار بھوگا جا سکے۔جیسے زن و پارچہ وغیرہ ؂

(۳) اودھ گیاناورنی جو روح کو اودھ گیان (وہ علم جس کی وجہ سے اپنے یا دیگر جانداروں کے چند جنم سابقہ وغیرہ دیگر امور متعلقہ کا حال ایک خاص حد تک معلوم ہوجاتا ہے) نہیں ہونے دیتی +

(۴) من پریہ گیاناورنی جو روح کو من پریہ گیان (وہ علم جس کے ذریعہ سے دوسروں کے دلی خیالات معلوم ہوجاتے ہیں) ہونے نہیں دیتی +

(۵) کیول گیاناورنی۔ جو روح کو کیول گیان یعنے ہمہ دان ہونے سے روکتی ہے اسکے دور ہونے سے انسان سراپا علم ہوجاتا ہے۔ اور پھر سلسلۂ تناسخ میں نہیں پھنستا اور درجہ سکل پرماتما پر پہنچ جاتا ہے +

درشناورنی کے ۹ اقسام (۱) چکشو درشناورنی۔ جو روح کی قوت باصرہ کو روکتی ہے۔

(۲) اچکشو درشناورنی جو روح کی قوت باصرہ کے علاوہ دیگر حواس (سامعہ۔ لامسہ۔ ذائقہ۔ شامہ) میں خلل انداز ہوتی ہے۔

(۳) اودھ درشناورنی۔ اس باطنی بصارت کو روکتی ہے جو ایک محدود فاصلہ یا زمانہ تک اپنا کام کرسکتی ہے۔

(۴) کیول درشناورنی جو روح کی قوت ہمہ بینی کو ڈھانپتی ہے +

(۵) ندرا جس کی وجہ سے نیند آتی ہے۔

(۶) ندرا ندرا۔ جس کی وجہ سے خواب میں بےہوشی طاری ہوتی ہے۔

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۳۱) (۱) شرت گیان ... میں قوت ممیزہ اور متخیلہ کے شامل کرنے سے مفصل اور واضح علم ہوتا ہے مثلاً کان سے گانے کی آواز سننا مت گیان ہے اور اس کو سنکر یہ جاننا کہ یہ مالکوس یا بھیری راگ ہے شرت گیان ہے +

عمل میں لانے نہیں دیتی - اسکی پانچ اقسام ہیں

(۴) موہنی جو روح کو سرورِ کل حاصل نہیں ہونے دیتی - اور دنیا کے اسباب زن و فرزند وغیرہ کی الفت میں گرفتار کرکے حظ روحانی نہیں اُٹھانے دیتی اسکی ۲۸ - اقسام ہیں

نوٹ مندرجہ بالا چار اقسام گھاتیا کہلاتی ہیں - کیونکہ انہوں نے روح کی چار ذاتی صفات کو روک رکھا ہے -

(۵) آیو وہ کرم پرکرتی ہے جو روح کو کسی خاص جسم میں ایک خاص مدت کے لئے مقید رکھتی ہے - اسکی چار اقسام ہیں -

(۶) بیدنی جو روح کے لئے دنیوی آرام و تکلیف کے سامان بہم پہنچاتی ہے اِس کی دو اقسام ہیں -

(۷) گوتر جس کے سبب روح کی پیدایش ادنیٰ و اعلیٰ نسل و خاندان میں ہوتی ہے اسکی دو اقسام ہیں -

(۸) نام جس کی وجہ سے کسی قالب کہ جس میں روح جاتی ہے اعضا رو قد و قامت وغیرہ بنتے ہیں - اس کی ۹۳ - اقسام ہیں -

نوٹ - اقسام مندرجہ نمبر ۵ لغایت ۸ - اگھاتیا کہلاتی ہیں - کیونکہ یہ روح کی ذاتی صفات کو کچھ نقصان نہیں پہنچاتی -

اب گیاورنی کے ۵ - اقسام یہ ہیں

(۱) متی گیاورنی وہ کرم پرکرتی ہے جو روح کو مت گیان یعنے وہ علم جو حواس خمسہ اور دل کے ذریعے سے ہوتا ہے نہیں ہونے دیتی - اور جسکی وجہ سے جملہ جانداروں کے قوار و حواس میں کمی و بیشی ہے -

(۲) شرت گیاورنی جو روح کو شرت گیان (وہ علم جو حواس و دل کے ذریعے سے حاصل ہوئے ہوئے علم میں قوتِ متمیزہ و متخیلہ کے شامل کرنے سے ہوتا ہے) ہونے نہیں دیتی اور جسکی وجہ سے فرداً فرداً ہر انسان و حیوان کی عقل و متمیزہ وغیرہ میں کمی و بیشی ہے -

* مت اور شرت گیان میں یہ فرق ہے کہ مت گیان تو حواس کے ذریعے سے ہوا ہوا محض علم ہوتا ہو (بقیہ آیندہ)

جاتی ہے اور اُس سے کچھ نقصان نہیں ہوتا۔ من بچن کائے کی تحریک میں کشایوں کے شامل
ہونے سے سنگتی اور انوبھاگ ہوتا ہے۔ کشائے کے ساتھ جو یوگ ہوتا ہے اُس کو "لیشیا"
کہتے ہیں۔ لیشیا کی چھ قسمیں ہیں جن کو شکل، پدم۔ پیت۔ کپوت۔ نیل۔ اور کرشن۔ رنگوں
سے تشبیہ دی گئی ہے۔ کرم کا بندھ ان ہی "لیشیا" سے ہلکا یا بھاری ہوتا ہے۔ یعنی اگر کشائے
بہت گہری ہونگی تو کرم بندھ سخت پڑ گیا۔ اور عرصہ دراز تک قائم رہے گا۔ اگر کشائے ہلکی ہونگی
تو کرم بندھ بھی ہلکا ہوگا۔ اور تھوڑے عرصہ تک قائم رہے گا۔ من۔ بچن۔ اور کائے کی کریا
(تحریک) تین طرح کی ہوتی ہے جس کو سمرنبھ۔ سمارنبھ۔ اور آرنبھ کہتے ہیں۔ سمرنبھ کسی فعل
کے کرنے کے ارادہ کو کہتے ہیں۔ سمارنبھ اُس کے اسباب اکٹھا کرنے کا نام ہے۔ اور
آرنبھ کارروائی کے شروع کر دینے کو کہتے ہیں۔ پھر اسکی بھی تین اقسام ہیں "کرت" کسی
فعل کو خود کرنا "کارت" کسی دوسرے سے کرانا اور "انومودنا" کرتے ہوئے کو بھلا جاننا۔

کرم پرکرتی

اب پرکرتی بندھ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جب انسان کوئی خوراک کھاتا ہے تو اس کے
ذرات سے ہڈی۔ خون۔ ماس۔ ویرج۔ پسینہ۔ پیشاب۔ اور پاخانہ وغیرہ بن جاتے ہیں اور
پھر انکی تقسیم سر کی ہڈی۔ پاؤں کی ہڈی۔ وغیرہ حصوں اور آنکھ۔ کان۔ ناک۔ دل وغیرہ عضار
میں ہوتی ہے۔ اسی طرح یوگوں اور کشایوں کے ذریعے کشش کئے ہوئے کرم۔ پرمانوؤں
کا بٹوارہ۔ مختلف قسم کا پرکرتی بندھ کرتا ہے۔ کرم پرکرتی کی جین آچاریوں نے آٹھ بڑی قسمیں اور
اُن کے ۱۴۸ بھید کئے ہیں ۸ بڑی قسموں کو "مول پرکرتی" اور اُن کے ۱۴۸ بھیدوں کو "اُتر
پرکرتی" کہتے ہیں۔ تفصیل اس طرح پر ہے۔

(۱) گیان آورنی۔ یعنی وہ کرم پرکرتی جو روح کی طاقت علم و گیان کو روکتی اور ڈھکتی ہے۔
اسکی پانچ اقسام ہیں۔

(۲) درشنا ورنی جو روح کی طاقت علم بینی کو ڈھکتی ہے اسکی نو اقسام ہیں۔

(۳) انترائے۔ جو روح کی صفت طاقت کل کو روکتی ہے۔ اور اسکو اپنی طاقتیں بہ آزادی

دل بجانب صدق وکذب ہردو (۴) انو بھے منو یوگ (تحریک دل نہ بجانب صدق و نہ بجانب کذب (۵) ست بچن یوگ۔ تحریک زبان بجانب صدق (۶) است بچن یوگ۔ تحریک زبان بجانب کذب (۷) ابھے بچن یوگ۔ تحریک زبان بجانب صدق وکذب ہردو (۸) انو بھے بچن یوگ۔ تحریک زبان نہ بجانب صدق نہ بجانب کذب (۹) اودارک کائے یوگ۔ تحریک اجسام اودارک (۱۰) اودارک شرکائے یوگ۔ تحریک اجسام اودارک باشتراک دیگرے (۱۱) ویکریک کائے یوگ۔ تحریک اجسام ویکریک (۱۲) ویکریک مسرکائے یوگ۔ تحریک اجسام ویکریک باشتراک دیگرے (۱۳) آہارک کائے یوگ۔ تحریک اجسام آہارک (۱۴) آہارک مسرکائے یوگ۔ تحریک اجسام آہارک باشتراک دیگرے (۱۵) کارمان کائے یوگ۔ تحریک اجسام کارمان۔ اِس طرح آشرو کا بیان ختم ہوا۔

کرم بندھ آشرو سے جو بندھ پڑتا ہے وہ دو قسم کا ہے ایک بھاؤ بندھ یعنے وہ وکیا بھاؤ (خیالات وجذبات کا ذہن) جس سے کرم آتما سے بندھتا ہے۔ دوسرے دربیہ بندھ یعنے آتما اور کرم کے پردیشوں کا دودھ اور پانی کی طرح مخلوط ہوجانا۔ دربیہ بندھ کی چار اقسام ہیں۔ پرکرتی بندھ ستھتی بندھ۔ انوبھاگ بندھ۔ اور پردیش بندھ۔ کرم جس سبھاؤ والے ہوتے ہوتا ہے۔ اُس کو پرکرتی کہتے ہیں۔ جتنے وقت تک کرم آتما کے ساتھ رہتا ہے اُس کو "ستھتی" کہتے ہیں۔ کرم کی ستھتی (عمر) کشائے کے کم وبیش ہونے پر منحصر ہے۔ ہلکا یا بھاری۔ اچھا یا برا جیسا کرم کا پھل ہوتا ہے اُسکو "انوبھاگ" کہتے ہیں جیسے کسی چیز کے کھانے سے سر میں درد ہوتا ہے۔ کسی کے کھانے سے پیٹ میں۔ اِسی طرح بعض کرم کا پھل نرک ہوتا ہے۔ بعض کا سورگ۔ آتما و کرم کے پردیشوں کے مخلوط ہونے کو "پردیش بندھ" کہتے ہیں۔ من بچن کائے کے یوگوں سے پرکرتی اور پردیش بندھ ہوتا ہے۔ اور کشایوں سے ستھتی اور انوبھاگ بندھ یعنے من بچن کائے میں تحریک پیدا ہونے سے آتما میں بھی جو تمام شریر کے اندر پھیلی ہے تحریک پیدا ہوجاتی ہے۔ اور جیسی وہ تحریک ہوتی ہے ویسی ہی اسکی پرکرتی ہوتی ہے۔ اور وہ کرم آتما کے ساتھ مخلوط ہوجاتا ہے۔ لیکن اگر اُس تحریک میں کشائے (جذبات وخواہشات) نہ ہو تو تحریک فوراً زائل ہو

تختہ جیسا کسی نے چھاج جیسا وغیرہ وغیرہ بتلایا تھا۔

(۲) وپریت (اعتقاد اختلافی) حقیقت کے بالکل برخلاف اعتقاد رکھنا۔ مثلاً پشوگیہ میں دھرم ماننا

(۳) سنشے (اعتقاد مشتبہ) کسی بات کو جاننا تو مگر اس میں شبہہ رکھنا۔ مثلاً یہ خیال رکھنا کہ سمیک درشن۔ گیان چارتر۔ نہ معلوم موکش مارگ ہے یا نہیں۔ اعتقاد میں پختگی کی بڑی ضرورت ہے اس ہی لئے "سنشے" کو متیمات کہا ہے۔

(۴) بی سنے (विनय) اعتقاد غیر امتیازی یعنی سچے جھوٹے میں امتیز نہ کرنا۔ اور کہنا کہ سب ہی منزل مقصود کے رستے ہیں۔

(۵) اگیان (اعتقاد جاہلانہ) لاعلم رہنا اور دہرم کرم وغیرہ سب باتوں سے لاعلم رہنے کو ہی اچھا جاننا۔

ابرت کی پانچ اقسام۔ ہنسا۔ جھوٹ۔ چوری۔ زنا۔ اور پرگرہ (ہوس) ہیں۔ بعض جگہ ابرت کے بارہ اقسام بیان کئے گئے ہیں۔ وہ پانچوں اندریوں کے وشئے بھوگ۔ من کا قابو میں نہ رکھنا اور چھ قسم (ستھاور اور ایک ترس) کے جیوؤں کو ایذا پہنچانا ہے۔

پرماد کی ۱۵۔ اقسام۔ چار بکتھا (استری کتھا۔ بھوجن کتھا۔ چور کتھا۔ راج کتھا) چار کشائے (کرودھ۔ مان۔ مایا۔ لوبھ) پانچ اندری وشئے۔ یعنی آنکھ۔ ناک۔ کان۔ زبان۔ اور جسم۔ حواس خمسہ کی خواہشات۔ راگ۔ محبت یا شوق۔ اور نندرا یا نیند ہیں۔ سوتیا سبرجین آورش کے مطابق۔ راگ کے بجائے مد یعنے نشے کا استعمال پرماد میں لیا گیا ہے۔ یہ پندرہ باتیں ایسی ہیں۔ جن میں لگ کر انسان کو دہرم کی طرف سے لاپرواہی ہو جاتی ہے اور اس کا دل ان ہی باتوں میں لگا رہتا ہے کشائے کی جو ۲۵۔ اقسام بیان کی جاتی ہیں انکی تفصیل صفحہ ۱۱۹ پر درج ہے۔

یوگ تین ہیں۔ من یوگ (تحریک دل) بچن یوگ (تحریک زبان) کائے یوگ (تحریک جسم) ہم انکی زیادہ تشریح کرنے سے بچکر کے جو ۱۵۔ اقسام ہوتے ہیں وہ اس طرح پر ہیں (۱) ستیا منو یوگ (تحریک دل بطرف صدق (۲) استیہ منو یوگ (تحریک دل منجانب کذب) اُبھے منو یوگ (تحریک

بھاگ چندر یا پرکار جیو ہے سکھہ اپار   یاکے نردھار سیادواد کی آچرنی   (نقطع)

آتما کا سروپ پر پدارتھوں میں راگ و دویش سے علیٰحدگی اور اپنے شدھ خیال میں مگن رہتا ہے۔ ایسی حالت کو سمیکت کہتے ہیں۔ گویا آتما کا اصل سبھاؤ مثل ایک ساکن جھیل کے ہے۔ جس طرح جھیل میں تند ہوا کے لگنے سے یا کسی ڈھیلے وغیرہ کے پھینکنے سے لہریں اٹھتی ہیں اسی طرح آتما میں پانچ ذریعوں سے ترنگیں اٹھتی ہیں۔ وہ پانچ ذریعہ متھیات۔ ابرت۔ پرماد کشائے۔ اور یوگ ہیں۔ متھیات۔ کاذب الاعتقادی کو کہتے ہیں۔ ابرت ہنسا۔ جھوٹ۔ چوری زنا۔ اور پریگرہ کا نام ہے۔ پرماد دھرم کی طرف سے لاپرواہی کو کہتے ہیں۔ کشائے۔ جذبات حیوانی سے مراد ہے۔ یوگ من بچن اور کائے کی تحریک کو کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ متھیات۔ ابرت پرماد اور کشائے کی وجہ سے من بچن اور کائے میں تحریک پیدا ہوتی ہے۔ اس تحریک سے آتما میں ترنگیں اٹھتی ہیں۔ ان ترنگوں کو ہی بھاؤ کرم کہتے ہیں۔ بھاؤ کرم سے پدگل۔ پرمانو (ذرات مادہ) کھچکر چلے آتے ہیں۔ ان پدگل پرمانوں کو ہی "درب کرم" کہتے ہیں۔ جو آتما کے پردیشوں کے ساتھ خلط ملط ہوکر اس کے شفاف پنے کو مکدر کر دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے آتما کے اصلی گن ڈھکے جاتے ہیں۔ اور کرم بندھ پڑتا ہے۔ اب بیشتر اس کے کہ ہم "کرم بندھ" کا ذکر کریں۔ آشرو کے اسباب کی کچھ تشریح کرنا مناسب سمجھتے ہیں +

بموجب شاستر دربیہ سنگرہ کرم آشرو کے ۲۸۔ اقسام ہیں۔ متھیات ۵۔ ابرت ۵۔ پرماد ۱۵ یوگ ۳۔ چار قسم جو کشائے کی ہیں اس شمار میں وہ بھی پرماد کے اندر آ گئے ہیں۔

مگر کسی کسی شاستر میں کرم آشرو کے ۵۷ دروازے اس طرح لکھے ہیں متھیات ۵۔ ابرت ۱۲۔ کشائے ۲۵ یوگ ۱۵۔ اب انکی تفصیل سن لیجئے۔

متھیات کی پانچ قسم (۱) ایکانت (اعتقاد جزوی) یعنے روح و مادہ اور ان کی باہمی تعلقات کے صرف ایک پہلو پر غور کرنا اور اس ہی کو کل سمجھنا۔ جیسے کہ اندھوں کی اور ہاتھی کی مشہور کہانی ہے کہ ہر ایک اندھے نے ہاتھی کے ایک ایک عضو کو چھو کر کسی نے اسکو موسل جیسا کسی نے

مفصل ذکر کرم پرکرتی کے ذیل میں کیا جاویگا - یہاں صرف اتنا بتلا دینا ضروری ہے کہ ہردو
قسم کے کرموں کی دو دو قسمیں ہیں ایک پن روپ دوسرے پاپ روپ - سات تتوؤں میں
پن و پاپ کو شامل کرکے سو تیا مبر جین " نو تتو " کہتے ہیں - دگمبران نو کا نام " نو پدارتھ "
رکھتے ہیں - پن روپ بھاؤ کرم سے پن روپ کرم پرکرتی کا بندھ ہوتا ہے - اور پاپ روپ
بھاؤ کرم سے پاپ روپ کرم پرکرتی کا بندھ ہوتا ہے - لیکن کرم خواہ پن روپ ہو خواہ پاپ
روپ ہر حالت میں جیو کے لئے سنسار میں گھمانے کا باعث ہے - پن روپ کرم سونے کی
بیڑی اور پاپ روپ لوہے کی بیڑی کے مانند ہے - جب تک کرم کا لیس باقی ہے - بھاؤ کرم
سے دربیہ اور دربیہ کرم سے بھاؤ کرم مثل تخم و درخت کے پیدا ہوتا چلا جاتا ہے اور جیو اور پدگل
کا تعلق قائم رہتا ہے اور نجات یا رہائی نہیں مل سکتی - آتما کی پرنتی (رجحان) جب پاپ روپ
کرموں کی طرف ہوتی ہے تو اس کو اشبھ پرنتی کہتے ہیں - جو پاپ روپ کرم ہنسا - جھوٹ
چوری - دغا - وغیرہ کراتی ہے - جن سے نرک (دوزخ) اور تریگ گتی (قالب حیوانات و نباتات
و جمادات) ملتی ہے - اور جب پن روپ کرموں مثل دان پن ورت وغیرہ کی طرف ہوتی ہے
اِس کو شبھ پرنتی کہتے ہیں - اور اُس سے سورگ - سکھ - راجہ مہاراجہ کا درجہ بڑی عمر وغیرہ ملتی
ہے - اور جب آتما راگ دویش سے علیٰحدہ ہو کر پن و پاپ ہر دو قسم کے کرم نہیں کرتا - بلکہ صرف
گیان دھیان اور خود شناسی میں محو رہتا ہے تو اُس کو " شدھ پرنتی " کہتے ہیں - ایسی
حالت سے مکتی ہوتی ہے - اس ہی مضمون کو پنڈت بھاگ چند جی نے ایک بھجن میں کہا ہے
جو اس طرح ہے -

بھجن

پرنتی سب جیووں کی تین بھانت برنی ایک پن ایک پاپ ایک راگ ہرنی (ٹیک)
تامیں شبھ اشبھ دوند کریں کرم بندھ دیت راگ پرنت ہی بھو سمدر ترنی (ٹیک)
یاوت شدھ وپوگ پاوت ناہیں منوگیہ تاوت ہی کارن یوگ کہی پن کرنی (ٹیک)
تیج اوچ دشا دہار چیت پرماد کو وڈار اونچلی دشا تے مت گرو ادھو دھرنی (ٹیک)

جیو اس سے فطرتاً رہائی پانا چاہتا ہے۔ لیکن کسی مرض کا علاج کامل طور پر نہیں ہو سکتا جبتک یہ معلوم نہ کیا جاوے کہ یہ مرض کن باتوں سے پیدا ہوا ہے۔ پیدا ہو کر کیا کیا حالت کرتا ہے۔ کن تجاویز سے رکتا ہے دکن ادویات سے آہستہ آہستہ دور ہوتا ہے سنساری دکھ کی تشخیص کے متعلق ان باتوں کے اصطلاحی نام جین دھرم میں آشرو۔ بندھ۔ سنبر۔ اور نرجرا ہیں جیسے معمولی بیماری کے لئے بدپرہیزی سے مرض بڑھتا ہے اور تکلیف ہوتی ہے۔ ایسا ہی "بندھ" دنیاوی تکلیف کا نام ہے۔ بیماری میں پرہیز کرنے کی مانند "سنبر" اور بیماری دور کرنے کی کڑوی ادویات کے کھانے کی طرح "نرجرا" ہے۔ موکش مارگ میں ان چاروں باتوں آشرو۔ بندھ۔ سنبر۔ اور نرجرا ہیں۔ جیو اور اجیو۔ اور موکش کو ملا کر سات تتو کہتے ہیں۔ گویا یہ سات تتت کی باتیں ہیں جن کا غور اور فکر کرنا متلاشی نجات کے لئے ازبس ضروری ہے۔ ان میں سے جیو۔ اجیو کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔ اب آشرو کی بابت لکھتے ہیں آشرو نئے کرموں کی آمد کو کہتے ہیں۔ ہم نے پیشتر بیان کیا ہے کہ جیو اور پدگل کا تعلق غیر ازاد سے ہے۔ یہ تعلق کرم کی وجہ سے ہے۔ اس لئے پہلے اس بات کا جاننا ضروری ہے کہ کرم کیا ہے کیا وہ چھ دربیوں سے جن کا اوپر ذکر ہوا علیحدہ کوئی ساتواں دربیہ ہے۔ نہیں کرم ساتواں دربیہ نہیں ہے۔ بلکہ پدگل سے بنا ہوا ہونے کی وجہ سے پدگل ہی میں شامل ہے۔ کرم کئے ہوئے فعل کو کہتے ہیں۔ بعض آدمی اس کے سمجھنے میں غلطی کرتے ہیں۔ وہ فعل کو ہی کرم خیال کرتے ہیں دراصل فعل کے کرنے سے جو حاصل ہوتا ہے اس کا نام "کرم" ہے۔ فعل کا نام "کریا" ہے۔ مثلاً ایک شخص پنکھا جھلتا ہے تو پنکھے کا جھلنا "کریا" ہے۔ اور اس سے جو ہوا پیدا ہوتی ہو "کرم" ہے۔ جیسے پنکھے سے پیدا ہوئی ہوئی ہوا تندرست اور بیمار آدمی کو سکھ و دکھ دیتی ہے۔ اس ہی طرح جیو کا کیا ہوا کرم اسکو سکھ یا دکھ دیتا ہے۔ کرم کی دو قسمیں ہیں۔ ایک بھاؤ کرم۔ دوسرے دربیہ کرم۔ بھاؤ کرم۔ خیالات۔ جذبات۔ و خواہشات کو کہتے ہیں۔ دربیہ کرم بھاؤ کرم کی کشش سے جیو آتما کے گرد۔ پدگل۔ پرمانوؤں کے اکٹھا ہونے کا نام ہے۔ ان کا

انداز لگا سکتے ہیں۔ جب بادشاہ تک دکھی ہے تو اور معمولی آدمیوں کا کیا ذکر ہے۔ بانیان مذاہب معبودان خلائق پیر پیغمبر جو کوئی دنیا میں پیدا ہوئے ہیں۔ اور ہونگے۔ کوئی بھی دکھ سے بری نہیں ہے حضرت عیسیٰ کا پھانسی پانا۔ حضرت محمد کا دشمنوں سے بھاگا بھاگا پھرنا۔ اور ایک غار میں چھپنا۔ سری رشب دیوجی کو چھ ماہ تک آہار نہ ملنا۔ سری رامچندر جی کا بن باس جانا وغیرہ وغیرہ۔ اس کی بڑی تمثیلیں ہیں۔ آپ خود اپنی حالت کو دیکھ سکتے ہیں۔ کہ آپ کی طبیعت میں کیا کیا ملال۔ کیا کیا رنج۔ کیا کیا فکر۔ کیا کیا تکلیف ہے۔ اسی طرح تمام دنیا کے لوگ خواہ وہ یورپ کے باشندے ہیں۔ خواہ امریکہ کے خواہ افریقہ کے۔ خواہ ہندوستان کے۔ سب ہی کسی نہ کسی طرح کے دکھ میں مبتلا ہیں۔ دکھ صرف بیماری ہی کی تکلیف کا نام نہیں ہے۔ بلکہ سوچ۔ فکر۔ خواہش۔ ناامیدی وغیرہ بھی دکھ میں شامل ہیں۔ سانکھیہ درشن کے مصنف کپل رشی نے دکھ کی تین اقسام مقرر کی ہیں۔ (۱) ادھیاتمک جو اپنے جسم یا حواس یا من کے ذریعہ پیدا ہوں۔ جیسے۔ بیماری۔ حسد۔ رنج۔ حرص۔ غصہ۔ وغیرہ (۲) آدھی بھوتک۔ جو دوسرے جانداروں سے پیدا ہوں۔ جیسے سانپ کے کاٹے۔ شیر کے مار ڈالنے۔ چور کے چوری کرنے وغیرہ سے (۳) آدھی دیوک۔ جو آگ ہوا۔ پانی و آفات ارضی و سماوی کے سبب سے ہوں حاصل کلام یہ ہے کہ اگر کسی کو روزگار کا فکر ہے تو وہ بھی دکھی ہے۔ اگر کسی کو دشمن کا کھٹکا ہے تو وہ بھی دکھی ہے۔ اگر کسی کو اپنے دلبر و محبوب سے ہم آغوش ہونے کی خواہش ہے۔ تو وہ بھی دکھی ہے۔ اگر کسی کو اپنی دنیاوی ترقی کا خیال ہے۔ تو وہ بھی دکھی ہے۔ اگر اولاد کا غم ہے تو وہ بھی دکھی ہے۔ غرضیکہ دنیا میں ہر ایک انسان خواہ وہ کیسی ہی حالت میں کیوں نہ ہو دکھی ہے۔ اور آپ یہ بھی نہ سمجھیں کہ دکھ اسی کل یگ میں ستاتا ہے۔ نہیں نہیں۔ دکھ کے واسطے کل یگ۔ ست یگ۔ سب ایک ہیں۔ قصہ کوتاہ جب سے انسان ہے۔ تب ہی سے دکھ ہے۔

کرموں کا آشرو

جب دنیا دکھ کا گھر ہے۔ اور یہ دکھ ایک پرانا مرض ہے کہ ہر ایک

ملائے سے ملتا ہے۔ قدرتی نہیں ہوتا ان تینوں سنبندھوں سے علیحدگی کو "اسنبدھ" یا رہائی
رستگاری کہتے ہیں۔ یہ سادی انت ہوتی ہے۔ یعنے رستگاری کا شروع ہوتا ہے۔ آخر
نہیں ہوتا۔ جیسے مکتی وکسور اعشاریہ متوالی۔ چنانچہ جیو اور پدگل کا سنبدھ "اپادھک سنبدھ"
یا تعلق غیری۔ مثل چانول وتس کے ہے۔ جب تک چانول اور تس اکٹھے رہتے ہیں تب
تک دہان بویا جاتا ہے۔ جب وہ علیحدہ ہو جاتے ہیں پھر انکی پیدایش بند ہو جاتی ہے۔ اسی
طرح جیو اور پدگل کا سنبدھ ہے۔ جب یہ سنبندھ بذریعہ سمبر اور نرجرا ٹوٹ جاتا ہے۔ تب جیو
اور پدگل علیحدہ ہو کر جیو کو مکتی یا نجات حاصل ہو جاتی ہے۔ اور ہمیشہ کے لئے جنم مرن سے
رہائی ملتی ہے +

دنیا میں ایسا کونسا جاندار ہے جو کسی نہ کسی دُکھ میں مبتلا نہیں ہے۔ کیا چرند کیا پرند
کیا حیوان کیا انسان۔ کیا امیر کیا فقیر۔ کیا شاہ۔ کیا گدا۔ کیا حاکم کیا محکوم۔ غرضیکہ جو کوئی ہے
اس موذی کا شاکی ہے۔ اگر امیر کے پاس دولت ہے تو اُسے اولاد کی خواہش ہے اگر اولاد بھی
ہے تو تندرستی نہیں ہے۔ کبھی کسی عزیز و اقارب کے مرجانے کا غم ہے۔ کبھی کسی سودے
میں خسارے کا کھٹکا ہے۔ کبھی کسی مقدمہ کے لڑانے کا فکر ہے۔ کبھی کچھ ہے کبھی کچھ ہے۔
فقیر کو پیٹ بھرنے کا سب سے بڑا دھندا ہے۔ طرح طرح کے بہروپ بناتا ہے۔ کبھی کہتا ہے ایک
مٹھ بنوانا ہے۔ یا کنواں کھدوانا ہے۔ روپیہ درکار ہے۔ کبھی کہتا ہے میرا کپڑا پھٹ گیا ہے۔
جاڑے کا موسم ہے۔ کبھی کہتا ہے۔ دو روز سے کھانا نہیں ملا ہے۔ بادشاہ جو سب سے زیادہ
سکھی معلوم ہوتا ہے۔ وہ بھی سکھی نہیں ہے۔ ملک کا انتظام کرنا۔ رعیت کا بندوبست رکھنا۔
دشمن سے ملک کو بچانا۔ فوج کو باغی ہونے سے ہٹانا۔ ایسے بڑے بڑے کام ہیں کہ ان کو
سرانجام دینا بادشاہوں کا ہی کام ہے۔ بیٹھے بٹھلائے بادشاہت میں نکتہ چینی کرنا آسان بات
ہے۔ مگر لاکھوں کروڑوں آدمیوں کا جن کی مختلف رائیں۔ مختلف زبانیں۔ مختلف رسوم۔ مختلف
حالات ہیں۔ ماتحت رکھنا کچھ ذرا سی بات نہیں ہے۔ اس سے آپ بادشاہ کے غم و فکر و دکھ کا

مرکب ہستیاں ہیں۔ کال ہستی تو ہے مگر اُس کا ایک ہی پردیش ہے۔ دیگر دربیوں کی طرح
اُسکے اننت پردیش نہیں ہیں۔ اِس لئے اُس کو "استی کائے" نہیں کہا گیا۔ لوکاکاش
کے اسنکھیات پردیش ہیں اور جیو تمام لوکاکاش میں پھیل سکتا ہے۔ اس لئے جیو اسنکھیات
پردیشی ہے۔ دھرم دربیہ اور ادھرم دربیہ تمام لوکاکاش میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اِس لئے وہ بھی
اسنکھیات پردیشی ہیں۔ آکاش لوک سے بھی باہر ہے۔ اِس لئے اُس کے اننت پردیش ہیں
پدگل کا ایک پرمانو الگ بھی ہوتا ہے اور دو چار دس بیس ہزار لاکھ وغیرہ ملکر چھوٹا اور بڑا اسکندھ
(مرکب) بھی ہوتا ہے۔ اِس لئے پدگل کو سنکھیات۔ اسنکھیات اور اننت پردیشی کہا ہے۔
کال کے جزو ایک ایک علٰحدہ ہیں اور وہ ملکر اسکندھ نہیں بنتے۔ اس لئے اُس کو "کائے" نہیں
کہا ہے۔ پدگل کے چھوٹے سے چھوٹے جزو کو "انو" یا "پرمانو" کہتے ہیں۔ ابھاگی انو (جزو لا تجزی)
جتنے اکاش کو روکتا ہے اُس کو "پردیش" کہتے ہیں۔ پرمانوں میں اوگاہنا شکتی ہوتی ہے یعنے
وہ نہ کسی شے سے رکتے ہیں اور نہ کسی شے کو روکتے ہیں۔ وہ دوسری اشیا میں اِس طرح داخل
ہو جاتے ہیں جس طرح آگ لوہے میں۔ ایک "پردیش" میں تمام پرمانوؤں کو جگہ دینے کی طاقت
ہے۔ جین شاستروں میں (شمار) ۱۹۴ عدد تک ہے۔ اِس کے بعد "اسنکھیات" ہے "اننت"
اسنکھیات سے بڑا ہے۔

سنبندھ کی اقسام ۔ دنیا جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا ان ہی چھ دربیوں۔ جیو۔ پدگل۔
دھرم۔ ادھرم۔ کال اور آکاش کا مجموعہ ہے جس میں جیو اور پدگل کا سنبندھ اناد سے ہے سنبندھ
تین طرح کا ہوتا ہے (۱) تدآتمک یا سبھاوک یعنے ذاتی تعلق وجبلی۔ یہ اناد اننت ہوتا ہے یعنے نہ
اِس کا شروع ہوتا ہے اور نہ آخیر جیسے جیو گیان آگ و گرمی (۲) سموایا پادھک۔ یعنی غیری و غازی
یہ اادی سانت ہوتا ہے یعنے اُس کا شروع تو نہیں ہوتا۔ مگر آخیر ہوتا ہے جیسے جیو و پدگل۔ چانول
و تس۔ یہ دونوں سنبندھ قدرتی ہوتے ہیں (۳) سنجوگ۔ یا اتفاقی و عارضی۔ یہ سادی سانت ہوتا
ہے یعنے اِس کا شروع اور آخیر دونوں ہوتے ہیں جیسے پتا۔ پتر۔ زن و مرد۔ پانی و گرمی۔ یہ سنبندھ

تو ہو گر ورت دھارن کرے (۵) دیش ورت = ایک خاص حد تک ورت لینے کو کہتے ہیں۔
اسکے گیارہ درجے ہیں جو گیارہ پرتما کہلاتے ہیں (۶) پرمت ورت (प्रमत्त विरत)
پانچ مہاورتوں کو پالنا مگر پرماد کے ساتھ (۷) اپرمت - پرماد (کاہلی) چھوڑ کر پانچ مہاورتوں
کو پالنا (۸) اپورب کرن = ساتویں گن استھان سے زیادہ اچھی حالت میں رہنا (۹)
ان ورت کرن (अनिवृत्ति करण) آٹھویں سے بھی زیادہ ترقی کرنا (۱۰) سوکشم سنپرائے
ایسی حالت جس میں اور کشائے بالکل ناش ہو جاتے ہیں مگر لوبھ کچھ تھوڑا سا باقی رہتا ہے
(۱۱) اُپ شانت موہ ایسی حالت میں کشائے اُدے میں نہیں آتے۔ مگر موجودگی ضرور
ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں نیچے گر سکتا ہے (۱۲) چھین موہ = کشائے اور موہ بالکل ناش
ہو جانے کی حالت (۱۳) سنجوگ کیولی وہ حالت ہے جس میں کیول گیان ہو جاتا ہے۔ مگر
یوگ کی پرورتی ہوتی ہے۔ یعنے من، بچن اور کائے میں تحریک رہتی ہے۔ ایسی حالت میں کیولی
بھگوان دھرم اُپدیش دیتے ہیں (۱۴) ایوگ کیولی۔ وہ حالت ہے جس میں من بچن کائے کی
تحریک بھی مٹ جاتی ہے۔ اِس حالت کے بعد جسم چھوڑ کر سدھ پد ہے۔

(۸) سدھ یعنے مکت یافتہ۔

(۹) اوردھ گمن سبھاوی = اوپر کی طرف چلنے کا سبھاؤ رکھنے والا۔

اِس طرح جیو کے گن بیان کئے گئے۔ پدگل - دھرم ادھرم کے گن صفحہ ۹۴ لغایت ۹۵ پر لکھے جا چکے ہیں۔ اب
کال اور آکاش کا ذکر کریں ۔

کال نشچے اور بیوہار نے کے لحاظ سے دو طرح کا ہے۔ نشچے کال تو وہ ہے جو چیزوں کے گزرنے
میں اور پرانا ہونے میں لگتا ہے۔ اور بیوہار کال گھڑی - پہر مہینے وغیرہ کو کہتے ہیں۔ آکاش طبقات
سفلی (نرک) ارضی (زمین) اور سماوی (سورگ) کے باہر بھی ہے۔ ان طبقات والے آکاش کو لوکا کاش
اور ان سے باہر والے کو الوکا کاش بولتے ہیں۔ جیو - پدگل - دھرم - ادھرم - اور آکاش کو "استی
کائے" کہتے ہیں "استی" کے معنے ہستی اور "کائے" کے معنے مرکب شے کے ہیں۔ یعنے یہ

(۵) ساسادن (۶) ہرشرہ۔

(۱۳) منگی دمن والا ہونا اس کے دو بھید سنگی اور اسنگی۔

(۱۴) آہارک تین شریر کارمان تیجس۔ ویکریک) اور چھ پریاپتی کے مطابق پدگل۔ پرمانوؤں کا حاصل کرنا آہار یا خوراک ہے۔ مرنے کے بعد بگرہ گتی میں ایک دو یا تین سمے تک کیولی کی حالت میں۔ سمدگھات میں دسدھ کی حالت میں جیو آن آہارک یعنے بدون خوراک رہتا ہے باقی سب حالتوں میں آہارک رہتا ہے یعنے خوراک حاصل کرتا ہے

اب ۱۴ اگن استھان کے نام سنیں۔

۱۴ اگن استھان

(۱) متھیات۔ جھوٹا اعتقاد (۲) ساساون سمیکت سے گر کر متھیات میں پہنچنے کے درمیان کی حالت (۳) مسر۔ ملی جلی حالت (۴) ابرت سمیکت۔ سمیکت

* آتما کے پردیشوں کا جسم سے باہر نکلنا سمدگھات کہلاتا ہے۔ آتما کے پردیش اپنے جسم سے سات موقعوں پر باہر نکلتے ہیں۔ لہذا سمدگھات کی سات قسمیں ہیں یعنی (۱) ویدنا سمدگھات = شدت تکلیف کے وقت۔ (۲) کشائے سمدگھات۔ شدت غضب کے وقت (۳) ویکریک سمدگھات = ویکریک شریر بناتے وقت (۴) تیجس سمدگھات جسم سے تیج نکلتے وقت۔ جیسے کہ بعض دفعہ کسی زور دھاری رشی کے جسم سے تیج نکلکر دوسرے شخص کو بھسم کر دیتا ہے (۵) آہارک۔ جب کسی زور دھاری مہاتما کو کسی مسئلہ میں شکوک ہوتے ہیں۔ تب وہ اپنے جسم سے ایک پتلا سا نکال کر کسی زیادہ گنوان رشی کے پاس جو بہت دور ہزار ہا کوس کے فاصلہ پر ہوتا ہے بھیجکر اپنے شکوک رفع کر لیتا ہے۔

(۶) کیول سمدگھات۔ جب کیولی کی عمر تھوڑی اور کرم زیادہ باقی رہ جاتے ہیں تو وہ اپنی آتما کے پردیس تمام برہمانڈ تک پھیلا سکتا ہے۔

(۷) مرنانتک سمدگھات۔ مرتے وقت آتما کے پردیسوں کے پہلے شریر سے نکل کر دوسرے شریر تک جانا۔ ان سب موقعوں پر آتما کے ان پردیسوں کا جو جسم سے باہر نکلتے ہیں جسم کے ساتھ مسلسل تعلق رہتا ہے۔

(۵) وید (خواہش مباشرت) تین ہیں- پرش وید- استری وید- نپنسک وید-

(۶) کشائے (جذبات) جس کی چار بڑی قسمیں ہیں (۱) کرودھ (۲) مان (۳) مایا (۴) لوبھ ہیں- ان ہر ایک کے چار چار درجے- اننتان بندی- اپرتیاکھیان- پرتیاکھیان- اور سنجولن ہیں-
اِس طرح ۴×۴=۱۶ ہوئے- ان میں نو کشائے- ہاس (ہنسنا) رتی (پیار) ارتی (ناراضگی) شوک (فکر) بھے (خوف) جگپسا (کراہت) پرش وید (خواہش مردانہ) استری وید (خواہش زنانہ) نپنسک وید (خواہش مخنثانہ) ملا کر ۲۵ "کشائے" کہلاتے ہیں-

(۷) گیان آٹھ ہیں جن کی تفصیل صفحہ ۱۱۴ پر ہے-

(۸) سنجم (جذبات وخواہشات کا روکنا) سات ہیں (۱) سامایک (۲) چھید وستھاپنا (۳) پرہار شدھی (۴) سوکشم سمپرائے (۵) یتھاکھیات (۶) سنجما سنجم یعنے سنجم اور اسنجم دونوں ملے جلے- ایسی حالت گرہستی کی ہوتی ہے (۷) اسنجم یعنے سنجم کا بالکل نہ ہونا-

(۹) درشن چار ہیں تفصیل صفحہ ۱۱۷ پر درج ہے-

(۱۰) لیشیا (من بچن اور کائے کا کشائے کے ساتھ ہونا جس سے کرم بندھ ہوتا ہے) دو طرح کی ہوتی ہے شبھ اور اشبھ- شبھ سے پن اور اشبھ سے پاپ کا بندھ ہوتا ہے- ہر دو قسم کی لیشیا کے تین تین درجے ہیں (۱) اتکرشٹ اشبھ- جسکو کرشن لیشیا کہتے ہیں (۲) مدھم اشبھ جسکو نیل لیشیا کہتے ہیں (۳) جگھن اشبھ= کپوت لیشیا (۴) جگھن شبھ= پیت لیشیا (۵) مدھم شبھ= پدم لیشیا (۶) اتکرشٹ شبھ= شکل لیشیا-
اِس طرح لیشیا کی چھ قسمیں ہیں-

(۱۱) بھب تیو (भव्यत्व) مکش جانیکی قابلیت رکھنے والے جیوں کو بھب ورنہ اون کو ابھب کہتے ہیں

( ) سمیکتو (सम्यक्त्व) تتوں کے شردھان کو یا اپنے اور پرائے کی پہچان ہوکر آتما کے سچے شردھان (اعتقاد) ہو جانے کو سمیکت کہتے ہیں- اس کے چھ درجے ہیں (۱) اپشم سمیکت (۲) چھیوپشم سمیکت (۳) چھایک سمیکت (۴) متھیا درشن-

(۴) بادی؛ ہوا ہی ہے جسم جن کا (۵) بنسپتی (سبزی و درخت وغیرہ) تمام قسم کی سبزی و درخت و پودے وغیرہ۔ ان سب کے صرف ایک سپرش اندری ہوتی ہے۔ ترس جاندار ہیں جن میں حرکت پائی جاتی ہے۔ وہ دو اندری سے لیکر پانچ اندری تک ہوتے ہیں۔ کل جیووں کے سات بھید ہیں (۱) سوکھشم ایک اندری جو آنکھ سے نظر نہیں آتے (۲) بادر۔ ایک اندری جو آنکھ سے نظر آسکتے ہیں (۳) دو اندری (۴) تین اندری (۵) چار اندری (۶) اسنگی پانچ اندری یعنے پانچ اندری والے مگر بدون من کے (۷) سنگی پانچ اندری یعنے پانچ اندری و من والے۔ جیووں کی تقسیم پرپاپتی اور اپرپاپتی کے لحاظ سے بھی ہوتی ہے۔ جسم کے نشانات بن جانے کو "پرپاپتی" اور نشان نہ بننے سے پہلی حالت کو "اپرپاپتی" کہتے ہیں۔ پرپاپتی چھ ہیں۔ (۱) اہار (۲) شریر (۳) اندری (۴) سواسو سواس (۵) بھاشا (۶) من۔ ایک اندری جیو میں بھاشا اور من کے سوا سے چار پرپاپتی ہوتے ہیں دو اندری ۳۔ اندری ۴۔ اندری۔ اور اسنگی پانچ اندری کے بھاشا ملاکر پانچ پرپاپتی ہوتے ہیں۔ اور سنگی جیو کے من ملاکر چھ پرپاپتی ہوتی ہیں۔ جیووں کے جو سات بھید کہے ہیں انکی دو دو قسم پرپاپتی و اپرپاپتی ہونے کی وجہ سے جیو کی ۱۴ قسم ہیں جن کو "جیو سماس" بولتے ہیں۔ علاوہ ازیں سنساری جیو کے بلحاظ حالت کے چودہ مارگنا اور بلحاظ گن کے ۱۴ گن استھان ہوتے ہیں ؛

جیو کی چودہ مارگنا یہ ہیں۔

(۱) گتی۔ جو چار ہیں۔ دیو۔ منش۔ نارکی۔ اور تریچ۔

(۲) اندری جو پانچ ہیں جسم۔ زبان۔ ناک۔ آنکھ۔ اور کان۔

(۳) کائے جو چھ ہیں (۱) پرتھوی کائے (۲) جل کائے (۳) تیج کائے (۴) بایو کائے۔ (۵) بنسپتی کائے۔ (۶) ترس کائے ؛

(۴) یوگ (عمل) تین ہیں۔ من یوگ۔ بچن یوگ۔ کائے یوگ۔ انکی زیادہ تفصیل کرنے سے پندرہ یوگ ہوتے ہیں ؛

ہے۔ یہ ہر دو گیان ہر ایک جیو کے ہوتے ہیں۔

(اندریوں کے سہارے بدون آتمیک شکتی سے روپی پدارتھ (آنکھ سے نظر آنے والی شے) کے جاننے کو اودھ گیان کہتے ہیں۔ اور وہ گیان دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک بھو پرتیہ۔ جو خود بخود دیو نارکی۔ اور تیرتھنکر کے جنم سے ہی ہوتا ہے۔ دوسرے گن پرتیہ جو تپشیا کرنے کی وجہ سے کسی کسی انسان کے ہو جاتا ہے متھیا درشٹی (کاذب الاعتقاد) کے جو متی۔ شرتی۔ اور اودھ گیان ہوتا ہے۔ اُس کو کُمتی۔ کوشرتی۔ اور کواودھی کہتے ہیں۔ کسی دوسرے جیوں کے من کی بات جاننا من پریہ گیان ہے۔ تمام دنیا کی ہر حالت سابقہ۔ موجودہ اور آئندہ کو جاننا کیول گیان ہے۔ گیان کی زیادہ تشریح ہم آگے چل کر کرینگے۔

(۳) امورتیک۔ اصل میں جیو امورتیک ہے مگر جسم کے ساتھ مورتیک ہے جیسا جسم جیو کو ملتا ہے وہی اسکی شکل ہو جاتی ہے

(۴) کرتا۔ جیو پدگل کے تعلق کی وجہ سے راگ۔ دویش۔ کرودھ۔ مان۔ مایا۔ لوبھ۔ وغیرہ جذبات کا کرتا ہے۔ جن سے پدگل کرم پیدا ہوتے ہیں اور آتما کے ساتھ اُن کا سمبندھ (تعلق) ہوتا ہے۔ کرموں سے شریر (جسم) بنتا ہے۔ اُس سے ہر قسم کے کام۔ چلنا۔ پھرنا۔ جوڑنا۔ ملانا مکان بنانا۔ کپڑا بننا۔ برتن گھڑنا۔ وغیرہ ہوتے ہیں۔ اِس لئے جیو ان سب کا کرتا ہوتا ہے۔

(۵) اپنی دیہہ پرمان جیو کی جسامت اُسکے جسم کے مطابق ہوتی ہے جیسے چیونٹی میں چھوٹی اور ہاتھی میں بڑی۔ ویسے جیو اسنکھیات پردیشی ہوتا ہے۔ تمام دنیا میں پھیل سکتا ہے۔

(۶) بھوگتا۔ جیو سکھ۔ دکھ۔ کا بھوگنے والا ہوتا ہے

(۷) سنسارستھت۔ سنسار میں جیو دو طرح کے ہیں (۱) ستھاور یا غیر متحرک (۲) ترس یا متحرک ستھاور وہ جیو ہیں جو اپنی خوشی سے ہل جل نہیں سکتے۔ اُنکی پانچ قسمیں ہیں۔ (۱) پرتھوی کائے (خاکی) یعنے وہ جیو پرتھوی ہی ہے جسم جن کا یعنے تمام قسم کی دھات و پتھر وغیرہ۔ (۲) جل کائے۔ جل (پانی) ہی ہے جسم جن کا (۳) تیج کائے (آتشی) آگ ہی ہے جسم جن کا (۴) بایو کائے

(۱) سپرش اندری (۲) آیو (۳) کائے بل (۴) سانسوسواس۔ دو اندری کے ۶ پران ہوتے ہیں مذکورہ بالا۔ اور زبان وچن بل۔ تین اندری کے ناک اور ملاکر ۷ پران ہوتے ہیں۔ چار اندری کے آنکھ زیادہ کرکے ۸ پران ہوتے ہیں۔ پانچ اندری جیو دو طرح کے ہوتے ہیں سنگی اور اسنگی اسنگی میں کان زیادہ ہوکر ۹ پران اور سنگی کے من زیادہ ہوکر دس پران ہوتے ہیں جیووں کا جنم سنسار میں تین طریقوں سے ہوتا ہے (۱) گربھ۔ حمل سے جیسے انسان وحیوان کا (۲) سنمورچھن۔ بدون حمل مختلف چیزوں لورنی کے ملنے سے جیسے بہت سے کیڑے مکوڑوں کا (۳) اُپپادک۔ خودبخود جیسے دیو اور نارکی کا۔ یہ سب جیو پران دھاری ہوتے ہیں

(۴) اُپیوگ منی۔ اُپیوگ کے معنے جاننے کے ہیں جس کی دو قسمیں ہیں۔ درشنو پیوگ۔ گیان اُپیوگ۔ درشن سے مراد کسی شے کی صرف موجودگی معلوم کرنے سے ہے۔ گیان اُس شے کے تفصیل وار جاننے کو کہتے ہیں۔ درشن چار قسم کا ہوتا ہے (۱) چکشو درشن۔ آنکھ سے دیکھنا (۲) اچکشو درشن۔ آنکھ کو چھوڑ کر باقی چار اندریوں سے محسوس کرنا (۳) اودھ درشن۔ اودھ گیان کے ذریعہ کسی چیز کی موجودگی معلوم کرنا (۴) کیول درشن۔ کیول گیان کے ذریعے سے روپی (کثیف آنکھ سے نظر آنے والی) اروپی (لطیف یا آنکھ سے نظر نہ آنے والی) شے کی صرف موجودگی کو جاننا۔ اگرچہ کیول بھگوان کی نسبت یہ نہیں کہا جا سکتا کہ پہلے اُن کو شے کی موجودگی کا گیان ہوتا ہے پھر آہستہ آہستہ تفصیل وار کیونکہ وہ ہر شے کی ہر حالت کو یکلخت جانتے ہیں۔ تاہم بلحاظ اس امر کے کہ درشنا ورنی اور گیانا ورنی علیحدہ علیحدہ کرم ہیں۔ اس لئے کیول درشن۔ اور کیول گیان علیحدہ علیحدہ کہے گئے ہیں +

گیان آٹھ قسم کا ہوتا ہے (۱) متی (۲) شرتی (۳) اودھی (۴) من پریودھ (۵) کیول (۶) کومتی (۷) کوشرتی (۸) کو اودھی اندری، و من کے ذریعہ جو جانا جاتا ہے وہ متی گیان ہے۔ متی گیان سے کسی شے کو جان کر جانی ہوئی بات کے تعلق سے دوسری بات کو جاننا شرتی گیان کہلاتا ہے۔ مثلاً ہوا کا بدن سے لگنا متی گیان ہے۔ مگر یہ جاننا کہ اُس کے لگنے سے تکلیف ہوگی شرتی گیان

اپیا پتی - نتی یا پتی - اور اسنبھوی ست ہو رہا ہو - (ان کا مطلب ہم جین منطق کے ذیل میں آگے بیان کرینگے) پریائے حالت کو کہتے ہیں جس میں کوئی شے پائی جاوے اور وہ تبدیل پذیر ہو - مثلاً سونا ایک شے ہے اور پیلا پن اس کی صفت ہے جو ہمیشہ اور ہر حالت میں اس کے ساتھ رہتی ہے - اور کنگن - آرسی - ہار - وغیرہ اس کے پریائے ہیں جن میں وہ پایا جاتا ہے - یہ پریائے تبدیلی پذیر ہیں - کیونکہ کنگن سے آرسی - آرسی سے ہار وغیرہ بن جاتا ہے - ہر ایک شے کا بیان کئی پہلو سے کیا جاتا ہے - ہر ایک پہلو کو نے کہتے ہیں - نے کا مفصل ذکر ہم جین منطق کے ذیل میں کرینگے یہاں صرف اتنا جتلا دیتے ہیں کہ اس کی دو بڑی قسمیں نشچے اور بیوہار نے ہیں - جو شے اپنے ذاتی لحاظ سے جیسی ہے اسکو ویسے ہی بیان کرنا "نشچے نے" ہے اور اسی شے کو دوسری شے کے تعلق کی وجہ سے کسی اور طرح پر بیان کرنا "بیوہار نے" کہلاتا ہے - جو شے گن اور پریائے رکھتی ہو اور قائم بالذات ہو اس کو "پدارتھ" کہتے ہیں - ایسے پدارتھ جیسا ہم نے پہلے بیان کیا چھ ہیں - جیو پدگل - دھرم - ادھرم - کال - آکاش - جیو - روح یا سول Soul یا جان کا نام ہے - باقی پانچ بیجان ہیں اور اس ہی لئے اجیو کہلاتے ہیں - جیو کا گن "نشچے نے" سے گیان ہے - اور لفظ گیان کا ہی بگڑ کر جان بنا ہے - گویا جیو ہی کو جان کہتے ہیں - جس کا خاصہ گیان یا جان ہے

جیو کے گن بیوہار نے سے جیو کے ۹ گن ہیں - (۱) پرانوں والا (۲) اپیوگ مئی (۳) امورتیک (۴) کرتا (۵) اپنی دیہہ پرمان (۶) بھوگتا (۷) سنسار تہت (۸) سدھ (۹) اور دھ گمن سبھاوی

(۱) پرانوں والا - پران چار ہیں - اندری (حواس) بل (طاقت) آیو (عمر) سانس - اندری پانچ ہیں (۱) تجا (کھال) جو چھو کر ٹھنڈا - گرم - چکنا - روکھا - ملائم - کٹھور - بھاری اور ہلکا جانے (۲) جہا (زبان) جو چکھ کر چرپرا - کڑوا - کسیلا - کھٹا - میٹھا - مزہ پہچانے (۳) ناسکا (ناک) جو خوشبو اور بدبو معلوم کرے (۴) چکشو (آنکھ) جو دیکھ کر سفید - نیلا - پیلا - لال - اور کالا رنگ بتلاوے (۵) کرن (کان) جو مختلف قسم کی آواز کو جانے - ان پانچ اندریوں کے علاوہ من کو بھی اندری ہی کہتے ہیں - بل تین طرح کا ہوتا ہے - من بل - بچن بل - کائے بل - ایک اندری جیو کے چار پران ہوتے ہیں

پھل داتا نہیں مانتا وہ ناستک ہے تو ایسا تو سانکھیہ درشن کا کرتا کپل رشی اور پورب میمانسا کے مصنف جیمنی رشی بھی مانتے تھے۔ یہاں تک ہی نہیں بلکہ اُنکے مت میں تو خود ایشور کی ہستی تک کا کھنڈن پایا جاتا ہے۔ مگر اُن کو کوئی ناستک نہیں کہتا۔ جین مت میں ایشور کی ہستی سے انکار نہیں ہے۔ اگر ہے تو صرف اُس کی تین صفات جگت کرتا۔ کرم پھل داتا۔ اور سرب ویاپک سے جس طرح کہ نیائے۔ ویشیشک اور ویدانت میں مانا ہے۔ انکار ہے۔ لیکن صفات کی بابت تو اور مذاہب میں بھی بہت سا اختلاف ہے۔ چند صفات کے نہ ماننے سے جین مت ناستک نہیں کہلا سکتا۔ اور باقی آپ کو میری اس کتاب کے پڑھنے سے خود معلوم ہو جاویگا کہ جین لوگ سورگ نرک اور پُن و پاپ سب کو مانتے ہیں لہٰذا جین مت کو ناستک کہنا سراسر جہالت ہے۔ آستک کی چار بڑی قسمیں ہیں۔ (۱) برہم۔ و جیو۔ و مایا بادی یعنے ان ہر سہ کو علیٰحدہ علیٰحدہ انادی ماننے والے جیسے نیائے ویشیشک اور آریہ سماجی (۲) جیو و مایا بادی یعنے پرماتما اور جیو آتما کو ایک۔ اور مایہ یا مادہ کو علیٰحدہ ماننے والے جیسے جین اور سانکھیہ (۳) برہم بادی یا ہمہ از وست کے ماننے والے جیسے مسلمان و عیسائی (۴) برہم ہی برہم بادی یا ہمہ اوست کے قائل جیسے ویدانتی ناستک وہ ہیں جو صرف مادہ ہی کو مانتے ہیں اور پرلوک کو نہیں مانتے۔ ایسے چارواک ہیں

دوسرا عقیدہ

جیو اور مادہ کا تعلق کرم کی وجہ سے ہے۔ کرم جیو کو سنسار میں گھماتا ہے

جیو اور مادہ کا تعلق اگرچہ انادی مگر سانت ہے

دنیا میں ہر شے اپنے گُن اور پریائے سے جانی جاتی ہے۔ گُن (صفت) وہ ہوتا ہے جو ایک شے کو دوسری اشیاء سے تمیز کراوے۔ اُس شے کی ہر حالت میں موجود رہے۔ اور تین دوشوں (نقائص)

کرم کرنے میں سوتنتر اور پھل بھوگنے میں پرتنتر کا یہ مطلب ہے کہ انسان کرم کرنے
تک سوتنتر خود مختار ہے۔ کرے یا نہ کرے۔ لیکن جب کر چکتا ہے تو پھر وہ پر یعنی دوسرے
کرم کے بس میں ہو جاتا ہے۔ پھر اس کا اپنا کچھ اختیار نہیں رہتا۔ مثلاً ایک شخص کو اختیار
ہے کہ وہ شراب پیوے یا نہ پیوے۔ وہ سوتنتر ہے۔ لیکن جب شراب پی لی تو پھر وہ
اس کے نشے کے بس میں ہو جاتا ہے۔ اِس مسئلہ میں لوگ "پر" کے معنے ایشور کرتے
ہیں۔ لیکن نہ معلوم پھر وہ لفظ ایشور کے معنے کرم کے کیوں نہیں کرتے" نام مالا یا لوک
تتو ترنے" کے مندرجہ ذیل شلوک میں ایشور کے معنے کرم کے بھی لکھے ہیں۔

न्वेधिर्विधेपोत .त्वीति: ह्वभाव:
कालो ग्रास ईश्वर कर्म दैवम।
भगयन्ति कर्माणि म्पा। कलांत।
ममाप तरमयणे पुक्ट मुत्स्य

اِس طرح ایشور کے کرتا اور دنیا کے کاری ماننے کا مسئلہ نادانی پر دال ہے۔ اور یہ دنیا جیو اور
پُدگل کے تعلق سے پیدا ہوئے ہوئے مختلف کرشموں کا نام ہے۔ اور انادی ہے۔ کوئی
خاص علیحدہ طاقت اس کی خالق و منتظم نہیں ہے اب اِس موقعہ پر یہ بات قابل غور ہے کہ
جب جین مت ایشور کو کرتا اور کرم پھل داتا نہیں مانتا تو کیا وہ ناستک
مت ہے؟ نہیں یہ بات نہیں ہے۔ ناستک سے کیا مراد ہے۔ اس کے لئے شاکٹا
یَن ویاکرن ادھیائے ۲ پاد ۲ سوتر ۹۱ ملاحظہ کیجئے جو اس طرح پر ہے
दैष्टिका
اِس کا حاشیہ ابھے چندر سوری نے اِس طرح کیا ہے۔ आस्तिक नास्तिक
प्राज्ञ प्रलेा कादि मिरिट मप्रा्निक ात्तक्ष्मनरीतरे (बाराफ
पाणिनی ویاکرن ادھیائے ۴ پاد ۴ سوتر ۶۰ میں اس طرح لکھا ہے अस्ति नास्ति दिष्टं मति
اِس کا حاشیہ پتنجلی نے اِس طرح کیا ہے۔

رکھٹے نہیں ہو سکتے۔ شاید اسی واسطے ہندوؤں نے سرشٹی پیدا کرنے کا کام برہما کے سپرد کیا
ناش کرنے کا مہیش کے اور پالنے کا وشنو کے۔ اِس طرح ایک ایشور سے تین ایشور بنا دیئے
لیکن دراصل یہ درہیہ کے تین گنوں ستو۔ رجو۔ تمو۔ ۔ ۔ اور دھرو کے نام ہیں جن کا مطلب ہم نے
صفحہ   پر بیان کیا ہے۔ ایشور کو نیائے کاری مانتے ہیں۔ اُس کے تین بڑے گنوں۔
سروگیہ۔ سروشکتی مان۔ اور دیالو پر بڑا دھبا لگتا ہے۔ کیونکہ اگر کوئی کوتوال کسی چور کو
نقب لگاتا ہوا دیکھ کر چشم پوشی کرے اور کھڑا تماشا دیکھتا رہے۔ اور جب وہ چور مال
اُٹھا کر لے جانے لگے تو فوراً گرفتار کرلے تو آپ ہی بتلائیے کہ آپ ایسے کوتوال کی نسبت
کیا خیال کرینگے؟ اِسی طرح دیالو ایشور کا فرض ہے کہ وہ جیووں کو گناہ کرتے وقت منع
کرے۔ نہ کہ اُس وقت تو چپ ہوا تماشا دیکھتا رہے اور پھر سزا دینے کے لئے تیار ہو جائے
شہر کا حاکم اگر پیشتر سے یہ جان لیوے کہ ڈاکوؤں کا ایک گروہ شہر کو لوٹنے والا ہے۔ تو
اُسکو مناسب ہے کہ وہ فوراً بندوبست کرے۔ نہ کہ جان بوجھکر شہر کو لوٹنے دیوے۔ اور
بعد ازاں ڈاکوؤں کو گرفتار کرے۔ اگر کوئی چور چوری کرتا ہے تو یا تو وہ ایشور کے حکم سے کرتا
ہے۔ اگر حکم سے کرتا ہے تو پھر گرفتار کیوں ہوتا ہے؟ اگر وہ ایشور کے بدون خبر کے کرتا
ہے تو ایشور سروگیہ نہیں ہے۔ اگر ایشور سروگیہ ہے۔ تو منع کیوں نہیں کرتا۔ اگر منع نہیں کر سکتا
تو سرب شکتیمان نہیں ہے۔ اگر سزا دینا چاہتا ہے تو دیالو نہیں ہے۔

معترض۔ جیو کرم کرنے میں سوتنتر (خودمختار) ہے۔ مگر پھل بھوگنے میں پرتنتر (محتاج) ہے

جینی۔ پرتنتر سے کیا مُراد ہے؟

معترض۔ پرتنتر کے معنے دوسرے کے آدھین (محتاج) کے ہیں جس سے مُراد یہ ہے کہ
پھل بھوگنے میں وہ ایشور کے آدھین ہے۔

جینی۔ یہاں پر آپنے لفظ "پر" سے ایشور مراد لینے میں غلطی کھائی ہے۔ ایشور کے کرم پھل
دینے پر جو اعتراض ہیں وہ آپ سب سُن چکے ہیں۔ ان کو پھر دوہرانا فضول ہے۔ دراصل

تو اس میں اور کتی میں کیا فرق رہا؟

معترض۔ ان سوالات کا جواب سوائے اس کے اور کچھ نہیں دیا جا سکتا کہ یہ بات نیم روپ ہوتی ہے۔ اس میں دلیل نہیں چل سکتی۔

جینی۔ جس میں دلیل نہیں چل سکتی وہ بات معقولیت سے گری ہوئی ہے اور عقلمندوں کے ماننے لائق نہیں رہتی۔ اچھا اگر ان باتوں کا جواب آپ نہیں دے سکتے تو یہ تو بتلایئے کہ ایشور کی سرشٹی رچنے میں کیا غرض تھی۔ کیونکہ اپنی غرض تو معلوم ہوتی ہی نہیں۔ کیونکہ وہ پورن برہم ہے۔ اس کو کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے آپ یہی کہیں گے کہ وہ جیووں کی خاطر ہے۔ اس صورت میں وہ غرض یا رحم پر مبنی ہو سکتی ہے یا انصاف پر۔ مگر سرشٹی رچنے میں یہ دونوں باتیں بھی حاصل نہیں ہو سکتیں۔ کیونکہ جب جیو پہلے کی حالت میں سپتی اوستھا میں پڑے تھے تو ان کو کچھ دکھ نہ تھا۔ لیکن ایشور نے ان کو سنسار چکر میں ڈال دیا اور دکھ دیدیا۔ یہ کونسا رحم ہے اور اگر رحم ہی کرنا منظور ہوتا تو ایشور سنسار میں سب جیووں کو سکھی پیدا کرتا۔ لیکن سنسار میں کوئی امیر اور کوئی غریب۔ کوئی سکھی اور کوئی دکھی ہے۔ اس لئے سرشٹی رچنے کی غرض رحم پر مبنی نہیں ہو سکتی۔ باقی رہا انصاف اس کو پرلے کا مسئلہ رد کرتا ہے۔ آپکے پرلے کا مسئلہ مسلمانوں کے مسئلہ قیامت جیسا ہے۔ جیسے وہ لوگ انسان کو مرنے کے بعد قیامت تک قبر میں پڑا رہتے کہتے ہیں۔ اسی طرح آپ بھی کرموں کے پھل کو چار ارب ۳۲ کروڑ سال تک زیر تجویز رکھکر جیووں کو اس عرصہ دراز تک حوالات میں رکھتے ہیں۔ جس میں وہ بے چارے منتظر رہتے ہیں کہ دیکھئے ہمارے کرموں کی سزا کیا تجویز ہوتی ہے۔ اس قدر عرصہ دراز تک کرموں کے پھل کو معرض التوا میں رکھنا ایشور میں کمزوری دکھاتا ہے۔ اور اس کے انصاف پر دھبہ لگاتا ہے۔ دیگر سرشٹی رچنا اور پرلے کرنا دو متضاد گن ایک ایشور میں نہیں ہو سکتے پیدا کرنا جس کا سبھاؤ ہے وہ ناش نہیں کر سکتا۔ امرت اور زہر دونوں ایک جگہہ

جینی۔ دوست! آپ کا بدون ٹل ریلپ کے پیدا کرنے کا مسئلہ تو مسلمانوں کے مسئلہ کن فیکون سے بھی بڑھکر ہے۔ پھر اُن بیچاروں پر کیوں ناممکنات کا الزام لگاتے ہو۔ ایشور میں خواہش کا پیدا ہونا اُس کے آنند مے گن کے خلاف ہے۔ کیونکہ نئی خواہش جب ہی پیدا ہوتی ہے جب پہلی حالت میں کچھ دُکھ ہوتا ہے تو کیا ایشور بھی دُکھی رہتا ہے۔ ؟

معترض۔ نہیں۔ خواہش جیووں کے کرموں کے پریرنا (سبب) سے ہوتی ہے۔

جینی۔ تو پھر جیووں کے کرم جو ایشور کے آنند مئی گن تک میں بھگن ڈال دیتے ہیں۔ اور ایشور کو بھی کام کرنے کے لئے مجبور کرتے ہیں آپ کے سرب شکتیمان ایشور سے بھی زیادہ طاقتور ہوئے۔ اور ایشور بھی کرموں کے بس میں پڑا۔ اور اس طرح تین چیزوں سا ایشور۔ جیو۔ پرکرتی کے علاوہ جن کو آپ انادی مانتے ہیں کرم ایک اور شے انادی ہو گئی۔ اور ایک اور شبہ پیدا ہوا کہ جیووں کے کرم چار ارب ۳۲ کروڑ سال تک کیوں خاموش پڑے رہے۔ اور اس عرصہ دراز تک ایشور کیوں بیکار پڑا رہا۔ کیا اُس نے بھی ایک ارب ۳۲ کروڑ سال تک سرشٹی کا کاروبار کرتا رہنے کے بعد تھک کر اس ہی عرصہ تک آرام کرنا چاہا جیسے کہ انسان دن کی محنت کے بعد رات کو آرام کرتے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو وہ سرب شکتیمان نہ رہا۔ اور مثل دنیاداروں کے کمزور ہو گیا۔ جن کو کاروبار کرنے کے بعد زائل شدہ طاقت حاصل کرنے کے واسطے آرام کرنا ضروری ہے۔ اور ہاں یہ بھی تو بتلایئے کہ جیو اس عرصہ تک سکھی حالت میں رہے یا دُکھی میں۔ شریر والے رہے یا بدون شریر۔ کرم انکے ساتھ رہے یا ان سے علیٰحدہ۔ اگر آپ کہیں کہ سکھی رہے تو پھر سرشٹی رچکر اور جگت میں پیدا کر کے جیووں کو دُکھ دینا دیا لو پرمیشر کو مناسب نہیں تھا۔ اور اگر یہ کہیں کہ دُکھی رہے تو عرصہ تک بلا وجہ دُکھ دینے سے ایشور نیائے کاری اور دیالو نہ رہا۔ اگر دُکھ سکھ دونوں رہے۔ اور کرم انکے ساتھ رہے تو اس عرصہ تک بیکار کیسے رہ سکتے ہیں۔ کرموں کی خاصیت جو سنسار کو چکر میں لانے کی ہے۔ زائل نہیں ہو سکتی۔ اگر بدون کرم اور بدون شریر رہے۔

جیسے کہ ریشم کا کیڑا اپنے اندر ہی سے ریشم نکال کر خود اس میں پھنس جاتا ہے۔ اسی
طرح یہ جیو آتما خود اپنے کئے ہوئے کرم سے بندھ جاتا ہے۔ اس میں کسی دوسرے
کا دخل نہیں۔ ایشور کو کرتا اور کرم پھل داتا ماننے میں ایشور کے ذمہ بڑے بڑے الزام
عائد ہوتے ہیں۔

معترض۔ وہ کیا الزام ہیں؟ **جینی**۔ آپ ایشور کی صفات کون کون سی مانتے ہیں؟

معترض۔ سرب ویاپک۔ اموریتک۔ سرب شکتیمان۔ آنند مئی کرتا۔ نیائے کاری۔ دیالو
وغیرہ وغیرہ۔ **جینی**۔ جو شے سرب ویاپک ہوتی ہے اس میں حرکت نہیں ہو سکتی جیسے
کہ آکاش۔ حرکت بدون کوئی فعل نہیں بن سکتا۔ اور اموریتک۔ موریتک شے نہیں
بنا سکتا۔ اس لئے سرب ویاپک اور اموریتک ایشور جگت کرتا نہیں ہو سکتا۔ اموریتک
سے موریتک شے نہ بنایا جانے کی وجہ ہی سے تو اسلامی مذہب میں خدا کو موریتک مانا
اس کو عرش معلی پر بٹھلایا ہے اور اس کے ہاتھ سے انسان کا پتلا بنوایا ہے۔

معترض۔ جب سرب شکتیمان ایشور چار ارب ۳۲ کروڑ سال کے عرصہ تک جس کو ہم برہم راتری
کہتے ہیں بالکل بیکار پڑا رہتا ہے تو پھر اس کے دل میں خواہش پیدا ہوتی ہے کہ
एकोऽहं बहु स्याम میں ایک ہوں انیک ہو جاؤں" تو وہ اسی وقت
اپنی اننت شکتی سے جگت کی رچنا کرتا ہے۔

جینی۔ کیا ایشور جگت کی رچنا مسلمانوں کے مسئلہ کن فیکون کے مطابق کرتا ہے؟

معترض۔ نہیں۔ مسلمان تو ایسا مانتے ہیں کہ خدا دنیا کو نیستی سے ہستی میں لایا۔ ہم ایسا
نہیں مانتے۔ کیونکہ نیستی سے ہستی تو ہو ہی نہیں سکتی۔ جیسے صفر میں سے عدد صحیح تفریق
نہیں ہو سکتا۔ لیکن ہم تو یہ مانتے ہیں کہ مادہ جو پہلے کی حالت میں پرمانو روپ رہتا ہے اس سے
ایشور ستھول جگت رچتا ہے اور جیووں کو ان کے اعمال کے مطابق بدون ماں باپ کے
ایک دم جوان حالت میں پیدا کر دیتا ہے۔

نہیں آتا۔ جیسے کہ آواز نظر نہیں آتی۔ مگر وہ مادہ کی ایک نہایت ہی لطیف شکل ہے
اور بڑی طاقتور ہے۔ آپ نے فونوگراف تو بہت دفعہ دیکھا ہوگا جس وقت اس میں
آواز بھرتے ہیں اگر آپ اُس وقت دیکھیں تو کرم فلوسفی کا مسئلہ بڑی آسانی
سے آپکی سمجھ میں آجاتا ہے۔ فونوگراف کے اندر مصالح کا بنا ہوا ایک گول سلنڈر
ہوتا ہے۔ اِس سلنڈر پر ایک سوئی لگائی جاتی ہے۔ جب کوئی آدمی ہورن کے
سامنے اپنی معمولی آواز میں گاتا ہے یا بولتا ہے تو اس آواز کا زور جو نظر نہیں
آتی ہے سوئی پر جا کر پڑتا ہے۔ سوئی سلنڈر پر باریک باریک لکیریں نکالدیتی ہر
سلنڈر مشین کے ذریعے چلتا رہتا ہے اور سوئی اُس پر لکیریں کھینچتی رہتی ہے۔
یہ لکیریں ایسی کھیچ جاتی ہیں جیسی برسات کے موسم میں سڑک پر گاڑی کے چلنے
سے کھانچے پڑجاتے ہیں۔ جب سوئی کو ان نشانات کے ایک سرے پر رکھ دیتے ہیں
اور مشین کے ذریعہ سلنڈر کو چلاتے ہیں تو پھر وہی آواز نکلنے لگ جاتی ہے۔ حال
میں آواز کو سلنڈر کی بجائے پلیٹ میں بھرتے ہیں۔ جیسے فونوگراف میں آواز
نہایت لطیف شکل بن کر سلنڈر پر لکیریں بنا دیتی ہے۔ اسی طرح من بچن کا سے کئے ہوئے
سے موہنی کرم ایک حرکت پیدا کرتے ہیں اور اُس سے ایک لطیف غلاف سا روح
پر ہو جاتا ہے۔ اور جیسے فونوگراف کے ہورن کے سامنے گانے کی آواز سے گانا۔
رونے کی آواز سے رونا۔ اور ہنسی کی آواز سے ہنسنے کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح
جس قسم کا کرم انسان کرتا ہے اُس سے اسی قسم کا نتیجہ بھوگتا ہے۔ بس یہی کرم فلوسفی
کا اُصول ہے۔ مادہ میں بڑی بڑی طاقتیں ہیں۔ زہر میں مار ڈالنے کی قوت۔ ادویات
میں شفا کی طاقت۔ غذا میں خون۔ ہڈی۔ ویرج وغیرہ بن جانے کی قوت ظاہرا
مثالیں ہیں۔ یہ جیو آتما خود اپنے ہی کرودھ۔ مان۔ مایا۔ لوبھ وغیرہ جذبات سے جن کو
بھاؤ کرم کہتے ہیں اپنے گرد پدگل روپ کرم جن کو دربیہ کرم کہتے ہیں جمع کر لیتا ہے۔ ۱۱۰

الپگیان کی کیا طاقت تھی کہ اُس کے کام میں دخل درمعقول کرسکتا۔ دوسرے سنسار میں
گیان جہاں پایا جاتا ہے۔ جان اور جسم کی موجودگی میں پایا جاتا ہے۔ یا یوں کہو کہ جیو میں
گیان پایا جاتا ہے۔ جیو کے سوائے گیان کہیں نہیں پایا جاتا۔ لہٰذا جیو کے سوائے
کوئی اور گیان وان پرمیشر ثابت نہیں ہوسکتا۔

معترض۔ اچھا خیر۔ ایشور سرشٹی کرتا نہ سہی لیکن نیائے کاری تو ضرور ہے۔ کیونکہ
کوئی چور خود بخود جیل میں نہیں جا پڑتا۔ چور کو چوری کی سزا دیکر جیل میں بھیجنے کے واسطے
ایک حاکم نیائے کاری کی ضرورت ہے۔

جینی۔ یہ بھی تمہارا بھرم ہے۔ کیونکہ فرض کرو کہ ایشور کو کسی شخص کی بداعمالی کی وجہ سے یہ منظور ہے
کہ اُس کا روپیہ چھین لیا جائے تو وہ خود تو چھیننے آتا ہی نہیں۔ آخر کسی چور کو بھیجکر ہی چوری
کراتا ہے۔ لیکن اُس چور کو چوری کی سزا ملتی دیکھتے ہیں۔ اس میں چور کا کیا قصور ہے
اُس نے تو چوری ایشور کے حکم کے مطابق کی ہے۔ لہٰذا آپ کی مثال غلط ہے۔ کسی
بدعملی کی سزا ملنے کے واسطے کئی کارنوں کی ضرورت ہے۔ اصلی کارن تو بدفعلی ہی ہے
دوسری نمت (علت غائی) کارن ہیں۔ جیسے چوری کے معاملہ میں۔ حاکم۔ پولیس۔ جیل وغیرہ
ہوجاتے ہیں۔

معترض۔ لیکن کرم بےجان اور بےگیان ہونے کی وجہ سے خود جزا سزا کیسے دے سکتے ہیں۔

جینی۔ اصل میں کرم فلاسفی کو آپ اچھی طرح سمجھے نہیں۔ اس کا مفصل بیان تو ہم آگے چل کر
کرینگے۔ یہاں صرف اتنا بتلا دیتے ہیں کہ جو کرم ہم۔ من۔ بچن۔ کائے سے کرتے ہیں۔ وہ
نہایت ہی لطیف شکل میں ہماری روح کے اُوپر ایک پردہ سا بناتے ہیں۔ جیسے پانی بادل
کی شکل میں ہوکر سورج کو چھپا لیتا ہے۔ اِس پردہ کو ہی کارمان شریر یعنے کرموں کا غلاف
کہتے ہیں۔ یہی کرموں کا پردہ پھر طرح طرح کی تکالیف دیتا ہے۔ اور اپنی قوت کشش سے
سے روح کو ایک قالب سے دوسرے قالب میں لے جاتا ہے۔ کارمان شریر آنکھوں سے نظر

یا کسی کے بنائے ہوئے نہیں ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ یہ لفظوں سے مرکب ہونے کی وجہ سے بدون بنائے ہوئے نہیں ہو سکتے۔ ایشور پرش نہیں لہٰذا وید اُسکے بنائے ہوئے نہیں۔

معترض۔ قدرتی چیزوں میں ایک نیم او رقاعدہ پایا جاتا ہے جیسے کہ سورج ہمیشہ پورب سے نکلتا اور پچھم میں چھپتا ہے۔ آم کے درخت سے آم ہی پیدا ہوتا ہے۔ انار نہیں ہوتا۔ یہ نیم اور قاعدہ بیجان مادہ میں خود بخود نہیں ہو سکتا۔ اس کے لئے ایک گیان وان سَرب شکتیمان منتظم کی ضرورت ہے۔ اِس لئے کرتا ضرور ہے۔

جینی۔ مادہ میں نیتی (باقاعدگی) ایک گُن ہے جس کی وجہ سے قدرتی چیزوں میں ایک نیم اور قاعدہ پایا جاتا ہے۔ سورج زمین کے گرد گھومتا ہے اور اپنا دورہ چوبیس گھنٹہ میں ختم کر لیتا ہے۔ اِس لئے چوبیس گھنٹے کے بعد اُس ہی جگہ آ جاتا ہے۔ جہاں سے وہ پہلے روز چلا تھا۔ لہٰذا سورج ہمیشہ ایک ہی جگہ سے نکلتا اور ایک جگہ چھپتا نظر آتا ہے۔ یہ سورج میں نیتی گُن ہونے کی وجہ سے ہے۔ آم سے آم بھی اس ہی نیتی سے پیدا ہوتا ہے۔ ان باتوں سے کسی گیان وان اور سَرب شکتیمان ایشور کا انومان کرنا نادانی ہے۔ کیونکہ قدرت کے کاموں میں بہت سی باتیں فضول بھی پائی جاتی ہیں۔ مثلاً بارش جب ہوتی ہے تو دریا اور سمندر میں بھی ہوتی ہے۔ اگر اس میں کسی گیان وان کا ہاتھ ہوتا تو بارش کو ضرور کھیتوں میں ہی برساتا۔ جہاں اسکی ضرورت ہے۔ دریا اور سمندر میں برسا کر اپنی بیوقوفی کا ثبوت نہ دیتا۔ اِس لئے یہ بے جان اور بے گیان مادہ کے کام ہیں۔ نیز یہ آپ کی باقاعدگی کی دلیل ہرجائی ہونے کی وجہ سے ناقص ہے۔ کیونکہ باقاعدگی گیان وان جیو اور بے گیان مادہ دونوں کے کاموں میں پائی جاتی ہے۔ اور بعض دفعہ انسان قدرتی چیزوں کی ساخت کو بھی اپنے گیان سے بدل دیتا ہے۔ جیسے کہ اُس نے معمولی آم سے قلمی آم۔ اور معمولی بیر سے قلمی بیر وغیرہ بنائے ہیں۔ یہ تبدیلی بیچارے مادہ کے بے جان اور بے گیان ہونے سے ہی تو ہوئی ہے۔ اگر اس میں کسی سرب شکتیمان پرمیشور کا دخل ہوتا تو انسان ضعیف

ایشور کو دنیا یا دنیا کی کسی قدرتی شے کو بناتا ہوا نہیں دیکھا۔ اِس لئے اُسکو کرتا ماننا ٹھیک نہیں۔

معترض۔ اگر کسی شخص نے کبھی کوئی میز بنتا ہوا نہیں دیکھا اور اُسے ایک میز بنا بنایا ملے۔ تو کیا اُسکو یہ ماننا چاہئے کہ اس کا کوئی کرتا نہیں ہے۔

جینی۔ نہیں یہ بات نہیں ہے۔ بلکہ جب پہلے جننے پرتیکش سے یہ بات جان لی ہے کہ لکڑی کی اِس قسم کی چیزیں بڑھئی بناتا ہے تو پھر میز کے بننے میں بھی بڑھئی کا الومان کر سکتے ہیں۔ اس قسم کا قیاس قدرتی چیزوں میں نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ پہلے ان کا کچھ پرتیکش نہیں دیکھا۔ دوسرے دنیا کے مرکب ہونے کی دلیل کو کرتا وشے میں پیش کرنا درست نہیں ہے۔ کیونکہ یہ دلیل خود محتاج ثبوت ہے۔ وجہ یہ کہ دنیا کو کبھی کسی نے غیر مرکب یا پرمانو روپ نہیں دیکھا۔ جبتک پہلے یہ ثابت نہ ہو جائے کہ دنیا کی اشیاء کبھی پرمانو روپ تھیں تب تک یہ دلیل پیش نہیں ہو سکتی اس میں اسدھ ہیتو ابھاس ہے۔ تیسرے کرتا اور دنیا میں تعلق لازمی نہیں ہے جیسا کہ آگ اور دھوئیں میں ہے۔ ایسا تعلق پرکرتی اور دنیا میں ہے نہ کہ کرتا اور دنیا میں۔ اِس لئے اس دلیل میں اکنچت کر ہیتو ابھاس ہے۔

معترض۔ دنیا کا کرتا پرمیشر ہونے میں شبد پرمان ہے۔ وید بتلاتا ہے کہ سرشٹی کا کرتا ایشور ہے

جینی۔ وید کس کا بنایا ہوا ہے؟

معترض۔ ایشور کا۔ **جینی**۔ تو پھر آپ کی اِس دلیل میں ان انیہ آشریہ دوش ہے یعنے وید کے پرمان ہونے کا انحصار ایشور واکیہ ہونے کی وجہ ہے۔ اور ایشور کا کرتا ہونا وید کے کہنے پر ہے۔ یہ ایسی بات ہے کہ جیسے کسی شخص سے کہا جاوے کہ تمہارے دعوےٰ کا کیا ثبوت ہے اور وہ ثبوت میں یہ کہے کہ کیونکہ یہ میرا دعوےٰ ہے۔ دوسرے وید کا ایشور واکیہ ہونا یا نہ ہونا خود محتاج ثبوت ہے۔ اس پر درشنوں میں خود بحث ہے۔ کوئی کہتا ہے وید ایورشیہ

وجہ سے دنیا کے سب کام ہو رہے ہیں۔

معترض۔ جو چیز مرکب اور پرلے والی ہوتی ہے اُس کا کرتا کوئی ضرور ہوتا ہے جیسے گھڑا۔ جو مرکب شے ہے اُس کا کرتا کمہار ہے۔ اور کنگن جو سونے کی پریائے ہے اُس کا کرتا سنار ہے۔ اسی طرح دنیا کا کرتا بھی ایشور ضرور ہے۔

جینی۔ دنیا میں دو قسم کی بناوٹیں ہیں۔ ایک جو خود بخود بنی ہوئی ہیں یا بنتی ہیں۔ جیسے پہاڑ۔ گھاس بادل۔ مینہ وغیرہ۔ دوسری وہ جو انسان کے بنانے سے بنتی ہیں۔ جیسے میز۔ کرسی۔ کپڑا وغیرہ۔ پہلی قسم کی چیزوں کو قدرتی یا اپنی ہی طاقت و قدرت سے بنی ہوئی کہتے ہیں اور دوسری کو مصنوعی یا بناوٹی ہوئی اشیا پکارتے ہیں۔ جو مصنوعی چیزیں ہیں اُن کا کرتا پرتیکش (ظاہر) ہے۔ جو تمثیلیں آپ نے دی ہیں وہ سب مصنوعی چیزوں پر صادق آتی ہیں اور درست ہیں۔ مگر یہاں تو جھگڑا قدرتی چیزوں کا ہے۔ اس کا کرتا آپ "پرمان" سے ثابت کریں۔

معترض۔ ان کا کرتا ہونے میں انومان پرمان ہے۔ کیونکہ کوئی بناوٹ والی شے۔ بدون کرتا کے بنتی ہوئی نظر نہیں آتی۔ اس لئے اِس دنیا کا بھی کوئی کرتا ضرور ہے۔

جینی۔ مہاشہ جی! انومان پرمان کا انحصار پرتیکش پر ہوتا ہے۔ جیسے دھوئیں کو نکلتا دیکھ کر یہ انومان کرنا کہ یہاں آگ ضرور ہے۔ مگر دھوئیں اور آگ کا تعلق پہلے آنکھ سے پرتیکش دیکھا ہوا ہوتا ہے اِس لئے دُور سے ایک مکان میں سے دھواں نکلتا ہوا دیکھ کر وہاں آگ کی موجودگی کا قیاس کیا جاتا ہے۔ ایشور کو سرشٹی کرتا ہوا۔ یا مینہ بادل وغیرہ قدرتی چیزیں بناتا ہوا کبھی کسی نے نہیں دیکھا۔ اِس لئے انومان غلط ہے۔ آپ نے ایک بڑھئی کو لکڑی کی چیزیں بناتا ہوا دیکھا۔ اِس لئے آپ نے جانا کہ ایسی چیزوں کا کرتا بڑھئی ہوا کرتا ہے۔ بعد ازاں آپ نے کسی جگہ ایک میز پڑا ہوا دیکھا تو آپ انومان کر سکتے ہیں کہ یہ میز بھی بڑھئی کا بنایا ہوا ہے۔ لیکن آپ نے

معترض۔ دنیا میں کوئی چیز بھی بغیر کرتا کے نہیں بنتی۔ اس لئے اس دنیا کا بھی کوئی کرتا ضرور ہے۔ **جینی**۔ دنیا کا کون کرتا ہے؟

معترض ایشور **جینی**۔ ایشور کا کون کرتا ہے؟

معترض۔ ایشور کا کرتا کوئی نہیں۔ وہ خود بخود اور انادی ہے۔

جینی۔ مگر آپنے پہلے دعویٰ کیا تھا کہ کوئی چیز بغیر کرتا کے نہیں بنتی۔ اب آپ فرماتے ہیں کہ ایشور کا کوئی کرتا نہیں ہے۔ اس لئے آپکے ایسا کہنے میں بیا گھات دوش ہے یعنی آپنے اپنے دعوے کی خود ہی تردید کر دی ہے۔ (۶) جادو وہ جو منہ چڑھ کے بولے۔

معترض۔ ہم تین چیزوں کو انادی اور بدون کسی کی بنائی ہوئی مانتے ہیں (۱) ایشور (۲) جیو (۳) پرکرتی۔ باقی چیزیں بنائی ہوئی ہیں۔

جینی۔ باقی دیگر چیزیں کونسی باقی رہیں۔ دنیا میں جو چیز ہے وہ ان ہی دو یا تین میں شامل ہے اور دنیا ان کے ہی مجموعہ کا نام ہے۔ جیسے گھوڑے۔ پیادے۔ سپاہی۔ افسر وغیرہ کے مجموعہ کا نام فوج ہے۔ فوج کوئی دوسری چیز ان سے علیحدہ نہیں ہے۔

معترض۔ ہم ایسا مانتے ہیں کہ پہلے میں یہ ظاہری مرکب دنیا پرانو روپ ہو جاتی ہے اور چار ارب بتیس کروڑ سال ویسی ہی رہتی ہے۔ اس عرصے کے گذرنے پر ایشور پھر مرکب سرشٹی رچتا ہے۔ اور چار ارب بتیس کروڑ سال مرکب شکل میں رکھ کر پھر بذریعہ پرلے ناش کر دیتا ہے۔ اسی سلسلہ وار سرشٹی کے بعد پرلے اور پرلے کے بعد سرشٹی مثل دن و رات کے ہوتی رہتی ہے۔

جینی۔ جب آپ جیو (۱) پرکرتی کو انادی مانتے ہیں۔ تو دنیا کو جو ان ہی دو چیزوں کا مجموعہ ہے انادی کیوں نہیں مان لیتے؟ تیسرے کرتا کے ماننے کی کیا ضرورت ہے کیونکہ جب جیو اور پرکرتی انادی ہیں تو انکے گن اور پریائے۔ ملنا۔ بچھڑنا وغیرہ بھی انادی ہیں جبکہ

اور خاصیتوں سے واقف ہیں۔ وہ ودیادھر۔ سائنسداں۔ حکیم و فلاسفر کہلاتے ہیں۔ وہ اپنے مشاہدات و تجربات سے اِس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ دنیا کے عجائبات و صنعات جن کو دیکھ کر نادان حیران ہوتے ہیں ان ہی دو ایکٹروں کے مختلف سوانگ ہیں۔ اس تماشا گاہِ دنیا کے یہی "ہیرو" اور "ہیروین" ہیں۔ روح اور مادہ کی طاقتوں اور خاصیتوں کو جانکر فلاسفران سے بڑے بڑے کام لیتے ہیں جیو کو تسخیر کرکے مسمریزم کے ذریعے سینکڑوں کوسوں کی خبریں ایک منٹ میں منگا لیتے ہیں۔ جس کا حال چاہیں معلوم کرسکتے ہیں۔ مادہ کو بس میں کرکے پانی سے اناج پسواتے ہیں۔ آگ سے ریل چلاتے ہیں۔ کپڑا بنواتے ہیں۔ بجلی سے چٹھی رسانی کا کام لیتے ہیں۔ مکانات میں روشنی کراتے ہیں۔ پنکھے جھلواتے ہیں۔ ہم ان جادوگروں کے سحر کا حال کہاں تک بیاں کریں۔ ان لوگوں نے دیوتاؤں کو سدھ کرکے اور پریوں کو شیشہ میں اُتار کے اِن سے وہ ناچ نچائے ہیں کہ ہمارے تمہارے جیسے دیکھنے والوں کی عقل حیران ہے۔ اور نظر بند ہے رامائن میں لکھا ہے کہ راجہ راون والئے لنکا کے دربار میں پون پنکھا کیا کرتی تھی۔ اندر چھڑکاؤ کیا کرتا تھا۔ اِس کے کیا معنے ہیں؟ یہی ہیں کہ اُس نے بھی ہوا اور آگ وغیرہ سے اِسی طرح کا کام لیا تھا جس طرح کہ آجکل یورپ۔ امریکہ و جاپان کے سائنسدان لیتے ہیں۔ جین شاستروں میں آدن کو ودیادھر لکھا ہے۔ اور لکھا ہے کہ وہ سیتا جی کو ڈنڈک بن میں سے چُرا کر بمان میں بٹھا کر لے گیا تھا۔ اِس سے ظاہر ہے کہ اُس کے زمانہ میں لوگ کیسے سائنسدان تھے۔ ہندوستان کے باشندوں نے جب سے روح اور مادہ کی طاقتوں اور خاصیتوں کو دیوی۔ دیوتا سمجھ کر اُن کے آگے سر جھکانا شروع کیا اور اُن کو غلام نہ بنا کر اُن سے کام لینا چھوڑا۔ تب ہی سے طوقِ غلامی پہنا۔ شکر ہے کہ اب زمانہ نے پھر پلٹا کھایا ہے۔ روشنی کا وقت آیا ہے۔ مناسب ہے کہ اِس راز کو اچھی طرح سمجھا جاوے۔ اور کرتا اور نیائے کاری کے مسئلہ کو متروک کر دیا جائے۔

کرتا اور نیائے کاری پر بحث

کرتا اور نیائے کاری کے نہ ماننے پر جو اعتراض ہوتے ہیں اب ہم اُن پر غور کرتے ہیں اور اُن کو ایک جینی اور معترض کی گفتگو کے پیرایہ میں لکھتے ہیں۔

ریل کی نئی یوری ورہیل کیا ہے؟ پانی - آگ اور ہوا کی طاقت ۔ اسی طرح دنیا کے اور کاموں میں بھی اسی
طرح کی طاقت کام کر رہی ہے - لوگوں نے مادہ کی مختلف طاقتوں کا ہی کچھ کچھ نام رکھ چھوڑا ہے
چنانچہ بارش کا نام اندر - ہوا کا نام ورن - تبدیلی شکل کی خاصیت کا نام خدا وغیرہ وغیرہ - اور یہ سب
کچھ کم سمجھ آدمیوں کے سمجھانے کے لئے جو سائنس کی باتوں کو اچھی طرح نہیں سمجھتے - جیسا کہ لوگوں
نے ایک ایشور کو دنیا اور اس کے اجزا درختوں وغیرہ کا پیدا کرنے والا مانا ہے - اسی طرح اُس کو
جیووں کے کرم پھل دینے والا - اور ایک قالب سے دوسرے قالب میں اپنی مرضی سے یا اُنکے
افعال کے بموجب لے جانے والا بھی مانا ہے - مگر یہ بھی اسی طرح نادانوں اور بچوں کا من سمجھوتا
ہے - کیونکہ روح اور مادہ کا تعلق قدیمی ہے - اِس تعلق کی وجہ سے روح میں راگ دویش
وموہ پیدا ہو رہا ہے - راگ دویش موہ کی وجہ سے - جیسے کرودھ - مان - مایا - لوبھ وغیرہ -
خواہشاتِ نفسانی وتخیلاتِ لایعنی کا بانی بنتا ہے - اِن خواہشاتِ نفسانی اور تخیلاتِ باطلی کو
بھاؤ کرم کہتے ہیں - یہ بھاؤ کرم جڑ وستو ہیں - جو اپنی کشش سے اپنے موافق دربیہ کرموں
کو اپنی طرف کھینچتے ہیں - دربیہ کرم مادہ کے لطیف ترین ذرات ہیں جو روح کو گھیرے رہتے
ہیں - اور موت کے بعد نیا قالب بنجاتے ہیں - اِس طرح آواگون خود بخود روح اور مادہ کی طاقتوں
اور خاصیتوں سے ہوتا ہے - جیسے ریشم کا کیڑا اپنے اندر سے ریشم نکالکر خود اُس میں پھنس جاتا
ہے - اور طوطا خود اپنے پاؤں سے نلکی کو پکڑ کر اور اُلٹا ہو کر اپنے آپ کو گرفتار سمجھتا ہے اِسی
طرح یہ جیو خود اپنے کئے ہوئے کرموں میں پھنستا ہے - جس قسم کی خواہشات جیو کی ہوتی ہیں -
اُس ہی کے مطابق اُس کے عمل ہوتے ہیں - جن کی کشش سے خود بخود جیو کھنچا ہوا ایسے قالب
کی طرف چلا جاتا ہے جہاں اُسکو اُن خواہشات کے اچھی طرح پورا کرنے کا موقعہ ملتا ہے - مثلاً ایک
شخص بڑا ہی شہوت پرست ہے - جو ہر وقت اِس ہی اُدھیڑبن میں لگا رہتا ہے کہ کسی نئی عورت
سے صحبت کرے تو ضرور ہے کہ وہ مر کر کتے یا گدھے کے قالب میں جاوے - جہاں اُس کو اپنی ان
خواہشات کے پورا کرنے کا بے روک ٹوک موقعہ ملے - جو لوگ جیو (روح) اور پدگل (مادہ) کی طاقتوں

(پیدایش)، ستے (موت)، اور دھرو (قائمی)، کو لئے ہوئے قائم ہے۔ مثال کے طور پر سونے کو لیجئے۔ سونا ایک دربیہ ہے۔ پیلاپن اُس کا گن ہے۔ کڑا۔ بالے وغیرہ زیور اُس کے پریائے ہیں۔ جب کڑے کو توڑ کر بالے بنوائے جاتے ہیں تو کڑے کی حالت کا ستے (موت) ہوتا ہے۔ بالے کا اُتپاد (پیدایش) ہوتا ہے۔ مگر سونا خود قائم رہتا ہے۔ جو اُس کا دھرو (قائمی) ہے۔ غرضیکہ سونا خواہ کسی حالت میں اور کسی زیور کی شکل میں ہو اُس کی قائمی میں یہ سب باتیں پائی جاویں گی۔ اِسی طرح دنیا کی ہر ایک چیز قائم ہے۔ خود کبھی ضائع نہیں ہوتی۔ مگر تبدیلی شکل ضرور اختیار کرتی رہتی ہے۔ یہ تبدیلی شکل بعض دفعہ خود بخود ہوتی ہے جیسے پانی سے بادل۔ اور بادل سے مینہہ بن جاتا ہے۔ اور کبھی کبھی انسان کی کی ہوئی ہوتی ہے جیسے کڑے سے بالا۔ اور بالے سے ہار سنار بنا دیتا ہے۔ خود بخود بننے کی حالت کو قدرتی یا خود اپنی قدرت یا طاقت سے بنی ہوئی کہتے ہیں۔ اور انسان کی بنائی ہوئی حالت کو مصنوعی یا بناوٹی حالت کہتے ہیں۔ دنیا میں ہر جگہ یہی دو قسم کی بناوٹ نظر آتی ہے۔ انسان نے بہت سے قانون قدرت کا مشاہدہ و تجربہ کر کے بہت سی قدرتی باتوں میں بھی دخل دیا ہے۔ چنانچہ معمولی آموں سے قلمی آم۔ معمولی بیروں سے قلمی بیر پیدا کئے ہیں۔ انڈوں میں مصنوعی گرمی پہنچا کر بچے پیدا کئے ہیں۔ غرضیکہ دنیا میں جو کچھ کارروائی ہو رہی ہے وہ سب روح اور مادہ کی طاقتوں کی بدولت ہے۔ جو لوگ روح و مادہ کی اِن خاصیتوں اور طاقتوں سے واقف نہیں ہیں وہ اِس کارروائی میں ایک تیسری طاقت خدا۔ یا ایشور کا دخل بتلاتے ہیں۔ مگر اُن کا یہ کہنا نادانی پر دال اور حقیقت کے نہ سمجھنے کا نتیجہ ہے۔ جب ریل اس ملک میں جاری ہوئی تو لوگوں کو بڑی حیرانی ہوئی کہ یہ گاڑی کیسی ہے جس میں نہ بیل لگتا ہے اور نہ گھوڑا۔ بدون بیل اور گھوڑے کے یہ کیسے چلتی ہے۔ اِس کے اندر ضرور کوئی دیوی ہے جس کے زور سے یہ چلتی ہے۔ جس طرح ریل کے اندر دیوی کا ماننا نادانی کی نشانی ہے۔ اِسی طرح دنیا کے اور کاموں میں خدا یا ایشور کا ماننا وہم و گمان ہے

ساتھ موافق۔ چھیتر و کال ملنے سے طرح طرح کے درخت اور پودھا وانکے پتے پھول و پھل
لگتے ہیں۔ جس طرح نباتات کے تخم سے اور زمین سے درخت پیدا ہوتے ہیں اُسی طرح
انسان وحیوانات کے تخم سے انسان وحیوان پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے درختوں کے پتے
وپھل پھول خود بخود لگ جاتے ہیں۔ اِسی طرح انسان وحیوان کے اعضا رجسم۔ آنکھ۔ کان
منہ وناک وغیرہ بن جاتے ہیں۔ مصری کے کوزہ کو دیکھو اس میں چھوٹے چھوٹے چمکتے ہوئے
رَوے سب بشکل مکعب اتنے ہی لمبے۔ اتنے ہی چوڑے اور اتنے ہی موٹے ہیں۔ کیا
آپکی رائے ہیں ان سب کو کسی حلوائی نے علیٰحدہ علیٰحدہ بنا کر کوزے میں اس طرح جوڑا ہے
جس طرح سُنار سنہری جنتوں میں ڈائمنڈ کٹ رَوے جوڑتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ یہ کھانڈ کی
چاشنی کو کوزے میں بھر کر اور اُن کو ایک خاص طرح پر رکھنے سے خود بخود بنجاتے ہیں۔
جس طرح کھانڈ کی چاشنی کو کوزے میں بھر کر ایک خاص حالت میں رکھنے سے یہ رَوے خود بخود بن جاتے ہیں
اسی طرح نباتات کے تخم سے آسکے موافق آب وہوا ومٹی وموسم ملنے سے پھول وپتے
اور تخم انسان وحیوان سے اعضائے جسم بن جاتے ہیں۔ جیسے وہ مصری کے رَوے کسی
کے بنائے ہوئے نہیں ہوتے۔ اسی طرح انسان وحیوان کے جسم و درخت وپھول وغیرہ
بھی کسی کے بنائے ہوئے نہیں ہوتے۔ یہ سب مادہ کی قدرتیں ہیں جو خود کبھی ضائع
نہیں ہوتا مگر تبدیلِ اشکال کرتا رہتا ہے۔ وہی مادہ جو پہلے تخم تھا درخت بن جاتا ہے۔
پھر درخت سوکھ کر لکڑی ہو جاتا ہے۔ جس سے میز کرسی وغیرہ سامان بنتے ہیں۔ پھر وہی
گل سڑ کر مٹی میں مل جاتے ہیں۔ مٹی سے گھڑا بن جاتا ہے۔ گھڑا پھوٹ کر پھر مٹی بنجاتا ہے
پانی بھاپ ہو کر اُڑجاتا ہے۔ وہی بادل بن جاتا ہے۔ وہی سمندر میں چلا جاتا ہے۔ وہی
برف بن کر پہاڑ پر گرتا ہے۔ وہی مینہ ہو کر برستا ہے۔ وہی دریا ہو کر بہتا ہے۔ وہی سمند
میں چلا جاتا ہے۔ پھر سورج کی گرمی میں بادل بن جاتا ہے۔ اِس تبدیلِ اشکال میں مادہ خود
ضائع نہیں ہوتا۔ کیونکہ ہر ایک دربیہ اپنے گن (صفت) پرلے (حالت) اور اتپاد۔

اختیار کرنا۔ ہزاروں قسم کے جانوروں۔ مینڈک۔ کیڑا۔ بیر بہوٹی وغیرہ کا اُن میں پہلے مردہ جسم میں بارش کا پانی ملنے سے پیدا ہو جانا۔ دریاؤں کا بہنا۔ سیلابوں کا آنا۔ انواع و اقسام کے پھولوں پھلوں کا لگنا وغیرہ وغیرہ جو کرشمے دنیا میں نظر آتے ہیں اور انسانوں کی عقل کو حیران کرتے ہیں یہ سب مادہ کی شکتیوں کا ظہور ہے۔ بعض آدمی۔ خاک۔ باد۔ آب۔ آتش۔ کو مفرد شے مانتے ہیں اور ان کو اربعہ عناصر کہتے ہیں یہ انکی غلطی ہے۔ درخت میں پانی جا کر لکڑی بن جاتا ہے۔ سیپ میں وہی پانی موتی ہو جاتا ہے۔ دو قسم کی گیس اوکسیجن و ہیڈروجن کے ملنے سے پانی بن جاتا ہے۔ اوکسیجن اور نائٹروجن کے ملنے سے ہوا بنتی ہے۔ دو پتھروں کو آپس میں رگڑنے سے آگ پیدا ہوتی ہے۔ رانگ وغیرہ ٹھوس چیزیں پگھل کر پانی سی بنجاتی ہیں۔ غرضیکہ یہ خاک۔ باد۔ آب۔ آتش۔ ایک ہی مادہ کی مختلف شکلیں ہیں۔ مادہ کو ہی جین فلاسفی میں پُدگل۔ سانکھ میں پرکرتی اور ویدانت میں مایہ کہتے ہیں۔ مادہ کی چار بڑی طاقتوں یا خاصیتوں کا نام سبھاو۔ نیتی۔ کرم۔ اور پرینا ہے۔ سبھاو تبدیلی شکل کی خاصیت کو کہتے ہیں۔

نیتی مقررہ اصول کا نام ہے یعنے جس شے سے جو چیز بننے کا دستور ہے اُس سے وہی بنتی ہے۔ مثلاً آم کے بیج سے آم۔ انار کے بیج سے انار پیدا ہوتے ہیں یہ نہیں۔ کہ کبھی آم کے بیج سے انار اور انار کے بیج سے آم پیدا ہو جائیں۔ کرم حرکت کو کہتے ہیں اور پرینا کشش کو۔ اشیاء کی تبدیلی اشکال میں کال یا وقت و موسم اور آکاش یعنے جگہ بھی بڑا کام دیتے ہیں۔ جب چھیتر جگہ کال (موسم) اور بھاؤ (سبھاو یا خاصیت) کسی دربیہ (شے) کے موافق ہوتے ہیں تو انواع و اقسام کی تبدیلی اشکال ظہور میں آتی ہے۔ بھاؤ* والے تخم کے

---

* بھاؤ سبھاو کا مترادف ہے۔ بھاؤ والے تخم سے مطلب وہ تخم ہے جس میں پیدا ہونے کی خاصیت موجود ہو یعنے وہ دیرینہ ہونے کی وجہ سے یا خراب ہو جانے کی سبب سے یا جل جانے کے باعث اپنے پیدا ہونے کی خاصیت کو نہ کھو بیٹھا ہو۔

پرکاش سلاس بارہواں - کال - وقت یا زمانہ کو کہتے ہیں - اور آکاش اُس شے کا نام ہے
جو دوسرے دربیوں کو جگہ دے - جین مت میں ویشیشک مت کی طرح آکاش خالی جگہ
کا نام نہیں ہے - بلکہ اُسے ایک علیحدہ قائم بالذات دربیہ مانا ہے جیسا کہ سانکھ نے
ان چھ دربیوں میں صرف پدگل مورتیک یا شکل و صورت والا ہے اور باقی پانچ اموتیک
بلا شکل و صورت و غیر مجسم مانے ہیں -

ایشور کرتا نہیں ہے جیووں کے مختلف قسم کے اعمال کی وجہ سے اور پدگل
کے اجزا میں انواع و اقسام کی قوتیں و خاصیتیں ہونے کے سبب سے دنیا میں طرح طرح
کے کرشمے ہوتے ہیں - ہوتے رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے چنانچہ جیو اور پدگل ہی جگت
کرتا ہیں اور کوئی تیسرا جسکو ایشور کہتے ہیں کرتا نہیں ہے کیونکہ جب پدگل یا جڑ پدارتھ انادی
ہیں تو اُن کا سبھاؤ ملنا و بچھڑنا وغیرہ بھی انادی ہے - پرتھوی بھی انادی ہے تو اس پر
رہنے والے انسان و حیوان درخت وغیرہ بھی انادی ہیں - پدگل کی مختلف پریائے (حالتیں)
پرتھوی (خاک) جل (آب) تیج (آتش) وایو (باد) بھی انادی ہیں - چاند سورج وغیرہ سیارے
و ستارے بھی انادی ہیں - انکی گردش سے پیدا ہونے والی - سردی - گرمی - برسات
وغیرہ موسمیں بھی انادی ہیں - انکی حرکت و کشش کے ساتھ ہوا اور مٹی ملنے سے
آندھی کا آنا سورج کی گرمی سے پانی کا بھاپ ہوکر بادل بن جانا - پروا ہوا کی گرمی میں پھوا
ہوا کی سردی کا جامن لگنے سے پانی کا جم جانا - جمے ہوئے پانی میں ہوا کی ٹکر لگنے سے
آگ یا بجلی کا پیدا ہونا - اور پھر اس کا ڈھیلا ہو کر دور ہوا سے ٹکرا جانا - پانی اور گھٹا کا
سورج کی کرنوں کے مقابل ہونے سے قوس و قزح کا ہونا - بادل میں آندھی کے ذریعے
وزن دار مٹی کے ملنے سے بھاپ میں بھاری پن ہو کر مینہ کی شکل میں برسنا ہوتا رہتا
ہیں بارش کے پانی کی وساطت سے مادہ پیدا گھاس - پھول - درخت وغیرہ مختلف انکا اُگنا

اور جیو تعداد میں بے شمار ہیں۔ پدگل کا گن سپرس (لمس والا) رس (ذائقہ والا) گندھ (بو والا) اور ورن (رنگ والا) ہے۔ ملنا۔ بچھڑنا وغیرہ بہت سی اُسکی خاصیتیں ہیں۔ شبد (آواز) بندھ (پیوستہ) سوکشم (لطیف) ستھول (کثیف) سنستھان (شکل یعنی گول چکور وغیرہ) بھید (ٹکڑا) تم (اندھیرا) چھایا (سایہ) اُدیت (روشنی) آتاپ (گرمی) اُس کی پریائے (حالت جس میں کوئی شے رہے) ہیں۔ پدگل دو حالتوں میں رہتا ہے ایک پرمانو۔ دوسرے سکندھ۔ پرمانو پدگل کے چھوٹے سے چھوٹے ذرہ (جزو لایتجزی) کو کہتے ہیں اور سکندھ دو یا زیادہ پرمانوؤں کے مجموعہ کو۔ پدگل بلحاظ کثافت و لطافت چھ قسموں میں منقسم ہے۔ اوّل۔ بادر بادر۔ یعنی کثیف ترین۔ جو ایک دفعہ ٹوٹ کر پھر نہ جڑ سکے جیسے پتھر و لکڑی۔ دوم۔ بادر یعنے کثیف جو علیٰحدہ ہو کر پھر مل سکے جیسے پانی۔ اور دودھ وغیرہ مائعات سوم بادر سوکشم یعنے کثیف و لطیف جو آنکھ سے محسوس ہو۔ مگر گرفت میں نہ آسکے جیسے آواز و خوشبو۔ چہارم۔ سوکشم بادر۔ جیسے دھوپ۔ چھانہہ۔ چاندنی وغیرہ۔ جن کو ہم ستار بہت دیکھتے رہنے پر بھی ہم اسے پکڑ نہ سکیں اور نہ اُن کا وزن وغیرہ کر سکیں +
پنجم سوکشم یا لطیف جو نہ تو کسی حواس سے معلوم ہو اور نہ گرفت میں آوے جیسے کرم ششم سوکشم سوکشم یا لطیف ترین جیسے پرمانو۔ بھاؤ کرم۔ روح دھرم۔ وہ شے ہے جو جیو اور پدگل کی حرکت میں مدد پہنچاتی ہے جیسے مچھلی کی حرکت میں پانی۔ پرندے کی حرکت میں ہوا۔
دھرم دربیہ وہ سمجھنا چاہیئے جسکو انگریزی میں ایتھر Ether کہتے ہیں۔
ادھرم سے وہ دربیہ مراد ہے جو جیو اور پدگل کے ٹھہرنے میں ممد ہوتا ہے جیسے درخت کا سایہ مسافر کے واسطے۔ پانی۔ ہوا۔ اور سایہ کی تمثیل جو دھرم اور ادھرم کے متعلق دی ہے۔ وہ صرف تمثیل ہے۔ ان اشیاء کا نام دھرم اور ادھرم نہیں ہے وہ بالکل ایک علیٰحدہ قائم بالذات شے ہے۔ دھرم۔ ادھرم اس جگہ پُن و پاپ کے معنے میں استعمال نہیں ہوئے ہیں۔ جیسے کہ سوامی دیانند بانی آریہ سماج نے انکے سمجھنے میں غلطی کھائی ہے۔ دیکھو ستیارتھ

جیسا کہ ہے۔ کرہ ارضی میں فساد ملکی و آفاتِ ارضی و سماوی بھونچال و طوفان۔ وبار و پلیگ وغیرہ
سے جزوی تغیرات ضرور ہوتے ہیں مگر ان سے ہیئت مجموعی میں کچھ فرق نہیں آتا +

سنسار چھ دربیہ یہ سنسار چھ دربیوں (عناصر) یا شے کا مجموعہ ہے جن کے نام (۱) جیو یا
روح (۲) پدگل یا مادہ (۳) دہرم (۴) ادہرم (۵) کال یا زمانہ (۶) آکاش یا جگہ دینے والا۔ یہ
چھوں دربیہ اناادی ہیں کسی کے بنائے ہوئے نہیں ہیں۔ دربیہ یا شے گنوں کے مجموعہ کو کہتے
ہیں۔ دربیہ سے گن اور گن سے دربیہ علیٰحدہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ دربیہ اور گن کوئی علیٰحدہ
علیٰحدہ شے نہیں ہیں۔ جیسے آگ کا گن گرمی ہے۔ آگ میں سے گرمی علیٰحدہ نہیں ہو سکتی
جو گرمی ہے وہی آگ ہے۔ لہذا دربیہ کی تعریف یہی ہے کہ جو گنوں کا مجموعہ ہو۔ دربیہ شے کو
اور گن اس کی شکتی یا طاقت یا خاصیت کو کہتے ہیں جو اس سے علیٰحدہ نہیں ہو سکتی۔ گن
دو قسم کے ہوتے ہیں ایک سامانیہ (عام) جو کئی اشیا میں پائے جاویں۔ دوسرے
وسیشش (خاص) جو اس ہی شے میں پائے جاویں۔ دربیہ کے سامانیہ گن چھ ہیں۔ استتو
(ہستی) جس کی وجہ سے ایک شے ہمیشہ قائم رہے (۲) دربتو ([illegible]) جسکی
وجہ سے اس میں تبدیلی ہوتی رہے (۳) وستتو۔ جسکی وجہ سے اس میں کوئی فعل پایا جائے
(۴) پرمیتو۔ جسکی وجہ سے کوئی نہ کوئی اسکو جانے (۵) پرودیش وتو۔ جسکی وجہ سے اس کا
کچھ نہ کچھ اکار ہو (۶) اگرو لگھتو۔ جسکی وجہ سے باوجود تبدیلی ہونے کے بھی جل میں لہر کی مانند
اپنی اصلیت کو قائم رکھے۔ چنانچہ اگر دنیا کی اشیا کو ان چھ گنوں کے لحاظ سے دیکھا جائے
تو ان میں سے ہر ایک شے میں یہ چھ گن پائے جاوینگے۔ اس پہلو کو لیکر ہم یہ کہہ سکتے ہیں
کہ دنیا میں صرف ایک ہی شے ہے۔ دوسری کچھ نہیں ہے غالباً اس ہی پہلو کو لیکر ویدانت
میں ادویت برہم کا مسئلہ مانا گیا ہے۔ لیکن اشیا میں کچھ وشیش گن بھی دیکھتے ہیں۔
جب وشیش گنوں کے لحاظ سے دیکھا جائے تو پھر دنیا میں چھ قسم کی اشیا نظر آتی ہیں۔
جنکو چھ دربیہ کہتے ہیں۔ جن کے وشیش یا خاص گن اس طرح پر ہیں۔ جیو کا خاص گن گیان ہے

محققین نے زمین کے نارنگی کی طرح گول ہونے میں یہ دلیل دی ہے کہ جب جہاز کو سمندر
میں دور سے آتا ہوا دیکھا جائے تو پہلے اس کا مستول نظر آتا ہے۔ اور پھر آہستہ
آہستہ نیچے کا حصہ۔ اگر زمین نارنگی کی طرح گول نہ ہوتی تو سارا جہاز ایک دم نظر آجاتا۔
لیکن اس دلیل میں مغالطہ ہے۔ وہ یہ ہے کہ سمندر کی سطح ہمیشہ مسطح ہوتی ہے اس
میں گولائی نہیں ہوتی جس میں جہاز چھپ جائے۔ اس لئے تمام جہاز کا دور سے نظر آنا
زمین کی گولائی کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ نظر کی کمزوری کی وجہ سے ہے۔ میدان میں دور
سے درختوں کی بھی چوٹیاں ہی نظر آتی ہیں نیچے کا حصہ نظر نہیں آتا

کیا یہ بھی زمین کی گولائی کی وجہ سے ہے؟ ہرگز نہیں۔ زمین کو پھرتی ہوئی ماننے والوں
کا بیان ہے کہ زمین اپنے محور کے گرد ایک گھنٹہ میں ایک ہزار میل کے قریب چلتی ہے
اگر ایسا ہو تو پرندہ اپنے گھونسلہ سے اڑ کر پھر گھونسلہ پر واپس نہ آسکے۔ کبوتر باز جب کبوتر
اڑاتے ہیں تو وہ ایک دو گھنٹہ کے بعد پھر اپنے مکان پر واپس آجاتے ہیں۔ لیکن زمین
ایک گھنٹہ میں ایک ہزار میل پھرتی ہوتی تو کبوتروں کا مکان پر واپس آنا ناممکن تھا۔ کیونکہ
کبوتر ایک گھنٹہ میں نہ تو ہزار میل چل سکتا ہے اور نہ ایک ہزار میل کی چیز کو دیکھ سکتا ہے
اس کے متعلق زیادہ حال سوریہ پرگیتی اور ترلوک سار وغیرہ جین شاستروں سے جاننا چاہیئے
مگر سب سائنس داں سورج کی حرکت کو بھی ماننے لگے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ سورج ایک
ملین میل یعنی دس لاکھ میل کے قریب ایک دن میں چلتا ہے۔ دیکھو Sunday Times
مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۲۳ء۔ اسی طرح اور تحقیقات کرنے سے ہماری بات مستند ہو جاویگی

دو چاند اور دو سورج جینیوں کا جمبو دیپ میں دو چاند اور دو سورج بتلانا بھی کچھ تعجب
کی بات نہیں ہے۔ رگوید ۹؍۴۰۔۳ میں بھی **बहुहो सूर्या** دسورج بہت ہیں، لکھا
ہے۔ نیز علم ہیئت کی کتب میں لکھا ہے کہ ایک ایک سیارے کے کئی کئی چاند ہیں۔ یہ نسا جیسے
تین ہے اوپر بیان کئے گئے ہیں کسی کا بنایا ہوا نہیں ہے یہ ہیئت مجموعی ہمیشہ سے ایسا ہی ہے۔

ٹھیک طور پر نہیں کہہ سکتے کہ ان براعظموں۔ سلسلہ کوہوں۔ دریاؤں۔ اور صحرائے اعظموں
کا آجکل کیا کیا نام ہے۔ زمین کا بہت کچھ حصہ ابھی تک دریافت نہیں ہوا ہے۔ دو تین
سال سے پیشتر امریکہ جیسے بڑے براعظم کا حال ہمکو کچھ معلوم نہ تھا۔ قطب شمالی اور
قطب جنوبی کی طرف حال ہی میں براعظم دریافت ہوئے ہیں۔ اب سے پیشتر مونٹ
ایورسٹ کو سب سے بڑی پہاڑ کی چوٹی مانا جاتا تھا۔ لیکن اب اس سے بھی بڑی چوٹی
معلوم ہوگئی ہے۔ جہاں اب اٹلانٹک ہے وہاں کسی وقت میں ایک بہت بڑا اعظم
تھا۔ ایسی حالت میں مذکورۂ بالا براعظموں وغیرہ کا معلوم شدہ قطعات سے مقابلہ کرنا
ایک امر محال ہے۔ لہٰذا ہم بھی زیادہ دردسری کرنا نہیں چاہتے۔ مگر اتنا اور بتلائے
دیتے ہیں کہ چاند سورج وغیرہ سیارے اور ستارے بھی مدھ لوک یا طبقہ وسطیٰ میں
ہی شمار کئے جاتے ہیں۔ ان میں جو لوگ رہتے ہیں ہم ان کو جوتشی دیو کہتے ہیں۔

جین شاستروں میں جمبودیپ کے متعلق دو چاند اور دو سورج لکھے ہیں جو سمیرپربت
کے چوگرد پھرتے ہیں۔ آپ شاید سورج کا زمین کے گرد پھرنا سنکر یہ نہ کہیں کہ جین
مت کا یہ مسئلہ موجودہ تحقیقات کے برخلاف ہے۔ اس بارے میں آپ کو یہ یاد رکھنا
چاہیئے کہ ہندوستان کے قدیم رشی آزاد خیال کے لوگ گذرے ہیں۔ ان کی رائے
میں بہت سی چیزوں کے بارے میں اختلاف ہے۔ چنانچہ یہی حال زمین و سورج کے
متعلق ہے۔ بھاسکر آچاریہ سدھانت شرومنی میں زمین کو نارنگی کی مانند گول اور اسکا
سورج کے گرد گھومتا مانا ہے۔ یورپ کے محققین کی رائے کا مدار بھاسکر اچاریہ کی
رائے پر ہے۔ مگر جین اچاریوں نے نیز بہت سے اور لوگوں نے نہ تو زمین کو نارنگی کی
مانند گول مانا ہے۔ اور نہ اس کا سورج کے گرد گھومنا تسلیم کیا ہے۔ انکی رائے میں زمین
رکابی کی طرح گول اور سورج اسکے گرد پھرتا ہے۔ سنسکرت میں لفظ سورج کے معنے ہی
چلنے پھرنے کے ہیں۔ اور فارسی میں اسکو فلک سیر اور آسمانِ جولاں کہتے ہیں۔ یوروپین

روپ بھوگ (دیا بازی) ہے۔ نویں سے بارہویں تک شبد بھوگ (گیت و شیریں کلامی) ہے۔ بارہویں سے سولہویں تک چنتوں بھوگ (یادآوری) ہے۔ سولھویں سورگ سے اوپر بھوگ مجامعت نہیں ہے۔ دیوانگنا پہلے اور دوسرے سورگ میں ہی پیدا ہوتی ہیں - اوپر کے سورگوں کے دیوتا ان میں سے اپنی اپنی نیوگ کی دیوی کو لے جاتے ہیں۔

نرک سات ہیں جن کے نام (۱) رتن پربھا (۲) شرکرا پربھا (۳) بالوکا پربھا (۴) پنک پربھا (۵) دھوم پربھا (۶) تم پربھا (۷) مہاتم پربھا۔ ان نرکوں میں بہت سے درجے ہیں پہلی نرک کے تین درجہ (۱) اگر (۲) پنک (۳) اب ہل۔ ہیں پہلے میں ویتر دوسرے میں اسر یا راکھش رہتے ہیں۔ - اور تیسرے سے اصلی نرک شروع ہوتا ہے - نرک میں ذکھ ہی دکھ ہے - نرک اور سورگ میں کم سے کم عمر دس ہزار برس کی اور زیادہ سے زیادہ ۳۳ ساگر کی ہوتی ہے - نرک سے نیچے نگود وغیرہ پنچ ستھاور جیو بھرے پڑے ہیں۔

مدھ لوک یا کرہ ارض میں بہت سے براعظم اور سمندر ہیں - سب کے بیچ میں جمبودیپ ہے جمبودیپ کے چاروں طرف نون سمندر (کھارا سمندر) ہے اور اس کے عین وسط میں سمیرپربت[1] ہے - جمبودیپ میں - بھرت - ہیم وت - ہری - بدیہہ - رمیک - آرنیہ وت اور آیراوت سات بڑے چھیتر یا براعظم - اور ہموان - مہاہموان - نکھ - نیل - رکمی سکھری چھ کلاچل یا سلسلہ کوہ اور گنگا - سندھو - کولا - روپ کولا - سوبرن کولا - نرکانتا - سیتا سیتودا ہرل تا - ہری کانتا - روہت - سارو ھتا - رکتا - رکتودا - چودہ بڑے دریا - اور بھدرسال - نندن - سومنس - اور پانڈک - چار بڑے بن یا صحرائے اعظم ہیں - ہم

---

[1] ہندکو ارض کا نام جمبودیپ ہے سے سمیر پربت بعضوں کے نزدیک کوہ ہمالہ کا نام ہے اور بعض کے نزدیک قطب شمالی کا قاتبا قطب شمالی کا نام سمیر پربت ہے مسز اینی بیسنٹ کا بھی ایسا ہی خیال ہے جینیوں کے نزدیک یہ ایک بڑا اونچا پہاڑ ہے - جو ابتک دریافت نہیں ہوا ہے -

یا اپنی آتما پر بھروسا رکھنا اور اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا سب سے بڑا اصول ہے۔
ہم ان ہی چھ مضامین کی تشریح اپنی اس کتاب میں کرینگے۔

دنیا جیو و پدگل و اُن کے تعلق سے پیدا شدہ ہوئے مختلف کرشموں کا نام ہے دنیا انادی ہے کوئی خاص علیحدہ طاقت اسکی خالق و منتظم نہیں ہے

بزرگان قدیم و فلاسفران جین مذہب نے اس سنسار کو جس میں جیو کرموں کے بس ہوا چوراسی لاکھ جونیوں میں گھومتا ہے۔ تین بڑے لوکوں (طبقوں) میں منقسم کیا ہے۔ زمین جس پر ہم تم آباد ہیں مدھ لوک یا طبقہ وسطیٰ و کرہ ارضی کہلاتا ہے۔ کرہ ارضی سے اوپر والا طبقہ اردھ لوک یا سورگ لوک۔ طبقہ بالائی و بہشت کے نام سے موسوم ہے۔ اور کرہ ارضی سے نیچے والے طبقہ کو ادھو لوک یا نرک لوک یا طبقہ سفلی و دوزخ بولتے ہیں۔ اردھ لوک میں سولہ سورگ۔ نوگریوگ۔ نو انو تر بمان اور پانچ انوتر بمان ہیں۔ سولہ سورگوں کے نام اس طرح پر ہیں۔

(۱) سودھرم (۲) ایشان (۳) سنت کمار (۴) مہیندر (۵) برہم (۶) برہموتر (۷) لانتو (۸) کاپشٹ (۹) شکر (۱۰) مہا شکر (۱۱) شتار (۱۲) سہستار (۱۳) آنت (۱۴) پرانت (۱۵) آرن (۱۶) اچت۔ سویتامبر جین بجائے سولہ سورگوں کے بارہ مانتے ہیں۔ نمبر ۶ نمبر ۸۔ نمبر ۱۰ نمبر ۱۲ کو نہیں مانتے۔ ان میں جو جیو رہتے ہیں وہ دیو اور دیو انگنا کہلاتے ہیں۔ سولہ سورگوں سے اوپر نو گریوگ۔ ان سے اوپر نو انوتر بمان۔ ان سے اوپر پانچ انوتر بمان۔ اور ان سے اوپر موکش شلا ہے جہاں مکت یافتہ جیو رہتے ہیں۔ سورگوں میں سکھ زیادہ اور دکھ بہت کم ہے جسم لطیف ہوتا ہے۔ ہاڑ۔ مانس کا شریر جیسا ہمارا ہے نہیں ہوتا ہے۔ دیو جیسا روپ چاہیں اپنی مرضی سے بنا سکتے ہیں۔ پہلے دو سورگوں میں انسان کی طرح بھوگ ہے۔ تیسرے چوتھے سورگ میں سپرش بھوگ (بغلگیری) ہے۔ پانچویں سے آٹھویں تک

ہوئے جین فلسفہ کا اُپدیش دیویں۔ پبلک لکھ دینا شروع کریں۔ وویا کا پرچار اور جین دھرم کا ڈنکا بجائیں اور دنیا کو ہنسا۔ جھوٹ وغیرہ سے مکت کریں۔ تاکہ سکھ اور شانتی کا رواج ہو

جین مت کے عقائد

اب ہم آپ کو بتلاتے ہیں کہ جین مت دُنیا۔ آتما۔ پرماتما وغیرہ کی بابت کیا بیان کرتا ہے۔ جین مت کے چھ بڑے عقائد حسب ذیل ہیں :-

(۱) دنیا۔ جیو۔ و پدگل (روح و مادہ) وان کے تعلق سے پیدا ہوئے ہوئے کرشموں کا نام ہے یہ دنیا انادی ہے۔ کوئی خاص علیحدہ طاقت اسکی خالق و منتظم نہیں ہے

(۲) جیو و پدگل کا تعلق کرم کی وجہ سے ہے۔ کرم جیو کو سنسار میں گھماتا ہے۔ جیو اور پدگل کا تعلق اگرچہ انادی (بلا شروع) ہے مگر سانت (ختم ہونے والا) ہے

(۳) جیو کو کرم سے رہائی سمیک درشن۔ سمیک گیان۔ سمیک چارتر کے اکٹھا ہونے سے ملتی ہے۔ اِس رہائی کا نام مکتی ہے۔

(۴) شدھ۔ مکت یافتہ جیو ہی کا نام پرماتما ہے جو اننت درشن۔ اننت گیان۔ اننت سکھ اننت ویرج والا۔ اجر امر۔ پوتر۔ امورتیک اور وتیراگ ہے۔ وہ سنساری جیو کے لئے موڈل (نمونہ) بنکر اسکے راہ نجات میں رہبر کا کام دیتا ہے۔ اس لئے ہر انسان کو اپنی بہتری اور مکتی حاصل کرنے کے لئے اُسکی پرستش واجب ہے۔

(۵) دنیا میں جیو بیشمار ہیں۔ جن میں سے وقتاً فوقتاً مکتی حاصل کرتے رہتے ہیں اور مکتی حاصل کر کے پھر دنیا میں نہیں آتے۔ دنیا جیوؤں سے کبھی خالی نہیں ہوتی۔

(۶) اہنسا یا یونیورسل برادر ہُڈ سب سے بڑا دھرم ہے اور سیلف ریلائنس Self reliance

ترک کریں۔ دگمبریوں کو مناسب ہے کہ اگر وہ سوتیامبری منیوں کو اپنے خیال میں آورش سے نیچا سمجھتے ہیں تو کم سے کم ان کو گیارہویں پرتما وہاری اُتم شرادک ہی سمجھیں۔ تب بھی وہ قابل عزت ہی ہیں۔ کیونکہ دھرم سنگرہ شراوکا چار ادھیکار ۹ شلوک ۱۸۱ میں لکھا ہے

पारेग चैहं भुगीनेडु जिनास्तप्राते मा स्थिवं
पाइनुनिपंपे भ्रूपाम्रायो लास्तमीत य चिनाम

ترجمہ۔ جس طرح دھات پاشان کی پرتماؤں میں ساکھشات جن بھگوان کا سنکلپ کیا جاتا ہے اسی طرح پنچم کال کے منیوں میں پرلیعین کال کے منیوں کا سنکلپ کر کے بھگتی کے ساتھ انکی پوجا وغیرہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ بہت چھان بین کرنے والوں کا کلیان نہیں ہوتا ہے

ایسا ہی شیش تلک میں کہا ہے۔

भक्ति भक्त.पवानेह्निकापीरक्षा नपस्विनाम
नेसंत: सन्त्व सन्तोषाग्रुहेवानेन सुहृनि.

ترجمہ۔ جب صرف بھگتی سے ہی دان دینا ہے تو پھر اس میں سادھوؤں کی کیا شناخت کرنی۔ خواہ وہ اچھے ہوں یا نہ ہوں۔ دان دینے سے تو شودھ تک شدہ ہو جاتے ہیں تو پھر کیا گرہستی دان کے پھل سے خالی رہیں گے۔؟

سوتیامبر منیوں کو چاہئے کہ وہ دگمبر پرماتما کی مانتا کریں۔ستھانک باسی منیوں کو مناسب ہے کہ وہ بھی پرماتما پوجن پر زیادہ اعتراض نہ کریں بلکہ یہ سمجھیں کہ جین مت میں نشچے اور بیوہار دونو طرح کا ذکر کیا ہے۔ مورتی پوجن گرہستی کے واسطے بیوہارک نے پہلو سے ضروری ہے۔ محراب دار مکان بنانے کے لئے پہلے ڈھولا لگانے کی ضرورت ہے۔ اس لئے ڈھولے کے ترک کرنیکا اپدیش دینا گویا محراب دار مکان نہ بنانے دینے کا اپدیش ہے۔ دگمبریوں کو چاہیئے کہ موجودہ جین منیوں کی عزت کریں۔ اور منیوں کو مناسب ہے کہ وہ ہر ایک جینی سے خواہ وہ کسی فرقہ کا ہو دویش نہ رکھتے

ہم نے ہر دو فرقوں کی رائے اوپر درج کر دی ہے۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا
کہ دگمبر فرقہ کا آدرش بہت اونچا ہے۔ آدرش کے مطابق چال چلن ہونا بہت ہی کٹھن
ہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ بات ضروری ہے کہ آدرش کا نیچے کر دینا بھی ٹھیک نہیں ہوتا ہے
سویتامبر فرقہ جن کلپی اور ستھاورکلپی دونوں طرح کے منیوں کو مانتا ہے۔ دگمبر فرقہ ان سے
صرف پہلے کو جو ہر دو میں اعلیٰ ہے تسلیم کرتا ہے۔ اس لئے اس بارے میں زیادہ بحث
ومباحثہ فضول ہے۔ استری چونکہ کلی تیاگ نہیں کر سکتی اور وہ بہ نسبت مرد کے قدرتاً
کمزور ہوتی ہے اور اس ہی لئے اس کو Weaker Sex اور ابلا کہتے ہیں۔
لہٰذا جمع شدہ کرموں کے کاٹنے اور مکتی حاصل کرنے کے لئے جس قدر سخت تپسیا کی ضرورت
ہے وہ اپنے موجودہ جسم میں نہیں کر سکتی۔ اس کے لئے اس کو پھر مرد کے قالب میں آنا پڑتا
ہے۔ مرد کے قالب میں آکر تپسیا وغیرہ کر کے مکتی ہوتی ہے

کیول گیان حاصل ہونے پر صرف چند کرم پرکرتیوں کے علاوہ باقی تمام کرم ناش ہو جاتے
ہیں اس لئے کیول گیانی پرش انسانی جسم میں ہوتا ہوا بھی ایک غیر معمولی انسان ہو جاتا ہے
اس لئے اگر دگمبر فرقہ اس کی بابت یہ کہتا ہے کہ اس کے معمولی انسانوں کی طرح بھوک اور
پیاس نہیں رہتی کچھ تعجب کی بات نہیں ہے۔ وہ تو خود ہی ایک قابل تعجب شخص بن جاتا ہے
خیر کچھ ہی ہو۔ ان باتوں کو چھوڑ کر اور پوجن کے مختلف طریقہ کو ایک طرف رکھ کر جین کے ہر ایک
فرقہ کو مناسب ہے کہ وہ جین فلسفہ پر غور کرے۔ یہ جین فلسفہ ہی دراصل جین دھرم ہے۔
اور اس میں کسی فرقہ کا اختلاف رائے نہیں ہے۔ اس لئے ہر ایک فرقہ کے جینیوں کو خواہ
وہ دگمبر ہیں۔ خواہ سویتامبری۔ خواہ ستھانک باسی۔ چاہئے کہ جین فلسفہ اور جین دھرم
پھیلانے میں ایک دوسرے کی مدد کریں۔ مشترکہ سبھائیں مقرر کریں۔ ایک دوسرے کے
ساتھ محبت بڑھائیں۔ ایک دوسرے کے جلسوں اور کانفرنسوں میں شامل ہوں جو تعصب کی گرد

میں ہو گئے (از سدھانت سار ستر لوک پرگپتی - پارس پران بھاشا)

سویتامبر مندرجہ ذیل مانتے ہیں (ا) اکر پشٹ اور گاہنا کے دہاری ۱۰۸ - آدمی ایک سمے میں مکت میں نہ جاویں اس کال میں گئے (ب) سبدھ نا تھ اور ستیل ناتھ کے درمیانی عرصہ میں دھرم گم ہوا - اور اس پنچم کی پوجا ہوئی (ج) مل ناتھ تیرتھنکر استری ہوئے - (د) دو باسدیوں کا سنکھ شبد سے ملنا ہوا (ہ) جگلے مرکر نرک نہ جاویں اس کال میں وہ گئے (و) تیرتھنکر چھتری کل کے سوائے اور کے گربھ میں نہ آویں - اب کے دفعہ مہاویر سوامی برہمن کے گربھ میں آئے اور اُن کا گربھ بدلا گیا (ز) تیرتھنکروں کے دہرم ویشنا بے سود نہ جاوے - اب کے دفعہ مہاویر سوامی کی گئی (ح) کیول گیان ہونے بعد آپ مشرگ نہ ہوئے اب کے دفعہ مہاویر سوامی کو ہوا (ط) چندرما اور سورج مول بمان سے منش لوک میں آئے (ی) چمرندر کا اتپادت اور وہ لوک میں ہوا (از کلپ سوتر)

(۸۲) دگمبر جیو اجیو - آشرو - بندھ - سنبر - نرجرا - اور موکش سات تتو مانتے ہیں - سویتامبروں میں پن اور پاپ کو ملا کر نو تت کہتے ہیں - دگمبر ان نو کا نام نو پدارتھ رکھتے ہیں (۸۳) ہر دو فرقوں کا سدھانت ہے کہ پانچسو دھنس سے زیادہ شریر والے کو مکتی نہیں ملتی مگر سویتامبر مرو دیوی کو جس کا شریر ۵۲۵ دھنش تھا مکت گئی مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ استثنا تھی (۸۴) سویتامبر سری کرشن کے پتا باسدیو کے ۲۰۰۰ ۷ عورتیں مانتے ہیں - دگمبر نہیں مانتے -

(۸۵) سویتامبر مانتے ہیں کہ پرلے میں اندر ۷۲ جوڑے اٹھا کر تمیر پربت پر رکھ دیتا ہے - دگمبر اس کو نہیں مانتے مہا پرلے سویتامبر بھی نہیں مانتے - پرلے صرف بھرت چھیتر میں آتی ہے

کسی کسی پستک میں چند اور بھی معمولی اختلافات لکھے ہیں - انکے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ سوائے تین باتوں کے ایک کیول گیان حاصل کرنے کے لئے بیرونی پرگرہ کا تیاگ دوسرے استری کو موکش - تیسرے کیولی کے آہار و روگ وغیرہ - باقی تفاوت معمولی باتوں میں ہیں اور وہ قصہ کہانیوں کے تفاوت قابل غور نہیں ہیں - ان تینوں باتوں کی بابت

پٹھمننگ ہوسے اے منگلنگ" دراصل نمسکار منتر تو سب ساہونگ تک ہی ہے۔ باقی اس منتر کی تعریف ہے کہ یہ پانچ طرح کا نمسکار منتر سب پاپوں کا ناش کرنے والا اور سب طرح کے سکھ دینے والا ہے (۸۰) دگمبریوں کا اعتراض ہے کہ سوتیامبر ایسا مانتے ہیں کہ سلسا شراوکا کے ساتھ دیوتا نے بھوگ کیا۔ اس کے ۳۲ لڑکے پیدا ہوئے۔ سوتیامبریوں کا جواب ہے کہ دراصل یہ بات ہے کہ سلسا شراوکا کے اولاد نہیں ہوتی تھی۔ اس نے دیوتا کی آرادھنا کی دیوتا نے ۳۲ گولیاں دوائی کی دیں اور کہا کہ ایک ایک گولی کھانے سے ایک ایک گُن کا دھاری ایک ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ سلسا نے ۳۲ گولیاں ایک دم کھائیں اس لئے ۳۲ لڑکے ایک دم پیدا ہوئے۔ (مؤلف) ایک دم ۳۲ لڑکوں کا پیدا ہونا خلاف مشاہدہ ہے۔

(۸۱) دگمبر ہنڈا اوسرپنی کال سے مندرجہ ذیل غیر معمولی باتیں ہوئی مانتے ہیں۔ (ا) تیرتھنکروں کا جنم ہمیشہ اجودھیا میں ہی ہونا چاہیئے۔ اب کے دفعہ کئی اور جگہ بھی ہوا مثلاً پارس ناتھ جی کا بنارس میں۔ مہاویر کا کنڈل پور میں وغیرہ وغیرہ (ب) تیرتھنکروں کی مکتی سمیا سکھر سے ہونی چاہئیں اب کے دفعہ رشب دیوجی کی کیلاش سے نیم ناتھ جی کی گرنار سے مہاویرجی کی پاوا پور سے ہوئی - (ج) تیرتھنکروں کے تیری پیدا نہ ہو اب کے دفعہ رشب دیوجی کے ہوئی۔ (د) چکرورتی کا مان بھنگ نہو۔ بھرت کا باہو بلی نے کیا (ہ) تیرتھنکروں کو اپ سرگ دہو۔ پارس ناتھ جی کو ہوا (و) تیرتھنکر اور اگیان کو چھدمت اوستھا میں برکاشت نکریں۔ رشبھ دیو نے کیا (ز) باسدیو کا مرنا بھائی کے ہاتھ سے نہو کرشن جی کا جرت کمار سے ہوا (ح) برہمن کل کی اتپتی اور کال میں نہو۔ اب کے ہوئی (ط) ۶۳ شلاکہ پرش ۶۳ ہونے چاہئیں۔ اب کے دفعہ ۵۸ ہوئے یعنے ایک ایک شخص دو دو پدوی کے دھاری ہوئے (ی) نویں تیرتھنکر سے لیکر ۱۶ ویں تک کے زمانہ میں دھرم بالکل گم ہو گیا (ک) رُدر اور نارد اور کال میں پیدا نہیں ہوتے (ل) ۲۱ کلکی اور ۲۱ اودھر کلکی آئندہ کال

(۴) منشوں کا اندر چکرورتی (۵) ترینچ کا اندر شیر (۶) پہلے چار سورگوں میں دو دو اندر - دو دو پرتی
اندر = ۸ (۷) پانچویں چھٹے سورگ میں ایک اندر ایک پرتی اندر (۸) اسی طرح ساتویں
اور آٹھویں سورگ میں دو (۹) نویں سے بارہویں سورگ تک دو اندر دو پرتی اندر = ۴
(۱۰) تیرہویں سے سولہویں سورگ تک ۴ اندر چار پرتی اندر = ۸ میزان کل ۱۰۰

سوتیامبر ۶۴ - اندر اس طرح مانتے ہیں - وینتر کے ۳۲ - بھون باسی کے ۲۰ - سورگ
کے ۱۰ - جیوتشی ۲ = ۶۴ ÷

(۲۰) دگمبر خیڈال کے مہابرت اور موکش نہیں مانتے - سوتیامبر مانتے ہیں (۲۱) سوتیامبر
دھرم نندک کو ڈنڈ دینا جائز سمجھتے ہیں - دگمبر کہتے ہیں کشما کرنی مناسب ہے (۲۲) دگمبر
یادو بنش کو ماتس اہاری نہیں بتلاتے - سوتیامبر کہتے ہیں جنہوں نے ورت لیا تھا وہ
نہیں (۲۳) ۶۳ شلاکا پرش تیرتھنکر - چکری - بلدیو - باسدیو - یا نارائن - پرتی باسدیو - ان
میں سے تیرتھنکر ۲۴ مکت جانتے ہیں - چکری ۱۲ مکت - دیولوک ۹ یا نرک جاتے ہیں - بلدیو مکت یا
دیولوک ۹ - باسدیو اور پرتی باسدیو نرک جاتے ہیں

سوتیامبر (۲۴) کستوری کا استعمال کرتے ہیں دگمبر نہیں کرتے ہیں (۲۵) دگمبر کہتے ہیں کہ سوتیامبر
شاستروں (۲۶) کو اچیتن سمجھکر انکی بے تعظیمی نہیں کرتے - سوتیامبروں کا جواب ہے کہ یہ غلط بات
ہے (۲۷) سوتیامبر دیہی دھاری منی اور بدیا دھر کا مان کھوتر پربت سے پرے جانا مانتے ہیں
دگمبر کہتے ہیں کہ منش صرف مان کھوتر تک جاتا ہے (۲۸) سوتیامبر کہتے ہیں کہ جان بچانے
کی غرض سے ورت کو توڑ دے تو کچھ ہرج نہیں (۲۹) رات کو دوا کھانے میں کچھ ہرج
نہیں (۳۰) دگمبر ۸ پرکار کی پوجا مانتے ہیں - سوتیامبر ۱۷ پرکار کی اور بعض ۲۰ پرکار کی (۳۱)
سوتیامبر نمسکار منتر کے ۹ پد اور ۶۸ حروف مانتے ہیں - دگمبر ۵ پد اور ۳۵ حروف مانتے ہیں
پورا منتر اس طرح ہے "نمو آری ہنتانگ - نمو سدھانگ - نمو آئری یانگ - نمو اوجھایانگ
نمو لوئے سب ساہونگ - ایسو پنچ نمو کارو - سب پاو پناسنو - منگلانچ سبت بے نگ -

یا آنکھوں میں تنکا گر پڑے تو نہیں نکالتے۔ سامنے شیر یا چیتا آجاوے تو پیچھے نہیں ہٹتے اگرچہ ماؤ تک آ جا رہے تو بھی ہمت نہیں ہارتے

ایسے سادھو اب نہیں ہیں۔ دگمبری ایسے سادھوں کو مانتے ہیں۔ دوسرے ستمبا ور کلپی جو کپڑے وغیرہ رکھتے ہیں جیسے سویتامبر سادھو ہیں جو اب موجود ہیں۔ دگمبر سادھو صرف تین اپ کرن رکھتے ہیں (۱) گیان اپ کرن یعنے شاستر (۲) سنجم اپ کرن یعنے مور کے پنکھ کی پیچھی۔ زمین کو شدھ کرکے بیٹھنے کے لئے (۳) سوچ اپ کرن یعنی کمنڈل آبدست لینے کے لئے

بھوجن کے متعلق

سویتامبر (۱۱) چمڑے سے چھوئے ہوئے گھی اور سینگ اور چمڑے کے ڈول سے پانی پیتے ہیں اور (۱۱) باسی بھوجن کھانے میں کچھ ہرج نہیں سمجھتے دگمبر ان کو اشدھ سمجھتے ہیں۔

پرتما کے متعلق

(۱۲) سویتامبر پرتما کے لنگوٹ اور آبھوشن ہوتے ہیں۔ دگمبر پرتما کے نہیں ہوتے۔ سویتامبر پرتما کے نو جگہہ انگوٹھا۔ زانو۔ ہاتھ۔ کندھا۔ مستک۔ للاٹ۔ کنٹھ۔ ہردا۔ ناہی پر تلک لگاتے ہیں۔ بیہن کرتے ہیں۔ اور اس کا نام انگ پوجا رکھتے ہیں۔ دگمبر ایسا نہیں کرتے ✤

متفرق اعتراضات

(۶۳) سویتامبر پانچوں پانڈوں کو موکش مانتے ہیں۔ دگمبر ان میں سے صرف تین کو یعنی نکل اور سہدیو کو موکش نہیں مانتے (۶۴) سویتامبر دروپتا کو پنچ بھرتاری مثل دیگر اہل ہنود کے مانتے ہیں۔ دگمبر اس کو صرف ارجن کی عورت بتلاتے ہیں (۶۵) دگمبر چکری راجا کے ۹۶۰۰۰ عورتیں مانتے ہیں۔ سویتامبر ۶۴۰۰۰ (۶۶) سویتامبر کہتے ہیں کہ سورگ کا دیو عورت سے جماع کر سکتا ہے۔ دگمبر اسکو نہیں مانتے (۶۷) دگمبر سورگ ۱۶ مانتے ہیں اور سویتامبر ۱۲ تفصیل کے لئے دیکھو صفحہ ۔ و کتاب ہذا۔ تتوارتھ سوتر میں جس کو سویتامبر بھی مانتے ہیں سولہ سورگ لکھے ہیں (۶۸) دگمبر کہتے ہیں کہ تیرتھنکر شلاکا پرش آہار کرتے ہیں مگر نیہار نہیں کرتے۔ سویتامبر کہتے ہیں کہ وہ نیہار بھی کرتے ہیں (۶۹) دگمبر سو اندر مانتے ہیں۔ سویتامبر ۶۴۔ دگمبروں کے ایکسو اندروں کی تفصیل یہ ہے (۱) ویتر دیو کے ۲۰ قسم ہر ایک میں دو دو اندر۔ ۴۰ دو پرتی اندر ۲۰=۴۰ (۲) بھون باسی دس قسم ہر ایک میں دو دو اندر ۲۰ دو پرتی اندر ۴۰= (۳) جیوتشی دیوتوں میں چاند۔ اندر اور سورج پرتی اندر ۲

بجر رشبھ دکرم سیوم میں) ہار اہ سنگھن نہیں ہوتی۔ اور مکتی کے واسطے بجر رشبھ کا مار اچ سنگھن ضروری ہے۔ سوتامبر امناے میں بھی استری کا پُن مرد سے کم مانا گیا ہے اور اس ہی سے ساد ھو۔ سادھوی کو نمسکار نہیں کرتا۔ خواہ وہ کیسی ہی گیاتن وان اور بڑی ہو۔ اسکے متعلق دیکھو پراتم مارگ ورشنک صفحہ ۴۴۔ اسوتیامبر کہتے ہیں کہ بھاؤ استری کو مکت نہیں۔ استری بھاؤ نویں گن استھان تک ہے۔ جب اس کا ناش ہوگیا تو پھر شریر استری اگلے گن استھانوں پر چڑھکر گھاتیا کرموں کا ناش کر دیتی ہے اور مکت حاصل کرلیتی ہے۔ مرد میں استری کا۔ اور استری میں مرد کا بھاؤ اپرمت اوستھا یعنی ساتویں گن استھان میں نہیں رہتا۔ اس سے نیچے رہتا ہے۔

سادھو کے متعلق دگمبریوں کے اعتراض

۵۲ سوتیامبر سادھو چودہ اُپکرن رکھتے ہیں۔ چول پٹہ (۱دو) چادر (۱۰) کمبل (ایک) رگھ (دیک) بستر۔ اوجہرن (ایک) جھولی (ایک) پھلنا (ایک) لاٹھی (ایک) پاتیرے (تین) پونچھنی (ایک) (۵۳) شراوک کے گھر سے بھوجن لاکر اپاسرے میں کھاتے ہیں (۵۴) آہار اگر بچ رہے تو مرت رکھے ہوئے سادھو کو کھلاتے ہیں (۵۵) شودر کے گھر کا آہار لے لیتے ہیں (۵۶) منہ پر پٹی باندھکر بولتے ہیں (۵۷) آہار کے واسطے اگر کوئی بلا کرلے جاوے چلے جاتے ہیں (۵۸) دن میں دو دفعہ بھوجن کرتے ہیں اور ایسا بھی کہتے ہیں کہ (۵۹) اگر سادھو کو کام باد ہا ہو تو اس کے مٹنے میں ہرج نہیں ہے۔ دگمبران جملہ باتوں کو منی اور سادھو کے لئے ناجائز خیال کرتے ہیں۔ انکی شٹ پاہڑ پاہڑ نمبر ۲ شلوک ۲ لغایت ۲۲ میں لکھا ہے کہ جین سوتر میں تین طرح کا لنگ ہے ایک منی کا۔ جو بالکل برہنہ ہو۔ ہاتھ میں لیکر بھوجن کرتا ہو۔ دوسرا گیارہویں پرتما دہاری شراوک کا جو گھوم کر بھکشا کرتا ہو اور برتن میں یا ہاتھ میں لیکر بھوجن کھاتا ہو۔ تیسرا آرجکا کا جو صرف ایک کپڑا رکھتی ہو۔ اور ایک دفعہ بھوجن کرتی ہو۔ سوتیامبر کہتے ہیں کہ منی دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک جن کلپی۔ جو بالکل برہنہ رہتے ہیں۔ اگر چلتے وقت اُنکے پاؤں میں کانٹا چبھ جاوے

جب ہنسا اور پرگرہ کا پورا تیاگ نہوا تو اسکے مہابرت نہیں ہوسکتا۔ نیز استری کے پرتیا کھیان کشائے کا چیوپ شم نہیں ہوسکتا۔ اس لئے انترنگ یا اندرونی مہابرت بھی نہیں ہوسکتا۔ جب تک استری گرہست آشرم میں شراوک کی دسویں پرتما تک ہوتی ہے شراوکا کہلاتی ہے۔ اور جب گیارھویں پرتما میں ہوتی ہے تو اس کو "ارجکا" کہتے ہیں۔ کیونکہ اس کے اس وقت گرہست کے متعلق کوئی پرگرہ نہیں ہوتی۔ استری کا پرگرہ تیاگ یا مہابرت صرف اپچار سے کہا جاتا ہے اس کا درحقیقت مہابرت نہیں ہوتا۔ سویتامبر اس پر اعتراض کرتے ہیں کہ اگر ایسا ہے تو سدھ پاہڑ میں یہ شلوک کیوں ہے۔

वीसन पुंसकवेया इच्छ विपोय हूंति चालीसा
पुवेया॰पडयाला समय हृगेहृा सिज्झति॥

جس کا مطلب یہ ہے کہ ایک سمے میں ۲۰ نپنسک بیدی ۴۰ استری بیدی اور ۴۸ پرش بیدی ۱۰۸ جیو مکت میں جاتے ہیں۔ اس کا جواب دگمبر یہ دیتے ہیں کہ یہ کتھن بھاؤ استری کے لحاظ سے ہے نہ کہ دربیہ استری کے لحاظ سے یعنے کہ جین شاستروں کے مطابق مرد یا عورت کا جسم ملنا نام کرم کے آدھین ہے اور خواہش مردانہ اور زنانہ کا ہونا موہنی کرم کے متعلق ہے۔ جو جیو جسم سے مرد ہے اس کو خواہش زنانہ بھی ہوسکتی ہے۔ اور جس کا جسم زنانہ ہے اسکو خواہش مردانہ بھی ہوسکتی ہے اقدام بازی اسکی تصدیق کرسکتی ہے۔ لہذا جس جگہ کا یہ ذکر ہے کہ چالیس استری بیدی جیو مکت کو جاتے ہیں۔ وہاں اس کا مطلب یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ ایک سمے میں ایسے چالیس مرد مکت کو جاسکتے ہیں جو دسویں گن استھان چڑھنے سے پیشتر جسم کے لحاظ سے مرد مگر خواہش کی عادت کے لحاظ سے عورت تھے۔ لفظ بید کے معنی جو اس جگہ استعمال ہوا ہے خواہش کے ہیں نہ کہ جسم کے اور ان بیدوں کا اُدے دسویں گن استھان تک رہتا ہے۔ اور عورت صرف چھٹے گنی استھان تک چڑھتی ہے آگے نہیں۔ نیز استری کے

(۴۲) ہری بنس کی اُت پتی جگلیہ سے ہوئی جس کو ایک دیوتا ہری دیس سے آریہ ورت میں لایا (۴۳) وہ جگلیہ مرکر نرک گیا (۴۴) جگلیہ حملہ کر کے آپس میں لڑتے ہیں۔ (۴۵) جگلیہ کا عمر یہ کا فور کی طرح نہیں آتا ہے

گندھر کے متعلق سوتیا مبر مانتے ہیں کہ (۴۶) منی سبرت سوامی کا گندھر ایک گھوڑا تھا (مولف) مانو دھرم میں بحوالہ شترنجی مہاتم لکہا ہے کہ یہ دگمبریوں کے غلطی ہے منی سبرت سوامی کا گن دھر گھوڑا نہیں ہوا۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ جب منی سبرت سوامی کیولی کی حالت میں بہار کرتے ہوئے بھر گوکچھ (بھڑوچ) میں آئے تو دیکھا کہ شہر میں برہمن اشومیدہ یگ کر رہے ہیں۔ جس گھوڑے کو یگ کے واسطے لائے تھے وہ بھگوان کا پہلے جنم کا متر تھا۔ اس لئے اُنہوں نے گھوڑے کو دھرم اُپدیش دیا۔ اس کو جاتی سمرن گیان ہوا۔ اور انسن کر کے آٹھویں سورگ میں گیا۔ وہاں سے مرکر انسان ہوگا۔ اور اگلی چوبیسی میں گندھر ہوگا۔

(۴۷) سوتیا مبر مانتے ہیں کہ گوتم گندھر ایک برہمن کے ستکار کے واسطے گئے۔

استری کے متعلق سوتیا مبر (۴۸) استری کے مہابرت (۴۹) استری کے کیول گیان (۵۰) جیو کی استری کے جسم سے موکش مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ (۵۱) مل ناتھ بھگوان استری تھے۔ دگمبران کو نہیں مانتے۔ دگمبر اچاریہ کند کند سوامی کرت شمست پاہڑ میں لکہا ہے کہ استریوں کے اندام نہانی و پستان و ہر دو بغلوں میں سوکشم جیو ہوتے ہیں اس لئے وہ ہنسا کا پورا تیاگ نہیں کر سکتی اور موکش نہیں جا سکتی۔ سولہویں سورگ تک جاتی ہے۔ استریوں کے چت میں شدھتا نہیں ہوتی۔ پرنام کُمل ہوتے ہیں۔ ہر مہینے حیض آتا ہے اس لئے نشنک (بےخطر) دھیان نہیں کر سکتی۔ لہذا موکش نہیں جاتی۔

(دیکھو پاہڑ دوم شلوک ۲۴ لغایت ۲۶)

استری پرگرہ کا بھی پورا تیاگ نہیں کر سکتی اُس کو اپنے بدن پر کپڑا ضرور رکھنا پڑتا ہے

ہلادیا (۳۰) مہابیر سوامی کو روگ ہوا تو اُنہوں نے ماس کھایا (مؤلف) دریافت سے معلوم ہوا کہ یہ غلط اتہام ہے اور ترجمہ کی غلطی ہے۔ مہابیر سوامی نے پیٹھا پاک ایک طرح کا معجون کھایا تھا۔ ماس نہیں کھایا تھا۔ (۳۱) مہابیر سوامی نے اپنا اندر کا دیا ہوا سفید بستر ایک مفلس برہمن کو دیا (۳۲) مہابیر سوامی کی پہلی بانی برتھا گئی یعنے کسی نے سنگرہ نہیں لیا (مؤلف) دریافت سے معلوم ہوا کہ وہ کیول گیان ہوئے سا تھ کی بات تھی اُس وقت اُنکے پاس صرف دیوتا موجود تھے۔ انسان بعد میں آئے تھے۔ دیوتا سنگرہن نہیں کرتے اِس لئے اُنکی پہلی بانی خالی گئی۔ (۳۳) مہابیر سوامی کے سموسرن میں گرشالہ گوالے نے اُن کی شاگردی دو سادھو جلا دینے کی غرض سے اُٹھے اور تیج لیشیا سے مر گئے (۳۴) مہابیر سوامی چٹ شالا میں پڑھنے گئے۔

دگمبر ان باتوں میں سے کسیکو نہیں مانتے

رشب دیو اور اُنکے خاندان کے متعلق

(۳۵) رشب دیو اور سنندا جگلیہ پیدا ہوئے اور (۳۶) اور اُن کا آپس میں بیاہ کیا گیا (۳۷) نندا ایک اور جگلیہ کے ساتھ پیدا ہوئی تھی۔ جب وہ مرگیا تو نندا کا بیاہ نابھہ راجہ نے رشب دیو کے ساتھ کر دیا دگمبر مانتے ہیں کہ نندا اور سنندا راجہ سپکھہ کی لڑکیاں تھیں (۳۸) سوتیامبر کہتے ہیں کہ رشب دیو کے ایکسو لڑکے اور دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ دگمبر مانتے ہیں کہ ایک سو ایک لڑکے اور دو لڑکیاں ہوئیں (۳۹) سوتیامبر مانتے ہیں کہ بھرت کا بیاہ براہمی سے اور باہوبلی کا سندری سے ہوا جو اُنکی بہنیں مگر علیحدہ علیحدہ بطن سے تھیں۔ دگمبر کہتے ہیں ان لڑکیوں کا بیاہ نہیں ہوا بلکہ وہ رشب دیوجی کے ساتھ دکشا لے گئیں (۴۰) سوتیامبر کہتے ہیں کہ رشب دیو نے دکشا لیتے وقت ۴ مٹھی بال نوچ لئے۔ دگمبر کہتے ہیں پانچ مٹھی +

جگلیوں کے متعلق

سوتیامبر مانتے ہیں کہ (۴۱) نابھا اور مرودیوی جگلیہ تھے

ایک سفید کپڑا اُن کے جسم پر ڈال دیتی ہے۔ دگمبر کہتے ہیں کہ جب تیرتھنکر گھر کا تیاگ کر دیتا ہے تو پھر اندر بھی کوئی کپڑا نہیں ڈال سکتی۔ غالباً سویتامبریوں نے یہ داستان سویتامبر مت ثابت کرنے کی غرض سے بنائی ہے۔ اور دگمبر اس کو اپنا دگمبر مت قائم کرنے کے لئے نہیں مانتے۔

(۱۸) سویتامبر کہتے ہیں کہ تیرتھنکر کے جنم کے وقت اندر پالکی لیکر آتا ہے۔ دگمبر کہتے ہیں کہ ایراوت ہاتھی لے کر آتا ہے (۱۹) دگمبر تیرتھنکر کو مندرجہ ذیل اٹھارہ دوش سے مبرا مانتے ہیں۔ چھدھا۔ ترشنا۔ بھے۔ شوک۔ راگ۔ جرا۔ مرن۔ جنم۔ مد۔ موہ۔ ستوید۔ کھید۔ نندرا۔ بسمے۔ چنتا۔ رتی۔ آرتی۔ بشاد۔ سویتامبر اٹھارہ دوشوں کو اس طرح مانتے ہیں۔ پانچ انترائے۔ دان۔ لابھ۔ بھوگ۔ اُپ بھوگ۔ ویریہ (پراکرم) اور ہاسیہ۔ بھے۔ رتی۔ آرتی۔ شوک۔ دوگنچھا۔ کام۔ متھیاتو۔ اگیان۔ نندرا۔ اَبرتی۔ راگ۔ دویش۔

(۲۰) سویتامبر کہتے ہیں کہ مَل ناتھ اور نیم ناتھ دو تیرتھنکر بال برہمچاری تھے۔ دگمبر کہتے ہیں نہیں بلکہ مَل ناتھ۔ نیم ناتھ۔ پارسناتھ اور مہابیر سوامی پانچ کا بیاہ نہیں ہوا۔

مہابیر سوامی کے متعلق

سویتامبر مانتے ہیں کہ (۲۱) مہابیر سوامی کا گربھ اندر نے دیونندی برہمنی کے بطن سے ترشلا چھترانی کے بطن میں تبدیل کر دیا۔

(۲۲) مہابیر سوامی کے کان میں تپ کرتے وقت جگیا نے لوہے کے کیلے ٹھوکے۔

سوامی نے پکار کی پربت پھٹے (۲۳) مہابیر سوامی کا سموسرن ایک کہار کے احاطہ میں ہوا

(۲۴) مہاویر سوامی کا بیاہ ہوا۔

(۲۵) اُس کی پتری جمالی نام مالی کے ساتھ بیاہی گئی۔ (مؤلف) سویتامبریوں سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ جمالی مالی نہیں۔ بلکہ چھتری تھا۔ (۲۶) مہابیر سوامی نے ان آریہ دیش میں بہار کیا (۲۷) مہابیر سوامی کے سموسرن میں چاند اور سورج اُتر کر آئے (۲۸) مہابیر سوامی کے ماتا پتا انکی دکشا لینے سے فوت ہو گئے (۲۹) مہابیر سوامی نے جنم کے وقت سمیر پربت

کرموں کے دور ہو جانے کی وجہ سے وہ غیر معمولی انسان ہو جاتا ہے۔ اِس لئے انسانوں کی طرح کولا ہار نہیں کرتا۔ اور ویدنی کرم کی موجودگی تو اس کی ضرورت ہے۔ مگر موہنی کرم کے نہ ہونے کی وجہ سے ویدنی کرم کچھ دکھہ نہیں دے سکتا جیسے کہ ایک دانت ٹوٹا ہوا سانپ کسی کو کاٹ نہیں سکتا۔ رکھا تیا کرم ویدنی کا تعلق جسم کے ساتھ ہے اِس لئے جب تک جسم موجود ہے ویدنی کرم کی موجودگی بھی ہے۔ گرویدنی کرم کا پھل جو دکھہ سکھہ ہے وہ راگ دویش وغیرہ کے ذریعہ محسوس ہوتا ہے۔ اور کیولی کے موہنا کرم کے نہ رہنے کی وجہ سے راگ و دویش اور کیول گیان ہو جانے کی وجہ سے موہ یعنے اگیانتا نہیں رہی ہے اِس لئے دکھہ سکھہ جو اندریوں کے ذریعے محسوس ہوتے تھے وہ اب محسوس نہیں ہوتے۔ کیونکہ کیولی جو کچھ جانتا ہے وہ اب آتما کے ذریعے سے ہے۔ اندریوں کے ذریعہ نہیں۔ اِس لئے کیولی کو روگ اور اُپ سَرگ نہیں ہو سکتا۔ کیولی کا شریر موکش جانے تک موجود تو ہوتا ہے مگر اُس میں ایک ایسی کرامات موجود ہو جاتی ہے کہ اُس میں سات دھات نہیں رہتی۔ اور اُس سے کسی ستھاور جیو کو تکلیف نہیں پہنچتی ہے۔ کیولی سب کا گرو ہونے کی وجہ سے کسی کو اپنا گرو نہیں مانتا۔ اور اس لئے وہ کسی کو نمسکار نہیں کرتا۔"

اِس جھگڑے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سوتیامبر کیول گیان کا ہونا بھاؤ کی ذراسی شدھی پر اور کیولی کو بلحاظ جسم کے معمولی انسان سمجھتے ہیں جس کے کھانا پینا بیماری وغیرہ سب کچھ معمولی انسانوں کی طرح ہوتی ہے۔ دگمبر ایسا نہیں مانتے۔

تیرتھنکروں کے متعلق (۱۴) سوتیامبر کہتے ہیں کہ تیرتھنکر کا شریر موکش جانے کے بعد پڑا رہتا ہے۔ دگمبر کہتے ہیں کہ کافور کی طرح اُڑ جاتا ہے۔ (۱۵) سوتیامبر کہتے ہیں کہ تیرتھنکر کے موکش جانے کے بعد دیوتا اُس کی ڈاڑھ سورگ میں لے جا کر پوجتے ہیں۔ دگمبر کہتے ہیں کہ دیوتا ناخون اور بال سورگ میں لے جاتے ہیں۔ (۱۶) سوتیامبر کہتے ہیں کہ جب تیرتھنکر دکشا لیتے ہیں تب وہ سب کپڑے اور زیور اُتار دیتے ہیں مگر اندراقی

کہ جس کپل کو کیول گیان ہوا وہ نارائن نہیں تھا۔ بلکہ ایک برہمن تھا۔ لہذا اس میں دگمبریوں نے کپل کے نام سے دہوکا کھایا ہے

کیولی کے متعلق اعتراضات

سوتیامبر کیولی کے (۶) کوالاہار (خوراک) (۷) نہار (پاخانہ) (۸) چھینک (۹) روگ (۱۰) اپ سرگ (۱۱) کیولی کے شریر میں سات دہات (۱۲) کیولی کے شریر سے پنچ ستہاور کا گہات مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ (۱۳) کیولی دوسرے شخص کو نمشکار بھی کرتا ہے۔ **نوٹ**۔ سوتیامبر کہتے ہیں کہ " چونکہ کیولی کے ویدنی کرم موجود ہے اور اسکی وجہ سے ااپریشہ یعنی :-

چھدا (بھوک)، تیرشا (پیاس)، شیت (سردی)، اشن (گرمی)، دنس تبک (ڈانس مچھر)، چریا (ننگے پاؤں چلنا)، ستہا (زمین پر سونا)، بدھ (مارنا)، روگ (بیماری)، ترن سرس (کانٹے چبھنا) اور مل (گرد وغبار) کا ہونا۔ تتوارتھ سوترا دھیاے ۹ سوتر ۱۱ میں مانا ہے اس لیے کیولی کے وہار، نہار، روگ۔ اور اپ سرگ ضرور ہے۔ اور جب تک جسم موجود ہے اُس کی قائمی کے واسطے آہار کی ضرورت ہے۔ اور جبتک آہار کیا جاوے گا تو پھر نہار بھی ضرور ہوگا۔ اور شریر کے ساتھ میں روگ بھی لگا ہوا ہے۔ اور سات دہات کا ہونا بھی اُس میں ضرور ہے۔ کیونکہ اودارک شریر میں سنگہنن یعنے ہڈی۔ ماس وغیرہ ہوتا ہے۔ اتنی بات ضرور ہے کہ کیولی آہار نہار کرتا ہوا کسی کو دیکھتا نہیں ہے۔ اور پنچ ستہاور کا گہات کیولی کے جسم سے ہوتا تو ہے۔ مگر چونکہ کیولی کا ارادہ ہنسا کا نہیں ہوتا ہے اس لئے اُس کو اس کا پاپ نہیں لگتا ہے۔ لیکن سیوگی ہونے کی وجہ سے بکریہ سہت (حرکت کرنے والا) ہوتا ہوا ہنسا سے بچ نہیں سکتا۔ کیولی اپنے گرو کو نمشکار کرتا ہے اور نمشکار کرتے جاتا ہے مگر گرو کرنے نہیں دیتا (دیکھو پیاتم مارگ درشک صفحہ ۸۰)

دگمبریوں کا جواب یہ ہے کہ آہار چھ قسم کا ہوتا ہے (۱) کرم آہار نارکیوں کا (۲) کوالاہار انسانوں کا (۳) لیپ آہار۔ ایک اندری جیوؤں درختوں وغیرہ کا (۴) اوجاہار پرندوں کا (۵) منشاہار دیوتاؤں کا (۶) نوکرم آہار۔ کیولیوں کا۔ کیولی انسان تو ضرور ہوتا ہے۔ مگر چار گھاتیا

سوتیامبر مانتے ہیں

کیول گیان کے متعلق دگمبریوں کے اعتراض

کہ (۱) مرودیوی درشبھ دیو جی کی ماتا، کو ہاتھی پر چڑھے ہوئے کیول گیان ہوا۔

(۲) بھرت راجہ کو شیش محل میں کیول گیان ہوا۔ (۳) کپل نارائن کو کیول گیان ہوا۔

(۴) ایک چیلہ بوڑھے گرو کو کندھے پر لے جا رہا تھا۔ چیلا اُلٹے رستہ چلنے لگا۔ گرو نے اُسکے ڈنڈا مارا۔ چیلے نے کشما مانگی۔ کیول گیان ہو گیا۔ پھر گرو کو کندھے سے اُتارا۔

(۵) کیول گیان بھاؤ چرترت ہوتا ہے دربیہ چارتر سے نہیں۔

نوٹ:۔ اِن اعتراضات کی بنیاد اِس بات پر ہے کہ سوتیامبر دربیہ چارتر کے بدون صرف بھاؤ چارتر سے کیول گیان ہونا مانتے ہیں۔ دگمبر کہتے ہیں کہ اس میں تو شک نہیں کہ دربیہ چارتر (بیرونی تیاگ) بھاؤ چارتر (اندرونی تیاگ یا صفائی باطن) کے بدون کسی کام کا نہیں۔ مگر بھاؤ چارتر دربیہ چارتر بدون نہیں ہو سکتا۔ یعنے اندرونی خواہشات راگ دویش موہ اور ممتا اُس وقت تک نہیں چھوٹ سکتی جس وقت تک کہ اسباب دنیاوی کا ظاہری طور پر ترک نہ کر دیا جائے۔ کوئی شخص زہر کھا کر یہ کہے کہ اُس کا اثر نہ ہو۔ کوئی شخص آگ کے پاس بیٹھا ہوا یہ کہے کہ اسکو گرمی نہ پہنچے تو اُس کا کہنا فضول ہے۔ اِس لئے کیول گیان حاصل کرنے کے لئے پہلے بیرونی ترک کی ضرورت ہے۔ بیرونی ترک سے اندرونی ترک حاصل ہوتا ہے۔ ہم بادام کے اندرونی چھلکے کو اُس وقت تک دور نہیں کر سکتے جس وقت تک کہ بیرونی چھلکا (جو اندرونی کی نسبت بہت مضبوط ہوتا ہے) نہ توڑا جاوے۔ اِس لئے ترک باطنی کے واسطے اسباب دنیا زن و فرزند۔ مال و دولت۔ کپڑا۔ برتن وغیرہ سے قطع تعلق ضروری ہے۔ نیز کیول گیان کوئی ایسی معمولی شے نہیں ہے کہ ذرا سی بات میں حاصل ہو جاوے۔ اُس کے واسطے بڑی سخت ریاضت اور لگے ہوئے کرموں کے ناش کرنے کی ضرورت ہے۔ کپل کو کیول گیان ہونے کی نسبت سوتیامبریوں کا بیان ہے

کی ہیں اور ان میں کہیں کہیں واقعات میں اختلاف بھی پایا جاتا ہے۔ مثلاً کسی شاستر میں یہ بھی لکھا ہے کہ نیم ناتھ جی کا جنم شوری پور میں ہوا۔ کسی نے کہا ہے کہ دوارکا میں ہوا۔ دگمبر شاستر کہتے ہیں کہ مہابیر سوامی کا بیاہ نہیں ہوا۔ سوتیامبر کہتے ہیں کہ ہوا۔ مگر یہ قصے کہانیوں کے اختلافات کچھ قابل وقعت اختلاف نہیں ہیں۔

(۲) کرنانو یوگ یا گنانو یوگ۔ اس میں جین جیوگرافی۔ علم ہیئت۔ جوتش وغیرہ ہے۔ ترلوک سار۔ جوتش سار۔ سنبے گنت۔ چندر گیتی۔ سورج پرگیتی وغیرہ گرنتھ اس قسم میں آئے ہیں

(۳) چرنانو یوگ میں منیوں اور گرہستیوں کے فرائض کا ذکر ہوتا ہے۔ اچار سار مولاچار شراوکاچار وغیرہ۔ دگمبریوں کے اور آچارانگ۔ اپاسکا دھین۔ نسیت۔ چھید سوتر وغیرہ۔ سوتیامبریوں کے شامل ہیں۔

(۴) دریانو یوگ میں ست و مادہ وغیرہ دربیوں کا ذکر ہے۔ اور یہی جین فلسفہ ہے۔ گومٹ سار۔ پرچن سار۔ راج وارتک۔ اشٹا سہسری۔ پرمے کمل مارتنڈ۔ دگمبر اچاریوں کے اور سیادباد منجری وغیرہ سوتیا آچاریوں کے گرنتھ اس قسم میں شامل ہیں۔ در اصل جین مت یہی ہے۔ اور اس میں دگمبر۔ سوتیامبر۔ ستھانک باسی کسی کا بھی کچھ اختلاف نہیں ہے۔ سب کا ایک سدھانت ہے۔

دگمبر اور سوتیامبر فرقے کا اختلاف

دگمبر اور سوتیامبر فرقے میں خاصکر ۸۴ باتوں میں اختلاف رائے ہے جن کا ذکر دگمبر پنڈت ہیمراج نے اپنی چوراسی بول نام پستک میں اور سوتیامبر سادھو شانتی بجے جی نے اپنی پستک مانو دھرم سنگلتا میں کیا ہے۔ ہم انکو واسطے آگاہی ناظرین ذیل میں درج کرتے ہیں۔

سے ساد ہوست نبھے جی سے نے اپنے آپ کو تیوں سے تمیز کرنے کی غرض سے ایک پیلی چادر رکھنی اختیار کی جس کی وجہ سے یہ لوگ پیتامبر کہلانے لگے۔

اس پیتامبر فرقہ میں سمت ۱۸۹۳ سے سمت ۱۹۵۲ تک شری آنند نبھے جی معروف شری آتمارام جی گذرے ہیں۔ جنہوں نے پنجاب میں جین مت کا بہت پرچار کیا ہے۔ برہمو سماج کے بانی راجہ رام موہن رائے۔ اور آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند سرسوتی جی اور مسلمانوں کے مشہور لیڈر سر سید احمد خان ان کے ہمعصر تھے۔ سوامی آتمارام جی نے ۱۸۹۳ء میں مسٹر ویرچند گاندھی بیرسٹرایٹ لا کو اپنی طرف سے مذہبی کانفرنس چکاگو واقعہ امریکہ میں بھیجا جہاں انہوں نے جین دہرم کا خوب اپدیش دیا۔ اور کئی امریکن اور یوروپین کو جینی بنایا۔ آجکل منی لبھ منی نبھے جی و منی ولبیہ نبھے جی و پنڈت لالنس وغیرہ اس فرقہ کے مشہور لیڈر ہیں۔ یہ ہے جین مذہب کی مختصر تواریخ۔ جس کے پڑہنے سے معلوم ہوگا کہ جین مت کی دو بڑی شاخیں دگمبر اور سوتیامبر ہیں۔ اور پھر ایک ایک شاخ کے بڑے بڑے دو فرقے ایک مورتی پوجک۔ دوسرا مورتی نہ پوجنے والا۔ سوتیامبریوں میں مورتی نہ پوجنے والا فرقہ ڈھونڈیا۔ یا ستھانک باسی کہلاتا ہے۔ اور دگمبریوں میں تارن پنتھی۔ اوما سوتی اچارج کا تصنیف کیا ہوا تتوارتھ سوتر جسکو جین مذہب کا وید سمجھنا چاہیئے دونوں فرقوں میں مانا جاتا ہے۔ اور وجہ یہ ہے کہ یہ اس وقت کا بنا ہوا سوتر ہے جس وقت جین مت کی دو شاخیں نہیں ہوئیں تھیں۔ بعد ازاں ہر دو فرقوں کے اچاریوں نے ہزارہا شاستر تصنیف کئے۔ جو اپنے اپنے فرقے میں مانے اور پڑہے جاتے ہیں۔ یہ سب شاستر چار قسموں میں منقسم کئے جاتے ہیں (۱) پرتھما نویوگ یا دہرم کتھا نویوگ۔ اس میں دہرماتماؤں کے چرتر۔ راجہ مہاراجوں کی تاریخ سوانح عمریاں ہیں۔ جیسے دگمبر فرقہ کے رام چرتر۔ پدم پران۔ پانڈو پران۔ ہری ونس پران پارش پران۔ مہاپران۔ بشنو دہرم چار چرتر وغیرہ۔

اور سوتیامبر فرقہ کے اترادھین۔ گیاتا دہرم کتھا وغیرہ۔ یہ کتابیں مبتدیوں کے پڑہنے

ویکالک۔ چار چھید سوتر (۱) ویشا سرت شکند حقد (۲) بیوہار سوتر (۳) کشیت سوتر (۴) برہت کلپ سوتر اور ایک آدیشک سوتر۔ یہ سب سوتر پراکرت میں ہیں۔ ستھانک واسی سادھو کہتے ہیں کہ لوکا لکھاری نے پہلے دس ویکالک سوتر لکھا تھا۔

لوکا لکھاری سوتروں کی دو دو نقلیں کرنے لگ گیا۔ دن کے وقت تو یتیوں* کے لئے نقل کرتا تھا۔ اور رات کو اپنے واسطے۔ جب وہ ۳۲ سوتروں کو نقل کر چکا تو ایک روز یتی اُس کی غیر حاضری میں اُس کے مکان پر آیا۔ اور اُس کی لڑکی سے نقل کئے ہوئے شاستر مانگے۔ لڑکی نے کہا کہ دن کے نقل کئے ہوں یا رات کے۔ اُس پر یتی کو شبہ ہوا۔ اُس نے اور سوتر نقل کے واسطے نہ دیئے۔ لوکا نے ان ہی ۳۲ سوتروں کو مستند قرار دیا ہے۔ باقی کے لئے اس کا بیان ہے کہ یتیوں نے اُن میں بہت کچھ کمی بیشی کر دی ہے۔ کوسا کے اُپدیش سے ۴۵ آدمی سادھو ہوئے تھے جن میں سے ۲۳ کی شاخ نہیں چلی۔ باقی ۲۲ کے بائیس ٹولے ابتک موجود ہیں۔ اِس طرح سوتیا مبر فرقے کے دو فرقے ہوئے۔ ایک سمیگی۔ دوسرا ڈھونڈیا یا ستھانک باسی۔

سمت ۱۸۱۸ بکرم میں بھکم جی ستھانک باسی سادھو نے تیرہ[۱۳] پنتھ چلایا۔ کہتے ہیں اُن کے نزدیک اگر جانور دوسرے کو پکڑے جاتا ہو تو اُس کو چھڑانا پاپ سمجھا جاتا ہے یہ تیرہ پنتھ دگمبر آمنا کے تیرہ پنتھ سے علیٰحدہ ہے۔ جس طرح ستھانک باسی سادھوؤں کے ۲۲ ٹولے ہیں۔ اسی طرح سمیگی سادھوؤں کے ۸۴ گچھ ہیں جن میں سے ۸۴ گچھ والے یتی یا پوج کہلاتے ہیں۔ یہ بیس پنتھی دگمبر فرقے کے بھٹارکوں کی طرح گدی دار ہیں۔ اور پرگرہ یعنے روپیہ پیسہ نہیں رکھتے۔ یہ سب مورتی پوجک ہیں۔ سفید کپڑے پہنتے ہیں۔ منہ پر پٹی نہیں باندھتے۔ اٹھارہویں صدی بکرمی کے شروع میں تپ گچھ والے

---

* یتی بھنے جتی یا سادھو۔

اُس پاس کوئی شخص کسی جانور کو ذبح نہ کرے۔ پھر بجے سین سوری ہوئے۔ اُن کے دھرماگرو
بیکھ ہرش۔ اور پرمانند ہوئے جنہوں نے سمت ۱۶۷۱ میں جہانگیر شاہ سے فرمان حاصل کیا
جس میں لکھا ہے کہ کوئی شخص جین مندر یا دھرم شالہ میں نہ اُترے۔ اور جو شخص جین
مندر بنوانا چاہے۔ کوئی اُسکو منع نہ کرے۔ اور ہفتہ میں اتوار اور بیروار کے روز مہینے میں
سدی پڑوا کو عید کو اور نوروز کو اور جو جو مبارک دن ہیں ان میں کوئی شخص کسی جانور کو
نہ پکڑے۔ اور نہ مارے۔ بعد ازاں نیجے بھدر سوامی کے وقت میں جن کا سرگباش سمت ۱۷۴۹
میں ہوا۔ سورت شہر میں ایک بیرجی شریان بانیہ رہتا تھا۔ اُس کی ایک لڑکی پھلی نام
بال بدھوا تھی۔ جس نے لوجی نام ایک لڑکے کو متبنیٰ کیا تھا۔ جب لڑکا لونکا مت کے
اُپاسرے میں پڑھنے گیا تو اس کو وہاں ویراگ ہوا۔ اُس نے گرو سے کہا کہ شاستروں
میں جو سادھوؤں کے اچار یعنی طریقہ رہایش لکھے ہیں وہ آپ میں نہیں ملتے۔ گرو نے
جواب دیا کہ پنچم کال میں تمام کر پالنی مشکل ہیں۔ اِس جواب سے تسلی نہ پا کر اُس نے
لونکامت چھوڑ دیا۔ بھانو اور سکھ جی اُس کے ساتھ ہو گئے۔ تینوں نے منہ پر پٹی باندھی۔
لوگوں نے اُن کو رہنے کو کہیں جگہ نہ دی۔ وہ ایک پرانے مکان میں جا رہے جس کو گجرات
میں ڈھونڈھ کہتے ہیں۔ اِس لئے اُن کا نام ڈھونڈیا پڑ گیا۔ یہ واقعہ سمت ۱۷۰۹ کا ہے۔ یہ سادھو
ستھانک باسی کہلاتے ہیں۔ یہ ۴۵ سوتروں کو نہیں مانتے صرف ۳۲ کو مانتے ہیں۔
جنکے نام اِس طرح پر ہیں۔ گیارہ انگ (۱) اچارانگ (۲) سوتر انگ سے یا سوتر کرتانگ (۳)
ٹھانانگ یا ستھانانگ (۴) سموایانگ (۵) بھگوتی (۶) گیاتا دھرم کتھا (۷) اپاسکا سوتر۔
(۸) انت گڈ (۹) انوترو بائی (۱۰) پرشن ویاکرن (۱۱) بپاک سوتر (۱۲) بارہ اپانگ۔
(۱) اوائی جی (۲) راے پسنی (۳) جیوابھگم (۴) پنوتا (۵) چندر پنوتی (۶) سورج پنوتی (۷)
جمبو دیپ پنوتی (۸) نراولکا یا نریاولی (۹) کپ ورتسیا یا کلپا وتسکا (۱۰) پپھیا یا پشپکا
(۱۱) پشپ چولیا (۱۲) بنے دسا چار مول (۱) نندی (۲) رن یوگ دوار (۳) اترادھین (۴) دیس

سے اُنکی بابت دریافت کیا تو اُس نے صاف جواب نہ دیا جس کی وجہ سے جھگڑا ہوا۔ لوگوں
نے لونکا کو اُپاسرے سے نکال دیا اور اُس کو لکھائی کا کام دینا بند کر دیا۔ وہ ناچار ہو کر احمد آباد
سے ۴۰ کوس کے فاصلہ پر لیمبڑی نام ایک شہر میں چلا گیا۔ وہاں اُس کی ذات کا ایک
لکشمی شاہ بانیہ راج دربار میں ملازم تھا۔ اُس کی مدد سے لونکا نے وہاں اپنے نئے مذہب
کا اُپدیش دینا شروع کیا۔ سادہووں کی مذمت کرنے لگا۔ اور پرتما پوجن کو ناجائز بتلایا۔
جن سوتروں میں جن پرتما کا بہت ذکر تھا اُن کو غیر مستند قرار دیا۔ اور جن میں تھوڑا ذکر
تھا اُس کا ترجمہ او مطلب کچھ اور بیان کیا۔ آوشیک سوتر کو جس میں پرتما کا ذکر تھا بگاڑ کر
کچھ کا کچھ کر دیا۔ ایک روز اُس سے کسی شخص نے کہا کہ دکشا لئے بدون شاستر کا پڑھنا
بیوہار سوتر میں منع کیا ہے۔ تو اُس نے بیوہار سوتر کو بھی غیر مستند ٹھیرایا۔ سمت ۱۵۳۳ میں بھانا
نام ایک بانیہ نے اُس کے اُپدیش سے سادہو کا بھیس کیا جس کا نام بھانا رشی ہوا۔
اُس کا شاگرد ۱۵۶۰ میں روپ جی ہوا۔ پھر لونکا مت کی تین شاخیں۔ گجراتی۔ ناگوری۔
اور اترادہی ہوئیں۔ پھر سمت ۱۵۶۲ میں کڑوا نام ایک بانیہ نے کڑوا امت چلایا۔ اُس سے
تین تھوئی ماتی سمت ۱۵۷۰ میں نیچے کچھ نکلا۔ پھر سمت ۱۵۷۲ میں پارسّ چند نے چندی مت نکالا
بعد ازاں سادہوں میں بہت کچھ سستی آگئی۔ بہت سے مورتی پوجا کے خلاف ہو گئے
تب سمت ۱۵۸۲ میں آنند میل سوری اور ایک سمبگیہ سادہو جگہ بجگہ دھرم اُپدیش دیکر
لوگوں کو راہِ راست پر لائے۔ اُس وقت سے سوتیامبر سادہو سمیگی کہلانے پھر ہیر بجے
جی سوری ہوئے۔ جنہوں نے سمت ۱۶۳۹ بکرم میں اکبر بادشاہ سے ایک فرمان حاصل کیا۔
جس میں لکھا ہے کہ اسکی سلطنت میں سدھاچل جی۔ گرنار جی۔ ستارنگا جی۔ آبو جی۔ کیسریا ناتھ
جی۔ راج گرہی کے پانچ پہاڑ۔ سمید سکھر وغیرہ پارسناتھ وغیرہ جو جو جگہ تیرتھ کی ہیں۔ اُن کے

---

* تین تھوئی سیف ادرجیت۔ سنگھ اور شدھرم تین ہی کی ماننی یا محض ضروری ہے۔ زیادہ کی نہیں۔

کو صرف پرجک سوتیامبری مانتے ہیں۔ ان میں سے ۳۲ کے نام پہلے صفحہ ۱۶ پر بیان
کرد یئے ہیں۔ جن کو ستھانک واسی سوتیامبری مانتے ہیں باقی ۱۳ کے نام اِس طرح پر
ہیں۔ چتو شرن۔ آیو پرتیا کھیان۔ بھگت پرگیا۔ مہا پرتیا کھیان۔ تندل بتالک۔ چندر بیدھک
گنت شبد یا شرن سمادہی۔ دیوندر ستو۔ بعض اسکی جگہ ستارک پرکیرنک گنتے ہیں۔ گچھاچار
پنج کلپ[۱۱]۔ مہانشیت[۱۲]۔ پنڈ نربکت[۱۳] سوتر۔

یہ ۴۵ سوتر دوادشانگ باقی کا بہت ہی تھوڑا حصہ ہیں۔ فرقہ دگمبران کو مستند
نہیں سمجھتا۔ ان سوتروں میں کہیں کہیں ایک دوسرے کے بیان میں فرق بھی ہے۔ مثلاً آچار
انگ سوتر میں لکھا ہے کہ مہابیر سوامی کے والدین مرکر بارہویں سورگ میں گئے۔ اور
آدشک سوتر میں لکھا ہے کہ چوتھے سورگ میں گئے وغیرہ وغیرہ۔ مگر یہ تفاوت قصے
کہانیوں کا تفاوت ہے۔ فلاسفی میں تفاوت نہیں ہے جین فلاسفی میں تو دگمبر اور
سوتیامبر فرقہ کے کسی شاستر میں بھی فرق نہیں ہے۔

مہابیر سوامی سے ۸۰۰ برس بعد سادہو پوشد شالا میں رہنے لگے۔ ابتک جنگلوں
میں رہتے تھے۔ پھر مہابیر سوامی سے ۱۰۵۵ برس بعد ہری بھدر سوامی آچاریہ ہوئے انہوں
نے ۱۴۴۴ شاستر تصنیف کئے پھر سمت ۱۱۶۶ بکرم میں ہیم چند آچاریہ کو سوامی کا خطاب دیا
گیا۔ جنہوں نے بہت سے گرنتھ اور پنچانگ ویاکرن تصنیف کیا۔ ان کا جنم سمت ۱۱۴۵ میں اور
سورگباش سمت ۱۲۲۹ میں ہوا۔ پھر رتن سیکھر سوامی کے زمانہ میں سمت ۱۵۰۸ بکرم میں لوکا مت
چلا جس کا ذکر سوامی آتمارام جی اپنی کتاب جین تتو آورش میں بحوالہ شیش آدشک
سوتر اس طرح لکھتے ہیں۔

سمت ۱۵۰۸ بکرم میں احمد آباد گجرات میں ایک شخص لوکا نام شبریان ذات کا لکھاری
تھا جو گیان ساگر نام یتی کے اپاسرے میں پستک لکھنے کا کام کیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ اسکے
پاس سے ایک گرنتھ کے سات ورق بدون لکھے رہ گئے۔ جب وہ گرنتھ پڑھا گیا۔ اور لوکا

اس میں بھول گئے۔ اور پھر کئی مہابیر زبان سے جو ۱۷۰ برس بعد راجسن بہادر قی اور آریہ بہت آچاریہ کے وقت میں بارہ سالہ قحط پڑا اس میں بھول گئے اور کئی تیسرے قحط میں جو مہابیر زبان سے ۵۱۴ برس بعد بجر سوامی کے وقت میں پڑا بھول گئے چوتھا بارہ سالہ قحط مہابیر سوامی سے ۹۸۰ برس بعد بکرم سمت میں پڑا اس وقت اکثا ایسوں پاٹ پر دیوآندھی گن چھاشرون براجمان تھے۔ اُنہوں نے شتر بنجے پہاڑ سے آکر بلبھی نگر میں چوماسہ کیا۔ ایک روز اُنہوں نے کسی مطلب کیواسطے سونٹھ کی ایک چھوٹی سی گرہ منگائی تھی اور اپنے کان پر رکھ لی تھی۔ تھوڑی دیر میں وہ اُس کو بھول گئے۔ جب پرتی کرمن کرنے لگے تو وہ گرہ نیچے گر پڑی۔ اس وقوعہ سے اُنکو خیال ہوا کہ سوتر یکے بعد دیگرے بھولے جا رہے ہیں۔ اور لوگوں کا حافظہ روز بروز کم ہوتا جاتا ہے اس لئے مناسب ہے کہ جو سوتر ابتک یاد ہیں اُنکو تحریر میں لایا جائے۔ چنانچہ اُنہوں نے گجرات اور سورٹھ کے تمام سادھوؤں کو بلا کر سوتر لکھوائے۔ کچھ سادھو منہ سے بولتے جاتے تھے کچھ لکھتے جاتے تھے۔ ان سوتروں میں بعض دفعہ ایک ہی قسم کا مضمون بار بار آجاتا تھا۔ مثلاً شہروں کی تعریف۔ بیانوں کا ذکر کسی سادھو کی دکشا کا تذکرہ وغیرہ وغیرہ۔ ایسے موقعوں پر ایک مضمون کو بار بار لکھنا تکرار کلام اور فضول سمجھا گیا۔ چنانچہ ایک سوتر کا حوالہ دوسرے میں دیا گیا۔ اس طرح صرف پینتالیس سوتر جو اس وقت تک یاد رہ گئے تھے تحریر میں آئے بلبھی نگر کے سنگھ نے جو سوتر لکھے وہ بلبھی واچنا کہلائے۔ جس وقت بلبھی واچنا تحریر میں آئے اُسی وقت متھرا میں سکندل سوامی نے پورب دیس کے سادھوؤں کو اکٹھا کرکے متھرا واچنا لکھی۔ پھر سکندل اچاریہ معہ اپنے سادھوؤں کے بلبھی نگر میں آئے۔ اور وہاں سب نے جمع ہو کر ایک دوسری واچنا کا مقابلہ کیا۔ اور ۴۵ سوتروں کو دوبارہ تاڑپتروں پر لکھا اور اُن کا نام بلبھی متراد اچنا رکھا۔ جہاں جہاں یادداشت میں فرق تھا وہ فرق بھی درج کر دیا تھا۔ اس طرح یہ ۴۵ سوتر ۴۳ سال کے عرصہ میں لکھے گئے۔ ان ۴۵ سوتروں

کہاکہ دیکھو میں اس ہی کو دہارن کرکے دکھلاتا ہوں۔ گرو نے بہت سمجھایا وہ نہ مانا۔ اور جن
کلپ دہارن کرلیا۔ اِس طرح دگمبر مت چلا۔ لیکن اس بیان کو غور سے پڑھنے پر معلوم
ہوگا کہ یہ کہانی خود دگمبر مت کا قدیم ہونا ثابت کرتی ہے۔ کیونکہ اس سے جمبو سوامی
کے زمانہ تک اس کا ہونا بعد میں کچھ زوال آنا اور پھر شوبھوتی کا ترقی دینا پایا جاتا ہے۔ نہ کہ
دگمبر مت کا ایجاد کرنا۔ شوبھوتی کے دو چیلے کوڈینہ و کوشٹ بیر ہوئے۔ پھر اُنکے چیلے
بھوت بلی اور پشپ دنت ہوئے۔ جنہوں نے مہابیر سوامی سے ۶۸۳ برس بعد دھون بے
دسول دہادھول گرنتھ کرناٹک بھاشہ میں لکھے۔

بعد ازاں مہابیر سوامی سے ۹۸۰ برس بعد دیو آردھی گن چھماسترون نے ...
میں ۵۰۰ جین اچاریوں کو اکٹھا ... کے سوتروں کو پستک کی شکل میں لکھا۔ اب تک زبانی
یاد کرنے کی رسم چلی آتی تھی۔ ان کا مفصل ذکر سویتامبر جین اس طرح بیان کرتے ہیں
کہ دوادشانگ بانی کو گوتم گندھر نے سوتر روپ میں بنایا۔ اور مہابیر سوامی سے پندرہویں
پاٹ تک جو آچاریہ ۵۱۴ برس کے ... میں ہوئے اُنہوں نے ۷۲ آگم سوتر (جن
میں سے ۳۳ کو انگا لک اور ۳۹ کو کالک سوتر کہتے ہیں) تصنیف کئے۔ اس طرح کل
۸۴ سوتر ہوگئے۔ ان کے نام نندی سوتر میں درج ہیں۔ یہ چوراسی تو مول سوتر ہیں۔
پھر ان پر نرکیت چورنی۔ بھاشیہ او ٹیکا لکھے گئے۔ اور یہ پانچوں ملکر پنج انگی بانی کہلائے
(ہم آپ کو یہاں یہ بتلا دیتے ہیں کہ جس طرح سویتامبر فرقے کے آچاریوں نے ۸۴ سوتر
بنائے ویسے ہی دگمبر فرقہ کے اچاریہ سری کند کند سوامی نے مہابیر سوامی کے ۴۱۵
برس بعد تک بہت سے سوتر تصنیف کئے ان میں سے بہت سے ساتھ ہی ساتھ جوے بھی
جانے لگے۔ چنانچہ مہابیر سوامی سے ۲۱۵ برس بعد جو پہلا بارہ سالہ قحط پڑا۔ کئی سوتر سادھو

(یہ نوٹ صفحہ ۶۶ کا ہے)
سویتامبر سادھو ۱۴ اپکرن رکھتے ہیں جن کے نام آگے آوینگے۔

چلایا۔ اس کا مفصل حال اترادھین کی ورتی اور وشیک ادشیک سوتر میں لکھا ہے پھر
مہاویر سوامی سے ۶۰۹ برس بعد شری کرشن سوری ہوئے۔ جن کے چیلے شوبھوتی
نے دگمبر مت چلایا۔ اس کا حال برہدورتی وشیک آوشیک وپرچن پریکشا میں اس
طرح لکھا ہے:

رتھ ویر پور میں ایک شخص شوبھوتی نام رہتا تھا اُسکی عورت اپنی ساس سے
لڑا کرتی تھی اور کہا کرتی تھی کہ تمہارا بیٹا ہر رات کو بارہ بجے گھر آتا ہے۔ مجھے اسوقت
تک جاگنا پڑتا ہے۔ ایک روز ساس نے بہو سے کہا کہ تم سوجاؤ میں جاگتی رہونگی۔ جب
شوبھوتی حسب معمول بارہ بجے گھر آیا تو دروازے پر آواز دی۔ شوبھوتی کی ماں نے
جواب دیا کہ جہاں دروازہ کھلا ہوا ہو وہاں چلے جاؤ۔ وہ ناراض ہوکر چلا گیا۔ اُس وقت
سادھوں کے آپا۔ سے کا دروازہ کھلا ہوا تھا وہاں گیا اور دکشا مانگی۔ سادھوؤں نے
دکشا نہ دی مگر وہ خود سادھو بن گیا۔ بعد ازاں سادھوؤں نے اُسے اپنے میں شامل کرلیا
اور سادھو وہاں سے چلے گئے۔ کچھ عرصہ کے بعد سادھو پھر اُس شہر میں واپس آئے۔
دیکھا کہ شوبھوتی کے پاس ایک رتن کمبل ہے جو اُس کو وہاں کے راجہ نے دیا تھا۔
وہ کمبل کو دیکھ کر کہنے لگا۔ کہ سادھو کو کمبل رکھنا مناسب نہیں ہے۔ آخر کچھ رد و قدح
کے بعد اُنہوں نے اُس کمبل کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اور جوہرن وغیرہ بنائے۔ ایک
دفعہ شوبھوتی کے گرو جن کلپی (برہنہ رہنے والے) سادھوؤں کا ذکر شاستر میں پڑھ رہے
تھے۔ شوبھوتی نے کہا کہ جب جن کلپی پرگرہ (اسباب دنیاوی) سے مبرا ہوتے ہیں تو آپنے
یہ اڈنبر کیوں رکھ چھوڑا ہے۔ جواب ملا کہ جن کلپ مشکل ہونے کی وجہ سے دھارن نہیں
کیا جاسکتا جمبو سوامی کے موکش جانے کے بعد جن کلپ صرف نام کو رہ گیا ہے۔ شوبھوتی

* اجوہرن پیچھی کو کہتے ہیں۔ جو سویتامبر سادھو اپنے پاس جگہ صاف کرنے کے لئے رکھتے ہیں۔

راجہ کی سبھا میں جو براہمیر متھا وہ سنگفتا کا مصنف نہیں ہے۔ بعد باہو سوامی کے
پٹ پر ستھول بھدر آچاریہ راجہ چندر گپت کے وقت میں ہوئے جو مہابیر سوامی سے ۲۱۵
سال بعد سورگ گئے۔ جمبو سوامی کے بعد جو چھ آچاریہ۔ پربھاؤ سوامی شیمبو سوامی۔
پشو بھدر سوامی۔ سمبھوت بجے۔ بھدر باہو۔ اور ستھول بھدر ہوئے وہ سب چودہ پرب
کے عالم ہوئے ستھول بھدر کے بعد پہلے چار پورب۔ بجر رشبھا۔ ناراج سنگھن اور
سم چتر سنستھان جاتی رہی۔ ستھول بھدر کے شاگرد آریہ مہاگر اور سوہست سوری
ہوئے ان دونوں کی الگ الگ پٹاولی چلی۔ آریہ مہاگر کے شاگرد بلی سہت سوری
اور اس کے سواتی سوری شاگرد ہوئے۔ سواتی کے بعد شیاما چاریہ ہوئے جنہوں
نے پنّوتا سوتر بنایا۔ اور مہابیر سوامی سے ۳۷۶ سال بعد فوت ہوئے۔ شیاما چاریہ کے
شاگرد اوماسوامی ہوئے۔ جنہوں نے تتوارتھ سوتر تصنیف کیا۔ جو دگمبر اور سویتامبر دونوں
فرقوں میں مانا جاتا ہے۔ ان اوما سوامی کو دگمبر کند کند اچاریہ کا شاگرد بتلاتے ہیں۔ اور
کہتے ہیں کہ یہ سمت ۶ میں ہوئے ہیں۔ اوما سوامی کو تپا مبر سادھو شانتی بجے جی کی بنائی
ہوئی پستک مانو دھرم سنگھرا کے صفحہ ۱۹۵ پر شیاما چاریہ کا شاگرد لکھا ہے۔ اور جین
تتو آدرش مصنفہ سوامی آتما رام جی کے صفحہ ۵۷۰ پر شیاما آچاریہ کو اوماسوامی کا
شاگرد بتلایا ہے۔ مگر نندی راجہ چندر گپت کا بیٹا بندوسار اُس کا اشوک* اُس کا کونال
اُوس کا سنپرتی ہوا جس کے راج میں جین دھرم کی بہت ترقی ہوئی۔ اس نے
۹۹۰۰۰ پرانے جین مندروں کی مرمت کرائی اور ۲۶۰۰۰ نئے مندر تیار کرائے۔ اور
سونے چاندی پیتل و پتھر کی سوا کروڑ پرتما بنوائی۔ مفصل حال پرشٹ پرب میں لکھا ہے
پھر سکند چنا منی (سدھ سین دواکر) راجہ بکرم کے وقت میں ہوئے۔ پھر بکرم سے ۷۰ برس
بعد شری گپت سوری اچاریہ ہوئے۔ اُن کا شاگرد رو.ہ گپت गोवर्द्धन ہوا
جو اپنے گرو سے لڑ کر الگ ہو گیا۔ اس نے کنادکو اپنا شاگرد بنایا۔ کنادنے ویشیشک مت

* راجہ اشوک پہلے جین ... [illegible]

وغیرہ پنڈت گذرے ہیں۔ جنہوں نے بہت سے گرنتھوں کو بھاشا میں لکھا ہے۔ اور پوجا
بھی بھاشا میں بنائی ہے۔ بیس پنتھی بھاشا کی پوجا نہیں پڑھتے۔ پھر تیرہ پنتھ میں سے
ٹوڈرمل جی کے پتر گمانی رام نے سمت ۱۸۳۷ میں گمان پنتھ نکالا۔ اور پرتما کو اشنان کرانے
کا ترک کیا۔ پھر سمت ۱۸۷۷ میں سمیا پنتھ نکلا جو مورتی پوجا بالکل نہیں کرتے اور صرف شاستروں
ہی کو مانتے ہیں۔ یہ لوگ صیپی گڈھ۔ لہار گڈھ۔ ناگپور۔ بھیلسا۔ اور بسودا وغیرہ میں
آباد ہیں۔ آجکل فرقہ دگمبر کے مشہور ودوان پنڈت گوپال داس جی برٹیا۔ بادر جگ کیسری
نیائے واچسپتی اور پنڈت پنالال جی نیاسے دواکر وغیرہ ہیں۔

اب سوتیامبر فرقہ کا حال سنئے۔ سوتیامبر شاستروں میں لکھا ہے کہ مہابیر سوامی
کے بعد گوتم سوامی کو کیول گیان ہوا۔ اور سدھرما سوامی آچاریہ مقرر ہوئے۔ سدھرما سوامی
کے شاگرد جمبو سوامی ہوئے۔ جنہوں نے گیارہ انگ اور چودہ پورب اپنے گورو سے پڑھے
اور آخر مہابیر سوامی سے ۶۴ برس بعد موکش گئے۔ جمبو سوامی کے موکش جانے پر (۱)
من پریہ گیان (۲) پرم رودھی گیان (۳) پلاک لبدھی (۴) آہارک شریر (۵) چھپک شرینی
(۶) اپشم شرینی (۷) جن کلپ منی یعنے دگمبر رہنا (۸) پریہارشدھی چارتر (۹) سوکشم
سنپرائے چارتر (۱۰) موکش حاصل کرنا۔ یہ دس باتیں بھرت چھیتر سے وداع ہوگئیں۔

جمبو سوامی کے بعد شری پربھو سوامی پھر شینبو۔ پھر بیو بعد۔ پھر شینبوت نجے
اور پھر بعد رباہو سوامی ہوئے۔ بعد رباہو سوامی نے آوشک نرکیت۔ دس ویکالک نرکیت
سورج پرگیپتی نرکیت۔ آچاریہ انگ نرکیت۔ سوترکرتانگ نرکیت۔ اُترادھیین نرکیت۔ رِشی
بھاکیت نرکیت۔ کلپ نرکیت۔ بیوہار نرکیت۔ دشا نرکیت۔ بیوہار۔ وشاستر سکندھ۔ بعدرباہو
سنگھتا دیو تش گرنتھ، اپسرگ ہرستوتر تصنیف کئے۔ اور مہابیر سوامی سے ۱۷۰ برس
بعد سورگ گئے۔ ان ہی بعدرباہو سوامی کا حقیقی بھائی براہ میر تھا۔ جو پہلے جینی تھا مگر بعد
ازاں اس نے جین مت چھوڑ دیا تھا۔ براہ میر سنگھتا اُسی کی بنائی ہوئی ہے۔ سکھوجیت

ان کے بانی تارن سوامی۔ کو تماشاہ۔ کبیر صاحب۔ اور نانک صاحب ایک ہی وقت میں گذرے ہیں۔ ان سب نے مورتی پوجن کی تردید کی۔

بعد ازاں جب بھٹارکوں میں دہرم کی کمی پائی گئی۔ اور وہ عیش و آرام میں پڑ گئے تو سمت ۱۶۸۳ سالباہن۔ مطابق سمت ۱۸۱۸ بکرم میں تیرہ پنتھی فرقہ نکلا۔ جس نے بھٹارکوں کو اور اُنکے چیلے پانڈوؤں کو گرو ماننا چھوڑ دیا۔ اُس وقت سے بھٹارکوں والا فرقہ بیس پنتھی کے نام سے مشہور ہوا۔ کیونکہ وہ بیس طرح کے دہرم کریاؤں کے پابند ہیں۔ تیرہ پنتھیوں نے ان میں سے سات چھوڑ دیئے ہیں۔ اور اس لئے اُن کا نام تیرہ پنتھی ہے۔

" نیز اسلئے کہ وہ تیرہ طرح کے چارترکے پالنے والے آچاریوں کے مت پر چلنے والے ہیں۔ دہرم کو نہیں مانتے سوتیامبر ساد ہو شانتی سنگھ کی بنائی ہوئی مانو دہرم سنگنتا میں دگمبریوں کے تیرہ پنتھ کا آغاز سمت ۱۸۲۶ بکرم میں لکھا ہے۔ اور سوتیامبریوں کے تیرہ پنتھ کا آغاز جس کا ذکر آگے آویگا جین تتو آدرش میں سمت ۱۸۱۸ بکرم میں بیان کیا ہے"

سات باتیں جو تیرہ پنتھیوں نے چھوڑ دی ہیں وہ یہ ہیں (۱) مورتی کا پنچا امرت سے اشنان کرانا (۲) چندن کیسر مورتی کے چرنوں پر لگانا (۳) تازے پھول پرتما پر چڑھانا۔ تیرہ پنتھی اس کے بجائے چانولوں کو کیسر میں رنگ کر چڑھاتے ہیں اور ان کا پشپ نام رکھتے ہیں (۴) کافور یا گھی کا چراغ پرتما کے آگے رکھنا اور آرتی کرنا۔ تیرہ پنتھی اس کے بجائے کھوپرے کو رنگ کر چڑھاتے ہیں (۵) نئی وید میں پکوان و تازہ مٹھائی۔ برفی و قلاقند وغیرہ کا چڑھانا۔ تیرہ پنتھی اس کے بجائے گولے کی گریاں چڑھاتے ہیں (۶) پھل سبز۔ نارنگی وغیرہ چڑھانا۔ تیرہ پنتھی اس کے بجائے خشک پھل بادام وغیرہ چڑھاتے ہیں (۷) چھتر پال وغیرہ کی پوجا۔ علاوہ ازیں بیس پنتھی گائے کے بالوں کے چنور کام میں لاتے ہیں۔ تیرہ پنتھی گوٹے وغیرہ کے بناتے ہیں۔ بیس پنتھی پرتشٹا کے موقعہ پر نوگرہ کی پوجا کرتے ہیں۔ امرت کے پیتے وقت اور ختم کرتے وقت گرو کی پیچھی یا مالا کو گرو کی تھاپنا سمجھ کر نمسکار کرتے ہیں۔ شام کو مندر میں آرتی کرنا بھی بیس پنتھیوں کا ہی رواج ہے۔ تیرہ پنتھ میں ٹوڈرمل جی و سدا سکھ

میں چلے گئے اور وہاں بیوپار کرنے لگے۔ ایک روز تارن سوامی مندر میں گئے اور بھوجن کا تھال مہاراج کے سامنے رکھ اور استتی وغیرہ کرکے روٹی کھانے اپنے گھر چلے آئے جب پھر لوٹ کر مندر میں گئے تو دیکھا کہ بھگوان کی مورتی نے تھال میں سے ایک لقمہ بھی بھی نہیں کھایا۔ خیال کیا کہ شاید بھگوان نے اشنان نہ کیا ہو۔ دو تین روز کے بعد وہ ایک دن بھگوان کی مورتی کو تالاب میں اشنان کرانے لے گئے۔ اور غوطہ مار کر مورتی کو تالاب کی تہ میں چھوڑ دیا اور باہر آکر کہنے لگے کہ مہاراج چلئے دیر ہوتی ہے۔ جب اس کا کچھ جواب نہ ملا تو یہ کہکر چلدیئے کہ اچھا میں جاتا ہوں۔ بھوجن کرکے مندر میں آؤنگا۔ اس عرصہ میں آپ چلے آئیں۔ بعد ازاں جب آپ بھوجن کرکے مندر میں پہنچے تو دیکھا کہ مہاراج نہیں آئے اُسی دن شام کو اُن کے والد گاؤں سے واپس آئے۔ بھگوان کی مورتی مندر میں نہ ملی۔ دریافت کرنے پر تارن سوامی نے تمام حال کہہ سنایا۔ والد بہت خفا ہوئے اور تارن سوامی کو بیتوا ندی میں ڈبونے کے لئے ایک ملاح کے سپرد فرمایا۔ وہ نہ ڈوبے۔ پھر اُن کو زہر دیا گیا مگر وہ نہ مرے اور ملہار گڑھ کو چلے گئے۔ تارن سوامی نے کھیڑی کے پہاڑ پر بیٹھ کر سمایک کی جس جگہ انہوں نے سمایک کی۔ وہاں اب چبوترے بنے ہوئے ہیں۔ تارن سوامی نے چودہ شاستر بنائے اور ۳۹ ۳۹۔ آدمیوں کو جو مختلف اقوام کے تھے اور جن میں مسلمان بھی شامل تھے اپنا شاگرد بنایا۔ مورتی پوجن منع کیا۔ تارن سوامی سمت ۱۵ بکرم میں سورگ گئے۔

مورتی پوجن کی ہسٹری ہم آگے چلکر اس ہی کتاب میں بیان کرینگے یہاں صرف اتنا بتا دیتے ہیں۔ کہ ہندوؤں میں مورتی پوجن ایک عرصہ سے چلا آرہا تھا۔ جین مت کے ہر دو فریق دگمبر و سوتیامبر کے شاستروں میں اس کا ذکر ہے۔ مگر جب مسلمانوں کا زور ہوا اور مسلمانوں نے ہندوؤں کے مندروں کو مسمار کرانا شروع کیا اور اُنکے واعظان نے بُت پرستی کے برخلاف وعظ دینے شروع کئے تو سولھویں صدی کے شروع میں دگمبر فرقے میں سے تارن پنتھ۔ سوتیامبروں میں سے لونکا یا ڈھونڈیا مت اور ہندوؤں میں سے کبیر اور نانک پنتھ

کہا۔ تو اچاریہ نے جواب دیا کہ اگر تم جین ہو جاؤ تو بھوجن کرینگے۔ غرضیکہ اس وقت اُنہوں نے ۷۰۰ آدمیوں کو جینی بنایا۔ اور ایک مندر تعمیر کرایا۔ اُس وقت پتھر کی مورتی نہ مل سکی۔ لوہا اچاریہ نے لکڑی کی مورتی بنوا کر پرتشٹھا کر دی۔ اس طرح کاشٹھا سنگھ کا آغاز ہوا۔ علاوہ ازیں ایک ماتھر سنگھ بھی ہے جس کو رام سین نام ایک مُنی نے کاشٹھا سنگھ کے دو سو برس بعد متھرا میں چلایا۔ اِس سنگھ میں سوائے اِس کے اور کوئی فرق معلوم نہیں ہوتا کہ کاشٹھا سنگھ والے اکشٹ سے پہلے پُشپ پوجا کرتے ہیں اور اُن کی پیچھی بھٹارک مور کی جگہ گائے کی پونچھ کی ہوتی ہے۔

اِس طرح تیسری صدی بکرمی میں دگمبر اور سویتامبر بالکل علیٰحدہ ہوئے اور دونوں نے اپنے اپنے شاستروں کی تصنیف شروع کی۔

فرقہ دِگمبر کے جو مشہور اچاریہ ہوئے۔ اور جو جو شاستر اُنہوں نے تصنیف کئے اُن کا ذکر ہم اس کتاب کے تتمہ میں کرینگے۔ دِگمبر مُنی فیروز شاہ تغلق کے وقت تک ہزاروں کی تعداد میں ہوتے رہے۔ فیروز شاہ کے وقت میں (سنہ ۱۳۵۱ء سے سنہ ۱۳۹۸ء تک) پربھا چندر بھٹارک دِگمبر مُنی تھے۔ بادشاہ کے حکم سے اُنہوں نے کپڑے پہننے شروع کئے اور سمت ۱۴۱۶ سالباہن مطابق سنہ ۱۳۹۴ء میں شہر دہلی میں بھٹارک گدی قائم کی۔ اِسی طرح اور مقامات پر بھی بھٹارکوں کی گدیاں مقرر ہوئیں۔ اُس وقت سے دِگمبر مُنی ہونے تقریباً بند ہو گئے بھٹارکوں نے جینیوں میں مورتی پوجن کو بڑی ترقی دی۔ اودیاپن وغیرہ کرنے اور سونے چاندی کے برتن۔ چھتر۔ چنور وغیرہ مندروں میں چڑھانے کے متعلق بہت سے شاستر لکھے۔ بعد ازاں بکرم کی سولھویں صدی کے شروع میں دِگمبر فرقہ میں سے ایک تارن پنتھ نکلا جس نے مورتی پوجن ترک کیا۔ تارن پنتھ کے بانی تارن سوامی سمت ۱۵۰۵ بکرم میں پوہپا نام ایک شہر میں جو دہلی کے علاقہ میں تھا گڑھا ساہو نام پوار سیٹھ کے گھر پیدا ہوئے جب جوان ہوئے تو اپنے والدین کے ساتھ علاقہ سرد ج میں سیمر کھیڑی نام ایک گاؤں

کو خیال ہوا کہ اب منیوں کو اپنی اپنی سنگھ میں راگ ہو گیا ہے۔ اس لئے اُنہوں نے
جو منی گپھاؤں میں سے آئے تھے اُن کا نام نندی سنگھ جو اشوک ہانکا سے آئے
تھے اُس کا دیو سنگھ۔ جو پنچ ستوپوں سے آئے تھے اُن کا نام سین سنگھ۔ اور جو
کھنڈ کیسر برکشوں کے نیچے سے آئے تھے اُن کا سنگھ سنگھ رکھا۔ اس طرح دگمبر
آمنائے میں چار سنگھ مقرر ہوئے۔ اور گن۔ کُن سوامی۔ ادما سوامی۔ دیونندی سوامی۔
نندی سنگھ میں اور سمنت بھدر۔ شوکوٹی۔ بھوت بل۔ اور پُشپ دنت سین سنگھ میں
شمار ہوئے۔ پھر ان سنگھوں میں بلات کار۔ پناٹ۔ دیشی۔ کانور۔ وغیرہ گن اور سرسوتی
پارجت۔ لپتنک وغیرہ گچھ بنے۔ یہ گچھ اور گن صرف منیوں کی ٹولیوں کے لحاظ سے ہوئے
اِن میں دگمبر اور سویتامبر جیسا مت بھید اختلاف رائے نہیں ہے۔ ان چار سنگھوں
کے علاوہ ایک کاشٹھا سنگھ بھی ہے جس کے چار گچھ۔ نندی تٹ۔ ماتھر۔ باگڑ اور لاڑ باگڑ
ہیں۔ مگر یہ کاشٹھا سنگھ دگمبر آمنائے کے نیتی سار گرنتھ میں۔ جینا بھاس مانا ہے۔
جہاں کہا ہے کہ کاشٹھا سنگھ سویتامبر دراور۔ یاپ یہ اور نی پچھک یہ پانچ جینا بھاس
اصلی جین نہیں مگر جین میں سے نکلے ہوئے ہیں۔ اِس کے آغاز کا حال سری دیوسین
سوری کے درشن سار میں اِس طرح لکھا ہے کہ کُمار سین نے جو جین سین آچاریہ کے گرو
بھائی تھے ایک دفعہ بھرشٹ ہو کر مور کی پیچھی چھوڑ کر گائے کے بالوں کی پیچھی رکھنی اختیار
کر لی۔ اور تمام باگڑ دیس میں عورتوں کو منی دکشا دینے کا اور چھوٹکوں کو منیوں کی طرح
رہنے کا اپدیش دیا۔ اور چھٹے گُن۔ گُن استھان کا اور پراشچت کا کچھ اور ہی طرح ذکر
کیا۔ یہ کاشٹھا سنگھ بکرم کے مرنے کے ۷۵۳ سال پیچھے نندی تٹ شہر میں ہوا۔
لیکن بچن کوش میں کاشٹھا سنگھ کا آغاز کچھ اور ہی طرح لکھا ہے۔ اُس میں لکھا ہے
کہ لوہا اچاریہ ایک دفعہ بوجہ بیماری سنگھ سے علیٰحدہ ہو گئے۔ اور اگروہا شہر میں پہنچے
وہاں کے اگروالوں کی اِن میں بہت شردھا تھی۔ اُنہوں نے اِن کو بھوجن کرنے کے لئے

بڑی تکلیف دی۔ اُنکے ہزار ہا مندر توڑ ڈالے اور اُن کی بجائے شیو کے مندر بنوائے ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ اُس وقت بہت سے بودھ سادھو جینیوں کے فرقہ سوتیامبر میں شامل ہوگئے
اور اُن کا بہت کچھ اثر سوتیامبر فرقہ میں پڑا۔ اور بودھ مت کی بہت سی داستانیں اُنکے
سوتروں میں داخل ہوگئیں۔ بودھ مت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ بدھ دیو کی شادی ہوئی
تھی۔ اُنکے سامنے ہی اُنکے ایک چیلے مگدانی نے کچھ تھوڑا سا بھید کرکے اپنا مت علیحدہ کرلیا
تھا۔ بدھ دیو نے چھند تھتیر کے گھر "شوکر یار وو" کھایا تھا۔ "شوکرماروو" کے معنی بھی
کے ہیں جو ایک نباتات ہے اور برسات کے دنوں میں زمین سے نکلتی ہے اور جسکو بہت
سے لوگ سانپ کی چھتری کہتے ہیں۔ چنانچہ اس ہی لفظ "شوکرماروو" کے معنے بعض شخص
سؤر کا مانس کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بدھ دیو نے سور کا مانس کھایا تھا جس سے اُسے
ہیضہ ہوگئی تھی۔ اُس کے ایک چیلے دیودت نے جو اپنا فرقہ علیحدہ کرلیا تھا وہ ستھاور کہلاتا
تھا۔ اور بودھ دیو والے فرقے کا نام مہاسنگھ تھا۔ اِس ہی قسم کی باتیں مہابیر سوامی کے
متعلق سوتیامبر سوتروں میں لکھی ہیں۔ یعنے کہ اُن کے داماد جمالی نے اپنا علیحدہ مت چلایا
تھا۔ گوشالہ گوالے نے اُن کے سامنے اُنکی نندا کی تھی۔ مہابیر سوامی کو روگ ہوا تو انہوں
نے کوکرماروو (؟) کھایا۔ جس کا ترجمہ بعض مانس اور بعض پیٹھا پاک کرتے ہیں۔ لیکن
مؤخر الذکر درست ہے۔ سوتیامبر اپنے آپ کو ستھاور کلپی کہتے ہیں۔ ایسی ایسی باتوں
سے یوروپین مورخ مہابیر سوامی اور گوتم بدھ کو ایک شخص قرار دیتے ہیں۔

جب سوتیامبر فرقہ علیحدہ ہوا۔ تب دگمبر فرقہ مول سنگھ کے نام سے مشہور ہوا اور
پھر اُس کے چار حصے نندی۔ سنگھ۔ دیو۔ اور سین ہوئے۔ اس کا ذکر شرت اوتار کتھا
نیتی سار اور نندی سنگھ کی پٹاولی میں اِس طرح لکھا ہے کہ جب ارہدبلی اچاریہ نے
یگ پرتی کرمن کے وقت مُنیوں سے پوچھا کہ سب یتی آگئے۔ تب اُنہوں نے جواب دیا
کہ ہاں مہاراج ہم سب اپنی اپنی سنگھ سمیت آگئے ہیں۔ اِن کا یہ جواب سنکر ارہدبلی

"کاشکا" بھی اِن ہی کی بنائی ہوئی ہے۔ کاشکا کا مصنف جنیندر سوامی لکھا ہے اور غالباً
یہ اِن ہی کا نام ہے۔ دیونندی آچاریہ۔ پوجیہ پاد۔ جنیندر گوپی۔ اور جنیندر بدھی کے نام سے
بھی مشہور ہیں۔

پُشپ دنت اور بھوت بلی نے کرم پرابھرتی کے کھنڈ کھنڈ شاستر کی تصنیف کی۔
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سری کُند کُند سوامی۔ اوما سوامی۔ سمنت بھدر۔ شوکوٹی۔ دیونندی
پُشپ دنت۔ اور بھوت بلی سب ہمعصر گزرے ہیں۔ اور سمہ ۱۸۴ اور سمت ۲۹ بکرم کے
درمیان ہوئے ہیں۔ اِنہیں کے زمانہ میں ہت بلی آچاریہ ہوئے ہیں جن کے وقت میں
سمت ۱۳۶ سالباہن یا سمت ۲۱۷ بکرم میں اردھ پھالک سوتیامبر کہلانے لگے۔ اُس کا ذکر اس
طرح پر ہے کہ اُس وقت اُجین میں چندرکرتی راجہ تھا۔ اُسکی لڑکی چندرلیکھا نے
اردھ پھالک سادھوؤں سے شاستر پڑھا تھا۔ وہ لڑکی سورٹھ دیس کی راہ نبھی نگر
نواسی لوک پال سے بیاہی گئی تھی۔ ایک روز چندرلیکھا کے کہنے پر اُس کے خاوند نے
چندرلیکھا کے گروؤں کو بلایا۔ جب وہ آئے تو لوک پال نے دیکھکر کہا کہ یہ کونسا مت نکلا
ہے ننگے ہو کر کپڑے رکھتے ہوئے تو کوئی سادھو دیکھے نہیں۔ اخیر رانی کے سمجھانے سے
اُنہوں نے سفید کپڑے پہنے اور سوتیامبر کہلائے۔ اُس وقت جن چندر آچاریہ نے کیولیوں
کے کولاہار۔ استری کے موکش۔ مہابیر سوامی کے گربھ کا برہمنی کے بطن سے چھترانی کے بطن
میں بدلا جانا بتلایا۔ اُس وقت سے سوتیامبر فرقہ بالکل علیحدہ ہو گیا۔ اور ان کے آچاریوں نے
اپنے شاستر علیحدہ تصنیف کرنے شروع کئے جو سوتروں کے نام سے مشہور ہیں۔

شنکر سوامی بھی جنہوں نے بودھ مذہب کا کھنڈن کیا اور شیومت چلایا۔ اُس ہی
زمانے میں گزرے ہیں۔ خاندان موریا میں جو بودھ مت کا بڑا حامی تھا اُس وقت زوال آچکا
تھا۔ شنکر سوامی ویدک ہنسا کو جائز قرار دیتا تھا۔ اِس ہی سے وہ بودھوں کا جو ویدک یگیوں
کے برخلاف تھے سخت دشمن تھا۔ اُس نے اپنے زمانے کے راجاؤں کی مدد سے بودھوں کو

پتھر کی بنی ہوئی سرسوتی کی مورت سے کہلا دیا تھا کہ دگمبر مت سچا ہے۔

اوماسوامی نے تتوارتھ سوتر تصنیف کیا۔ جو جین مت کے ہر دو فرقوں دگمبر وسوتیامبر میں مانا جاتا ہے۔ اور جین مت کا وید و قرآن ہے۔ یہ اوماسوامی واچک شرومنی۔ ناگر واچک اور اُوماسوامی کے نام سے بھی مشہور ہیں۔ کیونکہ اوما ان کی ماتا کا نام تھا۔ اور سواتی پتا کا نام تھا۔ اوماسوامی کند کند سوامی کے شاگرد تھے۔ جو سمت ۷۶ سالباہن یا سمت ۲۱۱ بکرم میں ہوئے۔

سوامی سمنت بھدر سے سینبھو ستوتر۔ تتوارتھ۔ سوتر کا گندھ ہستی مہا بھاشیہ جس کے منگلاچرن کا نام دیواگم ستوتر۔ یا آپت میمانسا ہے۔ جن ستک النکار۔ رتن کرنڈ شراوکاچار۔ یکتی نوشاشن۔ نیز دھول ٹیکا۔ تتوانوشاشن تصنیف کئے۔ بنارس کے راجہ شو کوٹی کو جو شو بھگت تھا۔ جین بنایا۔ یہ سمت ۱۲۵ سالباہن یا سمت ۲۶۰ بکرم میں ہوا۔ شو کوٹی منی نے بھگوتی آرادھنا پراکرت میں لکھی۔

دیوانندی اچاریہ نے جینندر ویاکرن (پنچ ادھیائے) تتوارتھ سوتر کی ٹیکا سرارتھ سدھی۔ سمادی ستک وغیرہ تصنیف کیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پانینی سوتر کی ورتی

٭ شاکٹاین منی بھی جس کا شاکٹاین ویاکرن مشہور ہے اور جو پانینی سے پہلے کا ہے ایک جین آچاریہ سمجھے ہیں انکا ٹھیک وقت تو معلوم نہیں مگر وہ چندرگپت کے زمانہ سے پہلے ہوئے ہیں۔ شاکٹاین کا نام گوید اور شکل یجروید کی پرتی شاکھیا اور یکسن نروکتی میں بھی ہوا آتا ہے سو دیکھو دیباچہ شاکٹاین ویاکرن اپدھنیگرشا واد ہرث۔ پانینی ویاکرن میں شاکٹاین کا ذکر ہے۔ اور شاکٹاین نے اپنے منگلاچرن میں دھیان یا مہاویر سوامی کو نمسکار کیا ہے۔ پانینی نند وردھن کے آخیر دنوں میں یعنی سنہ عیسوی سے قریباً ۴۰۰ سال پیشتر ہوا ہے دیکھو تحقیقات مسٹر کے بی۔ جیسوال۔ ایم۔ اے۔ بیرسٹر ایٹ لا مطبوعہ آریہ پتر کا ۶ مئی ۱۹۱۲ء امرسنگھ اچاریہ امرکوش کے بنانے والے بھی جین سوتیامبر منی ہوئے ہیں بعض کا خیال ہے نہ بودھ تھے۔

آچاریہ یہ پانچ آچاریہ پہلے انگ کے عالم ۲۸ سال کے اندر ہوئے۔ اِس طرح مہابیر سوامی سے ۶۸۳ برس بعد تک یعنی ۲۱۳ بکرم یا ۱۵۶ء تک جین مت کا اُپدیش سینہ بسینہ چلا آیا۔ اور کوئی شاستر نہیں لکھا گیا۔

لوہا اچاریہ کے بعد کوئی مُنی ایسا نہیں ہوا جس کو دوادشانگ بانی کا ایک انگ بھی پورا یاد ہو۔ اُس زمانہ کے مُنیوں نے ذہانت اور حافظہ میں روز بروز کمی ہوتے ہوئے دیکھ کر یہ مناسب سمجھا کہ جو کچھ اب یاد ہے اُس کو قلمبند کیا جائے۔ چنانچہ شری کُند کُند سوامی نے پرچن سار۔ سمے سار۔ کریا سار۔ جوتی سار۔ تتو سار۔ بھاؤ سار۔ نیم سار اشٹ پاہڑ۔ آہارنا پاہڑ۔ لب.ی پاہڑ۔ بند پاہڑ۔ نیا سار پاہڑ۔ چھپن پاہڑ۔ دربیہ پاہڑ کرم پاہڑ۔ وِدیا پاہڑ۔ اگھاٹ پاہڑ۔ سدھانت پاہڑ۔ چرن پاہڑ۔ سمواے پاہڑ۔ نے پاہڑ پرکرتی پاہڑ۔ وستو پاہڑ۔ سوتر پاہڑ۔ بدھی پاہڑ۔ اُتپاد پاہڑ۔ جیو پاہڑ۔ آچار پاہڑ۔ ستھان پاہڑ۔ پرمان پاہڑ۔ آلاپ پاہڑ۔ چول پاہڑ۔ لوکرم پاہڑ۔ کمٹ درسن پاہڑ۔ سنتھان پاہڑ۔ سالمی پاہڑ۔ وغیرہ چوراسی پاہڑ۔ اور پنج استی کائے۔ اور دوادشانوپریکشا تصنیف کئے۔ شری کُند کُند سوامی دِگمبر آمنائے کے پہلے مُنی ہیں۔ جنھوں نے شاستر تصنیف کئے۔ نندی سنگھ کی پٹاولی میں اُن کا نام پدم نندی۔ ایلا آچاریہ گردھ پیچھی اور بکرگریو بھی لکھا ہے۔ مگر شرون بیل گول کے چالیسویں کتبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ گردھ پیچھ اوما سوامی کا نام تھا۔ اور ایسا ہی کہیں کہیں سے یہ پتہ بھی لگتا ہے کہ بکر گریو اور ایلا چاریہ بھی۔ اور آچاریہ تھے۔ نندی سنگھ کی پٹاولی کے مطابق سری کُند کُند سوامی پوہ بدی ۸ سمت ۴۹ سالباہن مطابق ۱۸۴ بکرم میں پٹ پر بیٹھے۔ اُس وقت اُنکی عمر ۴۴ سال کی تھی۔ انہوں نے پچاسی سال کی عمر میں ۲۳۶ بکرم میں وفات پائی۔ مگر بعض لوگوں کی رائے میں یہ سمت ۴۹ کی بجائے ۴۹ اسال باہن میں پٹ پر بیٹھے۔ کہتے ہیں کہ گرناپہاڑ پر سویتامبر آچاریوں کے ساتھ جب اُنکا مباحثہ ہوا تو انہوں نے

مُنی کے وہاں رہنے لگے۔

جب بھدر باہو سوامی کا دیہانت ہوا۔ چندر گپت اُنکے چرنوں کے نشان بناکر اُنکی سیوا کرنے لگا۔ جس جگہ گفا دغار کوہا میں بھدر باہو سوامی اور چندر گپت کے چرن بنے ہوئے ہیں وہ سرون گول کے نام سے مشہور ہے۔ اور اُس کو اب چندر گری بھی کہتے ہیں۔ اُجین میں سخت قحط پڑا۔ یہاں تک کہ لوگ اپنے بچوں کو مار کر کھانے لگے۔ شراوکوں نے مُنیوں کو جو اب تک ہمیشہ جنگلوں میں رہتے تھے بغرض حفاظت جان شہر میں رہنے کے لئے مجبور کیا۔ وہ کمبل اوڑھکر اور پاتروں کو ہاتھ میں لیکر رات کے وقت آہار لے جانے لگے اور دن میں کھانے لگے۔ قحط کے ہو چکنے بعد بشاکھاچاریہ کرناٹک سے اُجین واپس آئے۔ اور رامل ستہول ۳ چاریہ اور ستھول بھدر سے ملے۔ اُس وقت ستھول آچاریہ نے پھر قدیم طریق دِگمبر پر آجانے کے لئے اُپدیش دیا مگر رامل اور ستہول بھدر نے نہ مانا۔ اور اپنا نیا طرز اختیار رکھا۔ چنانچہ جب سے وہ اردہ پھالک کہلانے لگے۔ اُس وقت تک جین مت میں کوئی فرقہ نہ تھا۔ یہ مذہب آرہت جین۔ انیکانت وغیرہ ناموں سے مشہور تھا۔ اور اُس کے سب رشی بالکل مادر زاد برہنہ رہتے تھے اور اِس ہی واسطے دِگمبر کہلاتے تھے۔ بھدر باہو سوامی کا جو آخری شُرت کیولی دتمام شاستروں کے عالم تھے سورگباس ہو چکا تھا۔ لہٰذا اب دگمبر فرقے کا گرو بشاکھاچاریہ ہوا اور اردہ پھالک کا ستھول بھدر +

بشاکھاچاریہ کے بعد دِگمبر فرقہ میں پروشٹلاچاریہ۔ چھتریہ۔ جے سین۔ ناگ سین سِدھارتھ۔ دھرت کھین بجے۔ بدھمان۔ گنگ دیو۔ دھرم سین۔ گیارہ مُنی گیارہ انگ اور دس پورب کے جاننے والے ماہر ۱۸۳ برس کے اندر ہوئے۔ پھر نچھتر۔ جے پال۔ پانڈیہ۔ دہرت سین۔ کنس آچاریہ۔ پانچ آچاریہ صرف گیارہ انگ کے ماہر۔ ۲۲۰ سال کے عرصہ میں ہوئے۔ بعد ازاں سوبھدر۔ لیسو بھدر۔ بھدر باہو ثانی۔ مہایش اور لوہا

بعدازاں ...... وشنونندی مترـ اپراجیت۔ گوبردھن۔ اور بھدرباہو پانچ شرت کیولی ایک سو سال کے عرصہ میں ہوئے۔ یہ سب دواد شانگ بانی کو اپنی یادداشت میں رکھتے رہے اور دوسروں کو زبانی اُپدیش دیتے رہے پہلے زمانہ کی مثل ودیا کنٹھ اور پیہ گنٹھ ابتک مشہور ہے۔

بھدرباہو جو تر راج ولی کتھا اور سرن بیل گول د: اتھہ مسیک کے کتبوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک دفعہ بھدرباہو سوامی معہ اپنے سنگھ کے اونتی (اجین) نگری میں گئے۔ اُس وقت وہاں راجہ چندرگپت* راج کرتا تھا۔ چندرگپت جینی تھا۔ چندرگپت کو سولہ سُپنے (خواب) آئے۔ وہ اُنکی تعبیر پوچھنے بھدرباہو سوامی کے پاس آیا۔ اُنہوں نے فرمایا کہ اس ملک میں بارہ سال کا سخت قحط پڑے گا۔ یہ سنکر وہ اپنے بیٹے سیھمہ سین (نندکمار) کو سلطنت سپرد کر منی ہوگیا جب قحط کا وقت نزدیک آیا تو بھدرباہو سوامی نے اپنے سنگھ کو بُلا کر کہا کہ یہاں قحط پڑے گا۔ کرناٹک چلو۔ تب جن داس۔ مادھودت۔ بندھودت وغیرہ سیٹھوں نے عرض کی کہ مہاراج ہمارے یہاں بہت سا اناج پڑا ہے آپ نہ جائیں مگر بھدرباہو سوامی نے نہ مانا۔ اور وہ معہ اپنے بارہ ہزار چیلوں کے کرناٹک کیطرف روانہ ہوئے۔ مگر رامل ستھول آچاریہ۔ اور ستھول بھدر وغیرہ شہزادوں کے کہنے سے وہاں ہی رہ گئے۔ بھدرباہو سوامی جب موجودہ ملک میسور کے شمال مغربی ضلع میں کٹ وپڑ پہاڑ کے نزدیک پہنچے تو اُنکو معلوم ہوا کہ اُنکے مرنے کا وقت نزدیک آگیا ہے۔ اُس وقت اُنہوں نے وشاکھا چاریہ کو جو دس پورب کو جاننے والے تھے اپنے پٹ پر بٹھا کر معہ تمام سنگھ کے چول منڈل (شمالی کرناٹک) دیس کو بھیجدیا۔ اور خود معہ چندرگپت

---

* چندرگپت نے سن عیسوی سے ۳۲۲ سال پیشتر مگدھ فتح کیا اور ۲۹۱ برس پیشتر فوت ہوا۔ اس کے لئے میرا ٹریکٹ "چندرگپت جین" پڑھیں۔

دھرم کی بدولت ہے۔ رحم اور ہمدردی کی محبت سے کئی ایک لوگوں کے دل بے رحمی کے کاموں سے دکھنے لگے اور انہوں نے مصلحت وقت سمجھ کر صاف لکھدیا کہ جس وید میں ہنسا ہے وہ ہم کو تسلیم نہیں ہے۔ جو دیوتا ہنسا سے خوش ہوتا ہے اس کی ہمکو ضرورت نہیں۔ جن شاستروں میں ہنسا کا ذکر ہے وہ ہم سے دور رہیں۔ رحم اور ہمدردی کی محبت سے جین دھرم پیدا ہوا ہے۔ اِس ہی نے اسکو قائم رکھا ہے۔ اور اِس ہی سے ہمیشہ جیتا جاگتا رہے گا۔ اس دیا (رحم) کی چھاپ جب برہمن دھرم پر پڑی۔ اور ہندوؤں کو دیا دھرم کے پالنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ تب انہوں نے یگ میں پیٹھی یا آٹے کا جانور بنا کر ڈالنا شروع کیا۔ اِس طرح مہابیر سوامی کا اُپدیش کیا ہوا جب سب کو ماننا پڑا۔ اور جین دھرم اور برہمن دھرم میں دیا (رحم) دھرم کا مول (جڑ) قرار دیئے گئے۔

شری مہابیر سوامی کا نروان پاواپوری میں ہوا۔ یہ جگہ بہار سے ۷ میل ہے اور اسکے نزدیک ہی راج گری کے کھنڈرات موجود ہیں۔ کاتک بدی اماوشں کو صبح کیوقت مہابیر سوامی کو موکش[*] حاصل ہوئی۔ دیوالی کا تیوہار انکی یادگار ہے۔ مہابیر سوامی سمت بکرم سے ۴۷۰ سال سالباہن سے ۶۰۵ سال اور سن عیسوی سے ۵۲۷ سال پیشتر مکت گئے۔ شری مہابیر سوامی کے زمانہ میں اکش[†] پاد گوتم نے نیائے رتن تصنیف کیا۔ دگمبر فرقہ کے شاستروں کے بموجب مہابیر سوامی کے موکش جانے کے بعد گوتم سوامی۔ سدھرم اچاریہ۔ اور جمبو سوامی تین کیولی ۶۲ سال کے عرصہ میں ہوئے۔ اور

---

[*] جب مہابیر سوامی مکت گئے۔ چوتھے کال کے ۳ برس ۸½ مہینے باقی رہ گئے تھے۔

[†] اکش پاد گوتم مصنف نیائے درشن۔ اندربھوتی گوتم مہابیر سوامی کا گن دھر اور ساکیہ منی گوتم بدھ علیحدہ علیحدہ شخص ہوئے ہیں یہ سب ایک ہی زمانہ میں گذرے ہیں۔

جو راج گرہی کے نزدیک پہاڑ پر ہے - مہاویر سوامی کا سموشرن اکثر آتا تھا - اور
شرینک راجہ مع اپنی رعیت کے اُپدیش سننے آیا کرتا تھا - مہاویر سوامی کے
اُپدیش سے یگ میں حیوانات کا ڈالنا بند ہوا - لوگ دیوتاؤں پر بجرے کے سر کی
بجائے ناریل - اور ماس کی بجائے حلوا چڑھانے لگے - وام مارگ کو زوال آیا -
دنیا میں سکھ و شانتی پھیلی - ہندوؤں میں ماس اور شراب کا جو کچھ ترک نظر آتا
ہے یہ مہاویر سوامی کے ہی اُپدیش کا اثر ہے - وید منتروں کے کچھ کے کچھ معنے
کرکے جو آجکل یہ دکھلایا جاتا ہے کہ وید میں جیو ہنسا کا اُپدیش نہیں ہے - یہ اُن ہی
کی تیس سال کی کوشش کا پھل ہے۔

مسٹر بال گنگا دھر تلک اپنے لکچر میں جو اُنہوں نے بمقام بڑودہ بتاریخ ۳۰ نومبر
سنہ ۱۹۰۴ء بموقعہ جین سوئیتامبر کانفرنس عام دیا تھا - فرماتے ہیں "جیسا کہ شریمان
مہاراج گائیکواڑ نے پہلے دن کانفرنس میں فرمایا تھا کہ "اہنسا پرمو دھرم" کے
عالمگیر مسئلہ نے برہمن دھرم پر قابل دید چھاپ ماری ہے" - وہ چھاپ یہی ہے
کہ یگ کے واسطے جو پشو ہنسا ہوتے تھے وہ جین دھرم کے اُپدیش کی بدولت
آجکل نہیں ہوتی ہے - پہلے زمانہ میں یگ کے واسطے بے شمار جانور ذبح کئے جاتے
تھے اس کا ثبوت میگھ دوت وغیرہ بہت سی کتابوں سے ملتا ہے - رنتی دیو نام
راجہ نے جو یگ کیا تھا اُس میں اسقدر جانور مارے گئے تھے کہ ندی کا پانی خون سے
سُرخ ہو گیا تھا - اُسی وقت سے اُس ندی کا نام چرمن وتی (چنبل) مشہور ہے - اُس
وقت لوگ سمجھتے تھے کہ حیوانات کو یگ میں ہوم کرنے سے سورگ ملتا ہے - لیکن اس
گھور پاپ (گناہ عظیم) کا برہمن دھرم سے رخصت کرنے کا ثواب جین دھرم کا ہی
حصہ ہے - برہمن دھرم اور جین دھرم میں بنا رفسا د ہنسا تھی وہ اب دور ہو گئی ہے
برہمن اور ہندو دھرم میں ماس کھانا اور شراب پینا بند ہو گیا - یہ جین

۱ شریمن منسکھ - یا تیا سنگھ -

نام پچھلے صفحہ پر بیان کئے گئے ہیں۔ گوتم کے ساتھ گئے۔ مہابیر سوامی نے دیکھتے ہی کہا۔ اے اندر بھوتی گوتم تو آیا۔ گوتم نے سوچا کہ مہابیر سوامی نے میرا نام کیسے جانا۔ مگر اس نے خیال کیا کہ چونکہ میں ایک مشہور پنڈت ہوں۔ اس لئے جانا ہوگا۔ سو گیو جب جانوں جب دل کا شک دور کریں۔ اس وقت مہابیر سوامی نے کہا۔ کہ اے گوتم تمہارے دل میں یہ شک ہے کہ روح جسم سے کوئی علیحدہ شے ہے یا نہیں؟ وید میں اس کے متعلق مخالف شرتیاں ہیں کسی میں کچھ اور کسی میں کچھ لکھا ہے۔ دراصل روح ایک علیحدہ جاودانی شے ہے۔ خاک۔ باد۔ آب۔ آتش۔ سے ملکر پیدا نہیں ہوتی ہے۔ اگر اس سے ملکر پیدا ہوئی ہوتی تو ایک سکھی اور دوسرا دکھی نہ ہوتا۔ سب یکساں ہوتے۔ روح کا تعلق جسم سے کرم کی وجہ سے ہے۔ اور اسی لئے اس سے ایسا مخلوط ہو رہا ہے جیسے پانی دودھ سے ملکر ہو جاتا ہے۔ جب کرم سے رہائی ہو جاتی ہے۔ تب روح جسم سے علیحدہ ہو کر نجات ابدی حاصل کرتی ہے۔ غرضیکہ جب مہابیر سوامی نے گوتم کی اس طرح تسلی کر دی تب وہ معہ اپنے پانچسو شاگردوں کے انکا چیلہ ہو گیا۔ اسی طرح باقی پنڈتوں کا بھی شک دور کیا۔

غرضیکہ اس طرح ایک دن میں مہابیر سوامی کے گیارہ بڑے پنڈت اور انکے ۴۴۰۰ شاگرد چیلے ہوئے۔ بعد ازاں بہت سے راجا اور عام لوگ ان کی شاگردی میں آئے سادھو۔ سادھوی۔ شراوک۔ شراوکا۔ چار سنگھ کے نام سے مشہور ہوئے۔

مہابیر سوامی نے تیس سال تک مگدھ۔ بہار۔ شراوستی۔ ویشالی۔ راج گرہی کوشامبی۔ پریاگ۔ چمپا پوری وغیرہ میں بہار (دورہ) کیا۔ راجہ شرنیک (مہب سار) والئے راج گرہی* ان کا بڑا بھاری معتقد تھا۔ اس کی رانی چیلنا بودھ متی تھی۔ وہ پہلا چال

* راج گرہی۔ آجکل راج گری پہاڑ کہلاتا ہے۔ جو پٹنہ سے ۔۔ میل جنوب مشرق کی طرف واقع ہے۔

میرے گرو مہابیر سوامی جی سنسون دھارن کر رکھا ہے۔ اِس سلئے آپ کو تکلیف
دی ہے۔ وہ شلوک یہ ہے۔

त्रै काल्यं द्रव्य मटकं सकल गतिगणा ससदापेनवै
विश्वं पंचा स्ति का मा व्रत स मिति ति ज्ञ सत्ततवा निधर्मा
सि द्धेमा जे। स्वरुप ं वि। धि ज नि न फलं जी वखट का लेश्या
ए ताम्प : क्षु द धा ति जि नव च नर तो मुत्तिःवा मी सभव्या।

جس وقت گوتم نے یہ شلوک سُنا وہ سمجھ نہ سکا کہ تین کال۔ چھ دربیہ۔ پانچ استی کائے
تمام گیان۔ نو پدارتھ۔ پانچ برت۔ پانچ سمتی۔ سات تتو دھرم۔ سدھ اون کا مارگ
اون کا سروپ۔ کرم کا پھل جیون کی چھ لیشیا سے کیا مراد ہے۔ چنانچہ وہ معہ اپنے
پانچسو چیلوں۔ اور وایو بھوتی و اگنی بھوتی وغیرہ بھائیوں کے بحث کرنے کی غرض
سے مہابیر سوامی کے پاس گیا۔ مگر اُنکے جلال کو دیکھ کر اُس کا غرور کافور ہو گیا۔
اور وہ فوراً اُنکے چرنوں پہ گر پڑا۔ اور جین مت کا اُپدیش لیا۔ اُس کے بھائی اور چیلے
بھی مہابیر سوامی کے سنگھ میں داخل ہوئے۔ سویتامبر سوتروں میں یہ حال زیادہ
تشریح کے ساتھ درج ہے۔

اُن میں لکھا ہے کہ جس وقت مہاویر سوامی کو کیول گیان ہوا اُس وقت
مدھ پاپا نگری میں سومل نام برہمن یگ کر رہا تھا۔ اُس نے یگ کے واسطے بڑے
بڑے وِدوان برہمن گوتم وغیرہ بلائے تھے۔ اُس یگ بھومی کے قریب مہاسین بن
میں مہابیر سوامی کا سموسرن آیا۔ لوگوں نے کہا کہ آج سروگیہ آئے ہیں۔ جن کے
اُپدیش سننے سے انسان کے سب شک و شبہ دور ہو جاتے ہیں۔ گوتم سروگیہ کا
لفظ سُنکر خفا ہوا اور کہنے لگا کہ ہمارے سوائے اور سروگیہ کون ہے؟ یہ کہکر وہ بحث
کرنے کے ارادے سے مہاویر سوامی کے پاس گیا۔ دس بڑے بڑے پنڈت بھی چلے

گھر اشمشان میں پڑا ہوا تھا۔ اُس کو دھو کر پہن لیا"۔ اِس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ
گوتم بُدھ نے پہلے جین دِکشا لی ہوگی۔ مگر جب سختی برداشت نہوئی تو اسکو چھوڑ اپنا
نیا مذہب جاری کیا۔ جین مذہب کی طرح اُس نے بھی چار سنگھ مقرر کئے۔ اور بُدھ
اور جن کہلایا۔ بہت سی باتیں جین مت کی اپنے مت میں قائم رکھیں۔ مثل جین
مت کے رات کا کھانا منع کیا ہے۔ پانی چھان کر پینے کی ہدایت کی وغیرہ وغیرہ۔

گوتم بُدھ نے پراوپکار اور رستی کی زندگی بسر کرنے پر زور دیا۔ اور بھوکا مرنے اور جسم
کو خواہ مخواہ تکلیف دینے میں کچھ فائدہ نہیں سمجھا۔ یہی وجہ ہوئی کہ بودھ دھرم تھوڑے
ہی عرصہ میں تمام ہندوستان اور ایشیا میں پھیل گیا۔ اور ابتک دُنیا کے ایک تہائی
حصہ میں پھیلا ہوا ہے۔

مہاویر سوامی نے تیس ۳۰ سال کی عمر تک سلطنت کی۔ بموجب دِگمبر شاستروں کے
اُنکی شادی نہیں ہوئی۔ مگر سویتامبر شاستروں میں لکھا ہے کہ اُنکا بیاہ یشودھا کے ساتھ
ہوا۔ جو سمر بیر نام وزیر کی لڑکی تھی۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ مہابیر سوامی کے ایک لڑکی
انوجا یا پریہ درشنہ پیدا ہوئی تھی جس کی شادی جمالی کے ساتھ ہوئی۔ اور اُس سے
ایک لڑکی شیشاوتی یا یشووتی ہوئی۔ مہاویر سوامی نے تیس سال کی عمر میں سلطنت
چھوڑی۔ بارہ سال تپشیا کی۔ بیالیس کی عمر میں اُنکو کیول گیان ہوا۔ اِندر بھوتی معروف
گوتم اگنی بھوتی۔ وایو بھوتی کپن۔ موریا۔ سدھرم۔ منڈت۔ پتر۔ ماتریہ۔ ماڈیہ۔
آن دھول۔ پربھاسک۔ یہ گیارہ شخص اُنکے گن دھر یا شاگرد رشید ہوئے۔

دِگمبر شاستر مہاویر چرتر میں اِنکے جین دھرم اختیار کرنے کا حال اِس طرح لکھا ہے
کہ گوتم اندر بھوتی ایک برہمن وسو بھوتی کا لڑکا بڑا بھاری وِدوان پنڈت تھا۔ جب
مہابیر سوامی کو کیول گیان ہوا۔ تو اندر بھوتی برہمن کا بھیس دھر کر اس کے پاس آیا۔ اور
کہنے لگا کہ آپ بڑے وِدوان ہیں مجھے ایک اشلوک کے معنے اور مطلب بتلا دیجیے

اور بھی چند مشابہتیں ہیں جو دونوں مذاہب میں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً دونوں میں ایشور کو سرشٹی کرتا نہیں مانا ہے۔ دونوں مت ویدوں کے خلاف ہیں۔ دونوں نے یگوں میں جو پشو بدھ ہوتا ہے اُس کے برخلاف اوپدیش دیا ہے۔ مہاویرا اور گوتم بدھ ایک ہی وقت میں ہوئے ہیں۔ اور ایک شخص گوتم نامی اُن کا گندھر (بڑا چیلا) ہوا ہے۔ اِن دونوں مذہبوں کی بہت سی باتیں ملتی ہیں۔ مگر ان مورخوں نے اُن باتوں کا خیال نہیں کیا جو ایک دوسرے کے برخلاف ہیں۔ مثلاً مہاویر سوامی کا جنم کُنڈل پور میں۔ اور بدھ کا کپل وستو میں ہوا ہے۔ مہاویر سوامی کا نروان پاواپوری میں اور بدھ کا کوشی نگر میں ہوا ہے۔ جین مت انیکانت مت ہے۔ بدھ مذہب ہر شے کو چھن بھنگر (ہر لمحہ ناش ہونے والی) مانتا ہے۔ جین مذہب میں ماس کھانے کی سراسر ممانعت ہے۔ بدھ مذہب والے مرے ہوئے جانور کے کھانے میں ہرج نہیں سمجھتے۔ ہندو دھرم کا مشہور پنڈت مسٹر بال گنگا دھر تلک اپنے لکچر مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۰۴ء میں فرماتے ہیں۔ کہ کئی پستکوں سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گوتم بدھ مہابیر سوامی کا چیلا تھا۔ بدھ دیو کی سوانح عمری سے یہ بھی پایا جاتا ہے کہ پہلے بدھ نے بہت سخت تپشیا کی۔ اور کتنے دن بغیر کھائے پیئے کے گذار دیئے موسم سرما کی سخت سردی ننگے بدن برداشت کی۔ چھ سال تک جین پشوؤں۔ مچھروں اور مکھیوں وغیرہ کے کاٹنے سے جنگل کے جانور بھی چلّا اُٹھے تھے۔ نازک بدن کمار نے اُنکی کچھ پروا نہ کی۔ چھ برس کے عرصہ میں پالتی مارے زانوؤں کو ایک دن کے لئے بھی نہ پسارا اور نہ کبھی آسن چھوڑ کر کھڑے ہوئے۔ اِس غیر طبعی سادھن سے اُن کا خوبصورت بدن سوکھ کر کانٹا سا ہو گیا۔ اِسقدر ریاضت کر کے جب وہ سدھ نہ ہو سکے تو اُنکی سمجھ میں یہ بات آئی کہ جسم کو اس طرح تکلیف پہنچا کر مقصد پورا نہ ہوگا۔ یہی سوچتے سوچتے وہ ایک دن جوگ آسن چھوڑ کر اُٹھے اور نیرنجنی ندی کے کنارے پر ٹہلنے لگے۔ اور آخر میں پھر باقاعدہ خوراک کھانی شروع کی۔ ایک دن ندی کے کنارے پر کسی غریب عورت کی لاش کا

لکڑی میں سے دو جوڑا ادھ مرا نکال کر دکھایا۔ ان کے کان میں نمو کار منتر پھونکا۔ جس سے اُنکے دل کو شانتی ہوئی اور وہ مر کر سورگ میں دیو اور دیوی ہوئے۔

جب شری پارش ناتھ جی دُنیا ترک کر کے تپسیا کرنے لگے اُس وقت اُنکے پہلے جنم کے ایک دشمن نے جس کا نام کمٹھ تھا اُن پر آگ اور دھول وغیرہ برسانی شروع کی۔ اور بڑی تکلیف دی۔ تب اُس دیو اور دیوی نے سورگ سے آکر اُنکے دشمن کو بھگایا۔ چنانچہ اُنکی مورتی پر آج تک سانپ کا پھن بطور اُس واقعہ کی یادداشت کے بنایا جاتا ہے۔

جس جگہ یہ وقوعہ ہوا تھا وہ "آہی چھتر" ضلع بریلی میں واقعہ ہے۔ آجکل اُس کا نام رام نگر ہے۔ شری پارش ناتھ جی کو کیول گیان یہاں ہی ہوا تھا۔ اِس جگہ ایک بڑا بھاری مندر شری پارش ناتھ جی کا بنا ہوا ہے۔

شری مہاویر سوامی شری پارش ناتھ جی کے مکت جانے کے دو سو پچاس برس بعد ہری بنس میں کنڈل پور کے راجہ سِدّارتھ کے یہاں شری مہابیر سوامی چوبیسویں اور آخری تیرتھنکر سمت بکرم سے چار سو ستر اور سنہ عیسوی سے پانچسو ستائیس سال پیشتر ہوئے۔ اِن کا نام دِگمبر شاستروں میں ویر، مہاویر، آتی بیر، سن متی۔ اور بردھمان۔ اور سویتامبر سوتروں میں گیاتا پتر بھی آتا ہے۔ کنڈل پور پٹنہ یا بہار مگدھ میں واقعہ تھا۔ مہاویر سوامی کا گوت کیشب اور ورن چھتری تھا۔ اِن کے زمانہ میں پارش ناتھ جی کے آمنائے کے ایک شاگرد موگلاین رِشی نے مہاویر سوامی سے مخالفت کر کے راجہ سِدھودھن والے کپل کی وستو کے بیٹے ساکے سنگھ گوتم کو بُدھ دیو ٹھیرا کر بُدھ مت جاری کیا۔ اس موگلاین رِشی کا ذِکر بُدھ مت کی کتابوں میں بہت آتا ہے۔ اور اُس کو گوتم بُدھ کا معاون و مددگار لکھا ہے۔ بعض یوروپین مورخ جَین اور بودھ مذہب دونوں کو ایک یا ایک کو دوسرے کی شاخ سمجھتے ہیں۔ بلکہ جین تیرتھنکر مہاویر اور بُدھ دیو ساکیہ سنگھ گوتم کو بھی ایک ہی شخص قرار دیتے ہیں۔ یہ اُنکی غلطی ہے۔ اور غلطی کھانے

کے چرن کہتے ہیں اور سب پوجتے ہیں ۔ راج متی نے اُس پہاڑ کی جس گپھا میں تپ کیا تھا وہ بھی ابتک موجود ہے۔ اور اُس کے اندر راج متی کی مورتی بنی ہوئی ہے۔ ہزاروں آدمی ہر سال اُنکے درشنوں کو جاتے ہیں۔

شری نیم ناتھ جی کے زمانے میں جیمنی نے پورب میمانسا اور ویشم پاین نے اُترمیمانسا یا ویدانت درشن تصنیف کئے۔ اور ویدوں کے مختلف حصّوں کو جو مختلف رشیوں کے بنائے ہوئے تھے ترتیب دی اور موجودہ صورت میں بنایا۔ اِس ہی رِکھان کا نام ویاس یا مؤلف مشہور ہوا۔ ہندوؤں کا خیال ہے کہ اٹھارہ پُران بھی اِن ہی کے بنائے ہوئے ہیں۔ لیکن محققین کا خیال ہے کہ اِن میں سے بہت سے بعد کی تصنیف ہیں۔ کورو پانڈو کا مشہور جنگ مہابھارت کرکشیتر (تھانیسر) کے مقام پر اِن ہی کے زمانہ میں ہوا۔ جس میں کورو کو فتح حاصل ہوئی۔ اِس جنگ کا مفصل حال پانڈو پران سے معلوم کریں راج کرنے کے بعد پانڈو نے شترنجے پہاڑ پر تپشیا کی۔ بموجب فرقہ دگمبر یدھشٹر بھیم اور ارجن نے مکتی اور نکل اور سہدیو نے سورگ حاصل کیا۔ بموجب سویتامبر شاستروں کے پانچوں کی مکتی ہوئی۔ دگمبر شاستروں میں دروپدی کو ارجن کی بیوی۔ اور سویتامبر شاستروں میں پانچوں پانڈوں کی عورت لکھا ہے۔

شری پارش ناتھ جی

شری نیم ناتھ جی کے بعد شری پارش ناتھ جی جین دھرم کے ۲۳ویں تیرتھنکر بنارس میں پیدا ہوئے۔ ایک دفعہ اُنہوں نے ایک تپشوی کو دیکھا کہ چاروں طرف آگ کی دھونی رمائے بیٹھا ہے۔ اُن کو گیان کی طاقت سے معلوم ہوا کہ جلتی ہوئی لکڑی میں ایک سانپ اور سانپنی کا جوڑا جل رہا ہے۔ انہوں نے فوراً اُس سادھو کو اپدیش دیا کہ آگ کی دھونی رما کر تپشیا کرنا پاپ ہے۔ اِس میں بہت جیو ہتیا ہوتی ہے۔ لکڑی کے اندر ابھی سانپ اور سانپنی جل رہے ہیں۔ تپشوی کو یقین نہ آیا۔ اُنہوں نے

تھا۔ سیتاوتر میں اُس کو خاص راجہ جنک کی بیٹی لکھا ہے۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ جین
شاستروں میں راون کی موت لکشمن جی کے ہاتھ سے لکھی ہے۔ رامچندر جی کے ہاتھ
سے نہیں۔ تیسری بات یہ ہے کہ ہنومان جی وغیرہ بندر
بنا نہیں بتلایا بلکہ یہ کہا ہے کہ وہ باتر بنس کے تھے اور اُنکے جھنڈوں وغیرہ پر بندر کا نشان تھا جیسے
انگریزوں کا نشان شیر اور روس کا ریچھ ہے اور اسلئے بندر کہتے تھے اصل میں وہ بندر نہ تھے بلکہ انسان تھے
کہتے ہیں کہ راجہ اوگرسین جو اگروال دیشوں کے بزرگ ہیں راجہ رامچندر جی کے زمانہ میں گزرے ہیں کے
منی سبرت ناتھ جی جین تیرتھنکر کے بعد نمی ناتھ جی ہوئے اور نمی ناتھ کے بعد نیم ناتھ جی تیرتھنکر ہوئے

شری نیم ناتھ جی نیم ناتھ جی جو جین دھرم کے بائیسویں ریفارمر تھے۔ شری
کرشن جی کے تاؤ سمند بجے جی کے پتر تھے۔ جس سے ظاہر ہے کہ جین دھرم مہابھارت
کے زمانہ سے پہلے کا ہے۔ انکا رشتہ ناگدھ کے راجہ اوگرسین کی لڑکی راج متی
یا راجل کے ساتھ قرار پایا تھا۔ ہری ونش پران میں لکھا ہے کہ جب شری نیم ناتھ جی رتھ
میں سوار ہو کر دولہا بنے ہوئے معہ برات راجہ اوگرسین کے محل کی طرف چڑھاؤ پر جا
رہے تھے تو انہوں نے یکایک ایک احاطہ میں بند کئے ہوئے پشوؤں کے بلبلانے
کی آواز سنی۔ رتھبان سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ پشو برات میں آئے ہوئے
ملیکش لوگوں کے کھانے کے واسطے بند کئے ہیں۔ یہ حال معلوم کرکے انکا دل
"اہنسا پرمو دھرمہ" سے ایک دم جوش میں آگیا۔ فوراً کنگنا اور موڑ توڑ۔ برات چھوڑ دنیا
سے منہ موڑ جونا گڈھ کے پاس شری گرنار پربت پر چڑھ گئے۔ اور منی ہو گئے۔ راج متی
نے فوراً دکشا لی۔ شری نیم ناتھ جی شراب اور ماس کے برخلاف خاصکر اپدیش دیا کرتے تھے۔
شری نیم ناتھ جی نے گرنار پہاڑ پر جس جگہ بیٹھ کر تپشیا کی اور جہاں سے وہ موکش گئے اُس
جگہ پر اُن کے چرنوں کے نشان بنے ہوئے ہیں۔ ہندو اِن کو دتاتریہ اور مسلمان بابا آدم

میں راکھش لکھا ہے۔ غالباً جو لوگ ہنساوالی یگ کے برخلاف تھے اور جینی تھے ان کو برہمن راکھش کہتے تھے۔ ورنہ راون راکھش کیسے ہو سکتا ہے جبکہ اُن کے ہاں یہ لکھا ہے کہ وہ مہادیو کا بڑا بھگت تھا اور اُس نے ویدوں کا بھاشیہ کیا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پرانا وید بھاشیہ راون کا ہے۔ اور بھاشیہ لکھنے کی ضرورت بھی اُس کو اِس ہی لئے محسوس ہوئی ہوگی کہ وہ عام لوگوں کو یہ تبلادے کہ ہنساوالے یگ اصلی ویدوں کے برخلاف ہیں۔ مگر اُس وقت ژناکاری بہت بڑھ گئی تھی۔ وام مارگ چل پڑا تھا۔ ماس اور شراب کا رواج بڑھ گیا تھا۔ بن کے رہنے والے تپشوی سادھو تک عورتیں رکھنے لگ گئے تھے۔ لہٰذا انہوں نے بہت سے منتر نئے بناکر ویدوں میں داخل کردیئے! اور بہت سوں کے ترجمے اپنی منشا کے مطابق کر ڈالے۔ مہی دھر نے وید بھاشیہ لکھکر لوگوں کو جتلایا کہ یگ میں گائے۔ گھوڑے بکرے وغیرہ جانور ڈالنے جائز ہیں۔ اُس نے اِسی پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ "گن نامتا" منتر کا ایسا بیہودہ ترجمہ کیا کہ ججمان کو چاہئے کہ اپنی عورت کو گھوڑے کے ساتھ صحبت کرادے!!! (دیکھو یجرویدا۔ آدی بھاشیہ بھومکا) اس طرح برہمن یا ویدک مت قدیم اور رش جین دھرم سے علیحدہ ہوا۔ اور جیو ہنسا اسکی بنیاد ہوئی۔

شری رامچندر جی۔ راون اور رامچندر جی کی جنگ کا حال شری پدم پران وغیرہ شاستروں سے معلوم کریں۔ جین شاستروں اور رامائن میں اس کے متعلق تین بڑی باتوں میں اختلاف ہے ایک یہ کہ رامائن میں سیتاجی کو رشیوں کے خون سے جسکو راون نے بطور ڈنڈ لیا تھا پیدا ہوا لکھا ہے۔ اور جین شاستروں میں اِس کو رانی سُندری کے بطن سے پیدا ہوئی خاص راون کی بیٹی لکھا ہے۔ جسکو اُس نے پیدا ہوتے ہی بوجہ منحوس سمجھنے کے لنکا سے دور راجہ جنک کی راج دھانی میں گڑوا دیا

سکنت ستی ایک شہر ہے جس کا راجہ ابھے چندر ہے اِس کے بیٹے کا نام بشنو ہے
اُس ہی شہر میں سبر کند نب نام ایک اُپادھیائے تھا جس کے بیٹے کا نام پربت ہے
مَیں - بشنو - اور پربت - تینوں اُس اُپادھیائے کے پاس پڑھے تھے - اُپادھیائے
تو تارک الدنیا ہو گئے - اُس کا بیٹا پربت اُپادھیائے مقرر ہوا - اور ابھے چندر کے بعد
بشنو راجہ ہو گیا - ایک روز جو میرا گذر گرو کے مکان پر ہوا - تو میں نے پربت کو رِگ وید
پڑھتے پایا - جس میں یہ شرتی آئی प्रजैर्प[illegible] मिव پربت نے کہا
کہ اس میں جو " اج " لفظ آیا ہے اُس کے معنے بکرے کے ہیں جنکو یگ کے موقعہ
پر ہوم میں ڈالنا چاہیئے - مَیں نے کہا کہ اج کا ترجمہ बजामताइत्यज
پرانا جو سے جو پھر پیدا نہ ہو - اُس کے گرو نے یہی معنے بتلائے تھے - آخر یہ بات قرار پائی
کہ بشنو راجہ جو فیصلہ کر دے وہ منظور ہے - اور جو جھوٹا ہو اُسکی زبان کاٹ دیجائے -
یہ بات گرو کی عورت کو معلوم ہوئی - وہ بشنو راجہ کے پاس گئی اور کہا کہ تم " اج " کا ترجمہ
بکرا ہی کرنا - ورنہ میرے بیٹے کی زبان کاٹی جاویگی - چنانچہ اُسنے ویسا ہی بتلایا - اُس کا
یہ کہنا تھا کہ اُس کا پھٹک منی سنگھاسن اُس ہی وقت ٹوٹ گیا - اور وہ مر کر نرک میں پہنچا
لوگوں نے پربت کو شہر سے باہر نکال دیا - اُس نے ضد سے یگ میں مدھ اور ماس کا
رواج چلایا - اِس کتھا کا ذکر ہا بارت شانتی پرب موکش دھرم ادھیائے ۳۳۷ میں بھی ہے
راون چونکہ ایسے یگیوں کو روکتا تھا - اِس ہی لئے اُسکو برہمنوں کے شاستروں

٭ دیگر فرقہ کے شاستر پدم پران میں بشنو کو بیابانی کا بیٹا اور راجودھیا کا راجہ لکھا ہے -
یگ کے معنے پوجا ہیں - جو لڑکا پیدا ہونے نرخ ہونے - نئے مکان میں داخل ہونے وغیرہ وغیرہ شبھ
کاموں کے موقعہ پر کی جاتی تھی - اُس وقت منتر پڑھکر گہی میں جو - کبھی خوشبویات وغیرہ ڈالی جاتی تھیں
غالباً یہ رسم ہوا صاف کرنے کی غرض سے اور اپنے اِشٹ دیو کو منانے کے واسطے کی جاتی تھی -

سورج کے پاس سے سیکھی۔ اِس طرح موجودہ ویدیاگ ولکیہ اور اِس کی اِستری سُلبھا
وِشتر بھلاوا اور مدا اگنی۔ وکیشپ وغیرہ نے مختلف وقتوں میں بنائی۔ ویدوں کے منڈل
واسلک جو بھرگو۔ انگرا۔ گرت شمد۔ وشوامتر۔ وششٹ۔ وام دیو۔ بھاردواج۔ اتری
وغیرہ کے نام سے منسوب ہیں۔ اُن کا بھی یہی مطلب ہے کہ ویدوں کے وہ حصّے اِن
رِشیوں کے بنائے ہوئے ہیں جن میں سے رِشی بکا لغایت ۸ رام چندر جی کے وقت
میں موجود تھے۔ ویدوں کے دو حصّے ہیں۔ ایک منتر بھاگ جس میں اِندر۔ سورج۔ اگنی
وایو۔ وغیرہ دیوتاؤں کے حمد و ثنا کے بھجن ہیں۔ دوسرا برہمن بھاگ جس میں یہ جتلایا گیا
ہے کہ ویدک کرم یگیہ وغیرہ کیونکر کئے جاتے ہیں۔ اور کس کس موقعہ پر کون کون سا منتر
کس طرح اور کس شخص کو پڑھنا چاہیئے۔ اِن ویدوں میں کوئی فلاسفی نہیں ہے ویدوں
کے بعد اُپنشد تصنیف کئے گئے جو ویدوں کا تیسرا انگ حصّے مانے جاتے ہیں۔ اِن میں
ویدانت فلاسفی ہے۔

دیگر فرقہ کے شاستر ہیم پُران۔ وسوتیا بھر فرقہ کے آدشیک سوتر۔ آچارونکر وریسیت
شیلا کا پُرش چارتر وغیرہ میں لکھا ہے کہ جب راون یگ دِجے کرتا پھرتا تھا تو نارد مُنی فکا
لیکر اُس کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا کہ راج پور نگر میں مرت راجہ برہمنوں کے اُپدیش سے
یگ میں پشوؤں کو مارتا ہے۔ میں نے اُس کو منع کیا اور کہا کہ یگ کا اصلی طریقہ یہ لکھا
ہے کہ تپ روپی گھی۔ کرم روپی ایندھن۔ اور کرودھ۔ مان۔ لوبھ روپی پشو ڈالنے
چاہئیں۔ سب جیوؤں کو ابھے دان روپی دکشنا دینی چاہیئے۔ اور درشن گیان۔
چارتر روپی تربیدی ہونا چاہیئے۔ یہ سُنکر برہمنوں نے مجھے مارا پیٹا۔ اِس لئے میں
تمہارے پاس آیا ہوں۔ تم اُسکو سمجھا دو۔ راون نے مرت راجہ کو سمجھایا۔ وہ مان گیا
پھر راون نے نارد مُنی سے دریافت کیا کہ یگ میں حیوانات کو مار ڈالنے کا
رواج کیسے چلا۔ تب نارد مُنی نے بیان کیا کہ دریا سے سکتی متی کے کنارے

میں جھیل مان سرودر سے شمال مغرب کی طرف واقع ہے۔ اس پر بھرت نے ۷۲ جین مندر بنوائے تھے۔ آجکل تبت والے اس کو کبیر پوری کہتے ہیں۔ اس طرح چوتھے کال یا ست یگ کے شروع میں شری رشب دیو جی اور اُنکے بیٹے بھرت نے مذہب اور تہذیب کی بنیاد ڈالی۔ بھرت کے بعد اُس کا بیٹا سورج یش یا ارک کیرتی سورج بنس کا اور باہوبلی کا بیٹا سوم چندر بنس کا موجد ہوا۔

شری رشب دیو جی کے بعد اجیت ناتھ۔ سمبھو ناتھ۔ ابھی نندن ناتھ۔ سمت ناتھ۔ پدم پربھو۔ سوپارشو ناتھ۔ چندر پربھو جی تیرتھنکر ہوئے۔ چندر پربھو کے موکش جانے کے بعد جین مذہب کو زوال آیا۔ تب بہت سے برہمنوں نے جین مت کو چھوڑ دیا۔ اور وہ سورج۔ اندر۔ اگنی۔ وایو۔ وغیرہ دیوتاؤں کی پرستش کرنے لگے۔ اور اُنکی حمد وثنا کے بھجن گانے لگے۔ جو بعد میں چار وید۔ رگ۔ سام۔ اتھرو۔ یجر کے نام سے مشہور ہوئے شری چندر پربھو کے بعد شری پشپ دنت جی تیرتھنکر ہوئے۔ اُن کے وقت میں پھر جین مذہب کو عروج ہوا۔ اُن کے بعد شیتل ناتھ جی شری یانس ناتھ جی۔ واس پوجیہ جی۔ بمل ناتھ جی اننت ناتھ جی۔ دھرم ناتھ جی۔ شانت ناتھ جی۔ کنتھو ناتھ جی۔ ارہ ناتھ جی۔ ملی ناتھ جی منی سبرت ناتھ جی۔ جین تیرتھنکر ہوئے۔ بہرحال یہ تیرتھنکر ایک دوسرے کے بہت عرصہ بعد ہوئے ہیں جس سے کہ جین مت کی قدامت کا پتہ لگتا ہے۔

منی شری سبرت ناتھ جی کے کچھ عرصہ بعد اجودھیا میں سورج بنسی شری راجہ رامچندر جی۔ اور لنکا میں راون ہوا۔ اِنکے وقت میں یا اِن سے ذرا پہلے موجودہ ویدوں کا بہت سا حصہ تصنیف ہوا۔ اور یگ میں گھوڑے۔ گائے۔ بکرے وغیرہ جانوروں کو ہوم کرنے کا رواج پڑا۔ برہدارنیک اُپنشد کے بھاشیہ میں لکھا ہے کہ یگیوں کے کرنے والے۔ یاگ ولکیہ رشی ہوئے ہیں۔ اِس سے ظاہر ہے کہ یگیوں کی رسم یاگ ولک سے چلی ہے نیز یہ بھی لکھا ہے کہ یاگ ولکیہ نے پہلی رسم ودیا چھوڑ کر نئی برہم ودیا.........

واقف ہوکر انسان سنکلپ وکلپ کو چھوڑ سواستھان یا خودشناسی میں لگتا ہے۔
خودشناسی کی منزل پا انسان کو دُنیا کی بےشمار اشیا کی صفات کے جاننے کی
ضرورت ہے اِس لئے ہمکو سموایایانگ چوتھے انگ کا سبق دیا۔ پھر گیان کے
زیادہ ہونے سے جو بہت سے دلائل سوجھتے ہیں اُنکی تسلی کے واسطے پانچواں انگ
بھگوتی سوتر سکھلایا۔ بعدازاں چھٹے انگ **گیاتا دھرم کتھا** کا اُپدیش دیا جس
میں بہت سی کتھائیں ہیں جنکو سُن کر تیاگ ویراگ حاصل ہوتا ہے۔ پھر رشبھ دیوجی نے
ساتویں انگ **اُپاسک دشانگ** کی تعلیم دی۔ جن میں اُپاسک یا شراوک یا گرہستی
دھرم آتما کے فرائض کا ذکر ہے۔ اور آغاز حمل سے مرنے تک کے سنسکاروں کا مکمل
حال درج ہے جس کا مختصر سا ذکر ہم نے صفحات ۲۰ لغایت ۲۹ کتاب ہٰذا میں کیا
ہے۔ آٹھواں انگ **انت کرت دشانگ** ہے۔ جس میں یہ بتلایا گیا ہے کہ فرد کو
کو سنسار کا انت موکش اُس کے حاصل کرنے کے واسطے سنجم تپ وغیرہ کیا کیا کرنا
چاہئیے۔ پھر سنجم و تپ وغیرہ سے جو سورگ ملتا ہے اُس کا بیان **انوتروپ پادک
دشانگ** میں جو نواں انگ ہے کیا ہے۔ دسویں انگ **پرشن ویاکرن** میں۔ ہنسا۔
جھوٹ۔ چوری۔ میتھن وغیرہ پانچ پاپوں کا اور دیا ستیہ آدت۔ برہم چریہ۔ اور امتو پانچ پنوں
کا اور اُنکے پھل وغیرہ کا بہت سا کتھن ہے۔ گیارہواں انگ **وپاک سوتر** ہے۔ جس میں
یہ بتلایا گیا ہے۔ کہ جیو کس طرح پاپ کرتے ہیں اور اُس کا پھل کس طرح بھوگتے ہیں۔ اور
کس طرح پُن کرتے ہیں۔ اور کس طرح اُس کا نتیجہ پاتے ہیں۔ آخیری انگ **درشٹی واد** ہے
اس میں پورا شرت گیان ہے اور ۳۶۳ مت کے پاکھنڈ متوں کا کھنڈن اور جوتش وغیرہ علوم
کا ذکر ہے۔ بارہویں انگ کو **چودہ پورب** بھی کہتے ہیں۔ اور اِسی لئے دوادشانگ
باقی کو گیارہ انگ اور چودہ پورب بھی بولتے ہیں۔
شری رشبھ دیوجی کیلاش پربت سے موکش گئے۔ کیلاش پربت تبت کے شمال

پرگرہ ہے وہ نرک میں جانا چاہیے۔ سورگ یا مکت اُس کو نہیں مل سکتی۔

بھرت کو یہ بات معلوم ہوئی۔ اُس نے اُس شخص کو بلا کر شہر میں طرح طرح کے ناچ تماشوں کا حکم دیا۔ اور اُس شخص کے ہاتھ پر تیل سے لبالب بھرا ہوا کٹورہ رکھا۔ اور اپنے نوکر کو حکم دیا کہ اِسکو تمام شہر میں پھراؤ۔ اور میرا تمام محل و اسباب و خزانہ و لشکر دکھاؤ۔ اور پھر اِسکو میرے پاس لاؤ۔ لیکن اگر اِس کٹورے میں سے ایک بوند بھی نیچے گر جائے تو اسکو فوراً قتل کر دو۔ چنانچہ تعمیل حکم کی گئی۔ جب وہ شخص تمام جگہ پھر پھرا کر بھرت کے پاس واپس آیا۔ تو بھرت نے پوچھا کہ بتلاؤ تم نے کیا کیا دیکھا۔ اور کیا کیا اسباب دیکھا۔ اُس شخص نے جواب دیا کہ مہاراج موت کے ڈر کی وجہ سے میرا دھیان تو اس کٹورے میں رہا۔ مَیں تو کچھ بھی نہ دیکھ سکا۔ اِس پر بھرت نے اس شخص کو سمجھایا کہ جس طرح تم نے باوجود ناٹکوں وغیرہ میں سے گذرنے کے کچھ نہیں دیکھا۔ اور صرف تیل کے کٹورے پر دھیان رکھا۔ اِسی طرح میں نے بھی باوجود اس قدر پرگرہ میں پھنسا ہوا ہونے کے اپنے دل کو اُسکی محبت میں نہیں لگایا۔ بلکہ ہمیشہ آتم گیان کا فکر رکھا۔ کنول کے پھول کی طرح باوجود پانی میں رہنے کے اپنے آپ کو پانی سے علیٰحدہ رکھا۔ اِس کے اس طرز عمل کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب اُس نے پرگرہ کو ترک کیا تو ایک ساہو گھڑی کے اندر اسکو کیول گیان پیدا ہو گیا۔ رِشب دیو جی نے اپنے ننیانوے بیٹوں کو جو مُنی ہو گئے تھے جو دھرم اُپدیش دیا وہ مندرجہ ذیل بارہ حصّوں میں منقسم ہے اور دواد شانگ بانی کہلاتا ہے۔

پہلا انگ اچارانگ ہے جس میں مُنیوں کے فرائض کا ذکر ہے۔ جب وہ اپنے فرائض کا سبق حاصل کر چکیں تو اُن کو دوسرا انگ۔ سوتر کرتانگ بتلایا جس میں وچار کے لئے اخلاقی باتیں اور اُن آچاروں یا طریقوں کا ذکر ہے جن سے مُنیوں کو پرہیز واجب ہے۔ بعد ازاں تیسرا انگ ستھانانگ سکھلایا جس میں تتو گیان کی بڑی بڑی باتیں ہیں

(۲) سنستھاپن پلھر دشن وید (۳) تتوابودھر وید (۴) ودیا پربودہ وید۔ سکھاجنکو برہمن پڑھتے پڑھاتے رہے۔ اُن اصل ویدوں کے منتر کرناٹک دیس میں جین برہمن کے ابتک یاد ہیں۔

بھرت بڑا نامور راجہ گذرا ہے۔ اُس نے انتظام سلطنت کے لئے بڑے بڑے قوانین بنائے اِس لئے اُسکو سولہواں کل کر یا منو* بھی کہتے ہیں۔ مؤلف کے خیال میں منوسمرتی بھی اِسی منوجین بھرت کے زمانہ سلطنت کے قانونی یادداشت ہے۔ جس میں بعدازاں بہت سے شلوک ملادیئے گئے ہیں۔ جن میں ہنسا کا ذکر ہے۔ اِس ہی بھرت کے نام پر ہندوؤں میں ایشیا کا نام آجتک بھرت کھنڈ ہے۔ جیسا کہ برہمن سنکاپ پڑھتے وقت کہتے ہیں "بھرت کھنڈے آریہ ورتے" وغیرہ وغیرہ۔

اگرچہ بتیس ہزار راجہ بھرت کے زیرحکومت تھے ایک لاکھ ہل کی اُسکی کھیتی ہوتی تھی۔ نوندھ اور چودہ رتن اُس کے قبضے میں تھے۔ چھیانوے ہزار رانیوں کا وہ مالک تھا۔ جن میں ہزارہا ملیکش راجاؤں کی لڑکیاں تھیں مگر وہ ایسا دھرماتما تھا کہ دھرم کو ایک لمحہ بھی نہیں بھولتا تھا۔ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ اُسکی اِس قدر بھاری دولت وحشمت کو دیکھ کر ایک شخص کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ جس شخص کے پاس اسقدر

---

* ہندو شاستروں میں منو کو برہما کا بیٹا لکھا ہے۔ اور وشنو کوش میں بھرت کے پتا رشب دیوجی کو بھی برہما بھی لکھا ہے اِس لئے غالبًا یہ بھرت راجہ ہی ہندوؤں میں منو کے نام سے مشہور ہے اور ہندو جو برہما کو چتر مکھ یا چار منہ والا کہتے ہیں اُسکی وجہ تسمیہ جین شاستروں میں اِس طرح لکھی ہے کہ رشب دیو کا سموسرن یا بیکنٹھ کو اندر نے ایسی کاریگری سے بنایا تھا اور اُس میں آئینے ایسی ترتیب سے لگائے تھے کہ رشب دیوجی کا منہ چاروں طرف نظر آتا تھا۔ اِس لئے اُسکو لوگ چتر مکھ برہما کہتے تھے ورنہ انسان کے چار منہ بتانا خلاف عقل ہے

چنانچہ ان تینوں میں باہوبلی کو فتح اور بھرت کو شکست حاصل ہوئی۔ اِس پر باہوبلی کو دُنیا
کے تمام عیش و آرام حقیر نظر آئے۔ فوراً سلطنت چھوڑ کر تارک الدنیا ہو گئے۔ اور تپشیا کر کے
موکش حاصل کی۔ باہوبلی کی مورتی ۷۰ فٹ ۳ انچ اونچی چامنڈ رائے کی بنائی
ہوئی سرون بیل گولا علاقہ میسور میں قابلِ دید ہے۔ جو گومٹ سوامی کی مورتی
کہلاتی ہے۔ بھرت اب چکرورتی راجہ بن گیا۔ اور اُس نے دان دینے کے لئے
دھرم آتما آدمیوں کو چھانٹ کر برہمن ورن قائم کیا۔ سوامی آتمارام جی اپنی پستک جین
تتو آدرش میں بحوالہ سوتیامبر سوتروں کے لکھتے ہیں کہ جب بھرت کے ۹۸ بھائی
سادھو ہو گئے تو وہ اُن کے واسطے بہت سا پکوان بنا کر لے گیا۔ اور بھگوان رشبھ
دیو جی سے عرض کی کہ آپ اِنکو آہار کے واسطے حکم دیں۔

بھگوان نے فرمایا کہ سادھو اِس طرح لایا ہوا بھوجن نہیں لیتے۔ اُس وقت
اِندر نے کہا کہ آپ اِس بھوجن کو اُن لوگوں کو دیدیں جو آپ سے گُن میں زیادہ
ہوں۔ بھرت نے کہا کہ ورتی شراوک میرے سے زیادہ گُنوان ہیں۔ چنانچہ اُن کو
بھوجن دیا۔ یہ ورتی شراوک بعد میں برہمن کہلائے۔ بھرت تمیز کے واسطے اِن برہمنوں
کے بدن پر کاکنی رتن سے تین نشان کر دیا کرتا تھا جس سے اُسکی یہ مراد تھی کہ اِن
میں تین باتیں۔ آتم برت۔ گُن برت۔ اور شکشا ورت۔ پائی جاتی ہیں۔

راجہ بھرت کے بعد اُس کے بیٹے سورج یش یا ارک کیرتی نے برہمنوں کو سونے
کا جنیو پہنانا شروع کیا۔ اُس کے بعد مہایش راجہ نے چاندی کا جنیو ڈالا۔ بعد ازاں ریشمی
اور پھر سوت کا مقرر ہوا۔ بھرت کے بعد اور لوگ بھی برہمنوں کو بھوجن کرانے لگ گئے۔
بھرت نے بھگوان رشبھ دیو کی اُستتی کرنے اور شراوک دھرم بتلانے کے واسطے
برہمنوں کے لئے چار وید یا گیان اُپنکیں تصنیف کیں۔ جن کا نام (۱) سنسار درشن وید

جب بھرت فتح کرکے اجودھیا میں واپس آئے تو اُس نے اپنے ننانوے ۹۹ بھائیوں کے
پاس سفیر بھیجے۔ اور اطاعت قبول کرنے کے لئے کہلابا۔ اِن میں ۹۸ بھائیوں نے
نہ تو اطاعت قبول کی اور نہ بڑے بھائی سے لڑنا پسند کیا۔ چنانچہ اُنھوں نے سلطنت
چھوڑ رشبھ دیو جی کے پاس دِکشا لے لی۔ مگر باہوبلی نے لڑنے کا ارادہ کیا۔ اُسوقت
ہر دو طرف کے ارکین سلطنت نے مشورہ کیا کہ ناحق خلقت کا کشت و خون کرنے
میں کچھ فائدہ نہیں۔ اِس لئے مناسب ہے کہ بھرت اور باہوبلی دونوں آپس میں
جل یدھ یعنی پانی کی لڑائی نیتر یدھ یعنی آنکھ کی لڑائی اور مل یدھ یعنی کشتی کریں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۵) (۳) تُرک یا ترکستان (۵) رُبک یا ایشیائے روم و عرب (۶) روسک یا ایشیائے روس یا علاقہ
سائبیریا۔ چھ کھنڈ یا چھ حصے ہیں۔ یہ چھیوں ملکر اس زمانہ میں بھرت کھنڈ یا بھرت چھیتر کہلاتے تھے جیسا شاستروں
میں لکھا ہے کہ اِن چھ حصوں کھنڈوں میں سے ایک یعنی شمالی ہندوستان آریہ ورت کہلاتا تھا۔ اور باقی پانچ کو انارییہ
یا ملیکش کھنڈ کہتے تھے۔ سوتیا سوترہ کے پرگیا پتی سوتر میں بھرت کھنڈ میں ۳۲۰۰۰ دیس لکھے ہیں جن میں سے
۳۱۹۷۵ ملیچھ دیس اور باقی ۲۵½ آریہ دیش کہلاتے تھے۔ آریہ دیشوں کے نام یہ ہیں (۱) مگدھ راج گرہی (۲)
انگ۔ چمپا نگری (۳) بنگ۔ تمبر تا نگری (۴) کالنگ۔ کانچن پور نگری (۵) کاشی۔ بنارس نگری (۶) کوشل اجودھیا
نگری (۷) کرو۔ ہستناپور نگری (۸) کشاورت۔ سورگ پور نگری (۹) پنچال۔ کانپل پور نگری (۱۰) جنگل۔ اہی چھتا نگری۔
(۱۱) سوراشٹ۔ دوارکاوتی نگری (۱۲) ودیہہ۔ متھلا نگری (۱۳) شانڈلیہ دیس۔ نندی پور نگری (۱۴) بتل۔ کوشامبی
نگری (۱۵) دیس بھدل پور نگری (۱۶) وچھ دیس۔ ویرات نگری (۱۷) وارن۔ اچھاپوری (۱۸) دشارن۔ مرتکاوتی (۱۹) چیدی
شکتا متی (۲۰) سندھ۔ بیت بھی نگری (۲۱) سورسین۔ پاپا نگری (۲۲) بھنگ دیس۔ مانس پوری (۲۳) کنال۔ شراوستی
نگری (۲۴) لاڑ۔ کوٹ برکھ نگری (۲۵½) کیکئے آدھا دیس۔ سوتیاکیا نگری۔ ان دیسوں میں تیرتھنکر
چکرورتی بلدیو نارائن وغیرہ پیدا ہوتے تھے اس لئے آریہ دیس کہلاتے تھے۔ اور یہ سب ہمالیہ و بندھیاچل
کے درمیان تھے۔

سچ کہتے ہو۔ اگر تمہارے میں غلطی ہے تو صرف یہی ہے کہ تم اندھوں کی طرح ہاتھی کے صرف ایک عضو کو ٹٹولکر اس کو صرف چھاج جیسا۔ یا لاٹھی جیسا سمجھتے ہو۔ جین مت اور دیگر مذاہب میں یہی فرق ہے۔

بعض ناواقف جین مذہب کے ایکانت مت ہونے کی وجہ سے اسکو سیکپٹیسیزم SCEPTICISM یا تشکی کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ ایک پہلو پر قائم نہیں رہتا۔ جب کسی جین سے سوال کیا جاوے کہ ایشور ایک ہے یا انیک۔ تو جین اس کا ایک صاف جواب نہیں دے گا۔ وہ کہے گا کہ ایک بھی ہے۔ انیک بھی ہے۔ اگر اس سے پوچھا جاوے کہ اچھا برا تقدیر سے ہوتا ہے یا تدبیر سے تو وہ جواب دیگا کہ تقدیر سے بھی۔ اور تدبیر سے بھی۔ اس قسم کے جواب سنکر لوگ اس مت کو تشکی مت کہتے ہیں۔

لیکن یہ انکی غلطی ہے۔ اگر آپ غور کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ جین مت نے مختلف پہلوؤں پر نظر کرکے جواب دیا ہے۔ اور یہ درست ہے۔ مثلاً اگر آپ سے سوال کیا جاوے کہ "دیودت" بیٹا ہے یا باپ۔ تو آپ کیا جواب دینگے۔؟ یہی کہیں گے کہ وہ فلاں شخص کا بیٹا ہے اور فلاں کا باپ ہے۔ آپ اسکو صرف بیٹا یا باپ نہیں کہہ سکتے۔ جین مت کی صداقت اس ہی سے ظاہر ہوتی ہے۔

جب رشب دیوجی کو کیول گیان ہوا تب انہوں نے لوگوں کو دھرم کا اپدیش دیا۔ اور کاشی۔ اونتی۔ کوشل۔ گر جنگل۔ سنبھ۔ چیدی۔ رنگ۔ بنگ۔ کالنگ۔ مگدھ۔ اندھر۔ سیب۔ پنچال۔ بال چند۔ سارسا۔ وغیرہ ممالک میں دورہ کیا۔ اور اخیر کیلاش پربت پر جاکر دھیان کرنے لگے۔ رشب دیوجی کے بیٹے بھرت نے چھ کھنڈ* فتح کئے

* مؤلف کے خیال میں چھ کھنڈ سے مراد ایشیاء باستثنائے چین و جاپان ہے جس میں (۱) آریہ ورت یا ہندوستان (۲) تاتارات یا علاقہ ہرات یعنی افغانستان (۳) ولایت یعنی ولایت فارس (بقیہ آئندہ)

اوک بنیہ کے ذریعہ جاننا = ۴ کل ۳۲ + ۴ = ۳۶ ہوئے

ونے اک وہ ہے جو صرف ونے ہی کو مانتا ہے اور اس کا کوئی شاستر نہیں ہے
وہ کہتا ہے کہ دیو - راجہ گیانی - یتی - بوڑھا - بالک - ماتا - پتا - ان آٹھوں کے من بچن
کائے اور دان ان چار سے ونے - یا خدمت کرنی ہی کافی ہے - اور کسی جپ تپ کی
ضرورت ہی نہیں ہے - اس طرح ونے اک کے ۸ × ۴ = ۳۲ بھید ہیں -

اس طرح سب ملکر ۳۶۳ مت ہوئے ہیں - دنیا کے تمام مذاہب ان ہی میں شامل
ہیں - ان کے علاوہ بعض شخص پرشارتھ بادی ہیں جو کہتے ہیں کہ جو کچھ ہوتا ہے وہ تدبیر سے
ہوتا ہے - بعض دیو بادی ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ جو کچھ ہوتا ہے - بھاگ یا تقدیر سے ہوتا ہے
بعض سنجوگ بادی ہیں جو میل سے ہی سب کچھ مانتے ہیں - جیسے ایک پہیے کی گاڑی
نہیں چل سکتی - بعض لوک بادی ہیں - جو یہ مانتے ہیں کہ جس کو دنیا اچھا کہے وہ اچھا اور جسکو
برا کہے اس کو برا سمجھنا چاہیئے وغیرہ وغیرہ -

یہ مذاہب ایکانت مت ہونے کی وجہ سے جھوٹے ہیں - یعنے ان میں بات کا صرف
ایک پہلو لیا ہے - مثلاً کال بادی - یا دہریئے نے صرف کال کو ہی سب کچھ کرنے والا مانا
ہے - سبھاؤ بادی یا نیچری نے صرف سبھاؤ کو - اور ایشور بادی نے ایشور کو - برہم
بادی نے برہم کو - وغیرہ وغیرہ - اور ہر ایک اپنے اپنے خیال کو درست اور دوسرے کے
خیال کو غلط سمجھ کر ایک دوسرے سے بحث مباحثہ کرتا ہے - اور لڑتا جھگڑتا ہے - مگر
جین مذہب انیکانت مت ہے جو شے کے ہر پہلو پر نظر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ
اشیا کے بنانے اور بگاڑنے میں کال بھی مدد ہے - سبھاؤ بھی مدد ہے جیو بھی کرتا ہے
تقدیر کا بھی دخل ہے - تدبیر کی بھی ضرورت ہے - اس لئے ایک شے کے بننے میں
اس کے کئی کارن ہوتے ہیں - جین مت ان سب مذاہب کے جھگڑوں کو رفع کرتا ہے
اور ہر ایک سے کہتا ہے کہ بھائی ایک خیال سے تم بھی سچے ہو - ایک خیال سے تم بھی

ہے۔ فانی ہے۔ قائم نہیں ہے۔ لہٰذا کسی کی بنائی ہوئی نہیں ہے۔

ناستک پُن اور پاپ کو نہیں مانتے۔ اُن کے نزدیک پُن پاپ کوئی شے نہیں ہے۔ اور نہ وہ من اور آتما کو مانتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی میں اُن کا ایک فرقہ ایسا ہے جو یدرِچھا بادی کہلاتا ہے۔ وہ کہتا ہے کسی شے میں علت معلول کا سلسلہ نہیں ہے۔ بلکہ جیسا بننا ہوتا ہے ویسا بن جاتا ہے۔ یہ کوئی عام قاعدہ نہیں ہے کہ مینڈک مُردہ مینڈک کی مٹی سے ہی پیدا ہو۔ بلکہ مینڈک گوبر سے بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ بڑ کا درخت بڑ کے بیج سے بھی پیدا ہوتا ہے اور اُس کی شاخ سے بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اکریا باد کی ۸۴ قسمیں ہیں جو اسی طرح پر ہیں۔ پُن و پاپ یا من اور آتما کو چھوڑ کر سات پدارتھ × ۶ کرتا یعنے کال۔ ایشور۔ آتما۔ نیتی اور سُبھاو پانچ اور یدرِچھا یہ اِچھا ۲ سوتہ وَپرتہ = ۸۴

ناستک کہتا ہے کہ کسی شے کا کرتا کال نہیں ہے اور نہ ایشور ہے۔ نہ نیتی ہے۔ نہ سُبھاو ہے۔ نہ کوئی قاعدہ ہے وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب اکریا باد ہیں

اگیان بادی (جاہل) اُسکو کہتے ہیں جس کا گیان غلط ہے۔ یا وہ جو یہ بات مانتا ہے کہ کسی شے کے جاننے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ جاننے سے جھگڑا پیدا ہوتا ہے۔ جاننے سے ذمہ داری زیادہ بڑھتی ہے۔ اور جاننے سے غرور پیدا ہوتا ہے کسی نے کہا ہے کہ "آں راکہ عقل بیش غم روزگار بیش" اگیان باد کے ۶۷ بھید ہیں جو اس طرح پر ہیں۔

۹ پدارتھوں کو سات بھنگ[1] کے ذریعہ نہ جاننا ۹ × ۷ = ۶۳

اُت پتی کو یا شدھ پدارتھ[2] کو پہلے چار بھنگ یعنے استی۔ ناستی۔ استی ناستی

---

[1] سات بھنگ کا ذکر متعلق کے تحت میں آگے کیا جاوے گا۔

[2] سوتیامبر شاستروں میں اُت پتی اور دگمبر شاستروں میں شدھ پدارتھ لکھا ہے۔ دیکھو جین تتوادرش صفحہ ۱۱۲۴ اور گومٹ سار کرم کانڈ شلوک ۸۸۶ و ۲۶۳-۳۰ -ایک پستک میں دیوا اور بالک کی جگہ سورج اور دھرم لکھا ہے۔

غرضیکہ اُن گمراہ شدہ منیوں نے متمیات یا جھوٹے مذہب کی بنیاد ڈالی۔
جسکی بعد میں چار قسمیں (۱) کریا باد (۲) اکریا باد (۳) اگیان (۴) دنے اِک ہو گئے
(۱) کریا باد سے مراد کرتا ماننے سے ہے۔ اکریا بادی وہ شخص ہے جو یہ مانے کہ ہر شے
کسی کی بنائی ہوئی ہے یعنی ہر شے کا کوئی نہ کوئی خالق و صانع ہے۔ جین فلاسفی میں
شے کی نو قسمیں بتلائی ہیں جیو۔ اجیو۔ آشرو۔ بندھ۔ سنبر۔ نرجرا۔ موکش پُن پاپ
اور دیشیشک درشن میں نو شے یہ شمار کی ہیں۔ پرتھوی۔ اپ۔ تیج۔ وایو۔ آکاش
وک۔ کال۔ من۔ آتما۔ چنانچہ ان نو اشیا کا کرتا۔ کوئی کال کو۔ کوئی ایشور کو
کوئی آتما کو۔ کوئی نیتی کو۔ کوئی سُبھاد کو بتلاتا ہے۔ اِس طرح نو کو پانچ میں ضرب دینے
سے ۴۵ ہوتے ہیں۔ پھر کوئی کہتا ہے کہ ان اشیا کے بننے کا کوئی خاص وقت
نہیں۔ اور کوئی کہتا ہے کہ انکو خاص وقت میں بنایا ہے۔ اِس لئے ۴۵ کو دو میں ضرب
دینے سے ۹۰ ہوئے۔ اور پھر کوئی کہتا ہے کہ یہ اشیا خود ہی مادہ سے بنی ہیں۔
کوئی کہتا ہے کہ دوسرے مادہ سے بنی ہیں۔ اِس طرح ۹۰ کو ۲ میں ضرب دینے سے
۱۸۰ بھید کریا باد کے ہوئے یعنی ۹ پدارتھ × ۵ کرتا × ۲ نت وانت × ۲ ستو تہ و پرتہ = ۱۸۰

کال بادی کہتا ہے کہ ہر شے کا بنانے والا کال ہے۔ کال ہی درخت پر پھل
لگاتا ہے۔ کال ہی کھیتی پکاتا ہے۔ کال ہی جوان کرتا ہے۔ کال ہی بوڑھا کرتا ہے۔
سب کچھ کال ہی کرتا ہے۔ ایشور بادی ہر شے کا اور ہر بات کا کرنے والا ایشور کو
بتلاتا ہے۔ اِس طرح آتم بادی آتما کو فاعل مانتا ہے۔ نیتی بادی کہتا ہے کہ ہر شے کے
بننے کا جو قاعدہ مقرر ہے وہی اُس کا فاعل ہے۔ سبھاؤ بادی کا یہ قول ہے کہ جیسی
جسکی خاصیت ہوتی ہے اُس سے ویسا ہی پیدا ہوتا ہے۔ جس طرح نے کہ کیکر
میں کانٹے۔

اکریا باد سے مراد ناستک ہے جو یہ مانتے ہیں کیونکہ ہر ایک شے لمحہ بلحاظ ہوتی

ہوگئی۔ یہ حال دیکھ کر اُن کو زندگی کی بے ثباتی پر خیال ہوا۔ اُسی وقت سلطنت بھرت کے سپرد کر منی ہو گئے۔ اُنکی دیکھا دیکھی کچھ سیچھ و ماترج وغیرہ چار ہزار آدمی اکشواکو بھوج ناتھ اور اوگر۔ چار مشہور خاندانوں کے تارک الدنیا ہو گئے۔

اور رشب دیوجی نے اسباب دُنیا کو ایسا ترک کیا۔ کہ بدن پر سے کپڑے تک اُتار پھینکے۔ اور ننگے ہو کر تپسیا شروع کی۔ چھ مہینے تک کے واسطے ایک دم ورت رکھ کر دھیان (مراقبہ) میں لگ گئے۔ دوسرے منیوں سے بھوک پیاس و سردی و گرمی کی تکلیف برداشت نہ ہو سکی۔ اُنھوں نے لاچار ہو کر درختوں کے پھل پھول کھانے شروع کیے۔ اور رنگ برنگ کے کپڑے پہن کر گنگا کے کنارے رہنے لگے مہاکچھ نے جو رشب دیوجی کا سالا تھا۔ کند مول کھانا ہی دھرم تتا کر سنیاس دھرم چلایا۔ اور رشب دیوجی کے پوتے یعنے بھرت کے بیٹے مارچ نے پربراجک بن کر شہری پات کا بھیش دھرا۔ اور تین ڈنڈا اور چھتری رکھنی اختیار کی۔ اِس ہی نے ۲۵ تتو (دیکھو سانکھ درشن) کا اُپدیش اپنے شاگرد کپل کو دیا۔ اُس کا چیلہ آسری ہوا۔ اور آسری کا سنکھ ہوا۔ جس نے موجودہ سانکھ درشن بنایا۔ مارچ نے ہی پاتنجل شاستر میں مبث یوگ شرا و سانس کو بس میں کر کے سمادھی لگانا بتلایا۔ شکر۔ اور برہستی نے چارواک مت کی بنیاد ڈالی۔ جس کا اُپدیش یہ ہے کہ جیو آتما و پرماتما کچھ نہیں ہے۔ چار اشیا قدیمی۔ آب۔ ہوا۔ خاک۔ آتش (جو مادہ کی اقسام ہیں) کی ایک خاص ترکیب کیمیاوی میں مل جانے سے جسم خود بخود بن جاتا ہے۔ اور اس میں روح پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس ترکیب میں فرق آنے سے جسم کے اجزا پھر عناصر میں مل جاتے ہیں۔ پُن و پاپ اور سورگ و نرک کچھ نہیں ہے۔ ~~

جو چلے اجل سے وہ چل بسے۔ ہے سزا جزا کی خبر کسے

یہیں کے ہیں سب معاملے۔ نہ عذاب ہے نہ ثواب ہے

سُندری پیدا ہوئے۔ رِشب دیوجی نے بھرت کو اجودھیا کا۔ اور باہوبلی کو پودناپور کا
اور دیگر لڑکوں کو اور دلیسوں کا راج دیا۔ جو اُن ہی کے نام پر انگ (بہار) بنگ
(بنگال) کالنگ (اڑیسہ) کاشمیر پنچال (قنوج کا علاقہ) کچھ (کرناٹک) کوشل (اودھ)۔
سندھو (سندھ) کندھار (قندھار) یون (فارس) چھیدی (بندھیل کھنڈ) (بلخ)۔
تک (روم) کامبوج (گجرات) کرجانگل (ہستناپور کا علاقہ) چول (شمال کرناٹک) یہ سب
دیش ہماچل پربت سے لے کر سمندر تک آباد ہوئے۔
بموجب دگمبر شاستر براہمی اور سندری کا بیاہ نہیں ہوا۔ وہ رِشب دیوجی کے ساتھ
ارجکا (سادھوی) ہو گئی۔

باہوبل کی راج دھانی کا نام بھی سوتیامبر شاستروں میں ٹکشلا لکھا ہے۔
جس کے کھنڈرات آجکل راولپنڈی کے پاس کھودے جا رہے ہیں۔ مگر جین
تتوآدرشن میں لکھا ہے۔ کہ مہابیر سوامی سے ۹۹۴ برس بعد تک اس کا نام غزنی
رکھا گیا تھا۔ رِشب دیوجی مہاراج نے ایک عرصہ دراز تک اجودھیا میں سلطنت کی
اور تہذیب کی بنیاد ڈالی۔
ایک روز دربار میں ناچ ہو رہا تھا کہ یکایک نیل انجنا اپسرا ناچتے ناچتے فوت

* غالباً کوہ ہمالیہ و کوہ وانی کے سلسلہ کوہ سے مراد ہے۔ آدی پران میں لکھا ہے کہ اس پہاڑ پر ناگ کیسر اور
سپاری کے درخت ہیں۔ اور سفید ہاتھی۔ ارنا بھینسے اور جنگلی مور رہتے ہیں۔ یہاں سے پتہ چلتا ہے کہ آریہ قوم وسط ایشیا
سے اسوقت چاروں طرف پھیلی اور اس کے نزدیک اس نے مختلف ممالک آباد کئے۔
۱ بعض شخصوں کا خیال ہے کہ پودناپور کا نام ہے بہت سے ہندو اس میں مہادیوجی کا مندر بتلاتے ہیں۔
یہ مہادیو دراصل رِشب دیوجی ہیں اس لئے ان کا مندر وہاں بنوایا ہوگا۔

(۱۳) وِدیا آرنبھ - (۱۴) بواہ (۱۵) وِرت آروپ (۱۶) انت کرم یا مرتیو سنسکار
(دیکھو مانو دھرم سنگرہ مصنفہ سوامی شانتی سہجے جی - سویتامبر مُنی)

اِن سنسکاروں کا رواج اب جینیوں میں بہت تھوڑا رہ گیا ہے - صرف کوئی کوئی سنسکار کیا جاتا ہے - جنیئو کا رواج تو تقریباً بالکل ہی اٹھ گیا ہے - ہستناپور جین برہم چریہ آشرم میں ودیارتھیوں کو جنیئو بھی دیا جاتا ہے -

چوتھے کال کے شروع کے زمانہ کو جس میں رِشب جی نے کاروبار دنیا سکھلائے کرت یگ (زمانہ کاروبار) کہتے ہیں - چونکہ اُس زمانہ کے لوگ - جھوٹ - چوری - فریب - دغابازی - وغیرہ کرم کرتے تھے - اِس لئے اُس کا نام ست یُگ (زمانہ راستی) بھی ہے - پیدایش دنیا کے ماننے والوں نے غالباً اس ہی کو برہم دن لکھا ہے - اور تیسرے کال تک کے زمانہ کو جس میں کاروبار دُنیا نہیں ہوتے برہم راتری کہا ہے -
جین شاستروں میں آریہ وِرت کا نام تیسرے کال تک بھوگ بھومی - اور چوتھے کال کے شروع سے چھٹے کال کے آخر تک کرم بھومی لکھا ہے -

رِشب دیو جی کی شادی بموجب دگمبر فرقہ کے شاستروں کے راجہ کچھ سکھ کی بہن نندا - سونندا کے ساتھ ہوئی - نندا کا دوسرا نام یشس وتی بھی ہے - سویتامبر فرقہ کے شاستروں کے مطابق - رِشب دیو جی کی رانیوں کا نام سومنگلا اور سونندا ہے سوامی آتمارام سویتامبر سادھو کے جین تتو آدرش صفحہ ۴۰۰ کے مطابق - سومنگلا رِشب دیو جی کے ساتھ جگلیہ پیدا ہوئی تھی - اور سونندا ایک اور لڑکے کے ساتھ پیدا ہوئی تھی - یہ جوڑا ایک دفعہ تاڑ کے درخت کے نیچے پھر رہا تھا - تاڑ کا پھل گرنے سے لڑکا مر گیا - لڑکی سونندا باقی رہ گئی - راجہ نابھ نے سومنگلا اور سونندا کا بیاہ رِشب دیو جی کے ساتھ کرا دیا - اُس وقت سے بیاہ کا رواج چلا - نندا کے بطن سے بھرت وغیرہ ننانوے لڑکے اور براہمی لڑکی پیدا ہوئی - اور سونندا کے بطن سے باہوبل اور

یا خانہ دار کے آٹھویں دھرم کے ورت جس کو آرمبھ تیاگ کہتے ہیں۔ ورت پالتا رہے

(۲۲) گرہ تیاگ کریا۔ پھر اپنا دھن اپنے بڑے بیٹے کے سپرد کر کے گھر میں رہنا چھوڑ دیوے۔ جائداد کے تین حصہ کر دیوے۔ ایک دھرم کے کاموں کے واسطے۔ دوسرا گھر کے خرچ کے لئے۔ تیسرا لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے۔

(۲۳) رکشا کریا۔ پھر ہشتہ یا دھرم شالہ میں رہتا ہوا نویں اور دسویں اور گیارہویں پرتما کے ورت پالے۔

(۲۴) جن روپتا کریا۔ پھر کپڑے تک کا ترک کر دیوے۔

(۲۵) تو کریا۔ پھر دکشا لیکر منی کی طرح اہار کرے۔ اور گورو کے پاس دھرم شاستر پڑھتا رہے۔ مگر اپدیش دینے کا کام نہ کرے۔ یہ ۲۵ سنسکار دگمبر فرقہ کے شاستروں کے مطابق ہیں۔ سوتامبر فرقہ ۱۶ سنسکار مانتا ہے۔

(۱) گربھا دہان۔ گربھ سے پانچویں مہینے۔

(۲) پی سَون سنسکار۔ آٹھویں مہینے۔

(۳) جنم سنسکار۔ جنم کے وقت۔

(۴) سورج چندر درشن سنسکار جنم سے تیسرے روز۔

(۵) چھیراسن سنسکار جنم سے تیسرے یا چوتھے روز والدہ کا دودھ پلانا چاہیئے پہلے نہیں۔ (۶) پوجن سنسکار۔ جنم سے چھٹے روز۔

(۷) سورج کرم سنسکار۔ یا سوٹھن جنم سے گیارھویں روز۔

(۸) نام کرن گیارہویں روز۔

(۹) ان پراسن۔ لڑکے کو چھ مہینے اور لڑکی کو پانچ مہینے بعد۔

(۱۰) کرن بیندھن۔ تیسرے۔ پانچویں یا ساتویں سال

(۱۱) کیش چپن یا مونڈن۔ (۱۲) اپ نیتی یا جنیو۔ آٹھ سال کی عمر میں۔

سال ۔ چھتری گیارہویں ۔ اور ویش بارہویں سال یا زیادہ سے زیادہ اس سے دو چند عرصہ میں۔

(۱۵) ورت چریا جنیو پہننے کے کم سے کم آٹھ سال تک برہمچاری رہ کر دینی دنیوی تعلیم حاصل کرے۔

(۱۶) ورن آتارن کریا ۔ وِدیا پڑھنے کے بعد گورو کی اجازت لیکر گھر آوے۔

(۱۷) بواہ کریا ۔ لڑکی کا بیاہ بارہویں سال ۔ یا اس کے بعد جب حیض آنا شروع ہوا کرے (مؤلف کی رائے میں یہ عمر کم از کم ۱۶ سال ہونی چاہئیے ۔) لڑکے کی عمر لڑکی سے کم سے کم چار سال اور زیادہ سے زیادہ ۸ سال زیادہ ہونی چاہئیے۔

(۱۸) ورن لابھ کریا ۔ جب بہو ہوشیار اور اپنا گھر سنبھالنے کے لائق ہو جاوے تو والد کو مناسب ہے کہ اپنے لڑکے کو روپیہ دیکر علیٰحدہ کاروبار میں لگا دیوے ۔ اور علیٰحدہ رہنے کی اجازت دیوے ۔ ایسا کرنے سے ساس بہو کی لڑائی نہ ہوگی ۔ اور لڑکا خود مختار ہو کر کاروبار میں لگ جاوے گا۔

(۱۹) کل چریا کریا ۔ جب لڑکا اپنے والد سے علیٰحدہ رہتا ہو تو اس کو لازم ہے ۔ کہ کھٹ کرم یعنی چھ فرائض خانہ داری ادا کرتا رہے جو اس طرح پر ہیں (۱) اجیا ۔ بھگوان کی پوجا واستتی (۲) وارتا ۔ اپنی ورن کے مطابق ۔ اسی مسی ۔ کرسی ۔ وانجیہ ۔ ودیا اور شلپ کا روزگار (۳) تپ یا دھیان و ورت (۴) دان یا خیرات (۵) سوادھیائے یا مطالعہ کتب مذہبی (۶) سنجم ۔ ضبطِ حواس و پرہیز از ایذا رسانی۔

(۲۰) گرہستیا کریا ۔ فرائض خانہ داری ادا کرتے ہوئے اور دھرم کے ساتھ روزگار کرتے ہوئے جب خوب تجربہ ہو جاوے تو گرہستیا چاریہ یا چودہری پنچ کا رتبہ حاصل کرے (۲۱) پرشانتا کریا ۔ جب گرہستی کاروبار دنیا کرتے ہوئے اس قابل ہو جاوے کہ وہ گھر سے علیٰحدہ ہو جاوے تو گھر کا کام اپنے بیٹے کو سپرد کر کے خود آٹھویں پرِماتما

رشٹ ویوجی نے ہی انسان کے واسطے گربھ سے لے کر مرنے تک ۱۶ پرکار کی
کریا۔ یا سنسکار مقرر کئے۔ جن میں سے ۲۵ گرہستی یا شراوک کے واسطے ہیں۔
اور ۲۸ مُنی یا سنیاسی کے لئے۔ ان کا مفصل حال اور ان موقعوں پر پوجا۔ و
ہون وغیرہ کرنے کی ترکیب آدپُران سے جاننی چاہیئے۔ ہم گرہستی کے ۱۵ سنسکاروں
کا بہت ہی مختصر حال ذیل میں درج کرتے ہیں۔

(۱) گربھا دان۔ یہ رسم اپنی عورت کے ساتھ حیض آنے سے پانچویں دن صرف
اولاد پیدا کرنے کی غرض سے بھوگ کرنے کے لئے کی جاتی ہے۔

(۲) پریتی کریا۔ حمل سے تیسرے مہینے کی جاتی ہے۔

(۳) سوپریتی کریا۔ حمل سے پانچویں مہینے۔

(۴) دھرت کریا۔ ساتویں مہینے۔

(۵) مود کریا۔ نویں مہینے۔

(۶) پریود بھو کریا۔ یا جنم سنسکار۔ پیدائش کے دن۔

(۷) نام کرم۔ جنم سے بارھویں دن بچے کا نام رکھنے کے وقت۔ اُس کا نام عمدہ
اور بامعنی رکھنا چاہئے۔ چھتر۔ گوڈر۔ نتھو۔ فتو۔ واہیات نام نہ رکھنے چاہئیں۔

(۸) بہریاں کریا۔ دوسرے۔ تیسرے یا چوتھے مہینے بچہ کو گھر سے باہر نکالنے کے
وقت (۹) نِشدھ کریا۔ پانچویں مہینے۔ یا جب بچہ بیٹھنے لگ جاوے۔

(۱۰) انّ پراسن کریا۔ ساتویں۔ آٹھویں یا نویں مہینے۔ بچہ کو اناج کھلانا شروع کرتے وقت

(۱۱) برش بردھن یا برس بدھاوہ۔ ایک سال کی عمر ہونے پر۔

(۱۲) مونڈن کریا۔ دوسرے یا تیسرے یا چوتھے سال۔ کان بھی اُسوقت بندھوائے

(۱۳) لِپی سنکھان کریا۔ پانچویں سال لکھنا پڑھنا شروع کرتے وقت۔

(۱۴) اُپ نیتی یا جنیو آٹھ سال کی عمر میں۔ اور برت ورنا چار شاستر کے مطابق برہمچریہ آشرم دھارن کیا

اور ہر ایک اپنی اپنی اولاد کو اپنا ہی پیشہ سکھلانے لگا۔ اِس سے بڑا فائدہ یہ تھا کہ بچہ اپنے آبائی پیشہ کو آسانی سے سیکھ سکتا تھا۔ اور وہ اُس میں کمال حاصل کر سکتا تھا۔ رفتہ رفتہ ان چاروں ورنوں کی سینکڑوں ذاتیں مقرر ہو گئیں۔ بہت سی تو بلحاظ پیشہ کے ہوئیں۔ جیسے دھوبی۔ نائی۔ سُنار۔ بڑھی وغیرہ وغیرہ بہت سی بلحاظ سکونت کے ہوئیں۔ جیسے ویشوں میں اگروال۔ کھنڈیلوال۔ اوسوال وغیرہ۔ برہمنوں میں۔ کشمیری۔ گجراتی۔ کانیکبج۔ گوڑ۔ سارسوت۔ ہر ایک بات کے دو پہلو اچھا اور بُرا ہوتے ہیں۔ اِس فرقہ بندی سے جبکہ پیشہ وروں کو پیشہ میں کمال اور اُس کے سیکھنے میں آسانی ہوئی۔ دوسری طرف بیاہ شادی کا اور میل ملاپ کا دائرہ تنگ ہو گیا۔ ہر ایک فرقہ میں ایک دوسرے سے ایک قسم کی نفرت سی پیدا ہو گئی۔ آجکل جو ہندوؤں میں نااتفاقی اور ایک دوسرے سے علیحدگی پائی جاتی ہے۔ اِس کا خاص سبب فرقہ بندی ہے۔ نااتفاقی سے جو نقصان ہندوؤں کو پہنچ رہا ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ اِس لئے مؤلف کے خیال میں مناسب ہے کہ اب کم سے کم ایک ورن کے آدمی آپس میں بیاہ شادی کرنے لگ جاویں۔

اگروال۔ کھنڈیلوال۔ اوسوال۔ پاراوتی پروار۔ سب ویش ہیں۔

کشمیری۔ گجراتی۔ کانیکبج۔ گوڑ۔ سارسوت۔ سب براہمن ہیں۔

اڑھائی گھرے۔ بیس گھرے سب کھتری ہیں۔

اِن میں آپس میں شادی بیاہ کرنے سے کچھ ہرج نہیں ہے۔ نیز بیاہ شادیوں میں جو سینکڑوں آدمیوں کو بارات میں لے جایا جاتا ہے۔ اور بہت سا قیمتی کپڑا جہیز میں دیا جاتا ہے۔ اُس کو بھی بند کرنا مناسب ہے۔ چونکہ جو کچھ دغا و فریب روپیہ کے کمانے میں کیا جاتا ہے وہ سب بیاہ اور شادیوں کے خرچ کو پورا کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ اگر یہ خرچ کم ہو جاوے تو ہندوؤں میں سے بہت سے پاپ کم ہو جائیں

لوہار۔ سنار*۔ اکار وسب سے نیچے کے درجے کے شودر ہیں۔ ان میں بھیل۔ جھینور
پاردھی۔ چانڈال۔ شامل ہیں (دیکھو دھرم شاستر کا چارادھیکار ۹ شلوک ۲۳۲ لغایت
۲۳۵۔ اور آدپران پرب ۱۶ اشلوک ۸۵ لغایت ۸۷)

نہ چھونے لائق شودروں کے چھو جانے سے مٹی کا برتن چھوڑ دینا چاہئے۔ لوہے
کا برتن راکھ سے صاف ہونا چاہیئے۔ کانسی۔ پیتل کا برتن دوبارہ بنوانا چاہیئے۔ اگر
ہڈی وغیرہ برتنوں کو لگ جاوے تو آگ ڈالنے سے پاک کرنا چاہیئے۔ اناج۔ لکڑی
پھل۔ کپڑا۔ سونے۔ چاندی کے برتن پانی سے دھو کر صاف کرنے چاہئیں۔ (دیکھو
دھرم سنگرہ شراد کا چار شلوک ۲۳۰ لغایت ۲۳۹) ابتدا میں ایک آریہ جاتی کے
چار ورن۔ برہمن۔ چھتری۔ ویش۔ اور شودر۔ بغرض انتظام سوسائٹی مقرر کئے گئے تھے
چاروں ورن آپس میں بیاہ شادی کرتے تھے۔ صرف اتنی بات ضرور تھی۔ کہ شودر
صرف شودرانی کے ساتھ شادی کرتا تھا۔ ویش شودر۔ اور ویش عورت کیساتھ بیاہ کرتا تھا
چھتری شودر۔ ویش اور چھترانی سے بیاہ کرتا تھا۔ برہمن چاروں ورن کی عورت سے
سکتا تھا۔ جیسا کہ آدپران کے مندرجہ ذیل شلوک سے ظاہر ہے۔

शुद्रा शुद्रेण वोढव्याना मास्वातांच नैगमः
वहेत्स्वानेा चराजन्यः स्वां द्विजन्माक्व चिच्चता:
प० ३० श्लो २४७

ایسا ہی منو سمرتی میں لکھا ہے۔ بعد ازاں ہر ایک اپنے ورن میں شادی کرنے لگ گیا

---

* سنار کو آدپران میں سپرش شودر لکھا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میٹر جاتی کے سناروں نے جو اپنے آپ کو راجپوت بتلاتے ہیں۔ یہ پیشہ بعد میں اختیار کیا ہوگا۔ کیونکہ سہارنپور۔ انبالہ۔ کرنال۔ وغیرہ ضلعوں میں جہاں یہ لوگ آباد ہیں اُنکے ہاتھ کا پاکی پینے کا رواج ہے۔ اور اُنکے یہاں کریوہ بھی نہیں ہوتا ہے۔

پایا جاتا ہے۔

ان ہی رشبھ دیوجی بانئے جین مت سے چھ قسم کے پیشے۔ اسی۔ مسی۔
کرسی۔ بانجیہ۔ ودیا۔ اور شلپ۔ ایجاد کئے۔ اسی۔ تلوار سے سپہ گری۔ مسی (سیاہی)
سے حساب کتاب۔ کرسی سے کھیتی۔ بانجیہ سے بیوپار۔ لین دین۔ تجارت ودیا
سے کلا وچترائی۔ گانا بجانا۔ ناٹک وغیرہ۔ شلپ سے کاریگری و دستکاری مراد ہے
ان پیشوں کے کرنے والے تین ورن۔ چھتری۔ ویش اور شودر۔ مقرر کئے۔ چھتری
کا کام سپاہگری۔ حکمرانی۔ وحفاظت رعیت۔ ویش کا کام حساب ولین دین وتجارت
شودر کا کام کھیتی باڑی۔ گانا بجانا وصنعت وحرفت۔ قرار پایا۔ بعد ازاں ان کے
بیٹے بھرت نے چوتھا ورن برہمن مقرر کیا۔ جن کے واسطے کوئی پیشہ نہیں۔ دھرم
میں لگے رہنا اور دوسروں کو دھرم اپدیش دینا ہی جن کا کام ہوا۔ برہمن۔ چھتری
اور ویش کی صرف ایک قسم یا جاتی (ذات) قرار دی۔ مگر شودروں کی دو قسم قرار پائی
ایک ست۔ یعنی وہ جو ایک دفعہ بیاہ کریں۔ دوسرے است۔ جن کا بار بار بیاہ ہووے
ست شودروں کی پھر دو قسمیں قرار دیں۔ ایک سوادھین۔ یعنے خودمختار۔ دوسرے
پرادھین یعنے دوسروں کی ملازمت کرنے والے۔ است شودر بھی دو قسم کے قائم
کئے۔ ایک کارو یعنے کاروبار کرنے والے جیسے دھوبی وغیرہ۔ دوسرے اکارو۔
جن کا کوئی خاص پیشہ نہیں۔ پھر کارو کی بھی دو قسم قرار دیں۔ ایک سپرش۔ جنکے
ہاتھ کا پانی پی سکتے ہیں۔ وہ پانچ قسم میں منقسم ہیں (۱) شالک یعنے ساڑی بنانے
والے۔ یہ دکھن میں ایک قوم ہے (۲) مالک (مالی) (۳) کنبھکار (کمہار۔ برتن بنانے
والا (۴) تیلی (مسلمان تیلی نہیں) (۵) نائی۔

دوسری اسپرش۔ جن کے ہاتھ کا پانی نہیں پی سکتے۔

جیسے۔ دھوبی۔ کھاتی۔ دبڑہی، صیقل گر (لوہے کے اوزار صاف کرنے والا)

کیونکہ اُنکے اعتقاد میں آدم پہلا انسان ہے۔ جین مت میں رشب دیوجی کا نام بوجہ
کار و بار دنیا سکھلانے اور انسانوں کو تمدنی حالت میں لانے کے آدپُرش ہے۔
جس کا ترجمہ پہلا انسان ہے۔ نیز جین مت میں انکو ارہم بھی کہتے ہیں جس کا تلفظ
آدم سے قریب قریب ہے۔ علاوہ ازیں آدم کے معنے سنسکرت زبان میں آدیا شرع
میں پیدا ہوا ہوتے ہیں۔ اس طرح بھی یہ لفظ آدپُرش کا مترادف ہے۔ اہل اسلام
کی مستند کتابوں معارج النبوت وغیرہ سے آدم کا ہندوستان میں ہونا ثابت ہے
اب رہی یہ بات کہ عیسائی اور محمدی حضرت آدم اور دُنیا کی پیدایش حضرت عیسٰی سے
صرف چار ہزار چار برس پہلے بتلاتے ہیں۔ یہ اُنکی غلطی ہے۔ کیونکہ دانایان علم ارض
پروفیسر ہکسلی صاحب وغیرہ نے بعد تحقیقات یہ ثابت کر دیا ہے کہ دنیا میں نباتات
کے پیدا ہونے کا زمانہ ایک ارب سال سے زیادہ ہے (دیکھو ورلڈ لائیف)
نیز تاریخ فرشتہ جلد اول میں مرقوم ہے کہ
"در یکے از کتب معتبرہ بنظر درآمدہ کہ شخصے از صاحب سلونی مادون العرش و
فوق الفرش پرسید کہ یا امیر المومنین پیش از آدم سہ ہزار سال کہ بود۔ آنحضرت
جواب دادند کہ آدم۔ چوں ایں حق سہ مرتبہ تکرار یافت آں شخص ساکت شدہ سر
در پیش افگند۔ شاہ ولایت پناہ بزبان مبارک آوردند کہ اگر سی ہزار بارمے پُرسیدی
کہ پیش آدم کہ بود میگفتم "آدم" اس سے آدم کا عرصہ دراز پیشتر ہونا ثابت ہے۔
عیسائی و محمدی آدم کا بہشت سے۔ اور جین لوگ آرہم بھگوان آدپُرش کا سورگ سے
آکر زمین پر پیدا ہونا بیان کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے بھی آدپُرش اور آدم کا ایک ہونا

(بقیہ صفحہ ۲۱) جو کہ درست ہے۔ کیونکہ رشب دیوجی سے کیلاش پر تپسیا کی ہے۔ اور وہاں سے ہی موکش کو
گئے ہیں۔ بیل اُنکی سواری بتلائی جاتی ہے۔ بیل کا نشان اُنکی مورتی میں ہے +

نام ایشور - آدیشور - جگدیشور - جگت کرتا - جوگی - بھگوان - ارہنت - تیرتھنکر - پرشوتم - بدھ - سبوکرما - مہادیو - آدناتھ - آدپرش - کاشب - گوتم - منو - کل کر - کل دھر - پرہما - وشنو مہیش وغیرہ ہوا - غرضیکہ بموجب جین کُتب مقدسہ کے تہذیب کے ابتدائی سبق بھگوان رشب دیو نے ہی سکھلائے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بانئے جین مت یا جین مت خود زمانہ تہذیب کے آغاز میں ہوئے -

مؤلف کی رائے میں اہل اسلام و عیسائیوں کے حضرت آدم بھی یہی ہیں -

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۰) (۶۱) شاستر بُدھ (۶۲) سرپ موہن (۶۳) بہوت دمن (۶۴) منتر بدہی (۶۵) جنتر بدہی (۶۶) تنتر بدہی (۶۷) روپ پاک بدہی (۶۸) سوبرن پاک بدہی (۶۹) بندھن (۷۰) مرن (۷۱) ہیتھمین (۷۲) سنجیون ۔ استری کی ۶۴ کلا (۱) نرت (۲) چتر (۳) اوچت (۴) باجتر (۵) منتر (۶) جنتر تنتر (۷) گیان (۸) بگیان (۹) دہت (۱۰) جل سنمتبہ (۱۱) گیت گان (۱۲) تال تان (۱۳) میگھ برشٹی (۱۴) آرام روپن (۱۵) اکار گوپن (۱۶) دہرم بچار (۱۷) دہرم نیتی (۱۸) شگن بچار (۱۹) کریا کلپ (۲۰) پرشاد نیتی (۲۱) سنسکرت (۲۲) بنی کابردھن (۲۳) سورن شدھی (۲۴) سگندھ کرنا (۲۵) بہالاسنچرن (۲۶) گج پاتر نگ پریکشا (۲۷) استری لکھشن (۲۸) پرش لکھشن (۲۹) کام کریا (۳۰) لپی چھید (۳۱) تتکال بدھی (۳۲) وستو شدہی (۳۳) ویدک کریا (۳۴) سوبرن رتن بھید (۳۵) گھٹ بھرمن (۳۶) سار پرشرم (۳۷) انجن یوگ (۳۸) چورن یوگ (۳۹) ہست لاگھو (۴۰) بچن پٹتو (۴۱) بھوج بدہی (۴۲) باج بدہی (۴۳) کابیہ شکتی (۴۴) ویاکرن (۴۵) شالی کھنڈن (۴۶) مکھ منڈن (۴۷) کتھا کتھن (۴۸) کسم گونتن (۴۹) شنسکار کرنا (۵۰) سرب بھاشا گیان (۵۱) ابہی دہان (۵۲) آبھرن سج (۵۳) بھرتیو بچار (۵۴) گرہیا چار (۵۵) سنچے کرن (۵۶) نراکرن (۵۷) دہان زدھن (۵۸) کیش بندھن (۵۹) بتیا ناد (۶۰) تشند باد (۶۱) انک بچار (۶۲) لوک بیوہار (۶۳) انترچھند (۶۴) پرش ہیلی - لکھت کلا کے ۱۸ لپی ہیں (۱) ہنس لپی (۲) بھوت لپی (۳) راکھش لپی (۴) یوفی لپی (۵) ترکی (۶) کیری (۷) دراوری (۸) سندھوتی (۹) مالوی (۱۰) کانڑی (۱۱) ناگری (۱۲) لاٹی (۱۳) فارسی (۱۴) انی سیتی (۱۵) پاک کی (۱۶) مول دیوی (۱۷) اوڑی پھر اور بھی ہو گئے جیسے گجراتی - سورٹھی - مرہٹی وغیرہ ÷ نوٹ صفحہ ہذا مسلہ مہادیو کا باس کیلاس میں بتلایا جاتا ہے (بقیہ آئندہ)

دیوجی پیدا ہوئے۔ جنکو پنار ہواں کل کر بھی کہتے ہیں۔ یہ جینیوں کے پہلے تیرتھنکر ہیں۔ جنہوں نے چوتھے کال کے شروع میں جین مت جاری کیا۔ اِن رِشب دیوجی کو ہندو مت کے شری مدبھاگوت پُران میں پرمیشور کا اوتار بیان کیا گیا ہے۔ جیسا کہ ہمنے پہلے ذکر کیا ہے رِشب دیوجی نے اپنی رعیت کو مکانات کا بنانا۔ شہروں کا آباد کرنا۔ ہل جوتنا۔ زراعت کرنا۔ ورن۔ لکھنا۔ پڑہنا۔ تجارت کرنا۔ مویشیوں کی حفاظت کرنا۔ کھانا بنانا وغیرہ وغیرہ ۷۲ کلا پُرش* کی اور ۶۴ کلا استری* کی سکھلائی۔ اِس واسطے انکا

* پُرش کی ۷۲ کلا - (۱) لکھت کلا (۲) گنت (۳) روپ پراورشن (۴) نرت (۵) گیت (۶) تال (۷) باجتر (۸) سنبری (۹) نرکشن (۱۰) ناری لکشن (۱۱) گج لکشن (۱۲) اشو لکشن (۱۳) ڈنڈ لکشن (۱۴) رتن پریکشا (۱۵) دھاتو باد (۱۶) منتر باد (۱۷) کبت شکتی (۱۸) ترک شاستر (۱۹) نیتی شاستر (۲۰) تتو بچار یا دھرم شاستر (۲۱) جوتش شاستر (۲۲) ویدیک شاستر (۲۳) گھر بہاشا (۲۴) چو کلا ابھیاس (۲۵) رساین (۲۶) انجن (۲۷) سوپن شاستر (۲۸) اندر جال (۲۹) کرشی کرم (۳۰) شستر بدیہی (۳۱) جوآ (۳۲) بیاپار (۳۳) راج سیوا (۳۴) شگن بچار (۳۵) وایو ستمبھن (۳۶) اگن ستمبھن (۳۷) میگھ برشٹی (۳۸) بالیپن (۳۹) موہن (۴۰) ساور دھ گمن (۴۱) سوبرن سدھی (۴۲) روپ سدھی (۴۳) گھٹ بندھن (۴۴) پتر چھیدن (۴۵) مرم بھیدن (۴۶) لوکا چار (۴۷) لوگ رنجن (۴۸) پھل اکرشن (۴۹) اپھل چپلن (۵۰) دھار بندھن (۵۱) چتر کلا (۵۲) گرام باس (۵۳) کنک ستارن (۵۴) شکٹ یدھ (۵۵) گرڑ یدھ (۵۶) دِرشٹی یدھ (۵۷) واک یدھ (۵۸) مشٹی یدھ (۵۹) باہو یدھ (۶۰) دنڈ یدھ (بقیہ آئندہ)

(بقیہ صفحہ ۱۹) اب رات دن میں روشنی اُن ہی کے ذریعے سے ہوا کریگی۔ اِس سے ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ پرتی سرت سے پہلے لوگ کسی ایسی جگہ میں رہا کرتے ہونگے۔ جہاں چاند اور سورج کی روشنی نظر آتی ہوگی۔ ایسے ممالک بحر شمالی کی طرف ہیں۔ جہاں چھ مہینے تک سورج نظر نہیں آتا۔ لہٰذا اگر آریہ قوم کا ہندوستان میں کسی اور ملک سے آنا تصور کیا جائے تو وہ بحر شمالی کے قریب کے ممالک ہو سکتے ہیں۔ مسٹر بال گنگا دھر تلک نے بھی اپنی کتاب آرکٹک ہوم میں ایسا ہی لکھا ہے۔ جس زمانہ کا یہ ذکر ہے اُس وقت بحر اٹلانٹک کی جگہ میں ایک بڑا بھاری براعظم بستا تھا۔ (مؤلف)

آریہ ورت سے مراد شمالی ہندوستان ہے۔ جو ہمالیہ سے لیکر بندھیاچل تک آباد ہے جیساکہ امرکوش میں بھی لکھا ہے۔

आर्य्या वर्त्त: पुण्य भूमि मध्य विन्ध्यहिमालय:

ایسا ہی منوسمرتی ادھیائے ۲ شلوک ۲۲ سے ظاہر ہے جو اس طرح پر ہے

आ समुद्रात्तु वै पूर्व्वा दासमुद्रात्तु पश्चिमात्
तयोरेवान्तरं गिर्य्योरार्य्यावर्त्तं विदुर्बुधाः

آخری کل کریا منو راجہ نابھ نے دھات اور مٹی کے برتن بنانے سکھلائے۔ اور شہر اجودھیا آباد کیا جس کا دوسرا نام اکشور کو بھوم اور ونیتا نگری بھی ہے۔ جین رشیوں کے قول کے مطابق آریہ ورت میں سب سے پہلے یہ شہر آباد ہوا۔ جین سوتامبر فرقہ کے سوتروں کے بموجب یہ اجودھیا نگری جو راجہ نابھ نے آباد کی وہ کشمیر دیش سے پرے تھی۔ اور اُس کے چاروں طرف چار پہاڑ تھے۔ پورب کی طرف اشٹاپد یا کیلاش دکن کی طرف مہاشیل پچھم کی طرف سمرشیل اور اُتر کی طرف اُدیاچل۔

نوٹ۔ اس* سے آریہ ہندوؤں کا بحر شمالی کی طرف سے وسط ایشیا میں کیلاش یا تبت کے نزدیک آباد ہونا معلوم پڑتا ہے۔

شری رشبھ دیو۔ راجہ نابھ کے یہاں اُس کی رانی مرو دیوی کے بطن سے شری رشبھ

---

* جین شاستروں سے اس خیال کی تصدیق کہ آریہ ہندو کہیں اور سے آکر یہاں آباد ہوئے صاف صاف طور پر نہیں ہوتی۔ لیکن اُن میں لکھا ہے۔ کہ جوتی انگ قسم کے کلپ برکشوں کی جوتی (روشنی) جب پہلے کل کر پرتی شرت کے وقت میں جاتی رہی۔ تب اساڑھ شدی پورنماشی کے دن شام کیوقت پورب اور پچھم کی طرف چاند اور سورج نظر آئے۔ سورج غروب ہوتا ہوا۔ اور چاند نکلتا ہوا۔ لوگوں نے اُن کو دیکھ کر خوف کیا۔ اُن کا خوف پرتی شرت نے سمجھا کر دور کیا۔ اور اُن کو بتلایا کہ یہ چاند اور سورج ہیں (بقیہ آئندہ)

سب کچھ اب بھی درختوں ہی سے لئے جاتے ہیں۔ لیکن انسانوں نے اس زمانہ دراز کے گذرنے پر رفتہ رفتہ بہت سی تبدیلیاں پیدا کرلی ہیں پہلے زمانہ میں لوگ درختوں کے پتے اپنے بدن پر ڈھانپ لیا کرتے تھے۔ وہی اُن کے کپڑے تھے۔ افریقہ کے بعض باشندے اب بھی ایسا کرتے ہیں۔

چونکہ زر۔ زمین و زن کے جھگڑے اُس زمانہ میں نہیں ہوتے۔ اور نہ کوئی قصبہ و شہر آباد ہوتا ہے۔ اِس لئے اُس زمانہ کے لوگوں میں راجہ و رعیت کی بھی تمیز نہیں ہوتی۔ سب یکساں ہوتے ہیں۔ اُنکی عمر بھی بڑی اور قد بڑے اونچے ہوتے ہیں۔ ایک عورت کے ایک لڑکا اور ایک لڑکی دونوں توام یعنی اکٹھے پیدا ہوتے ہیں اور جگلیہ یا جوڑے کہلاتے ہیں، جب وہ جوان ہوجاتے ہیں۔ تو آپس میں مرد و عورت کی طرح رہنے لگ جاتے ہیں۔ بیاہ شادی کی کوئی رسم نہیں ہوتی۔ غیر تمدنی حالت میں رہتے ہیں۔ دونوں اکٹھے مرتے ہیں مرکر سورگ میں جاتے ہیں۔ چوتھے کال کے شروع ہونے سے کچھ عرصہ پہلے تمدنی حالت اختیار کرتے ہیں جس میں وہ چھٹے کال تک رہتے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی گذشتہ تیسرے کال کے ختم ہونے سے کچھ عرصہ پہلے تک ہوتا رہا۔ بعد ازاں انسانی ضروریات آہستہ آہستہ بڑھنے لگیں اور کلپ برکشوں کی حدبندی و تقسیم کی بابت آپس میں جھگڑے پیدا ہونے لگے جنکو اُنکے مکھیاؤں نے فیصلہ کیا۔ یہ مکھیا **کل کریامنوں** کے نام سے معروف ہوئے اور یکے بعد دیگرے تعداد میں چودہ ہوئے۔ جن کے نام یہ ہیں۔ (۱) پرتی سرت (۲) سن متی (۳) چھیے مانکر (۴) جے ماند (۵) سی مانکر (۶) سیمان (۷) بمل باہن (۸) چکشو کمان (۹) یشسوکی (۱۰) ابھے چندر (۱۱) چندرناتھ (۱۲) مرددیو (۱۳) پرسین جیت (۱۴) راجہ نابھ۔ اِن کل کریامنوں اور عام لوگوں میں راجہ اور رعیت جیسا تعلق رہا۔ اور یہ سب آریہ ورت میں گنگا اور سندھ کے درمیان ہوئے۔

کے بعد دیگرے ہوتے چلے جاتے ہیں۔ تیسرے کال کے ختم ہونے سے کچھ عرصہ پہلے تک جو انسان ہوتے ہیں۔ وہ نہ جھوٹ بولتے ہیں۔ نہ چوری کرتے ہیں۔ شان میں کوئی زانی ہوتا ہے۔ اور نہ فریبی وغیرہ وغیرہ۔ چونکہ دھرم بھی مذکورہ بالا گناہوں سے بچنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ اس لئے ان کی عدم موجودگی میں کوئی شخص کسی قسم کا ورت اور سنجم وغیرہ دھرم بھی نہیں کرتا۔ اس وقت میں زراعت بھی نہیں ہوتی۔ سب انسان اپنی ہر قسم کی مطلب براری **کلپ برکشوں** (مراد پوری کرنے والے درخت) سے کرتے ہیں۔ کلپ برکش دس قسم کے ہوتے ہیں۔

(۱) مدیانگ۔ مقوی اشیا دینے والے (۲) تریانگ۔ باجے دینے والے۔

(۳) بھوشن آنگ۔ زیور دینے والے (۴) بھوجن آنگ۔ بھوجن دینے والے۔

(۵) بھاجن آنگ۔ برتن دینے والے (۶) بستر آنگ۔ کپڑے دینے والے

(۷) مالیانگ۔ مالا دینے والے۔ (۸) گرہانگ گھر دینے والے۔

(۹) یوترانگ۔ روشنی دینے والے (۱۰) دیپانگ۔ چراغ دینے والے۔

کلپ برکش کو اہلِ اسلام طوبیٰ اور عیسائی Celestial tree یا بہشتی درخت بولتے ہیں۔ امریکہ وغیرہ ممالک میں اب بھی ایسے درخت ہیں۔ جنکو Milk tree (دودھ کا درخت) اور Bread tree (روٹی کا درخت) وغیرہ کہتے ہیں۔ بعض جزائر میں ایسے درخت بھی پائے گئے ہیں۔ جو رات کو روشنی کا کام دیتے ہیں مثلاً چنار اور بہتوں میں سے سفید پانی نکلتا ہے۔ جیسے کہ مپپ میں سے۔ یہ بات ٹھیک طور پر نہیں کہی جا سکتی کہ کلپ برکشوں سے مراد ایسے ہی درخت ہیں یا کچھ اور۔ مگر مؤلف کے خیال میں تو یہ آتا ہے کہ اس زمانے کے انسان باجے۔ زیور۔ کپڑے۔ بھوجن۔ سب درختوں سے بناتے تھے۔ اور ابتک بھی بناتے ہیں۔ مثلاً بین وغیرہ باجے۔ پھولوں کے ہار اور گجرے۔ درختوں کے پھل وغیرہ وغیرہ

ہو جاتا ہے۔ کبھی ایک دریا کہیں کو جاتا ہے۔ کبھی اپنا رُخ دوسری طرف تبدیل کر لیتا ہے کبھی کوئی نیا شہر آباد ہو جاتا ہے۔ کبھی کوئی پرانا کہیں سے اُجڑ جاتا ہے۔ کبھی کسی طوفان عظیم کے آنے سے۔ کوہ آتش فشاں کے پھٹنے سے۔ وبا و طاعون وغیرہ کے پھیلنے سے غیر ملک والوں کے حملہ سے۔ ملکی فساد سے۔ بموجب رفتار زمانہ تہذیب کے اُٹھ جانے سے اور حالتِ تمدن کے بدلتے رہنے سے۔ شہر کے شہر۔ اور ملک کے ملک بھی غارت ہو جاتے ہیں۔ اور تہذیب کے پھیلنے و آبادی کے زیادہ ہو جانے وغیرہ سے نئے نئے ملک آباد ہوتے رہتے ہیں۔ مگر دنیا کی ہیئتِ مجموعی میں کبھی فرق نہیں آتا جس طرح ایک مہینہ میں دو پکش بدی اور سُدی اور سال میں چھ موسم۔ بسنت۔ گریکھم۔ برشا۔ شستر۔ سرد اور ہم ہوتے ہیں اسی طرح ایک کلپ میں دو دَور اوسرپنی अवसर्पणी اور اُت سرپنی उत्सर्पणी اور ایک دَور میں چھ کال (زمانہ) سکھما سکھما۔ سکھما۔ سکھما دُکھما۔ دُکھما سکھما۔ دُکھما۔ دُکھما دُکھما ہوتے ہیں۔ اور سرپنی دور میں انسان کی طاقت۔ قد عمر وغیرہ درجہ بدرجہ کم۔ اور اُت سرپنی میں بتدریج زیادہ ہوتے چلے جاتے ہیں۔ پہلے کال سکھما سکھما۔ چار کوڑا کوڑی ساگر کا۔ دوسرا سکھما۔ تین کا۔ اور تیسرا سکھما دُکھما۔ دو کا ہوتا ہے چوتھا کال۔ دُکھما سکھما بیالیس ہزار برس کم ایک کوڑا کوڑی ساگر کا ہوتا ہے۔ پانچواں دُکھما اور چھٹا دُکھما دُکھما ایک ایک اکیس اکیس ہزار برس کا ہوتا ہے۔ اِس طرح ایک دَور دس کوڑا کوڑی ساگر کا اور ایک کلپ بیس کوڑا کوڑی ساگر* کا ہوتا ہے۔ یہ اوسرپنی و اُت سرپنی دَور

*ساگر برس کا دوسرا نام جہد اور ابدی بھی ہے۔ اس وجہ شمار اعداد کا نام ہے جو ایک کے ہندسہ پر چودہ صفر دینے سے حاصل ہوتا ہے اور کوڑا کوڑی کے معنے ہیں کروڑ ضرب کیا ہوا کروڑ میں۔ لیکن کروڑ کو کروڑ میں ضرب دینے سے بھی ایک کے ہندسہ پر چودہ صفر آ جاتے ہیں۔ اِس لئے مصنف کی رائے میں الفاظ کوڑا کوڑی ساگر کی تشریح میں یعنی کوڑا کوڑی ساگر کے معنے لیا ساگر ہے جو کروڑ کو کروڑ میں ضرب دینے سے حاصل ہوتا ہے گو جین مت کے شاستروں [illegible] میں لکھے

جین مت کی مختصر تاریخ

اب ہم جین مت کی مختصر سی تاریخ اسکی قدامت اور آسکے جملہ دیگر مذاہب سے پیشتر ہونے کا حال
بموجب جین شاستروں۔ شری پدم پُران جی۔ و ہری بنس پران جی۔ آدپران جی۔ اور
دھرم پریکشا جی۔ وجین تتو آدرش وغیرہ بیان کرتے ہیں۔ یہ معلوم رہے کہ جین مت
کے پُران ہندوؤں کے پُرانوں جیسے نہیں ہیں کہ جن میں جیسے کہ آریہ سماج کہتی بعید از عقل باتیں لکھی ہیں
بموجب اعتقاد جین مت کے یہ دنیا ازلی و ابدی ہے۔ نہ اسکو کسی نے کسی خاص وقت میں
بنایا ہے۔ اور نہ کبھی اسکو کوئی بگاڑتا ہے یا اس کے اجزا میں قدرتی اور ملکی اسباب
سے تغیر اور تبدل ہوتا رہتا ہے۔ مثلاً کبھی کوئی نیا جزیرہ بن جاتا ہے۔ اور کوئی جزا نا مرقاب

(بقیہ صفحہ ۱۴) گزرے ہیں۔ اس حساب سے پیدائش دنیا موجودہ کو بہ تفصیل ذیل ایک ارب ستانویں کروڑ
انتیس لاکھ انچاس ہزار انتالیس سال گذرے ہیں۔ چہ منونتر =
۱۸۴۰۳۲۰۰۰۰ = ۶ × ۳۰۶۷۲۰۰۰۰
ساتویں کی ۲۷ چتر یگی = ۴۳۲۰۰۰۰ × ۲۷ = ۱۱۶۶۴۰۰۰۰
آٹھویں کے تین یگ = ۱۷۲۸۰۰۰ + ۱۲۹۶۰۰۰ + ۸۶۴۰۰۰ = ۳۸۸۸۰۰۰
کل یگ کا سن ۱۹۳۲ بکرمی تک = ۵۰۳۹۔ سات درمیانی سندھیاں جو گذر چکیں = (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۲۶)
۴۵۰۱۷۲۰۰۰۰ = ۱۲۰۹۶۰۰۰ میزان = ۱۹۷۲۹۴۹۰۳۹

اس منتر سے ویدک زمانہ میں مگدھ دیش میں ایسی قوم کا ہونا ثابت ہوتا ہے
جو ویدک یگ نہیں کرتے تھے۔ لیکن یگ کو بوجہ بے رحمی اور ہنسا کا کام ہونے کے
بُرا سمجھنے والی مگدھ دیش میں دو ہی بڑی قومیں بدھ اور جین ہوئی ہیں۔ بدھ مذہب
کو تو جاری ہوئے صرف دو ہزار پانچ سو ہی برس ہوئے ہیں۔ مگر رگوید کی تصنیف کو
جس میں مذکورہ بالا اشلوک ہے۔ بموجب محققان یورپ تقریباً تین ہزار نوسو برس۔ اور
بموجب ہند۔ ومت و آریہ سماج ایک ارب ستانویں کروڑ انتیس لاکھ انچاس ہزار
پندرہ سال گذرے ہیں۔ اس لئے وید کا اشارہ غالباً جین مذہب والوں کی طرف ہے
جس کا ہونا بموجب بھاگوت پران (جیسے کہ ہم نے پیچھے بیان کیا ہے) سوایمبھو منو کے
زمانے میں جس کو ہندو لوگ پیدایش آفرینش کا وقت خیال کرتے ہیں ثابت ہے +

(بقیہ صفحہ ۱۳) ان چاروں یگوں کا مجموعہ یعنے چینتالیس لاکھ بیس ہزار برس کے عرصہ کو ایک چترگی یا مہایگ
کہتے ہیں۔ اکہتر چترگی کا ایک منونتر ہوتا ہے۔ جس کے سالوں کی تعداد ۳۰ کروڑ ۶۷ لاکھ بیس ہزار ہے
منونتر یا منو چودہ ہیں جن کے نام یہ ہیں (۱) سوایمبھو (۲) سوارو چس (۳) اوتم (۴) تاس (۵) ریوت۔ (۶)
چاکھس (۷) ویوسوت (۸) ساورنیہ (۹) دکش ساورنیہ (۱۰) برہم ساورنیہ (۱۱) دہرم ساورنیہ (۱۲) رُدر ساورنیہ (۱۳)
رانچ (۱۴) بھونک۔ چودہ منتروں کے سال چار ارب انتیس کروڑ چالیس لاکھ اسی ہزار ہوئے۔ ہر ایک منونتر
کے شروع اور آخر میں ایک سندھی (وقفہ درمیانی) سترہ لاکھ اٹھائیس ہزار سال کی ہوتی ہے۔

سندھیاں بھی پندرہ ہوتی ہیں۔ جن کے سالوں کی تعداد دو کروڑ انسٹھ لاکھ بیس ہزار ہوتی ہے
اس طرح ۴۲۹۴۰۸۰۰۰ + ۲۵۹۲۰۰۰۰ چار ارب بتیس کروڑ سال ہوتی ہے جس میں سے ۶
منونتر گذر چکے ہیں۔ ساتویں منونتر کی اٹھائیسویں چترگی میں کلیگ کے ۵ ہزار سال گذر چکے ہیں
(دیکھو۔۔۔ وید دیکھو)

اور جین مت کا سوامبہو منو کے زمانہ میں ہونا بخوبی ثابت ہوتا ہے۔ سوامبہو منو بموجب منوسمرتی وغیرہ کتب مقدسہ اہل ہنود موجودہ دُنیا کے آغاز میں ہوئے ہیں۔ جسکو آج تک (۱۹۳۵ء) ایک ارب[1] ستانویں کروڑ اُنتیس لاکھ انچاس ہزار انتالیس سال گذرے ہیں
اب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ آیا ویدوں میں بھی جو سب سے پُرانی کتابیں مانی جاتی ہیں۔ کہیں جینیوں کا ذکر ہے یا نہیں۔ اِس کے واسطے ہم رگ وید منڈل ۳۔ اشٹک ۳۔ ادھیائے ۳ ورگ ۱۸ کے چودھویں منتر کو پیش کرتے ہیں جو اس طرح پر ہے

किंते कृण्वंते कीकटेषु गावो नाशिरं दु ह्रेन तपन्ति घर्मा
पानो भर प्रमगन्दस्य वेदो नैचा शाखं मघवन्न्धया ना

اِس کا مطلب سلیس بھاشیہ کے مطابق یہ ہے۔ کہ اے اندر جو لوگ مگدھ وغیرہ آناریہ دیشوں میں رہتے ہیں۔ وہ اپنی گایوں کے دودھ یگ وغیرہ کاموں میں کام آنے کے واسطے نہیں دیتے۔ اور نہیں تپاتے۔ اِس لئے تم یہ گائیں ہم کو دو۔ اور جو لوگ چیپہ اُدھار دے کر دُگنا پیسہ کرتے ہیں۔ اُن کا دھن۔ اور اُن لوگوں کا دھن جو شودر ہیں۔ ہم کو دو۔ کیونکہ وہ دھن بھی یگ وغیرہ میں کام نہیں آتا

---

[1] واضح ہو کہ ہندو مت میں دنیا کی عمر چار ارب بتیس کروڑ سال کی بتلائی ہے۔ جو ایک کلپ یا ایک ہزار مہایگ۔ یا ایک برہم دن کے نام سے موسوم ہے۔ اسی قدر عرصہ کا نام جبکہ پرلے ہو کر تمام ارواح و مادہ برہم (پرماتما) میں شامل ہو کر جاتا ہے برہم راتری ہے۔
یگ یا زمانے چار ہیں۔ پہلا ست یگ یا کرت یگ۔ جو سترہ لاکھ اٹھائیس ہزار سال کا ہوتا ہے
دوسرا ترتیا جو بارہ لاکھ چھیانویں ہزار برس کا ہوتا ہے۔
تیسرا دواپر۔ جس کی تعداد آٹھ لاکھ چونسٹھ ہزار برس ہے
اور چوتھا کل یگ۔ جس کی چار لاکھ بتیس ہزار برس تعداد ہوتی ہے۔ (نوٹ۔ باقی صفحہ ۱۴ پر دیکھو)

تپسیا اور یگ کی۔ نارائن نے خوش ہو کر درشن دیئے۔ اور کہا کہ مانگ کیا مانگتا ہے؟
نابھ راجہ نے عرض کی۔ کہ مہاراج تمہارے جیسا بیٹا میرے یہاں پیدا ہو۔
نارائن نے جواب دیا۔ کہ ہم خود تمہارے یہاں اوتار لینگے۔

چنانچہ مرو دیوی رانی کو حمل رہ گیا۔ برہما وغیرہ نے آکر نابھ راجہ کو مبارک باد دی۔ اور کہا کہ اے راجہ تیرا بھاگ اودے ہوا۔ جو آدی پُرش بھگوان تیرے یہاں پتر ہو کر اوتار لینگے۔ چنانچہ رِشب دیوجی نے اوتار لیا۔ دیوتاؤں نے بمان (محلوں) میں بیٹھ کر خوشی سے پھول برسائے (چھٹا ادھیائے) اندر نے اپنی لڑکی جینتی जयन्ती سے رِشب دیو کی شادی کر دی۔ اُس سے بھرت وغیرہ ایک سو لڑکے پیدا ہوئے۔ جن میں سے نو برکت (تارک الدنیا) ہو کر نو جوگیشوروں کے نام سے مشہور ہوئے۔

ایک دفعہ رِشب دیوجی نے یگ کی۔ اور سب پرجا کو اپنے سامنے بٹھلا کر دُنیا کی بے ثباتی پر اُپدیش دیا (پانچواں ادھیائے) اور آخر بھرت کو راج دیکر پہاڑ پر بھجن کرنے چلے گئے۔ اور جڑ بھرت کا روپ بنا لیا۔ (چھٹا ادھیائے) جڑ بھرت روپ رہنے میں۔ شاستروں کے موافق دھرم رکھنے اور کھٹ کرم یعنی چھ روزانہ ضروری فرائض کرنے کا کچھ کام نہیں رہتا۔ اِس لئے بہت سے آدمیوں نے رِشب دیوجی کے چلن کو دیکھ کر شنان کرنا اور وید پڑھنا چھوڑ دیا اُس وقت سے اوسوال اور سراوگی کا مت۔ جو لوگ وید اور شاستر کو نہیں مانتے۔ دنیا میں پھیل گیا +

ہندوؤں کے عام خیال میں بھاگوت پران ویشم پاین و یاس کی تصنیف ہے جو راجہ یدھشٹر کے وقت میں ہوئے ہیں۔ مگر اس پُران میں لکھا ہے کہ ویاس کے بیٹے شکدیو جی نے یہ پُران راجہ پریکشت کو سُنایا۔ بہرحال یہ پُران یدھشٹر کے وقت کا ہے۔ جو سمت بکرم سے ۳۰۴۴ برس پیشتر ہوا ہے۔ اور اس طرح اس کی تصنیف کو ابتک پانچ ہزار سال گزرے ہیں۔ بھاگوت پُران کی مذکورہ بالا شہادت سے جینیوں کے پہلے تیرتھنکر یعنی رہنما

(سکندھ ۲۔ ادھیائے ۹ لغایت ۱۱) مہاپرلے کے بعد جب چاروں طرف
جل مئی ہو کر کچھ نہ دیکھ پڑتا تھا۔ اُس وقت وہ آدپُرش شیش ناگ کی چھاتی پر
سین کرتے تھے۔ اُن کی نابھ (ناف) سے ایک کنول کا پھول نکلا۔ اِس پھول
کی نال سے برہما جی پرگٹ ہو کر اُس پھول پر آ بیٹھے۔ برہما جی نے اپنے داہنے
انگ سے سوایمبھو منو نام ایک پُرش۔ اور بائیں انگ سے ست روپا نام استری
پیدا کی۔ اور ان دونوں کا بیاہ کر دیا۔ اور کہا کہ آدمی پیدا کرو۔

سوایمبھو منو نے جواب دیا۔ کہ آدمی پیدا ہو کر کہاں رہیں گے۔ اب تک جو کچھ آپ نے
پیدا کئے وہ سب کنول کے پھول پر بیٹھے ہیں۔

تب برہما جی نے آدپُرش کا دھیان کیا۔ اور وہ پاتال سے پرتھوی کو لے آئے
سوایمبھو منو کے ہاں پریہ ورت بیٹا ہوا۔ (سکندھ ۵ ادھیائے ۱ و ۲)

پریہ ورت نے شانتی اور برکھمتی سے شادی کی۔ پہلے سے آتم و تامس
ور ریوت۔ تین لڑکے پیدا ہوئے۔ جو چودہ منونتروں میں شمار ہوئے۔ دوسری
سے اگنی دھر وغیرہ ہوئے۔ پریہ ورت نے اِس غرض سے کہ رات کی وجہ سے پوجا
و ترپن وغیرہ کے کام بند نہ ہوا کریں۔ ایک پتیہ کا ایک رتھ سورج کی طرح روشن
بنوایا۔ اس رتھ پر بیٹھ کر اُس نے پرتھوی (زمین) کے گرد سات بار پکّا (طواف)
کی۔ اور ایک چھتر راج کیا۔ رتھ کے پتیہ کے سات بار پھرنے سے سات دیپ
(اقالیم) جمبو وغیرہ اور سات سمندر و نو دھی (بحر منہد) وغیرہ بن گئے۔

پریہ ورت کے تارک الدنیا ہونے کے بعد اُس کا بیٹا اگنی دھر راج کا مالک ہوا
اِس نے پورب چتی اپسرا سے بیاہ کیا۔ جس سے نابھ وغیرہ نو بیٹے پیدا ہوئے
اگنی دھر نے جمبو دیپ کے نو کھنڈ (حصے) کر کے نابھ کو بھرت کھنڈ کا راج دیا
(تیسرا ادھیائے) نابھ راجہ نے اپنی زوجہ مرو دیوی سمیت اولاد کی خاطر جنگل میں جا کر

یوگ بشسٹ کے ویراگ پرکرن میں مہاں اہنکار (یعنی خودی) کی مذمت کی ہے۔

ایسا لکھا ہے राम उवाच ॥ नाहं रामो न मे वाञ्छा भावेषु न च मे मनः । शान्त आसितुमिच्छामि स्वात्मनीव जिनो यथा ॥ सर्ग १० श्लो ८

اس کا ترجمہ یوگ بشسٹ ویراگ دمو موکش پرکرن کے صفحہ ۶۰ پر جو مطبوعہ ۱۸۸۸ء اور شریف صالح محمد کا چھپوایا ہوا او رجا وجی دادا جی کا چھاپا ہوا ہے۔ ایسا کیا ہے۔

ترجمہ۔ یہ جو میں رام ہوں۔ سو نہیں۔ اور اچھا د خواہش بھی کچھ نہیں۔ کا ہے سے تے جو میں نہیں۔ تو اچھا کس کو ہووے۔ اور اچھا ہوئی تو بھی ہوئی۔ جو اہنکار کے ارنبت پد کی پراپت ہووے۔ جیسے جنیندر کو اہنکار کا उत्थान اتھان نہیں ہوا۔ تیسا میں ہوؤں۔ ایسی مجھ کو اچھا ہے۔" یعنے رامچندر جی کہتے ہیں کہ میں رام نہیں ہوں۔ اور نہ مجھ میں کچھ خواہش ہے۔ اگر ہے تو صرف یہی ہے کہ جیسی جنیندر دیو نے خودی کو ترک کیا ہے۔ ویسے میں بھی ترک کروں +

اس پستک کی ٹیکا (شرح) کرنے والا بیان کرتا ہے۔ کہ یہ پستک ویدانت مت کی بہت پرانی کتاب اور رشی بالمیک کی تصنیف ہے۔ بالمیک جی راجہ رامچندر جی کے زمانہ میں ہوئے ہیں۔ جن کو بموجب تاریخ دنیا مصنفہ پنڈت لیکھرام آریہ مسافر ۱۸۹۸ء تک ۹۹۴۸۶۸ برس ہوئے ہیں۔ اس کتاب کے مندرجہ بالا اشلوک میں رامچندر جی جنیندر دیو کی طرح خواہشات سے بری ہونا چاہتے ہیں۔ جس سے جین مت کا راجہ رامچندر جی سے پہلے ہونا ثابت ہے۔

شریمد بھاگوت پران اردو مترجمہ لچھمن لال مطبوعہ نول کشور پریس لکھنؤ میں رشب اوتار کا جو جینیوں کے پہلے ترتھنکر ہیں۔ ذکر ہے۔ جس کو ہم مختصراً ہدیہ ناظرین کرتے ہیں +

خلیج کسپئین تک پھیلا ہوا تھا" صرف ایشیا ہی میں ہی نہیں۔ بلکہ جین لوگ یورپ اور افریقہ میں بھی آباد تھے۔ جہاں آنکی شہادتیں ابتک پائی جاتی ہیں +

میجر جنرل جے۔ بی۔ آر۔ فارلونگ صاحب ایف۔ آر۔ ایس۔ لکھتے ہیں :-

"جین دہرم ہندوستان میں سب سے پرانا دہرم معلوم ہوتا ہے۔ ۱۵۰۰ سال قبل از مسیح کے قریب۔ اور تواریخی زمانے سے پہلے کل شمالی ہند اور شمالی مغربی حصہ ہند پر ایک قوم دراوڑ حکمران تھی۔ اس قوم کے لوگ اکثر سانپ اور درختوں کی پوجا کرتے تھے۔ اُس زمانہ میں تمام ہند میں جین مذہب موجود تھا۔ یہ ایک بڑا قدیم شائستہ اور فلسفانہ مذہب ہے۔ اور اس مذہب سے بودھ مذہب کی پیدایش ہوئی ہے۔ آریہ لوگوں کے گنگا ندی تک پہنچنے سے پہلے جینیوں نے بائیس ۲۲ ترتھنکر دینی تعلیم کی اشاعت کر چکے تھے۔ اُس وقت دوسری مذہبی کتابوں کی ہستی بالکل نہ تھی +

بابو پیارے لال صاحب زمیندار بروٹھ اپنی کتاب "ہندوستان قدیم" میں لکھتے ہیں کہ یونان میں ایک پہاڑ پرناسس ہے جسکی وجہ تسمیہ یہ بتلاتے ہیں کہ جین مت کے سنت لوگ یہاں پرناس یعنے پتوں کی جھونپڑیوں میں رہا کرتے تھے۔ اِس لئے اس کا یہ نام پڑا تھا۔ وہی صاحب لکھتے ہیں کہ افریقہ میں ایک صوبہ گرنار ہے جس میں مندر اور مورتیاں گرنار پہاڑ جیسی ہیں۔ گرنار پہاڑ جینیوں کا ایک خاص تیرتھ کاٹھیاواڑ گجرات میں ہے

پنڈت لیکھرام آریہ مسافر اپنی کتاب جہاد میں مصر اور تاتال میں جینیوں کا ہونا بتلاتے ہیں۔ ویدانت درشن مصنفہ ویاس کے دوسرے ادھیائے کے دوسرے ۲۵ پاد کے ۳۳ و ۳۴ سوتروں میں جو اس طرح ہیں

नैक स्मिन न संभवात् ३३ एवं चात्माकर्त्स्यम् ३४

جین مت کے مسئلہ سپت بھنگی نیائے" اور آتما کا جسم کے برابر ہونے" کی تردید کی ہے جس سے جین مت کا مہابھارت سے پہلے ہونا ثابت ہوتا ہے۔

موسوم ہے۔ جین مت شے کے ہر پہلو پر غور کرنے کی وجہ سے ایکانت مت کہلاتا ہے۔
دیگر تمام مذاہب کے خیالات اس میں مشتمل ہیں۔ اس لئے یہی مذہب یونیورسل مذہب
ہو سکتا ہے ✦

جین مذہب کی قدامت کا ثبوت

یوں تو ہر شخص اپنے مذہب کو سب سے پہلا مذہب۔ اور اپنی مذہبی کتاب کو ایشور
واکیہ یا کلام الٰہی کہتا ہے۔ لیکن اپنے منہ میاں مٹھو بننے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔
جبکہ محقق اور دوسرے مذہب والے خود قدیم مذہب بتلا دیں وہی مذہب قدیم ہو سکتا ہے
چنانچہ مسٹر جے۔ اے۔ ڈوبائی J A. Dabois اپنی کتاب جس کا نام
"Description of the character, manners and customs of the people of India and of their institutions, religious and civil."
ہے۔ اور جسکو ایسٹ انڈیا کمپنی نے ۱۸۱۶ء میں فرانسیسی زبان سے ترجمہ کرا کر شائع کیا
تھا۔ اس طرح لکھتے ہیں۔

yea, his (Jain) religion is the only true one upon earth, the primitive faith of all mankind.

ترجمہ: بلاشبہ جین دھرم ہی روئے زمین پر ایک سچا دھرم ہے۔ اور یہی تمام انسانوں
کا سب سے پہلا مذہب ہے" اس ہی کتاب کے دیباچہ میں لکھا ہے کہ "ایک زمانہ میں
جین مذہب تمام ایشیا میں سائبریا سے راس کماری تک اور کیسپین جھیل سے لے کر

ایسے شخص کے لئے دُنیا میں کوئی شے مرغوب یا غیر مرغوب نہیں ہے ــ وہ ہر شے کو اُسکی
اصلیت کے لحاظ سے دیکھتا اور جانتا ہے اور جن کہلاتا ہے۔ راگ (یعنی محبت) دویش (یعنی نفرت) اگیان
(یعنی جہالت) سے پیدا ہوتے ہیں۔ کرودھ (غصہ) مان (غرور) مایا (فریب) لوبھ (طمع) ہنسا جھوٹ
چوری۔ زنا۔ پرگرہ (بوالہوسی) جذبات حیوانی و خواہشات نفسانی ہیں۔ وہ سب راگ و دویش
کی اولاد ہیں۔ جس شخص نے راگ دویش کو جیت لیا ہے اُس میں نہ اگیان ہو سکتا ہے
اور نہ کسی قسم کی دُنیاوی خواہش۔ لہذا جن مت کے معنے ہیں۔ ایسے شخص کی رائے جس
میں نہ تو اگیان ہے اور نہ وہ کسی سے دوستی و دشمنی کے جذبات سے مرعوب ہے۔ پھر ایسا شخص جو
کچھ کہے گا وہ بات بلا رُو و رعایت اور بالکل صحیح ہوگی۔ کیونکہ نہ تو جھوٹ بولکر اُسے کسی سے کچھ
لینا ہے۔ اور نہ سچ بولنے سے اُس کو کسی کا ڈر ہے نہ اُسکو کسی کی رعایت منظور ہے۔ اور نہ
اُسے کسی سے تکرار ہے ؛

جن مت کو ہی عام گفتگو میں جین مت بھی کہتے ہیں۔ لفظ جین کے معنے جن میں اعتقاد
رکھنے والے شخص کے ہیں۔ لہذا جین مت کے معنے۔ یہ دنیا کیا ہے؟ کس طرح بنی ہے وغیرہ وغیرہ
سوالات کی نسبت بلا رو و رعایت کہنے والے شخص کی رائے کے ہوئے۔

ایسا شخص ایک ہی نہیں ہوا۔ بلکہ دُنیا میں قدیم سے ہوتے چلے آئے ہیں۔

لہذا جین مت بھی قدیمی مذہب ہے۔ موجودہ کلپ میں یہ مت شری رشبھ دیو جی
نے چلایا ہے* یہ رشبھ دیو جی کون تھے۔ اِنکی بابت میں اِس وقت صرف اتنا بتلاتا ہوں
کہ یہ وہی مہاپرش ہیں جنکو ہندو برہما۔ وشنو۔ مہیش کے نام سے پکارتے ہیں۔ اور مسلمان
و عیسائی بابا آدم بتلاتے ہیں۔ اُنہوں نے جو اُپدیش دیا وہی جین مت کے نام سے

* یہاں یہ بتلا دینا ضروری ہے کہ عوام کا یہ خیال کہ جین مذہب کے بانی شری مہابیر سوامی۔ یا بھگوان
پارشوناتھ جی تھے۔ غلط ہے۔ یہ ہر دو بزرگ ہستیاں جین دھرم کے چوبیسویں و تیئسویں ریفارمر تھے

مت یا مذہب کسکو کہتے ہیں؟

ہر ملک یا ہر قوم میں دُنیا کے کرشمے۔ اُس کے عجائبات۔ اُس کے راز وغیرہ دیکھ کر غور کرنے والے اشخاص کے دِلوں میں اکثر یہ سوالات پیدا ہوتے رہتے ہیں کہ دُنیا کیا ہے؟ کس طرح بنی ہے کس نے بنائی ہے؟ اِس کا انتظام کس کے ہاتھ میں ہے؟ اِس کا خالق و منتظم کون ہے؟ اور وہ کیسا ہے؟ انسان کیا ہے؟ کوئی سکھی اور کوئی دُکھی کیوں ہے؟ سُکھ اور دُکھ کون دیتا ہے؟ کیا دُنیا کے دُکھوں سے دائمی رہائی مل سکتی ہے؟ اگر مل سکتی ہے تو کس طرح؟ انسان کی زندگی کا مقصد کیا ہے؟ اِن باتوں کی نسبت غور و فکر کے بعد جو اُنکی رائے قائم ہوتی ہے اُسکو مت کہتے ہیں۔ کیونکہ سنسکرت زبان میں لفظ مت کے معنے رائے کے ہیں۔ مت کو ہی اصطلاح عربی میں مذہب۔ انگریزی میں ریلیجن (RELIGION) اور ہندی میں پنتھ کہتے ہیں۔ لہٰذا جین مت۔ سانکھیہ مت۔ بودھ مت۔ عیسائی مت وغیرہ غور و فکر کرنے والے بزرگوں کی مختلف رائیں ہیں +

جین مت یا جین مذہب کیا ہے؟

جین مت دو لفظوں جین اور مت سے مرکب ہے۔ ایسا شخص جس نے راگ دویش کو جیت لیا ہے۔ یعنی کہ جسکی نہ کسی سے دوستی ہے۔ اور نہ دشمنی۔ جو نہ کسی مرغوب طبع دنیاوی شے کے حاصل کرنے کی رغبت رکھتا ہے۔ اور نہ ناگوار طبع شے کے دور کرنے کی خواہش

میں نے سنہ ۱۹۱۴ء میں ایک کتاب "جین پرکاش" سنہ ۱۹۰۶ء میں "شاہراہ نجات" اور سنہ ۱۹۱۱ء میں "دہرم کے دس لکش" و "خلاصہ مذاہب" نام کے دو ٹریکٹ اردو زبان میں لکھے تھے اس ہی سلسلہ میں اب یہ کتاب "جین مت سار" ہے۔ اس میں جو کچھ درج ہے وہ مستند جین شاستروں سے اخذ کیا گیا ہے اور اُن کا حوالہ جگہ بجگہ دیا گیا ہے۔ اور یہ کوشش کی گئی ہے کہ یہ کتاب جہانتک ہو سکے جین کے تینوں فرقوں۔ دِگمبر۔ سوِیتامبر۔ ستھانک واسی کے کارآمد ہو۔ چنانچہ جس بات میں ہر سہ فرقوں میں اختلاف پائے ہیں وہ موقعہ موقعہ درج کردی گئی ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ یہ کتاب زمانہ حال کی ایک بڑی ضرورت کو پورا کریگی۔ اور اُردو خواں جین بھائیوں اور دیگر حق پسندوں کے واسطے ایک بڑی کارآمد چیز ثابت ہوگی۔ میں نے اِس کتاب کو بوجہ عدیم الفرصتی بہت ہی مختصر طور پر لکہا ہے۔ جن لوگوں کو یہ کتاب پڑھکر جین مذہب کا زیادہ حال معلوم کرنے کا شوق ہو اُنکو چاہئے کہ وہ جین کے شاستروں کا جن کے حوالے اس کتاب میں دیئے گئے ہیں۔ اور جن کی ایک فہرست اِس کتاب کے اخیر میں درج ہے مطالعہ کریں۔ میں نے اگر کہیں اِس کتاب میں کچھ اپنی رائے سے لکہا ہے۔ یا کسی دوسرے مذہب کے کسی مسئلہ کی جین مذہب سے مطابقت۔ یا متقابلیت دکھائی ہے تو وہ دہرم بھاؤ سے دکھائی ہے۔ نکتہ چینی کی نگاہ سے نہیں۔ لیکن اگر جین مت کے بارے میں میری کم لیاقتی و کم واقفیتی کی وجہ سے کوئی غلطی ہوگئی ہو۔ تو اُمید ہے کہ رموز دانایان مذاہب مجھے معاف فرمائیں گے ؛

شمیر چند۔ اکاؤنٹنٹ

——(۰)——

ہے رام وہی رحیم وہ ہے
بُدھ اور کرم اُسی کا ہے نام
کب بحث کوئی صفات پر ہے
جیسا وہ بنا بنا دے مجھ کو
مطلب تو یہی شمیر کا ہے

ہے گوڈ وہی کریم وہ ہے
نِروان و دھرم* اُسی کا ہے نام
تکرار کوئی نہ ذات پر ہے
جگ جال سے وہ چھڑا دے مجھ کو
خدمت میں کھڑا وہ دیکا ہے

تمہید

سروگیہ ویتراگ۔ پوتر پرماتما کی حمد و ثنا کے بعد ہند و ہیچمداں شمیر چند ولد لالہ جمنا داس اگروال سنگھل۔ جین دگمبر۔ متوطن قصبہ بوڑیہ تحصیل جگادھری حال آباد صدر بازار انبالہ چھاؤنی اکاؤنٹینٹ محکمہ پبلک ورکس پنجاب: ناظرین والاتمکین کی خدمت میں عرض پرداز ہے کہ اگرچہ جین مذہب ہندوستان کا ایک قدیم مذہب ہے۔ مگر اسکے عقائد و مسائل کا حال عام لوگوں پر اچھی طرح روشن نہیں ہے۔ عام لوگ تو رہے درکنار۔ خود بہت سے جینی بھی اپنے آبائی دہرم سے ناواقف ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ اسکے مستند شاستر پراکرت و سنسکرت زبان میں ہیں۔ جن کا آجکل رواج نہیں رہا۔ اِس کمی کو پورا کرنے کی غرض سے۔ اٹھارھویں صدی بکرمی میں جین کے مشہور پنڈتوں۔ ٹوڈرمل جی۔ سدا سکھ جی۔ دولت رام جی وغیرہ نے بہت سے گرنتھوں کا ہماری زبان میں ترجمہ کیا۔ جن کو پڑھ کر بہت سے بھائیوں نے فائدہ اُٹھایا۔ اور ابتک اُٹھا رہے ہیں۔ مگر آجکل وہ بھاشا بھی لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتی۔ اِسلئے اِس وقت سلسلۂ مذہب کو جاری رکھنے کے واسطے یہ نہایت ضروری ہے کہ اپنے مذہبی اصول و تواریخ کو واقفیت عامہ کے لئے مروجہ زبان میں لکھا جائے۔ اِس ہی خیال سے

* دہرم۔ مراد شے کی خاصیت و گُن ـــــ یعنی ارہنت اوستھا

جین مت سار
یا
ہندو مت اختصار

منگلا چرن (در بحر خفیف)

چوراسی کو جیت جن کہایا — جنم اور مرن سے پار پایا

ایشور پر برہم نام جس کا — برتر ز فلک مقام جس کا

کرتا جو نہیں ہے جگت پیدا — اِس جھگڑے سے اس کو فائدہ کیا

کرموں کا نہ پھل کسی کو دیوے — قضیہ نہ یہ اپنے سر پہ لیوے

سُکھ سے نہ کسی کے کام جسکو — دُکھ سے نہ کسی کے کام جسکو

یعنی کہ نہیں وہ راگی دویشی — پر ہے وہ پرم ہتو پدیشی

یہی جس وقت وہ سکل ہے — اُس وقت نہیں کہ جب نکل ہے

ہے پاک پوتر ذات جسکی — پرمان سے ٹھیک ہے بات جسکی

اوتار دھرے نہ آکے نقل میں — وہ ایک نہیں اگنی وایو جل میں

گھٹ گھٹ کی گرو وہ جانتا ہے — دنیا ہمیں اُسی کی مانتی ہے

شنکر بھی وہی جنیل وہ ہے — برہما بھی وہی مہیش وہ ہے

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ

فہرست مضامین

لالہ ہیم چند جینی ڈپٹی اکونٹنٹ محکمہ پبلک ورکس پنجاب انبالہ چھاؤنی

دو لفظ

بابو سمیر چند جی جین منیار اکاؤنٹنٹ محکمہ پبلک ورکس پنجاب ساکن نہٹور اگرچہ آج اس دار فانی میں نہیں ہیں۔ لیکن انکی یادگار نہ محض سطح ارض پر بلکہ اہل دنیا کے دلوں میں جاگزین ہے۔ اسمیں شک و شبہ نہیں کہ انھوں نے لائق اور ہونہار اولاد بھی چھوڑی ہے۔ لیکن ادبی دنیا میں اپنے زور قلم سے وہ سنگ بنیاد نصب کئے ہیں جو ہمیشہ انکی ذات باصفات کی یاد آوری سے دنیا داروں کے دلوں کو گدگداتے اور آنکھوں کو بصیرت پہنچاتے رہیں گے۔ بقول کہ

رہتا سخن سے نام قیامت تلک ہے ذوقؔ ——— اولاد سے رہا یہی تو دو پشت چار پشت

بابو صاحب موصوف منچلے اہل قلم اور دیرینہ صاحب ذوق تھے۔ آپ دگمبر جین عقیدت کے پابند تھے۔ اتنا ہی نہیں بلکہ اپنے مذہب کے نکات و اصول اور تفصیلات و توضیحات سے بھی کافی سے زیادہ واقفیت رکھتے تھے۔ دیگر مذاہب کو بھی انہوں نے اسقدر دلچسپی سے مطالعہ کیا تھا کہ انکی ہر بات کو اپنے مذہبی تخیل سے وزن کرتے رہتے تھے۔ مذہبی کتابیں تو انہوں نے بہت سی لکھی ہیں جنکی تفصیل کی یہاں ضرورت نہیں لیکن یہ کتاب موسومہ جین مت سار یا ہندو مت اختصار ایک عجیب تالیف ہے۔ جسکو پڑھکر ہر شخص نہ محض جین دھرم سے ہی پوری واقفیت حاصل کر سکتا ہے۔ بلکہ دیگر ہندو مذاہب سے بھی بہت آشنا ہو سکتا ہے۔

میں امید کرتا ہوں کہ ادبی و مذہبی دنیا میں مرحوم کی اس محنت شاقہ کی قدر ہوگی۔ اور پڑھنے والے اس روح جنت نشین کو محبت و منزلت سے یاد کرتے رہیں گے۔

بیملا پرشاد جین درخشاں نہٹور ضلع بجنور

جین متر منڈل - ٹریکٹ نمبر ۱۰۹

اوم

اہنسا پرمودھرم

جین مت سار
یا
ہندو مت اختصار

مصنفہ

لالہ شمیر چند جین مرحوم سابق ڈویژنل اکاؤنٹینٹ محکمہ پبلک ورکس پنجاب

جسکو

جین متر منڈل دھرم پورہ دہلی

نے

برائے افادہ اردو خواں جینی اور دیگر شائقین مذاہب شائع کرایا ٭

سمبت ۲۴۶۴ نروان مہاویر سوامی مطابق مئی ۱۹۳۸ء

باردوم

ایک ہزار   گپتا پرنٹنگ ورکس دہلی میں چھپا   قیمت ۸/